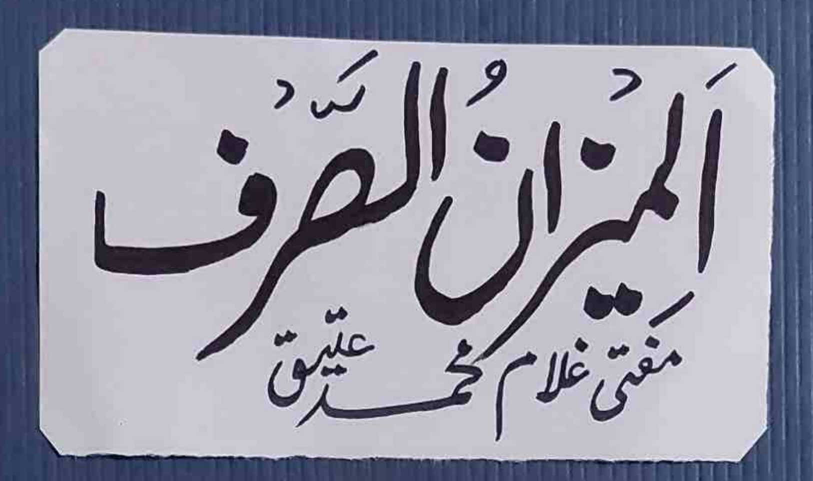

المیزان الصرف
مفتی غلام محمد عتیق



نقشِ نعلینِ مبارک
سُلطانِ دوجہاں
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم
نعل پاک حضور ﷺ کی فضیلت!
نقش نعل پاک کو اپنے پاس رکھنے والے کو مندرجہ ذیل برکات حاصل ہوں گی۔
۱۔ سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ ۲۔ اس کو اپنے پاس رکھنے سے شیطان کے شر سے حفاظت ہوگی۔
۳۔ اس کو آنکھوں پر رکھنے سے امراض چشم سے نجات حاصل ہوگی۔ ۴۔ گنبدِ خضراء کی حاضری نصیب ہوگی۔
۵۔ ہر قسم کے جادو ٹونے سے حفاظت ہوگی۔ ۶۔ اس کے واسطے سے دعا مانگی جائے تو پوری ہوگی۔
۷۔ اسکو اپنے پاس رکھنے سے ہر حاسد کے حسد و نظر بد سے حفاظت ہوگی۔
۸۔ اس کو اپنے پاس رکھنے سے ظالموں کے ظلم سے نجات حاصل ہوگی۔
۹۔ جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے اور جس گھر میں ہو چوری سے محفوظ رہے۔
نوٹ: یہ فضائل اس صورت میں حاصل ہوں گے جب نیت درست ہو اور یقین کامل ہو!

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

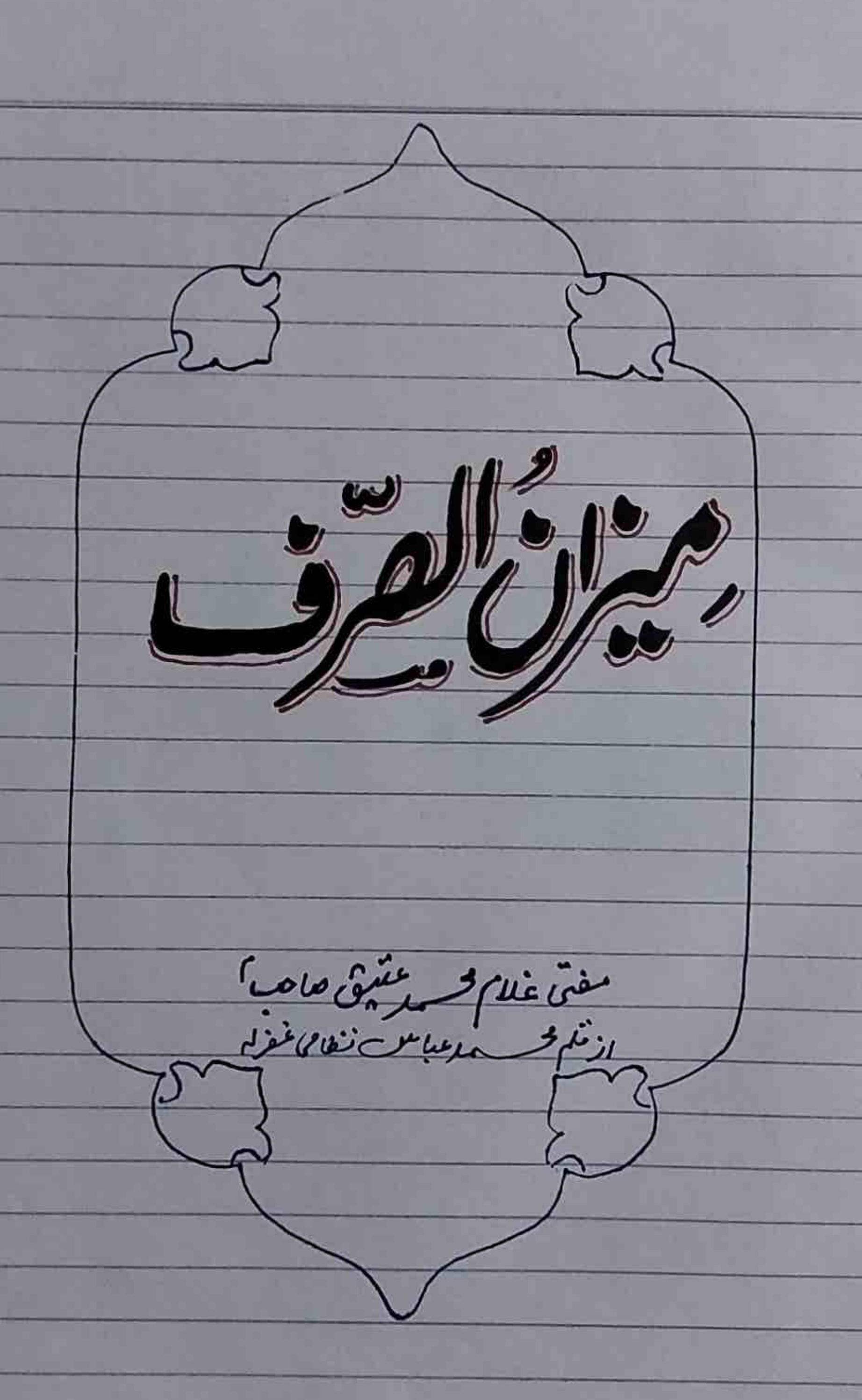
محمد

مفتی غلام محمد عتیق صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی غلام محمد عتیق صاحب

چک 165/ای بی



میزانُ الصّرف

مفتی غلام محمد عتیق صاحبؒ

از قلم محمد عباس نظامی غفرلہ

سبق نمبر ۱ صفحہ ۲ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور اچھا انجام متقیوں کیلئے ہے۔
اور درود و سلام نازل ہو اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور آپ کی آل پر اور تمام صحابہ پر۔
جان۔ بیشک بخش کرے اللہ تجھے دونوں جہان۔ کہ تمام افعال متصرفہ افعال متصرفہ وہ ہیں۔
جن کی گردان آتی ہو۔ تین قسم پر ہیں ماضی اور مستقبل اور حال۔ اور جو ان
چیزوں کے سوا ہے وہ شاخیں ہیں نکلی ہوئی ہیں۔ اس سے تین اتنا تفصیل ہے بہر حال
ماضی فعل اس کو کہتے ہیں جو گزرا ہوئے زمانے کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ اور اس کا آخر مبنی
بر فتح ہوتا ہے۔ اس کے حروف کم ہوں یا زیادہ ہوں۔ مگر کسی رکاوٹ سے جیسے فَعَلَ فَعِلَ
فَعُلَ تَفَعَّلَ جیسے ضَرَبَ سَمِعَ کَرُمَ بزرگ ہوا اکرم دے تَفَتَّرَ اور مستقبل ایسے فعل
کو کہتے ہیں جو آنے والے زمانہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اور اس کا آخر پیش ہوتا ہے مگر کسی رکاوٹ سے
جیسے یَفْعِلُ یَفْعَلُ یَفْعُلُ یَتَفَعَّلُ جیسے یَضْرِبُ یَسْمَعُ یَکْرُمُ یَتَفَتَّرُ
اور حال ایسے فعل کو کہتے ہیں۔ جو موجود زمانے سے تعلق رکھتا ہو۔ اور حال کا صیغہ استقبال
کے صیغے کی طرح ہے۔ اور ان ہر ایک میں سے ماضی و مضارع کے چودہ کلمے باہر آتے ہیں۔ ان میں
سے تین مذکر غائب کیلئے ہیں اور تین ان میں سے مونث غائب کیلئے ہیں۔ اور ان میں سے تین خاص
مذکر حاضر کیلئے ہیں۔ اور تین خاص ان میں سے مونث حاضر کیلئے ہیں۔ اور دو وہاں سے متکلم نفس کی
ترجمانی کیلئے ہیں۔ پہلے صیغہ تثنیہ واحد متکلم اور جمع مذکر و مونث میں یکساں ہیں۔ اور دوسرا
صیغہ میں جمع متکلم میں تثنیہ و جمع مذکر و مونث یکساں ہیں۔ اور ہر ایک میں سے ماضی و مضارع
پر دو قسمیں ہیں۔ معروف و مجہول۔ اور ان میں سے ہر ایک دو قسم پر ہے۔ مثبت اور منفی

۲۵-۲-۲۰۰۹ = ۲۹-۲-۱۴۳۰ بروز بدھ

بحث فعل ماضی مثبت معروف۔ گردان فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوا الخ فصل ۲ یہ تمام جو کہا گیا ہے۔ بحث
یہ بات فعل ماضی معروف کی تھی۔ جب چاہے تو کہ مجہول بنائے تو فعل کے فاء کلمہ کو ضمہ دے اور
عین کلمہ کو کسرہ دے۔ دو حالتوں میں۔ اور [illegible] یعنی اگر عین پر زبر ہے تب بھی زیر دے اور پیش ہے
تب بھی زیر دے۔ اور لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ تاکہ ماضی مجہول ہو جائے۔ گردان ہو جائے
(فصل ۳) یہ تمام جو کہا گیا ہے یہ بات فعل ماضی مثبت مجہول کی تھی۔ جب تو فعل ماضی منفی

بنانا چاہیے۔ مائے نفی اس کے شروع میں لا۔ تاکہ ماضی منفی ہو جائے۔ اور مائے نفی ماضی کے لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ جس طرح لم اسی طرح رکھتی ہوتی ہے۔ لیکن ما کے نفی معنی میں عمل کرتا ہے یعنی مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ بحث نفی فعل ماضی معروف و مجہول۔

28-2-09 د 30-2-1430

فوائد نافعۃ۔

یہ جو تمام کہا گیا ہے۔ ماضی مطلق کی بحث تھی۔ جب چاہے تو کہ ماضی قریب یا ماضی بعید یا استمراری وغیرہ بنائے تو۔ پھر اگر لفظ قد ماضی مطلق پر داخل کرے تو ماضی قریب ہو جائے گی۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ اور اگر لفظ کان ماضی مطلق پر داخل کرے تو ماضی بعید ہو جاتی ہے۔ جیسے کَانَ ضَرَبَ۔ اور اگر اس کو فعل مضارع پر داخل کرے تو یہ ماضی استمراری ہو جاتی ہے۔ جیسے کَانَ یَفْعَلُ۔ اور اگر ماضی مطلق کو لفظ لَعَلَّمَا لائے تو۔ تو ماضی احتمالی ہو جاتی ہے۔ جیسے لَعَلَّمَا فَعَلَ۔ اور اسی طرح اگر لَعَلَّمَا لفظ کی جگہ لفظ لَیْتَمَا داخل کرے تو۔ تو ماضی تمنائی ہو جاتی ہے۔ جیسے لَیْتَمَا ضَرَبَ۔ جاننا چاہیے کہ ان میں سے ہر ایک کے چودہ چودہ صیغے آتے ہیں۔ جس طرح کہ ماضی مطلق میں گزرا۔

فصل یہ تمام جو کہا گیا ہے فعل ماضی کی بحث تھی۔ جب چاہے تو کہ مضارع بنائے تو۔ کسی ایک سے علامت مضارع کو اس کے شروع میں لا۔ اور اس کے آخر کو پیش دے دے۔ اور مضارع کی علامتیں چار حرف ہیں۔ الف اور تاء۔ اور یاء اور نون کہ ان کا مجموعہ اَتَیْنَ ہوتا ہے۔ الف واحد متکلم کے لیے ہے۔ اور تاء آٹھ صیغوں کے لیے ہے۔ تین ان میں سے خاص مذکر حاضر کے ہیں۔ اور تین ان میں سے خاص مونث حاضر کے ہیں۔ اور دو ان میں سے خاص واحد اور تثنیہ مونث غائب کے ہیں۔ اور یاء چار کلمہ کے لیے ہے۔ تین ان میں سے خاص مذکر غائب کے لیے ہیں۔ اور ایک خاص جمع مونث کے لیے ہے۔ اور نون تثنیہ اور جمع متکلم مذکر اور مونث کے لیے ہے۔ اور سات جگہوں میں نون اعرابی کو لا۔ چار تثنیہ کہ نون اعرابی ان میں مکسور ہوتا ہے۔ اور دو جمع مذکر غائب اور ایک واحد مونث حاضر کہ نون اعرابی ان میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور جمع مونث کا نون جس طرح کہ ماضی میں آتا ہے اسی طرح مضارع میں بھی آتا ہے۔ بحث مضارع مثبت معروف کی گردان۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعَلَانِ۔

۳-۳-۲۰۰۹
۶-۳-۱۴۳۰ بروز منگل

(فصل ۵) یہ تمام جو کیا گیا ہے ۔ یہ بحث فعل مضارع مثبت معروف تھی ۔ جب چاہے تو کہ مضارع مجہول بنائے
تو ۔ علامت مضارع کو پیش دے ۔ اور عین کلمہ کو زبر دو حالتوں میں ۔ یعنی اگر عین پر زبر ہے تو تب بھی
زبر دے دو ۔ پیش ہے تب بھی زبر دے دو ۔ زیر ہے تو پھر تو زبر ہی ہے (فائدہ)
اور لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دو ۔ تا کہ مضارع مجہول ہو جائے گردان بحث مثبت فعل مضارع
مجہول ۔ یُفْعَلُ ۔ یُفْعَلَانِ ـــ (فصل ۶) یہ تمام جو کیا گیا ہے ۔ بحث فعل مضارع
مثبت مجہول تھی ۔ جب چاہے تو کہ منفی مضارع بنانا چاہیے ۔ لائے نفی اس کے شروع میں لا ۔ اور لائے
نفی لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا ۔ جس طرح نفی اسی طرح لیتے پر ہوتی ہے لیکن لا نفی جو ہے یہ معنی میں
عمل کرتا ہے ۔ یعنی مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتا ہے ۔ (۱) بحث نفی فعل مضارع معروف لَا یَفْعَلُ ۔
(۲) بحث نفی فعل مضارع مجہول لَا یُفْعَلُ لَا یُفْعَلَانِ ـــ (فصل ۷) یہ تمام جو کیا گیا ہے ۔
بحث نفی فعل مضارع بلا تھی جب چاہے تو کہ نفی تاکید بلن بنائے تو ۔ تو لفظ لَنْ اس کے شروع میں
لا اور یہ نفی کو نفی تاکید بلن کہتے ہیں ۔ اور وہ فعل مستقبل پانچ جگہوں میں زبر دیتا ہے ۔ اور
وہ پانچ جگہیں یہ ہیں ۔ واحد مذکر غائب واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر اور دو صیغوں متکلم
اور سات جگہوں میں اعرابی کو گرا دیتا ہے ۔ چار تثنیہ اور دو جمع مذکر غائب اور حاضر اور ایک
واحد مونث حاضر اور دو صیغوں یعنی جمع مونث غائب و حاضر لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا اور لن
مضارع کو مستقبل منفی کے معنی میں کر دیتا ہے ۔ بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف
لَنْ یَّفْعَلَ + لَنْ یَّفْعَلَا = لَنْ یُّفْعَلَ لَنْ یُّفْعَلَا

فصل نمبر ۸ = یہ جو کیا گیا ہے یہ بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل تھی ۔ جب تو چاہے کہ نفی جحد بلم بنائے
تو ۔ لَمْ فعل مضارع کے اول میں لا ۔ اور اس کو نفی جحد بلم کہتے ہیں ۔ اور لم فعل مضارع میں پانچ
جگہوں میں جزم دیتا ہے ۔ اگر اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو ۔ اور اگر حرف علت ہو گرا دیتا ہے ۔
جیسے لَمْ یَدْعُ و لَمْ یَرْمِ کو لَمْ یَخْشَ یَدْعُوْا سے واؤ گرا ہے ۔ اور لَمْ یَرْمِیْ سے یا گری ہے
اور لَمْ یَخْشَا سے الف گرا ہے ۔ اور حروف علت تین ہیں ۔ واؤ اور الف اور یا ۔ کہ ان کا
مجموعہ وائے ہوتا ہے ۔ اور وہ پانچ جگہیں ہیں ۔ واحد مذکر غائب واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر
اور دو صیغے متکلم ۔ اور سات جگہوں میں نون اعرابی کو گرا دیتا ہے ۔ چار تثنیہ اور دو جمع مذکر

غائب و حاضر اور ایک واحد مونث حاضر اور دو جگہوں میں لفظی عمل کوئی نہیں کرتا۔ اور وہ دو جگہیں یہ ہیں۔ جمع مونث غائب و حاضر اور تمام صیغوں میں معنی میں عمل کرتا ہے۔ یعنی صیغہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ بحث نفی حجد بلم در فعل مستقبل معروف: لَمْ یَفْعَلْ

فصل ۹ = یہ تمام جو کہا گیا ہے بحث نفی حجد بلم در فعل مستقبل معروف (نون ثقیلہ کو اس طرح جب چاہے تو کر لام تاکید) بالنون تاکید بنائے تو۔ لام تاکید فعل مستقبل کے شروع میں لا کر اس کے آخر میں زیادہ کر اور لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اور نون تاکید دو نون ہیں۔ ایک نون ثقیلہ دوسرا نون خفیفہ اور ~~نون~~ اور نون ثقیلہ کو نون مشدد کہتے ہیں۔ اور نون خفیفہ کو نون ساکن کہتے ہیں۔ اور نون ثقیلہ چودہ صیغوں میں آتا ہے۔ اور نون خفیفہ آٹھ کلموں میں آتا ہے۔ اور نون ثقیلہ کا ماقبل پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور وہ پانچ جگہیں یہ ہیں واحد مذکر غائب اور واحد مونث غائب اور واحد مذکر حاضر واحد اور دو متکلم کے صیغوں میں۔ اور چھ جگہوں میں نون ثقیلہ کا ماقبل الف ہوتا ہے۔ چار تثنیہ اور دو جمع مونث غائب و حاضر۔ ان دو جگہوں پر الف فاصل آتا ہوتا ہے۔ اور جمع مذکر غائب اور حاضر میں واؤ دور کی گئی ہوتی ہے۔ اور اس کے ماقبل کا پیش باقی رکھا گیا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ دلالت کرے۔ واؤ کے حذف ہونے پر۔ اور صیغہ واحد مونث حاضر کے یا کو دور کیا گیا ہوتا ہے۔ اور اس کے ماقبل کا کسرہ چھوڑا گیا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ دلالت کرے یا کے حذف پر۔ اور نون ثقیلہ چھ جگہوں میں مکسور ہوتا ہے۔ اور وہ چھ جگہیں وہی ہیں۔ جہاں الف آتا ہے۔ اور باقی آٹھ جگہوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور نون خفیفہ ان جگہوں میں جہاں الف ہوتا ہے وہاں نہیں آتا۔ اور باقی جگہ آتا ہے۔ اور نون اعرابی بالنون تاکید جمع نہیں ہوتا۔ بحث لام تاکید بالنون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَفْعَلَنَّ + لَیَفْعَلَانِّ + لَیَفْعَلُنَّ

۶-۲-۲۰۰۹
۷-۳-۱۴۳۰
جمعرات

فصل ۱۰ یہ تمام جو کہا گیا ہے فعل مستقبل بالنون ثقیلہ وخفیفہ کی بحث تھی۔ جب کہ امر بنانا چاہے تو۔
امر بنایا جاتا ہے۔ امر پکڑا جاتا ہے فعل مضارع سے۔ غائب سے غائب حاضر سے حاضر متکلم سے
متکلم، معروف سے معروف مجہول سے مجہول۔ جب چاہے تو کہ امر حاضر معروف بنائے تو علامت مضارع
کو حذف کر دو۔ اس کے بعد دیکھ کہ متحرک رہتا ہے یا ساکن ہے۔ اگر متحرک رہتا ہے آخر کو ساکن کر دو۔ اگر
حرف علت نہ ہو۔ جیسے تَعِدُ سے عِدْ تَفَتَّحُ سے فَتَّحْ اور اگر حرف علت ہو تو گر جائے گا۔ جیسے تَقِیْ سے
قِ (بچا) اور اگر ساکن رہ جاتا ہے تو پھر دیکھ عین کلمہ میں اگر عین کلمہ مکسور ہو یا مفتوح تو ہمزہ
وصل اس کے شروع میں لا۔ اور آخر کو ساکن کر دو۔ اگر حرف علت آخر میں نہ ہو۔ جیسے تَسْمَعُ سے
اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور اگر حرف علت ہو تو وہ گر جائے گا۔ جیسے تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور
تَخْشٰی سے اِخْشَ اور اگر عین کلمہ مضموم ہو ہمزہ وصل اس کے شروع میں لاؤ۔ اور آخر کو ساکن
کر دو۔ اگر حرف علت نہ ہو۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر حرف علت ہو تو وہ گر جائے گا۔ جیسے تَدْعُوْا سے
اُدْعُ ـــــ جب چاہے تو کہ امر حاضر مجہول اور امر غائب معروف یا مجہول بنائے تو۔ تو لام امر مکسور
اس کے شروع میں لا۔ اور آخری حرف کو جزم دے دو۔ اگر حرف علت نہ ہو۔ اور اگر حرف علت ہو تو وہ گر
جائے گا۔ جیسے لِیَدْعُ لِیَرْمِ لِیَخْشَ اور نون تاکید کا جس طرح مضارع میں آتا ہے۔ امر میں بھی
آتا ہے۔ اور امر میں نون اعرابی بھی ساقط ہو جاتا ہے (بحث امر حاضر معروف) یہاں ص ۱۵

فصل ۱۱ یہ جو کہا گیا ہے یہ امر کی بحث تھی۔ جب چاہے تو کہ نہی بنائے تو پس لائے نہی فعل مستقبل
کے شروع میں لا۔ اور لائے نہی اس کے آخر میں پانچ جگہ جزم دیتا ہے۔ مثلاً لَمْ اگر اس کے آخر میں
حرف علت نہ ہو۔ اور اگر ہو تو گرا دیتا ہے۔ جیسے لَا تَدْعُ وَلَا تَرْمِ وَلَا تَخْشَ اور سات جگہ
سے نون اعرابی کو بھی دور کر دیتا ہے۔ اور دو جگہوں میں کوئی لفظی عمل نہیں کرتا۔ اور نون تاکید
اسی طرح مضارع میں آتا ہے۔ اسی طریقے سے نہی میں بھی آتا ہے۔ بحث نہی حاضر معروف کی
گردان لَا تَفْعَلْ لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلُوْا ـــــ

7-3-2009
9-3-1430

فصل ۱۲ یہ تمام جو کہا گیا ہے نہی کی بحث تھی۔ جب چاہے تو کہ اسم فاعل بنائے تو اسم فاعل بنایا
جاتا ہے فعل مضارع معروف سے۔ پس مضارع کی علامت کو حذف کر دو۔ اس کے بعد فا کلمہ کو

زبر دے دو۔ فا اور عین کلمہ کے درمیان فاعل کا الف لاؤ۔ اور عین کلمہ کو کسرہ دے دو۔ اور لام کلمہ کیلئے تنوین زیادہ کرو۔ تاکہ اسم فاعل ہو جائے، گردان۔ فَاعِلٌ فَاعِلَانِ ۔۔

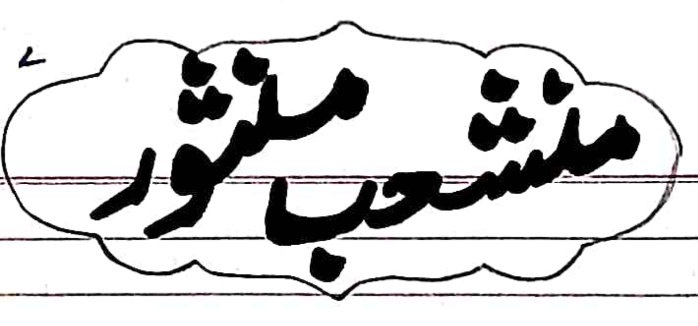
فصل ۱۳ ۔ یہ تمام جو کیا گیا ہے اسم فاعل کی بحث تھی۔ جب چاہے تو کہ تو اسم مفعول بنائے۔ اسم مفعول بنایا جاتا ہے۔ فعل مضارع مجہول سے پس مضارع کی علامت کو حذف کر دو۔ اس کے بعد اسم مفعول کا میم مفتوح اس کے اول میں لا۔ اور عین کلمہ کو پیش دے دو۔ اور عین اور لام کلمہ کے درمیان اسم مفعول کا واؤ لاؤ۔ اور لام کلمہ کو تنوین دے دو۔ تاکہ اسم مفعول ہو جائے۔ مَفْعُولٌ الخ

فصل ۱۴ ۔ جب چاہے تو کہ اسم ظرف زمان اور مکان بنائے تو۔ مضارع کی علامت کو حذف کر اور میم مفتوح اس کے اول میں لا۔ اور عین کلمہ کو فتح دے دو۔ اگر مضموم ہو ورنہ اس کی حالت پر چھوڑ دو۔ اور لام کلمہ کو تنوین داخل کر دو۔ تاکہ اسم زمان و مکان ہو جائے۔
مَفْعَلٌ ۔ مَفْعَلَانِ مَفَاعِلُ ۔

فصل ۱۵ ۔ یہ تمام جو کیا گیا ہے اسم ظرف کی بحث تھی۔ جب چاہے تو کہ اسم آلہ بنائے تو مضارع کی علامت کو حذف کر۔ اور میم مکسور اس کے اول میں لا۔ اور عین کلمہ کو زبر دے دو۔ اگر مفتوح نہ ہو۔ اور لام کلمہ کو تنوین دے داخل کر۔ تاکہ اسم آلہ ہو جائے۔ اور اگر عین کلمہ کے بعد الف لائے تو اور یا لام کے بعد زیادہ کرے تو۔ تو اس سے اسم آلہ کا دوسرا صیغہ جو اکثر قیاس ہوتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے۔

فصل ۱۶ ۔ یہ تمام جو کیا گیا ہے۔ اسم آلہ کی بحث تھی۔ جب تو چاہے کہ اسم تفضیل بنائے تو مضارع کی علامت کو حذف کر۔ اور اسم تفضیل کا ہمزہ اس کے اول میں لا۔ اور عین کلمہ کو فتح دے دو۔ اگر مفتوح نہ ہو۔ اور لام کو کلمہ تنوین نہ دے۔ یہ طریقہ اسم تفضیل مذکر بنانے کا ہے
جب صیغہ مونث بنانا چاہا تو علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فا کو پیش دے دو اور عین کو ساکن دو۔ لام کے بعد الف مقصورہ داخل کر دو۔ اور لام کلمہ کو فتحہ دے دو۔ تاکہ اسم تفضیل مونث ہو جائے۔ فُعْلٰی فُعْلَیَانِ فُعْلَیَاتٌ فُعَلٌ

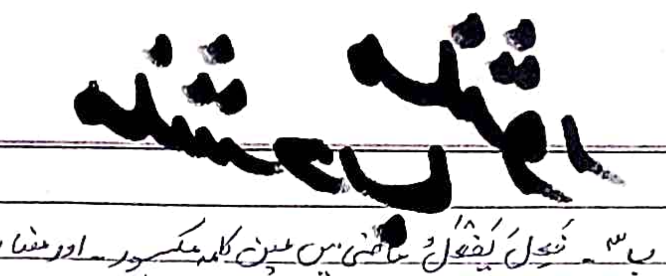
اتوار ٨-٣-٢٠٠٩
١٠-٣-١٤٣٠



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو
پالنے والا ہے تمام جہانوں کا۔ اور اچھی آخرت ہے پرہیزگاروں کیلئے اور درود و سلام ہو اس کے رسول پر
جن کا نام نامی محمد ہے۔ اور آپ کی آل اور سب صحابہ کرام پر۔ (جان) کہ اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے
دونوں جہانوں میں۔ کہ جملے افعال متصرفہ اور اسمائے متمکنہ حروف اصلی کی ترکیب کے لحاظ سے
دو قسم پر ہے۔ ثلاثی اور رباعی۔ ثلاثی اس کو کہتے ہیں جس کے فعل ماضی میں تین حروف اصلی
ہوں جیسے نَصَرَ اور ضَرَبَ۔ اور رباعی وہ ہوتا ہے کہ جو فعل ماضی میں چار حروف اصلی ہوں
جیسے بَعْثَرَ اور دَحْرَجَ۔ تو ثلاثی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد کہ اس کی ماضی میں کوئی حروف
زائد نہ ہو۔ اور دوسرا مزید فیہ کہ اس کی ماضی میں کوئی حرف زائد بھی ہوتا ہے + وہ کہ جس میں
حروف زائد نہیں ہوتے۔ وہ بھی دو قسم پر ہے۔ ایک مطرد کہ جس کے وزن زیادہ آتے
ہیں۔ اور دوسری قسم ہے شاذ کہ جس کے وزن بہت کم آتے ہیں۔ پس مطرد کے پانچ باب
ہیں۔ پہلا باب۔ فَعَلَ يَفْعُلُ ماضی میں عین کلمہ مفتوح اور مضارع میں مضموم
جیسے اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ یاری کردن مدد کرنا۔
اَلطَّلَبُ ڈھونڈنا اَلدُّخُوْلُ داخل ہونا۔ اَلْقَتْلُ قتل کرنا۔ اَلْفَتْلُ بٹنا۔

باب ۲۔ فَعَلَ يَفْعِلُ کے وزن پر۔ ماضی میں پہلے کی طرح عین کلمہ مفتوح ہے اور مضارع میں
مکسور ہے۔ جیسے اَلضَّرْبُ وَالضَّرْبَةُ اس کے تین معنی ہیں۔ ۱۔ مارنا ۲۔ زمین پر چلنا
۳۔ ظاہر کرنا۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ۔ گردانیں
اَلْغَسْلُ دھونا اَلْغَلَبُ غلبہ کرنا اَلظُّلْمُ ظلم کرنا اَلْفَصْلُ جدا کرنا۔

۱۲-۳-۲۰۰۹ لبیرات
۱۵-۳-۱۴۳۰



باب ۳۔ فَعِلَ یَفْعَلُ ماضی میں عین کلمہ مکسور۔ اور مضارع میں مفتوح۔ جیسے اَلسَّمْعُ
وَالسَّمَاعُ سننا اور کان کھڑا کرنا۔ (گردان صرف صغیر)

باب ۴۔ فَعَلَ یَفْعَلُ کے وزن پر۔ ماضی میں بھی عین کلمہ مفتوح اور مضارع میں بھی مفتوح۔ جیسے
اَلْفَتْحُ کشادہ کرنا۔ جان کہ ہر وہ فعل جو اس وزن پر آتا ہے۔ تو اس کے عین
یا لام کلمے کی جگہ کوئی حرف حلقی ہوتا ہے۔ اور حروف حلقی چھ ہیں۔ ح خ ع غ ہ ء
کہ مجموعہ سے اَنْخُعْ خَفَۃٌ ہوتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ دیکھو جو تم کہتے ہو کہ جو باب
فتح یفتح سے ہوگا تو اس کا عین یا لام کلمہ ضرور حرف حلقی میں سے ہوگا۔ رَکَنَ یَرْکَنُ ان کا
کب کلمہ حرف حلقی ہے۔ تو اس نے کہا کہ یہ شاذ ہے۔

باب ۵۔ فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ ضمہ ہوتا ہے۔ جان کہ یہ باب لازم ہے اور
اکثر اس وزن کا اسم فاعل فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَۃُ۔ بزرگ ہونا۔

شاذ باب ہیں۔ مگر ان کے وزن بہت کم آتے ہیں۔ اور اس کے تین باب ہیں۔
باب (۱) فَعِلَ یَفْعِلُ دونوں میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے اَلْحُسْبَانُ وَالْحِسْبَانُ گمان کرنا
یعنی صحیح کے بابوں میں صرف دو مصدر آتے ہیں۔ اور کوئی نہیں مصدر استعمال ہوتا۔
باب ۲۔ فَعِلَ یَفْعُلُ ماضی میں عین کلمہ مکسور اور مضارع میں مضموم۔ جیسے فَضِلَ یَفْضُلُ
اس باب سے اور کوئی مصدر نہیں آتا۔ اور بعض جو ہیں۔ حَضِرَ یَحْضُرُ۔ وَنَعِمَ یَنْعُمُ کہ اس
باب پر لے جاتے ہیں۔

باب ۳۔ فَعُلَ یَفْعَلُ جو ماضی میں عین کلمہ مضموم اور مضارع میں مفتوح۔ جان کہ ہر وہ ماضی
جس میں ماضی میں عین کلمہ مضموم ہو اس کا مضارع میں بھی عین کلمہ مضموم آتا ہے۔ مگر ایک
صرف واو کے مختلف عین جو ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ جیسے کُدْتَ تَکَادُ

جیسے اَلْوُدُّ وَ اَلْمَوَدَّۃُ وُدَّۃً اگر دانی کَادَ یَکَادُ کَوْدًا — چاہنا اور قریب ہونا

جان کر کہ وُدَّ جو ہے یہ اصل میں یَوْدُدُ تھا۔ ضمہ واؤ پر مشکل تھا۔ نقل کیا گیا ماقبل کی طرف دے دیا۔ اب واؤ میں ساکن اور دال میں ساکن اجتماع ساکنین ہو گیا تو واؤ کی چھٹی کرا دی۔ اور دال کو دال میں دیا۔ اور دال کو دال میں ادغام کر دیا۔ وُدَّ ہو گیا۔ اور کَادَ اصل میں کَوَدَ تھا۔ واؤ کی حرکت کو نقل کیا۔ اور ماقبل کو دے دیا۔ پس ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہو گیا۔ کَادَ ہو گیا۔ اور اس زبان کی سَمِعَ یَسْمَعُ سے بھی پڑھا جاتا ہے۔

اور ثلاثی مزید فیہ وہ ہوتی ہے۔ جس میں کوئی حرف زائد لایا ہو۔ وہ دو قسم پر ہے۔ (1) ایک وہ جو ملحق برباعی ہوتی ہے۔ اس کا حرف بڑھا کر اس کو رباعی کیا ہوتا ہے۔ اور دوسری وہ ہوتی ہے جو ملحق برباعی نہیں ہوتی۔ اور وہ جو ملحق برباعی نہیں ہوتی وہ دو قسم پر ہے۔ ایک وہ قسم جس میں الف وصل آتا ہے۔ دوسری وہ جس میں الف وصل نہیں آتا۔ وہ جس میں الف وصل آتا ہے۔ اس کے نو باب ہیں۔

۱۴-۳-۲۰۰۹

(1) باب اول اِفْتِعَالٌ کے وزن پر۔ جیسے اَلْاِجْتِنَابُ پرہیز کرنا۔ (2) باب دوم اَلْاِسْتِفْعَالُ جیسے اَلْاِسْتِنْصَارُ مدد کرنا۔ (3) باب سوم اِنْفِعَالٌ کے وزن پر۔ جیسے اَلْاِنْفِطَارُ پھٹا ہوا ہونا۔ جان کر یہ وہ فعل جو اس وزن پر آتا ہے۔ وہ لازم ہوتا ہے۔ (4) باب چہارم اِفْعِلَالٌ کے وزن پر۔ جان کر یہ باب بھی لازم ہے۔ جیسے اَلْاِحْمِرَارُ سرخ ہونا۔ (5) باب پنجم اِفْعِیلَالٌ کے وزن پر۔ جیسے اَلْاِدْھِیمَامُ سخت کالا ہونا (6) باب ششم اِفْعِیعَالٌ کے وزن پر۔ جیسے اَلْاِخْشِیشَانُ سخت ہونا۔ جان کر یہ باب بھی لازم ہے۔ اور قرآن شریف میں نہیں آیا۔ (7) باب ہفتم اِفْعِوَّالٌ کے وزن پر جیسے اَلْاِجْلِوَّاذُ اونٹ دوڑانا۔ جان کر یہ باب بھی لازم ہے۔ اور قرآن شریف میں نہیں آیا۔ (8) باب ہشتم اِفَّاعُلٌ کے وزن پر جیسے اَلْاِثَّاقُلُ (9) نواں باب اِفَّعُّلٌ کے وزن پر۔ جیسے اَلْاِطَّھُّرُ پاک ہونا۔ جان کر باب اِفَّاعُلٌ و اِفَّعُّلٌ۔ باب تَفَاعُلٌ و تَفَعُّلٌ کی اصل میں ہیں۔ تا کو ساکن کر دیا۔ فا کے ساتھ تبدیل کر دیا۔ اور فا کو فا میں ادغام کر دیا۔ ایک جنس ہونے کی وجہ سے مخرج میں۔ پس ہمزہ وصل اس کے شروع میں آ گئے۔ تاکہ ساکن کے ساتھ ابتداء لازم نہ آئے۔ اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ ہو گئے۔

جان کہ وہ باب جن میں الف وصل نہیں آتا۔ وہ پانچ باب ہیں (1) باب اول اِفْعَالٌ کے وزن پر
جیسے اَلْاِکْرَامُ یہ بھی ہمزہ وصل کا باب ہے۔ جان کہ اس باب میں امر میں ہمزہ آتا ہے اَکْرِمْ کے
وزن پر ہمزہ وصلی نہیں ہے بلکہ ہمزہ قطعی ہے۔ جو کہ حذف کیا ہوا ہے۔ مضارع سے
جیسے یُکْرِمُ جو اصل میں یُؤَکْرِمُ ہوتا ہے۔ اُکْرِمُ کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے لیے۔ جو اصل میں
اُؤَکْرِمُ بنتا ہے۔ دوسرے ہمزہ کو اجتماع ہمزہ کی وجہ سے حذف کر دیا گیا تو اُکْرِمُ ہو گیا۔ تو اس کی
مناسبت سے باقی مضارع کے صیغوں سے بھی ہمزہ گرا دیا گیا۔
(2) باب دوم۔ تَفْعِیْلٌ کے وزن پر جیسے اَلتَّفْرِیْقُ پھیرنا۔ (3) تیسرا باب تَفَعُّلٌ کے
وزن پر جیسے اَلتَّقَبُّلُ
(4) باب چہارم۔ مُفَاعَلَۃٌ کے وزن پر جیسے اَلْمُقَاتَلَۃُ وَالْقِتَالُ۔ آپس میں لڑنا جھگڑنا۔
(5) باب پنجم تَفَاعُلٌ کے وزن پر جیسے اَلتَّقَابُلُ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا۔

۱۵-۳-۲-۹

رباعی بھی دو قسم پر ہے۔ ایک مجرد کہ جس میں کوئی حرف زائد نہیں ہوتا۔ دوسری مزید فیہ کہ
جس میں کوئی حرف زائد بھی ہوتا ہے۔ رہا وہ کہ جس میں حرف زائد نہیں ہوتا اس کا ایک باب ہے
اور یہ باب لازم اور متعدی بھی آیا ہے۔ باب اول فَعْلَلَۃٌ کے وزن پر جیسے اَلْبَعْثَرَۃُ
(اکھاڑنا) رباعی مزید فیہ کہ جس میں حرف زائد ہوتا ہے۔ یہ بھی دو قسم پر ہے۔ ایک وہ جس
میں ہمزہ وصلی نہیں ہوتا۔ اور دوسری وہ جو جس میں ہمزہ وصل ہوتا ہے۔ رہا وہ جس میں ہمزہ وصلی
نہیں ہوتا وہ بھی ایک باب ہے۔ اور یہ باب لازم ہے۔ اور قرآن شریف میں نہیں آیا۔ باب
اول تَفَعْلُلٌ کے وزن پر جیسے اَلتَّسَرْبُلُ لباس پہننا۔ رہی وہ جس میں
ہمزہ وصلی آتا ہے۔ وہ دو باب ہیں۔ اور یہ دونوں باب لازم ہیں۔ باب اول اِفْعِنْلَالٌ
کے وزن پر جیسے اَلْاِبْرِنْشَاقُ۔ خوش ہونا۔ جان کہ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا۔
باب (2) دوم اِفْعِلَّالٌ کے وزن پر جیسے اَلْاِقْشِعْرَارُ۔ بالوں کا
جسم پر کھڑا ہونا۔ یہ باب قرآن شریف میں آیا ہے۔
ملحق مزید فیہ جو ملحق برباعی ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو ملحق برباعی
مجرد ہے۔ دوسری وہ جو ملحق برباعی مجرد نہیں ہوتی۔ رہی وہ جو ملحق برباعی مجرد

ہوتی ہے۔ اس کے سات باب ہیں۔ (۱) باب اوّل (یہاں سات باب کی تفصیل ہے)

وہ جو ملحق برباعی مزید فیہ ہے۔ وہ بھی دو قسم پر ہے۔ ایک وہ جو ملحق بہ تَدَحْرَجَ ہوتی ہے۔ دوسری وہ جو ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ ہوتی ہے۔ وہ جو ملحق بہ تَدَحْرَجَ ہوتی ہے۔ اس کے آٹھ باب ہیں۔ (۱) باب اوّل تَفَعْلُلْ کے وزن پر۔ (آٹھوں ابواب کی تفصیل)

وہ جو اِحْرَنْجَمَ ہوتی ہے۔ اس کے دو باب ہیں۔ اور یہ دونوں باب قرآن پاک میں نہیں آئے۔

جان کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی کے ساتھ نیکیوں کے ساتھ کہ الحاق کا لغوی معنیٰ پہنچنا اور پہنچانا ہے۔ ملنا اور ملانا ہے۔ اور اہل صرف کی اصطلاح میں وہ یہ ہے کہ کسی کلمہ میں کوئی حرف زیادہ کریں۔ تاکہ وہ کلمہ دوسرے کلمہ کے وزن پر چلا جائے۔ تاکہ وہ معاملہ جو ملحق بہ کے ساتھ کیا گیا۔ وہ ملحق کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ ملحق کی جو مصدر ہے۔ وہ ملحق بہ کے ساتھ موافقت رکھتی ہو نہ کہ مخالف یعنی ایک دوسرے کے ساتھ مصدر میں بھی یکجا رکھتی ہوں۔

۱۹-۳-۲۰۰۹ جمعرات

۲۱-۳-۱۴۳۰

Abbas

۱۹-۳-۲۰۰۹

۲۱-۳-۱۴۳۰

جمعرات

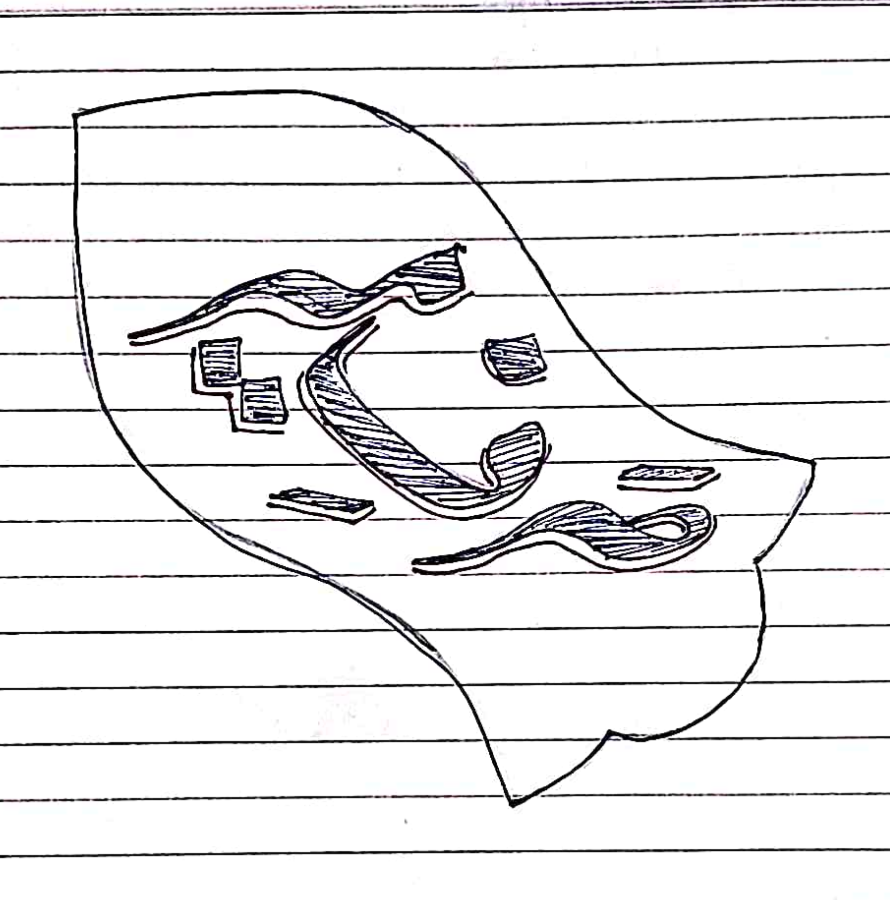
ترکیب تعوذ و تسمیہ ۔

سب سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کی ترکیب ۔ اَعُوْذُ صیغہ واحد متکلم فعل
مضارع ہے اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ہے ۔ کیونکہ فعل مضارع کے واحد متکلم اور جمع
متکلم میں ہمیشہ ضمیر فاعل ہوا کرتی ہے ۔ چھپی ہوئی ہوتی ہے ۔ واحد متکلم میں انا اور جمع
نحن فعل مضارع کے پانچ صیغوں میں ہے ۔ جن میں ضمیر ہوتی ہے اور ماضی کے
دو صیغے ہیں ۔ جن میں ضمیر ہوتی ہے ۔ چھپی ہوئی رماضی کے دو صیغے کون سے ہیں
ضَرَبَ اور ضَرَبَتْ ۔ ضَرَبَ میں ھُوَ اور ضَرَبَتْ میں ھِیَ ۔ جبکہ فاعل ظاہر نہ ہو
اور فعل مضارع کے پانچ صیغے ہیں ۔ جن میں ضمیر مُسْتَتِرْ ہوا کرتی ہے ۔ ایک یَضْرِبُ
جس میں ھُوَ ۔ اور تَضْرِبُ میں ھِیَ ۔ اور دوسرا تَضْرِبُ جس میں اَنْتَ ۔ اور اَضْرِبُ میں
اَنَا ۔ اور نَضْرِبُ جس میں نحن اسی لئے ہم یہاں اعوذ میں کیا کہیں گے کہ اس میں انا ضمیر
مُسْتَتِرْ ہے ۔ اس کا فاعل ہے ۔ باء حرف جار ۔ اللہ اسم جلالت مجرور جار
مجرور سے مل کر متعلق ہوا ۔ اعوذ فعل کا یہ جار مجرور جو ہوتا ہے ۔ یہ ہمیشہ کسی کا
متعلق ہوتا ہے ۔ فعل کے یا شبہ فعل کے من حرف جار الشیطان موصوف الرجیم
اس کی صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا ۔ اعوذ فعل کے اعوذ فعل اپنے فاعل اور اپنے دونوں متعلقوں
سے مل کر جملہ فعلیہ صورتاً خبریہ اور معنًا انشائیہ ہوا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

با حرف جار اسم مضاف اور اللہ اسم جلالت موصوف الرحمان صفت اوّل الرحیم
صفت ثانی ۔ اللہ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے مل کر موصوف ہوا موصوف
اپنی دونوں صفتوں سے مل کر کیا ہوا ۔ مضاف الیہ ہوا ۔ اسم مضاف کا اسم مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل
اَبْتَدِءُ محذوف کے ۔ ابتدء فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل فعل اپنے فاعل
سے اور اپنے متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ صورتاً خبریہ معنًا انشائیہ ہوا ۔

اَبْتَدِءُ ۔ اَقْرَءُ ۔ اَشْرَعُ ۔ اَتَبَرَّکُ ۔



مفتی غلام محمد عتیق مدظلہ العالی
از قلم محمد عباس نظامی غفرلہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔

جان کہ اللہ تعالیٰ تیری تائید کرے دونوں جہانوں میں کہ عربی زبان کے کلمات تین قسم پر ہیں۔ اسم فعل و حرف۔ اسم جیسے رَجُلٌ وَعِلْمٌ اور فعل جیسے ضَرَبَ اور دَحْرَجَ اور حرف جیسے مِنْ اور اِلیٰ۔ تصریف کا معنیٰ لغت میں ایک چیز کو پھیرنا ہے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف اور علمائے صرف کی اصطلاح میں پھیرنا ہے ایک لفظ کا مختلف صیغوں کی طرف۔ تاکہ اس سے الگ الگ معنی ملیں۔ اور اسم میں تبدیلی جو ہے وہ تھوڑا ہوتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ رَجُلَانِ رِجَالٌ رُجَیْلٌ اور فعل میں جو تبدیلی ہے وہ زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی ردّ و بدل کا جو عمل ہے اسم میں کم ہوتا ہے۔ اور فعل میں زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوا ۔ یَضْرِبُ اِضْرِبْ اِلخ:
اور حرف میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ حرف میں تبدیلی ہے ہی نہیں۔

فصل ۱۔ اسم کے تین وزن ہیں۔ ثلاثی۔ رباعی۔ اور خماسی۔ اور ہر ایک ان بناؤں سے دو قسم پر ہے۔ ایک وہ جو مجرد ہوتا ہے زیادہ چیزوں سے یعنی اس کے تمام حرف اصلی ہوتے ہیں۔ اور دوسرا مزید فیہ کہ جس میں کوئی حرف زیادہ ہوتا ہے۔ اور فعل کے دو وزن ہیں ثلاثی اور رباعی۔ (یعنی اسم جو ہے ثلاثی بھی ہوتا ہے اور رباعی بھی ہوتا ہے اور خماسی بھی ہوتا ہے۔ اور فعل جو ہے وہ ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے۔ خماسی نہیں ہوتا۔ اور ہر ایک ان میں سے مجرد بھی ہوتا ہے اور مزید فیہ بھی ہوتا ہے۔ (اس پر) اس طریقے پر جیسا کہ معلوم ہوا ہے اسم میں۔

21-3-09

فصل ۲۔ میزان ترازو۔ حروف اصلی کے جانچنے میں۔ حروف زیادہ سے۔ فا۔ ع۔ لام ہیں۔ (ترازو) فا۔ اور عین۔ اور لام ہے۔ جب یہ جاننا ہو کہ حرف اصلی کون سا ہے۔ اور حرف زائد کون سا ہے۔ تو اس وقت آپ کو ترازو رکھنا ہے۔ فا عین اور لام کا۔ پس ہر وہ حرف جو ان میں سے کسی ایک کے مقابلہ میں ہو۔ وہ حرف اصلی ہوتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ جو فَعُلٌ کے وزن پر ہے۔ تو را فا کے مقابلے میں جیم عین کے مقابلے میں اور لام لام کے مقابلے میں۔ لہذا کوئی زیادہ یا کم نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ یہ سارے اصلی حروف ہیں۔ اور نَصَرَ جو فَعَلَ کے وزن پر ہے۔ ـــــ اور ہر وہ حرف جو ان کے مقابلہ میں نہ ہو۔ وہ زائد ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ وَنَاصِرٌ جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔ اور یَنْصُرُ وَیَطْلُبُ جو یَفْعُلُ

کے وزن پر ہے۔ فاعلٌ میں الف زیادہ آگیا۔ اور تنفّرٌ میں یا زیادہ آگئی ہے۔ اور
رباعی اسم اور فعل میں ایک لام جو ہے۔ یہ دوبار تکرار کے ساتھ آتا ہے۔ اور خماسی
میں دوبار مکرر ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر آپ رباعی بنانا چاہیں۔ تو اس کے لئے جب آپ
میزان بنائیں گے۔ تو اس وقت آپ نے ایک لام کو مکرر لانا ہے۔ ڈبل لانا ہے۔ تو دو
لام ہو گئے۔ اور جب خماسی پرلے جائیں گے تو اس وقت ایک لام کو دوبار لانا ہے۔ تو
تین لام ہو جائیں گے۔ جیسے کہ معلوم ہو چکا ہے۔

فصل ۳۔ اسم ثلاثی مجرد کے دس صیغے ہیں۔ فَلْسٌ۔ فَرَسٌ۔ کَتِفٌ۔ عَضُدٌ۔
حِبْرٌ۔ عِنَبٌ۔ اِبِلٌ۔ قُفْلٌ۔ صُرَدٌ۔ عُنُقٌ
اور مزید فیہ کے بہت ہیں۔ اور اسم رباعی مجرد کے پانچ صیغے آتے ہیں۔ جَعْفَرٌ۔ دِرْهَمٌ
زِبْرِجٌ۔ بُرْثُنٌ۔ قِمَطْرٌ اور مزید فیہ کے اس کے بہت کم ہیں۔ اور خماسی مجرد کے
چار صیغے آتے ہیں۔ سَفَرْجَلٌ۔ قُذَعْمِلٌ۔ جَحْمَرِشٌ۔ قِرْطَعْبٌ۔ اور
مزید کے انتہائی قلیل ہیں۔ اور اس کے وزن پانچ ہیں۔ عَضْرَفُوطٌ۔ قَبَعْثَرَی
قِرْطَبُوْسٌ۔ خُزَعْبِیْلٌ۔ خَنْدَرِیْسٌ ۔ بدھ 25-3-2009

فصل ۴۔ ثلاثی مجرد کے تین صیغے ہیں۔ نَصَرَ، عَلِمَ، شَرُفَ۔ اور مزید فیہ اس کے بہت زیادہ ہیں۔
جو آرہے ہیں۔ جیسا کہ آئیں گے۔ جو فعل رباعی مجرد کی ایک ہی بنا ہے۔ ایک ہی باب ہے۔ جیسے
دَحْرَجَ فَعْلَلَ کے وزن پر۔ اور مزید فیہ اس کی تھوڑی سی ہے۔ جیسا کہ مذکور ہوگی۔

فصل ۶۔ ہر وہ اسم اور فعل کہ جس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علت اور ہمزہ اور دو اور ڈبل حروف نہ
ہوں۔ تو اس کو صحیح سالم کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ، نَصَرَ۔ اور ہر وہ کہ جس میں ہمزہ ہو۔ تو اس
کو مہموز کہتے ہیں۔ جیسے اَمْرٌ، اَمَرَ۔ اور ہر وہ حرف کہ جس میں ڈبلنگ ہو۔ یعنی اس کے دو
حرف ایک جنس کے ہوں۔ تو اس کو مضاعف کہتے ہیں۔ جیسے مَدٌّ، مَدَّ۔ اور ہر وہ کہ جس
میں حرف علت ہو کہ وہ واؤ ہو یا یا ہو یا الف ہو کہ واؤ یا یا سے بدلا ہوا۔ واؤ یا یا سے تو اس کو

معتل کہتے ہیں۔ پس اگر حرف علت فاء کی جگہ ہو۔ تو اس کو معتل الفاء کہتے ہیں اور
مثال کہتے ہیں۔ جیسے وَعَدَ وَ یَسَرَ۔ اور اگر عین کلمہ کی جگہ ہو۔ تو اس کو معتل العین
اور اجوف کہتے ہیں۔ جیسے قَوَلَ وَ قَالَ۔ اور اگر لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو تو اس کو
معتل اللام و ناقص کہتے ہیں۔ جیسے رَمَیَ وَ رَمٰی۔ اور اگر معتل میں دو حرف حروف علت ہوں۔
تو اس کو لفیف کہتے ہیں۔ اگر حرف فا اور لام کی جگہ ہو۔ تو اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں
جیسے وِقَایَۃٌ وَ وَقٰی اور اگر عین اور لام کی جگہ ہو۔ تو اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے
طَیٌّ سے طَوٰی۔ پس جمع طور پر جو اسماء و افعال ہیں۔ وہ سات مشمول پر نشا ہے۔

صحیح است و مثال است و مضاعف — لفیف و ناقص و مہموز و اجوف۔

اور ان میں سے ہر ایک کے احوال جو ہیں۔ اس کتاب میں روشن اور ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور
اس کی اچھی توفیق سے۔ فصل ۲ ۔ جاننا چاہیے کہ فعل ثلاثی مجرد کے تین
صیغے آتے ہیں۔ فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ اور یہ تینوں فعل ماضی کے ہیں۔ اور فعل ماضی وہ ہوتا
ہے۔ کہ جو گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور ہر ایک کا مستقبل بھی ہے اور مستقبل وہ ہوتا
ہے۔ جو آئندہ زمانے پر دلالت کرے۔ اور فَعَلَ کے مستقبل جو ہیں وہ تین ہیں۔ یَفْعُلُ جیسے
نَصَرَ یَنْصُرُ وَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ وَ یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ اور فَعِلَ کے جو مستقبل
ہیں دو ہیں (۱) یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ (۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ اور ماضی اگر مضموم
العین ہو۔ تو اس کا مستقبل ایک ہی ہے۔ جیسے یَفْعُلُ جیسے شَرُفَ یَشْرُفُ (فائدہ)
ماضی مفتوح العین ہو تو مضارع اس کے تین وزن پر آئے گا۔ مضموم بھی۔ مکسور بھی۔ اور مفتوح بھی۔
اور اگر ماضی مکسور العین ہے۔ تو مضارع دو طرح آسکتے ہیں۔ مکسور العین بھی اور مفتوح العین بھی
اور اگر ماضی کے عین کلمہ پر پیش ہے تو اس کا مضارع ایک ہی پیش والا آئے گا۔

پس ثلاثی کے بابوں کا مجموعہ۔ جس کی ماضی ثلاثی مجرد سے ہو۔ یعنی خالی ہوں حرف زائدہ سے وہ چھ ہیں
۱۔ فَعَلَ یَفْعُلُ ۲۔ فَعَلَ یَفْعِلُ ۳۔ فَعِلَ یَفْعَلُ اور ان تین بابوں کو اصول کہتے ہیں۔ کہ
ماضی میں عین کلمہ مختلف ہوتا ہے مضارع میں الگ ہوتا ہے کہ مستقبل کے عین کلمہ کی جو
حرکت ہے وہ ماضی کے عین کلمہ کے مخالف ہے۔ وَ فَعَلَ یَفْعَلُ وَ فَعِلَ یَفْعِلُ وَ فَعُلَ یَفْعُلُ

اور ان تینوں بابوں کو نوادر کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے مستقبل کے عین کلمے کی حرکت ماضی کے عین کلمے کے مطابق ہے۔

26-3-2009

فصل۔ فعل ثلاثی مزید فیہ کے دس باب مشہور ہیں۔ باب ۱ افعال جیسے اَفْعَلَ یُفْعِلُ اِفْعَالًا جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا۔ باب ۲ تفعیل فَعَّلَ یُفَعِّلُ تَفْعِیْلًا جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا باب ۳ مفاعلۃ فَاعَلَ یُفَاعِلُ مُفَاعَلَۃً جیسے ضَارَبَ یُضَارِبُ مُضَارَبَۃً اور ان بابوں میں سے ہر ایک کی ماضی میں ایک حرف زائد ہے۔ باب ۱ افتعال اِفْتَعَلَ یَفْتَعِلُ اِفْتِعَالًا جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ اِکْتِسَابًا باب ۲ انفعال اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالًا جیسے اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافًا۔ باب ۳ تفعّل تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ تَفَعُّلًا جیسے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ تَصَرُّفًا باب تفاعل تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ تَفَاعُلًا جیسے تَضَارَبَ یَتَضَارَبُ تَضَارُبًا۔ باب افعلال اِفْعَلَّ یَفْعَلُّ اِفْعِلَالًا جیسے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا اور ان پانچ بابوں میں سے ہر ایک کے فعل ماضی میں دو حرف زائد ہیں۔ باب افعیلال اِفْعَالَّ یَفْعَالُّ اِفْعِیْلَالًا جیسے اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحْمِیْرَارًا باب استفعال اِسْتَفْعَلَ یَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالًا جیسے اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرِجُ اِسْتِخْرَاجًا اور ان دو بابوں میں سے ہر ایک کے فعل ماضی میں تین حرف زائد ہیں۔

فصل رباعی مجرد کے فعل ماضی کا ایک وزن ہے۔ جس طرح کہ مذکور ہوا۔ اور اس کا مستقبل بھی ایک ہے۔ فَعْلَلَ یُفَعْلِلُ فَعْلَلَۃً وَفِعْلَالًا جیسے دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دَحْرَجَۃً وَدِحْرَاجًا اور اس کی مزید فیہ یعنی رباعی مزید کہ اس کے تین باب ہیں۔ باب تفعلل تَفَعْلَلَ یَتَفَعْلَلُ تَفَعْلُلًا جیسے تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا اور اس باب کی ماضی میں ایک حرف زائد ہے۔ باب افعنلال اِفْعَنْلَلَ یَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلَالًا جیسے اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا باب افعلال اِفْعَلَلَّ یَفْعَلِلُّ اِفْعِلَّالًا جیسے اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا اور ان دو بابوں کے فعل ماضی میں دو حرف زائد ہیں۔

فصل۔ اسم دو قسم پر ہے۔ (۱) مصدر ۲۔ غیر مصدر۔ مصدر وہ ہوتا ہے۔ کہ اس سے کوئی چیز نکالی گئی ہو۔ اور اس کے معنی مصدری فارسی میں اس کے آخر میں دال اور نون (یا) تا اور نون

ہوتی ہے۔ جیسے اَلضَّرْبُ زدن مارنا۔ وَالْقَتْلُ کشتن۔ فعل ماضی اور مضارع اور امر اور نہی اور
جحد اور نفی اور اسم فاعل واسم مفعول۔ اور اسم زمان اور اسم مکان، اور اسم آلہ۔ اور اسم تفضیل یہ مصدر
سے مشتق ہیں۔

فصل۔ نَصَرَ یَنْصُرُ صحیح سے اَلنَّصْرُ مدد کرنا اس کی ماضی کے چودہ صیغے ہیں۔ چھ غائب کے
لئے ہیں۔ تین ان میں سے مذکر کے لئے جیسے نَصَرَ نَصَرَا نَصَرُوْا۔ اور تین ان میں سے مونث کے لئے ہیں
جیسے نَصَرَتْ نَصَرَتَا نَصَرْنَ اور چھ ہی مخاطب کے لئے ہیں۔ تین ان میں سے خاص مذکر کے لئے ہیں نَصَرْتَ
نَصَرْتُمَا نَصَرْتُمْ اور تین اس سے مونث کے ہیں۔ جیسے نَصَرْتِ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُنَّ اور دو ان میں
سے متکلم کے ہیں۔ جیسے نَصَرْتُ نَصَرْنَا اور مستقبل کے بھی چودہ صیغے ہیں۔ جیسا کہ ماضی میں
معلوم ہوا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ یَنْصُرَانِ یَنْصُرُوْنَ تا آخر۔ اور دوسرے پانچوں باب اسی طریقے پر ہیں
ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا تا آخر عَلِمَ عَلِمَا عَلِمُوْا تا آخر مَنَعَ مَنَعَا مَنَعُوْا تا آخر حَسِبَ حَسِبَا
حَسِبُوْا تا آخر۔ شَرُفَ شَرُفَا شَرُفُوْا تا آخر۔ اور مستقبل جیسے یَضْرِبُ یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ
تا آخر یَعْلَمُ یَعْلَمَانِ یَعْلَمُوْنَ تا آخر یَحْسِبُ یَحْسِبَانِ یَحْسِبُوْنَ تا آخر یَشْرُفُ یَشْرُفَانِ یَشْرُفُوْنَ
تا آخر۔ ——— (فصل) فعل مستقبل کو فعل ماضی سے پکڑتے ہیں۔ یعنی کہ بناتے ہیں۔ ایک
حرف کے زیادتی سے۔ حرف اتین سے اس کے شروع میں اور ان حروف کا نام حرف زوائد اربعہ بھی کہتے ہیں۔ اور یہ
حروف مفتوح ہوتے ہیں۔ مگر چار بابوں میں۔ اَفْعَلَ یُفْعِلُ وَ فَعَّلَ یُفَعِّلُ وَ فَاعَلَ یُفَاعِلُ وَ فَعْلَلَ یُفَعْلِلُ
کہ اس میں چار باب مضموم ہوتا ہیں ہمیشہ۔ اور فعل مستقبل جو ہے وہ حال اور استقبال کے معنی میں
ہوتا ہے۔ جیسے تو کہے اَنْصُرُ مدد کرتا ہوں یا میں مدد کروں گا۔ اور جب اس کے شروع میں لام مفتوح آ جائے
تو اس وقت یہ حال کے لئے ہو جاتا ہے جیسے لَیَضْرِبُ یعنی مارتا ہے وہ ایک مرد۔ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ اور اگر
سین یا سوف آ جائے جیسے سَیَنْصُرُ وَسَوْفَ یَنْصُرُ یہ مستقبل کے لئے ہو جاتا ہے۔ یعنی قریب ہے کہ وہ مدد
کرے گا۔

فصل جان کہ نَصَرَا میں الف جو ہے اس کے دو کردار ہیں۔ تثنیہ مذکر کی علامت بھی ہے۔ اور فاعل کی ضمیر
بھی ہے۔ اور نَصَرُوْا میں جو واؤ ہے۔ یہ علامت جمع مذکر کی ہے۔ اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔ اور یہ جو نَصَرَتْ
میں تا ہے یہ علامت تانیث ہے۔ اور فاعل کی ضمیر نہیں ہے اس کی ضمیر چھپی ہوا کرتی ہے اور نَصَرَتَا
میں بھی الف علامت تثنیہ مونث بھی ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔ اور یہ جو تا ہے کہ مونث ہونے کی علامت ہے

اور نَصَرْنَ میں نون علامت جمع مونث غائب بھی ہے اور ضمیر فاعل بھی ہے۔ اور نَصَرْتَ میں تا مفتوح
واحد مخاطب مذکر کی ضمیر بھی ہے اور فاعل کا فعل بھی ہے۔ اور نَصَرْتِ میں تاء مکسور واحد مخاطبہ
مونث کی ضمیر اور فاعل کا فعل ہے۔ اور نَصَرْتُمَا میں تُمَا تثنیہ مخاطب مذکر کی ضمیر ہے۔ اور مونث کی بھی
یہی ضمیر ہے اور فاعل کا فعل ہے۔ اور نَصَرْتُمْ میں تُمْ جمع حاضر مذکر اور مونث کی ضمیر بھی ہے اور
فاعل کا فعل ہے۔ اور نَصَرْتُنَّ میں تُنَّ جمع مونث حاضر کی ضمیر بھی ہے اور فاعل کا فعل ہے۔
اور نَصَرْتُ میں تاء مضموم واحد متکلم مذکر اور مونث کی ضمیر ہے۔ اور فاعل کا فعل بھی ہے۔ اور
نَصَرْنَا میں (نا) یہ متکلم کی ضمیر ہے۔ اور یہی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ تثنیہ ہوں جمع ہوں مذکر
ہوں مونث ہوں۔ اور فعل کی فاعل بھی ہے۔ اور نَصَرَ اور نَصَرَتْ کا جو فاعل ہے
کبھی تو ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے نَصَرَ زَيْدٌ وَ نَصَرَتْ هِنْدٌ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضمیر مستتر ہو
جیسے زَيْدٌ نَصَرَ أَيْ هُوَ وَ هِنْدٌ نَصَرَتْ أَيْ هِيَ

اور يَنْصُرُ میں یا یہ علامت مضارع ہے۔ یہ حرف استقبال بھی ہے۔ اور غیبت کی علامت
بھی ہے۔ اور يَنْصُرَانِ میں یا یہ علامت غیبت بھی ہے۔ اور حرف استقبال بھی ہے۔ اور اس میں
جو الف ہے۔ یہ علامت تثنیہ بھی ہے۔ اور ضمیر فاعل بھی ہے۔ اور اس میں یہ جو نون ہے اس کو
نون اعرابی کہتے ہیں کہ پیش کے بدلے میں ہے۔ کہ جو واحد میں تھا۔ یعنی يَنْصُرُ۔ اور
يَنْصُرُوْنَ میں یا جو ہے علامت غیبت بھی ہے اور حرف استقبال بھی ہے۔ اور واؤ جو ہے یہ
جمع مذکر کی ضمیر ہے۔ اور فعل کا فاعل ہے۔ اور اس میں جو نون ہے وہ اس پیش کے بدلے میں ہے
جو يَنْصُرُ میں تھا۔ اور یہ جو پیش موجود ہے۔ یہ علامت کے طور پر ہے۔ یہ واؤ کی مناسبت
سے ہے۔ اور تا، تَنْصُرُ اور تَنْصُرَانِ یہ علامت غیبت بھی ہے۔ اور حرف استقبال بھی ہے
اور الف علامت تثنیہ اور فاعل کا ضمیر ہے۔ اور نون یہ بدلہ ہے رفع کا۔ جو واحد میں تھا
یعنی تَنْصُرُ میں تھا۔ اور يَنْصُرْنَ میں یا علامت غیب اور حرف استقبال ہے۔ اور نون
جمع مونث غائب کی ضمیر ہے۔ اور فعل کا فاعل ہے۔ اور تَنْصُرُ میں تا یہ مخاطب کی علامت خطاب
اور حرف استقبال ہے۔ اور اس میں أَنْتَ چھپا ہوتا ہے ہمیشہ۔ جو فعل کا فاعل ہے۔ اور تَنْصُرَانِ
میں تاء علامت خطاب ہے۔ اور اس میں الف تثنیہ مذکر کی علامت بھی ہے۔ اور ضمیر فاعل ہے۔ اور
نون پیش کے بدلے میں ہے۔ جو تَنْصُرُ میں تھا۔ تَنْصُرُوْنَ میں تا یہ علامت خطاب ہے۔

اور حرفِ استقبال بھی ہے۔ اور واؤ جمع مذکر کی ضمیر ہے۔ اور نون اس میں پیش کے بدلے میں ہے۔ جو واحد میں تھا۔ اور یہ جو ضمہ موجود ہے۔ یہ واؤ کی مناسبت کی وجہ سے آیا ہوا ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے تَنْصُرُوْنَ ——— (ہفتہ) 28-3-2009

اور تَنْصُرِیْنَ میں تا علامت خطاب ہے۔ اور یا واحد مخاطبہ مونث کی ضمیر ہے۔ اور فعل کا فاعل ہے۔ اور نون اس کے پیش کے بدلے میں ہے۔ جو واحد مذکر میں تھا ہوا ہے۔ اور تَنْصُرَانِ میں تا یہ علامتِ خطاب حاضر اور حرف استقبال ہے۔ اور الف علامت تثنیہ مونث ہے اور فاعل کی ضمیر ہے۔ اور نون پیش کے بدلے میں ہے۔ جو واحد مذکر میں ہوا ہے۔ اور تَنْصُرْنَ میں تا یہ حاضر علامت خطاب ہے۔ اور حرف استقبال ہے۔ اور نون جمع مونث کی ضمیر ہے اور فعل کا فاعل ہے۔ اور اَنْصُرُ میں ہمزہ علامت واحد متکلم ہے اور انا اس میں چھپا ہے ہمیشہ جو فعل کا فاعل ہے۔ اور نون نَنْصُرُ علامتِ متکلم مع الغیر ہے۔ خواہ مذکر خواہ مونث خواہ تثنیہ خواہ جمع ہو۔ اور اس میں نحن ہمیشہ چھپا ہوتا ہے اور فعل کا فاعل ہے۔ اور فاعل جو یَنْصُرُ اور تَنْصُرُ کا ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہر ہو جائے۔ جیسے یَنْصُرُ زَیْدٌ و تَنْصُرُ هِنْدٌ اور ممکن ہے۔ چھپا ہو جیسے زَیْدٌ یَنْصُرُ اَیْ هُوَ و هِنْدٌ تَنْصُرُ اَیْ هِیَ

فصل ۱۱ جان کہ جب فعل مستقبل میں حروف ناصبہ آتے ہیں تو اس وقت یہ منصوب ہو جاتا ہے یعنی اَنْ و لَنْ و اِذَنْ و کَیْ جیسے اَنْ اَطْلُبَ و لَنْ اَطْلُبَ اِذَنْ اَطْلُبَ و کَیْ اَطْلُبَ اور وہ نون جو اس کے پیشوں کے بدلے میں ہوتے ہیں۔ وہ گر جاتے ہیں۔ جیسے (پڑھنے) لَنْ یَطْلُبَا لَنْ یَطْلُبُوْا۔ لَنْ تَطْلُبَا لَنْ تَطْلُبُوْا۔ لَنْ تَطْلُبِیْ ——— اور یَطْلُبْنَ اور تَطْلُبْنَ میں نون یہ اپنے حال پر رہتا ہے۔ کیونکہ یہ نون کسی بدلے میں نہیں آیا ہوا۔ بلکہ یہ فاعل کی ضمیر ہے اور اگر حروف جازمہ سے کوئی حرف فعل مستقبل میں آ جائیں۔ تو پانچ صیغوں کے آخر سے حرکت گر جاتی ہے۔ تو واحد مذکر غائب میں یَطْلُبْ۔ اور واحد مذکر مخاطب و مونث غائب میں تَطْلُبْ اور متکلم کے صیغوں میں اَطْلُبْ و نَطْلُبْ ان میں جزم آ جاتی ہے۔ اور وہ نون جو اعرابی تھے وہ بھی گر جاتے ہیں۔ اور حروف جازمہ پانچ ہیں۔ لَمْ لَمَّا اور لامِ امر اور لائے نہی اور اِنْ شرطیہ جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ لَمْ یَضْرِبَا۔ لَمْ یَضْرِبُوْا ——— لَمَّا یَضْرِبْ لَمَّا یَضْرِبَا لَمَّا یَضْرِبُوْا۔

لِيَضْرِبْ - لِيَضْرِبَا - لِيَضْرِبُوا - لَا تَضْرِبْ - لَا تَضْرِبُوا - إِنْ تَضْرِبْ - إِنْ تَضْرِبَا - إِنْ تَضْرِبُوا
اور لام امر غائب کے چھ صیغوں میں آتا ہے۔ جیسا کہ گزر چکا۔ اور متکلم کے دو صیغوں میں بھی
داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ لِأَضْرِبْ لِنَضْرِبْ ― اور امر حاضر مجہول کے چھ صیغوں میں بھی داخل
ہوتا ہے۔ جیسا کہ لِتُضْرَبْ لِتُضْرَبَا (آخر) اتوار 29-3-2009

فصل ۱۲ امر حاضر کو فعل مستقبل حاضر سے بناتے ہیں۔ اور اس کو لینے کا طریقہ یہ ہے کہ یعنی
علامت مضارع جو تا ہے۔ اس کے شروع میں ڈال دیتے ہیں۔ اگر مضارع کے بعد والا حرف جو
ہے۔ متحرک ہو۔ تو ہمزہ کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ اس کو امر بنا کر دیتے ہیں۔ اس فعل مضارع کا
آخر کی حرکت جو پیش کے بدلے میں ہے۔ اس کو گرا دیتے ہیں۔ پس باب تفعیل میں امر حاضر اسی
طریقے سے ہوگا۔ صَرِّفْ صَرِّفَا صَرِّفُوا ― صَرِّفِي صَرِّفَا صَرِّفْنَ ― اور اسی خیال سے
باب مفاعلہ میں ہوگا جیسے ضَارِبْ ضَارِبَا ضَارِبُوا ― اور باب تفاعل میں بھی۔ تَضَارَبْ
تَضَارَبَا تَضَارَبُوا آخر۔ اور باب فَعْلَلَةٌ یعنی ثلاثی مجرد کا باب۔ دَحْرِجْ دَحْرِجَا۔ دَحْرِجُوا
اور اگر حرف علامت مضارع کے بعد حرف ساکن ہو۔ تو ضرورت پڑے گی۔ ہمزہ وصلی کی۔ کیونکہ
ساکن سے شروع کرنا ممکن ہی نہیں۔ پس اگر اس کے بعد والا حرف مضموم ہے تو ہمزہ کو مضموم
کر دیتے ہیں۔ اور آخر کی حرکت اور نون۔ جو رفع کے بدلے میں ہے تو وقف کر کے گرا دیتے ہیں
جیسے اُنْصُرْ۔ اُنْصُرَا۔ اُنْصُرُوا۔ اُنْصُرِي۔ اُنْصُرَا۔ اُنْصُرْنَ۔ اور اگر بعد والا حرف مفتوح
ہو۔ یا کسرہ ہو تو ہمزہ کو مکسور کر دیتے ہیں۔ اور آخر کو وقف کر دیتے ہیں جیسے۔
اِعْلَمْ اِعْلَمَا اِعْلَمُوا۔ اِعْلَمِي۔ اِعْلَمَا اِعْلَمْنَ اور اِضْرِبْ اِضْرِبَا اِضْرِبُوا۔
اِضْرِبِي اِضْرِبَا اِضْرِبْنَ۔ اور جب ہمزہ وصلی متصل ہو اپنے ماقبل کے ساتھ تو گر جاتا ہے
عبارت میں اور تلفظ میں۔ اور لکھنے میں باقی رہتا ہے۔ جیسے فَاطْلُبْ ثُمَّ اقْتُلْ
4-4-2009 ― ہفتہ

فصل ۱۳ عمومی طور پر افعال دو قسم پر ہیں۔ لازم اور متعدی۔ لازم وہ ہوتا ہے جو فاعل سے
تجاوز نہیں کرتا اور مفعول تک نہیں پہنچتا۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ وَقَعَدَ عَمْرٌو زید چلا گیا۔ اور عمرو
بیٹھ گیا۔ اور متعدی وہ ہوتا ہے جو فاعل سے گزر جاتا ہے۔ اور مفعول بہ تک پہنچتا ہے جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا ۔ زید نے عمر کو مارا ۔ اور فعل لازم کو یا تو ہمزہ افعال کے ۔ یعنی باب افعال پر یا
باب پر چلایا جائے ۔ فعل لازم ہے تو متعدی ہو جاتا ہے ۔ یا باب تفعیل پر چلایا جائے تو متعدی ہو جاتا ہے
یا حرف جر کے ساتھ متعدی کر دیتا ہے ۔ جیسے ۔ اَذْهَبْتُ زَيْدًا اَوْ فَرَّحْتُهٗ وَذَهَبْتُ بِزَيْدٍ
وَانْطَلَقْتُ بِهٖ ۔ میں لے گیا زید کو ۔ اور میں نے اس کو خوش کیا ۔ اور میں زید کو لے گیا ۔ اور
اس کو لے چلا ۔

فصل ۱۴ ۔ اور جب فعل مجہول بناتے ہیں ۔ تو ماضی ثلاثی میں کیا کرتے ہیں ۔ فا کے فاء کلمہ کو ضمہ
دیتے ہیں ۔ اور عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں ۔ جیسے نُصِرَ نُصِرَا ۔ نُصِرُوا ۔ آخر ۔۔۔ ضُرِبَ ۔ ضُرِبَا ۔ ضُرِبُوْا ۔
عُلِمَ عُلِمَا ۔ عُلِمُوْا ۔۔ مُنِعَ مُنِعَا ۔ مُنِعُوْا ۔ حُسِبَ ۔ حُسِبَا ۔ حُسِبُوْا ۔ شُرِفَ شُرِفَا ۔
شُرِفُوْا ۔۔۔ اور باب افعال میں ہمزہ کو مضموم اور فعل کے عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں ۔ اُكْرِمَ
اُكْرِمَا ۔ اُكْرِمُوْا ۔۔ اور اسی طرح باب مفاعلہ میں لیکن چونکہ فا کلمہ پر ضمہ آجاتا ہے الف جو
ہے یہ بدل جاتا ہے ۔ واؤ کے ساتھ ۔ جیسے ضُوْرِبَ ضُوْرِبَا ۔ ضُوْرِبُوْا ۔۔ اور باب تفعل اور
تَفَاعُل میں تاء اور فاء کو مضموم کر دیتے ہیں ۔ اور عین کلمہ کو کسرہ ۔ جیسے تُعُهِّدَ تُعُهِّدَا
تُعُهِّدُوْا ۔ تا آخر ۔۔ اور تَفَاعُل کا الف جو ہے یہ بھی واؤ کے ساتھ بدل جاتا ہے ۔ جیسے ۔
تُعُوْهِدَ تُعُوْهِدَا ۔ تُعُوْهِدُوْا تا آخر ۔ اور باب افتعال میں ہمزہ اور تاء کو مضموم ہو جاتے ہیں
اور عین مکسور ۔ جیسے اُكْتُسِبَ اُكْتُسِبَا اُكْتُسِبُوْا ۔ تا آخر ۔ اور باب انفعال میں ہمزہ اور
فاء مضموم ہو جاتے ہیں ۔ اور عین کلمہ کو مکسور کر دیتے ہیں ۔ جیسے اُنْصُرِفَ اُنْصُرِفَا ۔ اُنْصُرِفُوْا آخر
اور باب افعلال میں ہمزہ اور عین مضموم ہو جاتے ہیں ۔ اور لام اول مکسور ہو جاتا ہے
جیسے اُحْمُرِرَ اُحْمُرِرَا ۔ اُحْمُرِرُوْا ۔ آخر ۔ اور استفعال میں ہمزہ اور تا کو مضموم
کر دیتے ہیں ۔ اور عین کو مکسور کر دیتے ہیں ۔ جیسے اُسْتُخْرِجَ اُسْتُخْرِجَا ۔ اُسْتُخْرِجُوْا
اور باب افعیلال میں ہمزہ اور عین کو مضموم ہو جاتے ہیں ۔ اور الف واؤ کے ساتھ بدل جاتا ہے
اور لام اول مکسور ہو جاتا ہے ۔ جیسے ۔ ~~اُحْمُرِرَ~~ اُحْمُوْرِرَ اُحْمُوْرِرَا ۔ اُحْمُوْرِرُوْا ۔
اور باب فَعْلَلَة فا مضموم ہو جاتا ہے ۔ اور لام اول مکسور ہو جاتا ہے جیسے دُحْرِجَ دُحْرِجَا ۔
اور باب تَفَعْلُل میں تا اور فا مضموم ہو جاتے ہیں ۔ اور لام اول مکسور ہو جاتے ہیں ۔ تُدُحْرِجَ
تُدُحْرِجَا ۔ تُدُحْرِجُوْا ۔ اور باب افعنلال میں ہمزہ اور عین مضموم ہو جاتے ہیں ۔ اور لام

اول مکسور۔ جیسے اُقْرُ نْجُمْ۔ اُخْرُ نْجُمَا۔ اُخْرُ نْجُمُوْا۔ اور باب افعلال میں ہمزہ اور
بین مضموم ہو جاتے ہیں۔ اور لام اول مکسور جیسے اُقْشُعِرَّ۔ اُقْشُعِرَّا اُقْشُعِرُّوْا۔
لوٹ۔

اس کے بارے میں بالکل سادہ سا قاعدہ ہے کہ جب آپ ثلاثی مجرد کے علاوہ کسی سے بھی ماضی
مجہول بنانا چاہتے ہیں۔ تو آخر کو اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ اور اس کے پہلے حرف کو زیر دے دو۔
باقی جو متحرک ہیں۔ اس کو پیش کر دو۔ جو ساکن ہیں ان کو ساکن رہنے دو۔ خواہ کوئی
باب ہو۔

جمعرات ۔ 9-4-2009

فصل ۱۴۔ جب فعل مستقبل کو مفعول کیلئے بناتے ہیں۔ یعنی اس کا مجہول بناتے ہیں۔ تو حرف السقیان
یعنی علامت مضارع کو پیش دیتے ہیں۔ اگر مضموم نہ ہو۔ اور عین کو فتح دیتے ہیں۔ اگر مفتوح نہ ہو۔
جیسے یُنْصَرُ وَیُکْرَمُ وَیُضَارَبُ وَیُصَرَّفُ وَیُتَصَرَّفُ وَیُکْتَسَبُ وَیُقْتَارُبُ وَیُحْمَرُّ وَیُسْتَخْرَجُ
وَیُحْمَارُّ۔ اور رباعی میں پہلے لام کو فتح دیتے ہیں۔ عین کلمہ کے بجائے۔ جیسے یُدَحْرَجُ
وَیُتَدَحْرَجُ وَیُحْرَنْجَمُ وَیُقْشَعَرُّ۔ فصل ۱۵۔ جان کہ امر حاضر مجہول جو
ہے۔ یہ امر غائب مجہول کی طرح ہوتا ہے۔ جیسے لِتُضْرَبْ۔ لِتُضْرَبَا۔ لِتُضْرَبُوْا۔ اسی طرح امر تمام
افعال ثلاثی مجرد مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید فیہ کا ایک ہی طریقہ ہے۔

فصل ۱۶۔ جب نون تاکید ثقیلہ آتا ہے۔ امر حاضر معروف میں کہے گا تو۔ اُطْلُبَنَّ۔ اُطْلُبَانِّ۔ اُطْلُبُنَّ۔
اُطْلُبِنَّ اُطْلُبَانِّ اُطْلُبْنَانِّ۔ اور مجہول میں کہے گا تو۔ لِتُطْلَبَنَّ۔ لِتُطْلَبَانِّ۔ لِتُطْلَبُنَّ لِتُطْلَبِنَّ
لِتُطْلَبَانِّ۔ لِتُطْلَبْنَانِّ۔ اور امر غائب میں کہے گا تو۔ لِیَضْرِبَنَّ لِیَضْرِبَانِّ لِیَضْرِبُنَّ تا آخر۔ اور
مجہول میں۔ لِیُضْرَبَنَّ۔ لِیُضْرَبَانِّ۔ لِیُضْرَبُنَّ۔ آخر۔ اور اسی طریقے سے معروف مجہول نہی میں
بھی آتا ہے۔ جیسے۔ لَا تَضْرِبَنَّ۔ لَا تَضْرِبَانِّ۔ لَا تَضْرِبُنَّ الی آخرہ۔

اور جمع مذکر کا جو واؤ ہے وہ گر جائے گا۔ کیونکہ ضمہ جو ہے یہ دلالت کرتا ہے واؤ پر۔ اور واحد مونث
حاضر میں یا گر جاتی ہے۔ کیونکہ کسرہ جو ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ یہاں سے یا گر گئی ہے۔ اور جمع
مونث میں الف فاصل لاتے ہیں۔ تاکہ فاصلہ ہو جائے۔ نون تاکید اور نون جمع مونث کے درمیان جو کہ
ضمیر ہے۔ اور جہاں کہیں نون ثقیلہ آتا ہے۔ وہاں نون خفیفہ بھی آتا ہے۔ مگر سوائے تثنیہ مونث کے اور

جمع مونث کے۔ یعنی ان میں نہیں آتا باقی میں آتا ہے۔ جیسے اُطْلُبَنَّ اُطْلُبُنَّ۔ اُطْلُبِنَّ سے تَطْلُبْ لَا تَطْلُبَنَّ لَا تَطْلُبِنَّ ۔۔۔۔۔۔ فصل ۱۷ اسم فاعل جو ہے ثلاثی مجرد غالب طور پر فاعل کے وزن پر ہوتا ہے۔ جیسے طَالِبٌ۔ طَالِبَانِ۔ طَالِبُوْنَ طَلَبَۃٌ طِلَابٌ طُلَّبٌ طَالِبَۃٌ طَالِبَتَانِ طَالِبَاتٌ وَ طَوَالِبُ۔ اور کبھی کبھی فَعِیْلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے شَرُفَ۔ یَشْرُفُ۔ شَرَفًا وَ شَرَافَۃً فھو شَرِیْفٌ ۔ اور کبھی کبھی یہ فَعَلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے حَسُنَ یَحْسُنُ حُسْنًا فھو حَسَنٌ ۔ اور کبھی فَعَالٌ وَفَعِلٌ۔ اور فَعْلٌ اور فَعُوْلٌ اور فُعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے جَبَانٌ۔ خَشِنٌ صَعْبٌ ذَلُوْلٌ۔ شُجَاعٌ اور فَعْلَانٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے رَحْمٰنٌ۔ اور جو ان وزنوں پر آتا ہے۔ اسی فاعل کو صفت مشبہ پڑھتے ہیں۔

فصل ۱۸ جان کہ جو فَعَّالٌ کا صیغہ ہے۔ مُبَالَغَۃ کیلئے ہوتا ہے فاعل میں۔ جیسے رَجُلٌ ضَرَّابٌ وَامْرَأَۃٌ ضَرَّابٌ۔ بہت مارنے والا مرد۔ بہت مارنے والی عورت۔ اسم مذکر اور مونث برابر ہیں۔ اور فَعُوْلٌ کا وزن بھی مبالغہ کیلئے ہوتا ہے۔ رَجُلٌ طَلُوْبٌ۔ اِمْرَأَۃٌ طَلُوْبٌ۔ بہت مطالبہ کرنے والا مرد۔ اور بہت مطالبہ کرنے والی عورت۔ اور کبھی کبھی تا زیادہ آجاتی ہے مبالغہ کی زیادتی کیلئے۔ جیسے رَجُلٌ عَلَّامَۃٌ وَ امْرَأَۃٌ عَلَّامَۃٌ۔ وَرَجُلٌ فَرُوْقَۃٌ وَ امْرَأَۃٌ فَرُوْقَۃٌ وَ مِفْعَالٌ وَمِفْعِیْلٌ وَ فِعِّیْلٌ۔ تو علامۃ کے آخر میں جو تا ہے مونث کی نہیں ہے بلکہ مبالغے کی ہے۔ (بہت فرق کرنے والا مرد) اور یہ وزن بھی مبالغے کیلئے آتے ہیں۔ اسم مذکر اور مونث میں برابر ہوتے ہیں۔ رَجُلٌ مِفْضَالٌ وَامْرَأَۃٌ مِفْضَالٌ وَرَجُلٌ مِنْطِیْقٌ وَامْرَأَۃٌ مِنْطِیْقٌ وَرَجُلٌ شِرِّیْرٌ وَامْرَأَۃٌ شِرِّیْرٌ وَ فُعَّالٌ کا وزن بھی مبالغے کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ طُوَّالٌ۔ وَامْرَأَۃٌ طُوَّالٌ

۱۱ — ۳ — ۲۰۰۹ ‏ لغۃ

فصل ۱۹ اسم مفعول ثلاثی مجرد کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَنْصُوْرٌ مَنْصُوْرَانِ مَنْصُوْرُوْنَ۔ فصل ۲۰ اسم فاعل جو ہے۔ ثلاثی مزید فیہ ہو یا رباعی مجرد مزید فیہ ہو۔ ان سب سے جو فعل ہے اس کا معروف کا صیغہ اس کو معروف کے صیغے سے بنائیں گے۔ صرف میم مضموم جو ہے۔ یعنی حرف استقبال کی جگہ لگائیں گے۔ اور آخر کا ماقبل جو ہوگا۔ وہ مکسور ہو جائے گا۔ اگر پہلے مکسور نہیں ہوگا۔ جیسے مُکْرِمٌ مُدَحْرِجٌ وَ مُتَدَحْرِجٌ اور اسم مفعول جب فعل مستقبل مجہول ہوگا، فعل مضارع

مجہول سے بنایا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پیش والی میم جو ہے علامت مضارع کی جگہ رکھی جائے گی۔ اور آخر کا ماقبل مفتوح ہوگا۔ جیسے مُکْرَمٌ و مُمَدٌ حَرَجٌ و مُشَدٌ حَرَجٌ۔
ثلاثی مجرد کے علاوہ باقی تمام بابوں میں یہی طریقے کار چلے گا۔ اور جمع اس کے معلوم کئے جائیں گے۔

فصل ۲۱ = معتل فا جو ہے۔ فَعَلَ یَفْعُلُ سے نہیں آتی۔ اور مثال واوی جو ہے یہ فَعَلَ یَفْعِلُ سے آتی ہے۔ اَلْوَعْدُ وعدہ کرنا۔ ماضی میں معلوم ہوا۔ وَعَدَ۔ وَعَدَا۔ جس طرح کہ صحیح میں گردانیں آچکی ہیں۔ اسی وجہ سے اس کو مثال کہتے ہیں۔ یعنی یہ صحیح کی طرح ہے۔ یہ حرکات و سکنات کے حق میں۔ اور صرف مستقبل کی گردان یہ آگئی۔ یَعِدُ یَعِدَانِ یَعِدُوْنَ تا آخر۔ یَعِدُ کی اصل یَوْعِدُ تھی۔ واؤ واقع ہوگئی یا مفتوح اور کسرہ لازم کے درمیان۔ واؤ کو حذف کر دیا انہوں نے بوجھل ہونے کی وجہ سے۔ تو یَعِدُ ہو گیا۔ اور باقی تا ہمزہ اور نون میں بھی اسی طرح انہوں نے گرادی ہے۔ تاکہ باب امر حاضر کے صیغوں میں مطابقت پیدا ہو جائے۔ عِدْ۔ عِدَا۔ عِدُوْا۔ عِدِیْ۔
با نون ثقیلہ عِدَنَّ عِدَانِّ۔ عِدُنَّ عِدِنَّ عِدَانِّ عِدْنَانِّ۔ با نون خفیفہ۔ عِدَنْ عِدُنْ عِدِنْ۔ امر غائب معلوم۔ لِيَعِدْ لِيَعِدَا۔ لِيَعِدُوْا۔ تا آخر۔ با نون ثقیلہ اور خفیفہ بھی اس طرح سے ہے جس طرح کہ معلوم ہو چکا ہے۔
اور لَمْ اور لَمَّا و اِنْ شرطیہ جب لگتا ہے تو اس کا حال وہی ہے جو صحیح میں معلوم ہو چکا ہے۔ با لَنْ ناصبہ۔ لَنْ یَعِدَ لَنْ یَعِدَا لَنْ یَعِدُوْا آخر۔ ماضی مجہول۔ وُعِدَ وُعِدَا وُعِدُوْا۔ تا آخر = یعنی جس طرح مجہول صحیح کی گردان آتی ہے اسی طرح مستقبل مجہول بھی۔ یُوْعَدُ یُوْعَدَانِ یُوْعَدُوْنَ تا آخر۔ اور عِدْ اس طرح ہے کہ جو کسرہ ہے وہ گر جاتا ہے۔

اسم فاعل = وَاعِدٌ وَاعِدَانِ۔ وَاعِدُوْنَ آخر۔ اسم مفعول۔ مَوْعُوْدٌ مَوْعُوْدَانِ۔ مَوْعُوْدُوْنَ۔ مثال یائی۔ فَعَلَ یَفْعَلُ کے باب سے۔ اَلْيُسْرُ جوا کھیلنا۔ ماضی معروف۔ يَسَرَ۔ مضارع معروف يَيْسِرُ۔ امر حاضر اِيْسِرْ با نون ثقیلہ اِيْسِرَنَّ۔ با نون خفیفہ اِيْسِرَنْ۔ امر غائب معروف لِيَيْسِرْ۔ لِيَيْسِرَا۔ اسم فاعل اسم مفعول صحیح کی طرح ہیں۔ ماضی مجہول ...

یُسِرَاْ مستقبل مجہول یُوْسَرُاْ مثال واوی فَعِلَ یَفْعَلُ کے باب سے اَلْوَجَلُ
ڈرنا۔ وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلاً فھو وَاجِلٌ فذاک مَوْجُوْلٌ الامر منہ اِیْجَلْ
مثال واوی فَعَلَ اِفْعَالٌ کے باب سے اَلْوَضْعُ۔ رکھنا۔ وَضَعَ یَضَعُ وَضْعًا
اور فَعِلَ یَفْعِلُ کے باب سے اَلْوَرْمُ سوجنا۔ وَرِمَ یَرِمُ وَرْمًا فھو وَارِمٌ
اسی طرح فَعَلَ یَفْعُلُ کے باب سے اَلْوَسْمُ نشان لگانا۔ وَسَمَ یَوْسُمُ
وَسْمًا فھو وَاسِمٌ وذاک مَوْسُوْمٌ

اتوار ۲۹-۴-۹۱

فصل۳ - اجوف واوی کے بیان میں - (تعریف) اجوف اس کلمہ کو کہا جاتا ہے۔ یعنی جس کے
عین کلمہ درمیان میں حرف علت ہو۔ حرف علت واؤ ہو تو اجوف واوی کہلاتا ہے۔ یا ہو
تو اجوف یائی کہلاتا ہے۔ باب فَعَلَ یَفْعُلُ سے اَلْقَوْلُ کہنا۔ ماضی معروف
قَالَ قَالَا قَالُوا۔ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل اس کا مفتوح۔ واؤ
کو الف سے بدل دیا۔ قَالَ ہو گیا۔ اسی طرح قَالَتَا تک۔ اور قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ
تھا جب واؤ الف ہو گیا۔ تو ساکن اکٹھے ہوئے۔ اور قُلْنَ ہوا۔ قاف کے فتح کو ضمہ سے
بدل دیا۔ تاکہ دلالت کرے عین فعل کے حذف کرنے پر کہ وہ واؤ ہے۔ تاکہ (یا) مستقبل معلوم
یَقُوْلُ یَقُوْلَانِ یَقُوْلُوْنَ۔ یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ ضمہ واؤ پر ثقیل تھا۔
نقل کر کے ماقبل کو دے دیا انہوں نے۔ یَقُوْلُ ہو گیا۔ اور یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واؤ التقائے
ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہے۔ امر حاضر معلوم۔ قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُوْلَا قُلْنَ
قُلْ کا اصل اُقْوُلْ تھا۔ جو بنا ہوا ہے تَقُوْلُ سے ضمہ واؤ پر ثقیل تھی۔ نقل کر کے
ماقبل کو دیا انہوں نے اور وہ بہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ اُقُلْ مشدد ہوا۔ جب
قاف پر پیش آ گیا تو اب اس ہمزہ وصل کی ضرورت ہی نہ رہی۔ ہمزہ بھی گر گیا۔ تو قُلْ
ہو گیا۔ اور تجھے ہر بن حق پہنچتا ہے۔ کہ تو کہے کہ قُلْ تَقُوْلُ سے بنا ہے۔ جب تا گر
گئی اور لام جو ہے وہ وقف کی وجہ سے ساکن رہ گیا۔ واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی
تو قُلْ ہو گیا۔ امر غائب معلوم۔ لِیَقُلْ لِیَقُوْلَا۔ نہی غائب۔ (اگر دانیت)
قُلَنَّ اصل میں قُوْلَنَّ تھا۔ با نون ثقیلہ، خفیفہ

واؤ پر کسرہ ثقیل تھا۔ قاف کو دے دیا۔ قاف کی حرکت کو چھیننے کے بعد۔ قِوْلَ ہوا۔ واؤ
ساکن اس کا ماقبل مکسور۔ پس واؤ تبدیل ہو گیا یا کے ساتھ۔ قُلْنَ سے تا آخر
اسی اصل میں قاف کا ضمہ واپس آ گیا۔ یعنی یہ ساری ایک شکل بن گئی۔ ماضی مجہول
میں قُلْنَ آتی ہے نا۔ تو یہ پانچ صیغوں میں تو ایسی چلتا ہے نا۔ مستقبل مجہول۔ یُقَالُ
یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ تا آخر۔ یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا واؤ متحرک ماقبل اس کا صحیح
ہے۔ تو اس کی نقل کر کے ماقبل کو دی۔ واؤ اصل میں متحرک تھا۔ اب اس کا ماقبل مفتوح
ہو گیا۔ اس واؤ کو الف سے بدل دیا۔ یُقَالُ ہو گیا۔ اسی طرح باقی الفاظ میں۔ اور یُقَلْنَ
میں۔ الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ امر غائب مجہول۔ لِیُقَلْ۔ لِیُقَالَا۔ لِیُقَالُوْا
نہی غائب مجہول۔ اسم فاعل۔ قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلٌ اصل میں
قَاوِلٌ تھا جب واؤ کو فعل ماضی میں الف کے ساتھ بدل دیا۔ اسم فاعل میں بھی
اسی طرح انہوں نے کر دیا۔ اور الف کو حرکت کسرہ کی دی۔ قَائِلٌ ہو گیا۔ اسم
مفعول۔ مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ۔ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔
واؤ پر ضمہ ثقیل تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ ایک واؤ گر گئی۔ تو مَقُوْلٌ ہوا
بعض کے نزدیک واؤ اصلی گر گئی ہے۔ تو مَفُوْلٌ کے وزن پر ہو گیا۔ اور بعض کے
نزدیک واؤ زائدہ گر گئی ہے۔ مَفُعْلٌ کے وزن پر۔

۱۸-۴-۲۰۰۹
۲۱-۴-۱۴۳۰ ہفتہ

فصل ۲۳ اجوف یائی فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے۔ اَلْبَیْعُ فروخت کرنا۔ خریدنا۔ ماضی معلوم
بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا اصل بَاعَ بَیَعَ تھا۔ یا متحرک ہے ماقبل مفتوح ہے۔ یا کو الف سے
بدل دیا انہوں نے بَاعَ ہو گیا۔ اور بِعْنَ سے لے کر آخر تک جب الف دو ساکن اکٹھے ہونے
کی وجہ سے با کے فتحہ کو کسرہ کے ساتھ بدل دیا انہوں نے۔ تاکہ دلالت کرے۔ وہ جو عین کلمہ
گرا ہوا ہے یا ہے نہ کہ واؤ۔ مستقبل معلوم۔ یَبِیْعُ یَبِیْعَانِ یَبِیْعُوْنَ تا آخر۔ اصل میں
یَبْیِعُ یَبْیِعُ تھا۔ یا پر کسرہ ثقیل تھا تو ماقبل کو دے دیا انہوں نے تو یَبِیْعُ ہو گیا
اور یَبِعْنَ تَبِعْنَ میں دو ساکن اکٹھے ہونے کی وجہ سے یا گر گئی ہے۔ امر حاضر بِعْ بِیْعَا بِیْعُوْا

اور اس کی تعلیل اسی طرح ہے جو ثُلثی میں کہا گیا ۔۔۔ بانون ثقیلہ ۔۔۔ بانون خفیفہ سے
امر غائب لِيَبِعْ لِيَبِيْعَا ۔۔۔ بانون ثقیلہ و خفیفہ ۔۔۔ نون ثقیلہ و خفیفہ اسی طرح
جو ماضی مجہول میں گزر گیا۔ بِيْعَ بِيْعَا بِيْعُوْا ۔ بِيْعَ اصل میں بُيِعَ تھا۔ یا پر کسرہ
ثقیل تھا۔ ماقبل کو دے دیا انہوں نے ماقبل کی حرکت لینے کے بعد۔ بِيْعَ ہو گیا۔ اور بعض
میں یعنی ہر سہ صیغے ایک جیسے ہو جاتے ہیں ۔ اصل میں مختلف ہیں ۔ اصل میں
بُيِعْنَ اور اصل امر حاضر اِبْيِعْنَ تھا۔ مستقبل مجہول يُبَاعُ يُبَاعَانِ يُبَاعُوْنَ سے
یعنی يُفْعَلُ کے طریقے پر۔۔۔

فصل ۲۴ فصل اجوف واوی فَعِلَ يَفْعَلُ کے باب سے اَلْخَوْفُ
ڈرنا۔ ماضی معلوم خَافَ خَافَا خَافُوْا ۔ خَافَ اصل میں خَوِفَ تھا۔ واؤ متحرک اس
کا ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدل دیا انہوں نے خَافَ ہو گیا۔ خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ
تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا ماقبل کو دے دیا انہوں نے حرکت سلب کرنے کے بعد واؤ دو ساکن
اکٹھے ہونے سے گر گیا۔ خِفْنَ ہو گیا۔ اور اس جگہ پر باب کی رعایت کی گئی ہے۔ باب جو ہے مَفْعِل
کے وزن پر ہے۔ کسی دلالت کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ باب کی رعایت کی وجہ سے ہے
مستقبل معلوم يَخَافُ يَخَافَانِ يَخَافُوْنَ تا آخر۔ ماضی مجہول خِيْفَ خِيْفَا خِيْفُوْا
مستقبل مجہول يُخَافُ منہ ۔ امر حاضر ۔۔۔ نون ثقیلہ و خفیفہ پہلے طریقے پر
اور اجوف ان میں اصل بالوں سے آتا ہے۔ اسم فاعل از بَاعَ بَائِعٌ اور اسم مفعول
مَبِيْعٌ جو اصل میں مَبْيُوْعٌ تھا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا
انہوں نے بعض کے نزدیک یا گر گئی۔ مَبُوْعٌ ہو گیا۔ اس کے بعد واؤ کو یا سے بدل
دیا۔ یا کے ماقبل ضمہ کو مکسور کر دیا انہوں نے تاکہ اجوف واوی کے مشابہ نہ ہو جائے
مَبِيْعٌ ہو گیا۔ مَفِعْلٌ کے وزن پر۔ اسم فاعل کا خَافَ سے خَائِفٌ قَائِلٌ کے وزن پر
اسم مفعول مَخُوْفٌ منہ جو اصل میں مَخْوُوْفٌ تھا۔ دو واؤ میں سے ایک گر گئی۔ جس طرح کہ مَقُوْلٌ
میں کہا گیا تھا۔

اتوار ۱۹ — ۴ — ۲۰۰۹
۲۳ — ۴ — ۱۴۳۰

فصل ۲۵ ۔ ناقص واوی فَعَلَ يَفْعُلُ کے باب سے۔ اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَةُ ۔ پڑھنا۔ دعا کرنا۔

ماضی دَعَا دَعَوَا دَعَوْ ــــ (اصل میں دَعَوُوْا ~~دَعَوُوْا تھا واؤ الف کے ساتھ بدل دیا~~) اصل
دَعَا دَعَوَ تھا واؤ متحرک اور اس کا ماقبل مفتوح تھا۔ واؤ کو الف سے بدل دیا۔ دَعَا ہو گیا۔
اور اصل میں دَعَوْا۔ دَعَوُوْا تھا۔ واؤ الف کے ساتھ بدل گیا۔ اور الف التقائے ساکنین کی وجہ
سے گر گیا۔ تو دَعَوْا ہو گیا۔ فَعَوْا کے وزن پر دَعَوْا ۔ اور اصل دَعَتْ دَعَوَتْ تھا۔ واؤ
الف کے ساتھ بدل دیا۔ الف التقائے ساکنین کے سبب گر گیا۔ دَعَتْ ہو گیا۔ فَعَتْ کے
وزن پر۔ اور دَعَتَا میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ کیونکہ یہاں جو حرکت تا کی ہے اصل نہیں
ہے۔ کیونکہ یہ واحد میں ساکن تھی۔ دَعَوْنَ یہ اپنی اصل پر آیا ہے۔ فَعَلْنَ کے وزن پر
اور اسی طرح باقی الفاظ آخر تک۔ اپنی اصل پر رہے ہیں۔ مستقبل معلوم یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ
یَدْعُوْنَ تا آخر اصل یَدْعُوْ یَدْعُوُ تھا۔ واؤ پر ضمہ ثقیل تھا۔ تو گر گیا۔ یَدْعُوْا
ہو گیا۔ اور اسی طرح تَدْعُوْ اَدْعُوْ نَدْعُوْ اور یَدْعُوَانِ وتَدْعُوَانِ۔ یہ اپنی اصل پر رہا
ہیں۔ وَیَدْعُوْنَ جمع مذکر اس کی اصل یَدْعُوُوْنَ تھی۔ ضمہ واؤ پر ثقیل تھا۔ واؤ گر گیا۔
کیونکہ جو فعل لام تھا التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو یَدْعُوْنَ ہو گیا۔ یَفْعُوْنَ وَیَدْعُوْنَ
وَتَدْعُوْنَ جمع مؤنث اپنی اصل پر ہے جیسے یَفْعُلْنَ وَتَفْعُلْنَ وَتَدْعِیْنَ جو ہے یہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ
تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا۔ اس کے ماقبل کو دے دیا۔ ماقبل کی حرکت کو لینے کے بعد۔ اور
وہ واؤ جو تھی وہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ تَدْعِیْنَ ہو گیا۔ تَفْعِیْنَ کے وزن پر
جب حرفِ ناصبہ آتا ہے تو یوں کہو گے۔ لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْا تا آخر۔
وہ نون جو پیش کے بدلے میں تھے۔ وہ سات صیغوں سے گر جاتے ہیں۔ نصب کے ساتھ۔ اور
نون ضمیر جو ہے۔ یعنی جمع مؤنث کا نون جو ہے وہ اپنے حال پر رہتا ہے۔ اور اگر حرفِ جازمہ
آ جائے تو یوں کہو گے۔ لَمْ یَدْعُ لَمْ تَدْعُ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ۔ واؤ جزم کے ساتھ گر جاتی
ہے۔ اور وہ نون جو رفع کے بدلے میں آتی تھی۔ وہ بھی گر جاتے ہیں۔ اور ضمیر کا جو نون ہے اپنے
حالت پر رہتا ہے۔ امر حاضر۔ اُدْعُ اُدْعُوَا۔ اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ۔
واؤ جو ہے وہ وقف سے گر گئی۔ اور جو بدلے کے نون تھے وہ بھی گر گئے۔ وقف کرنا ایسا ہی ہے جس طرح
کہ جزم میں تھی۔ بانون ثقیلہ اُدْعُوَنَّ ــ بانون خفیفہ ــ ماضی مجہول۔
دُعِیَ دُعِیَا۔ دُعُوْا تا آخر دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھی۔ واؤ ~~[illegible]~~ کسرہ کے سبب

یا ہو گئی۔ ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہو گئی اور دُعُوْا کی اصل جو تھی دُعِوُوْا تھی
واؤ متحرک تھی تو اس کا ماقبل مکسور تھا۔ تو اس کو یا سے بدل دیا۔ دُعِیُوْا ہو گیا۔
اس کے بعد ضمہ یا پر ثقیل تھا۔ اس کو اٹھایا پہلے کو دے دیا پہلے کی حرکت سلب کر کے۔ اور
یا جو ہے وہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ دُعُوْا ہو گیا۔ مستقبل مجہول۔ یُدْعٰی
یُدْعَیَانِ یُدْعَوْنَ تا آخر۔ یُدْعٰی اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ واؤ واقع ہو گئی چوتھی جگہ
پر۔ اور اس کے پہلے کی حرکت اس کے مخالف تھی تو واؤ کو یا سے بدل دیا۔ یُدْعَیُ ہو گیا
پھر یا ماقبل کا مفتوح ہے۔ یا کو الف کے ساتھ بدل دیا۔ یُدْعٰی ہو گیا۔ اسی
قیاس پر ہے تُدْعٰی و اُدْعٰی و نُدْعٰی اور یُدْعَیَانِ اور ~~تُدْعَا~~ تُدْعَیَانِ ان دو
صیغوں کو واؤ کو یا سے بدلا ہوا ہے۔ اور یُدْعَوْنَ تُدْعَوْنَ اور تُدْعَیْنَ اور ان صیغوں
میں واؤ جو ہے وہ یا ہو گئی ہے۔ اور یا پھر الف سے بدلی ہے۔ اور الف التقائے ساکنین کی وجہ
سے گر گیا۔ اور یُدْعَیْنَ اور تُدْعَیْنَ جمع مونث کے صیغوں میں واؤ کو یا سے بدل دیا۔

اسم فاعل۔ دَاعٍ دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَةٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ دَاعٍ اصل
میں دَاعِوٌ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ چلی گئی۔ اور اس کا ماقبل مکسور ہے۔ اس کو یا سے تبدیل کر دیا
اور ضمہ یا پر ثقیل تھا۔ وہ گرا دیا۔ اور یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ تو دَاعٍ ہو گیا۔
اور جب الف لام لائے گا تو۔ یا باقی رہے گی۔ جیسا کہ کہے گا تو اَلدَّاعِیْ۔ اور دَاعِیَانِ میں
واؤ تھی۔ کہ اس کی اصل دَاعِوُوْنَ ہے واؤ یا ہو گئی ہے۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا۔ یا کو ماقبل
کو دے دیا۔ پہلے کی حرکت لے کر۔ یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ تو دَاعُوْنَ ہو گیا۔
فَاعُوْنَ کے وزن پر۔ اسم مفعول مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ۔ تا آخر۔ اصل
میں مَدْعُوٌّ ~~جب~~ مَدْعُوْوٌ تھا۔ پہلی واؤ کو دوسری میں ادغام کر دیا۔ مَدْعُوٌّ ہو گیا۔

بدھ ۲۲-۴-۲۰۰۹

ناقص یائی فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے۔ اَلرَّمْیُ تیر انداختن۔ تیر پھینکنا۔ ماضی معلوم۔ رَمٰی
رَمَیَا۔ رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ تا آخر۔ ماضی مجہول۔ رُمِیَ رُمِیَا۔ رُمُوْا تا آخر۔
مستقبل معلوم یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تا آخر۔ اس کا واحد مونث حاضر اور جمع ایک طرح کے ہیں۔
لیکن جمع کا جو صیغہ ہے وہ اپنی اصلیت پر ہے۔ تَفْعِلْنَ کے وزن پر۔ اور واحد اصل میں تَرْمِیِیْنَ

تھا۔ یا پر کسرہ ثقیل تھا۔ گرا دیا۔ یا جو لام فعل ہے۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے۔ تَرْمِيْنَ
ہوگیا۔ تَفْعِيْنَ کے وزن پر۔ جب ناصبہ آئے تو کہے گا۔ لَنْ تَرْمِيَ اور جب جازمہ آئے تو
کہے گا۔ لَمْ يَرْمِ الخ۔ یا جزم کی وجہ سے گر گئی۔ جس طرح کہ واؤ گر گئی تھی۔ لَمْ يَدْعُ۔

امر حاضر۔ اِرْمِ اِرْمِيَا اِرْمُوْا۔ اِرْمِيْ اِرْمِيَا اِرْمِيْنَ۔ با نون ثقیلہ۔ اِرْمِيَنَّ
با نون خفیفہ اِرْمِيَنْ۔ مستقبل مجہول۔ يُرْمٰى يُرْمَيَانِ يُرْمَوْنَ تا آخر يُدْعٰى کے
طریقے پر۔ اسم فاعل رَامٍ رَامِيَانِ رَامُوْنَ رَامِيَةٌ رَامِيَتَانِ رَامِيَاتٌ۔ اسم
مفعول۔ مَرْمِيٌّ مَرْمِيَّانِ مَرْمِيُّوْنَ تا آخر۔ مَرْمِيٌّ اصل میں مَرْمُوْيٌ تھا مفعول
کے وزن پر۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوگئے اور پہلا ساکن تھا۔ واؤ کو یا سے بدل دیا
یا کو یا میں ادغام کیا۔ میم کو مناسبت یا کی وجہ سے کسرہ دے دی۔ تو مَرْمِيٌّ ہوگیا

ناقص واوی فَعِلَ يَفْعَلُ کے وزن سے اَلرِّضٰى وَالرِّضْوَانُ۔ خوش ہونا اور پسند کرنا۔
ماضی معلوم۔ رَضِيَ رَضِيَا رَضُوْا تا آخر اصل میں رَضِيَ رَضِوَ تھا۔ واؤ ایک طرف میں واقع
تھی۔ اس کا ماقبل مکسور تھا۔ واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ تو رَضِيَ ہوگیا۔ اور رَضُوْا
اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ واؤ ماقبل کسرہ کی وجہ سے یا ہوگئی۔ تو رَضِيُوْا ہوگیا۔ اس کے بعد
ضمہ یا پر ثقیل تھا۔ ماقبل کو دے۔ ماقبل کی حرکت لینے کے بعد یا التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی
رَضُوْا ہوگیا۔ فَعُوْا کا وزن پر۔ ماضی مجہول۔ رُضِيَ رُضِيَا رُضُوْا۔ رُمِيَ کی
طرح۔ مستقبل معلوم۔ يَرْضٰى يَرْضَيَانِ۔ يَرْضَوْنَ تا آخر۔ واؤ کو یا میں کر دیا۔
اور یا کو الف واحد حاضر اور جمع حاضر ان کی صورت ایک جیسی ہے۔ اصل میں تَرْضَيْنَ واحد
مونث تَرْضَيِيْنَ تَفْعَلِيْنَ کے وزن پر تھا تَرْضَيْنَ جمع مونث تَفْعَلْنَ پر اصل ہی ہیں۔
مستقبل مجہول۔ يُرْضٰى تا آخر۔

ناقص یائی بھی اسی باب سے اَلْخَشْيَةُ۔ ترسیدن ڈرنا۔ ماضی معلوم خَشِيَ
خَشِيَا خَشُوْا تا آخر مستقبل معلوم۔ يَخْشٰى يَخْشَيَانِ۔ يَخْشَوْنَ۔ يَرْضٰى کی طرح

جمعرات ۲۳-۴-۲-۰۹

ناقص واوی فَعُلَ یَفْعُلُ کے باب سے۔ اَلرِّخْوَةُ سست ہونا، نرم ہونا۔ ماضی معلوم
رَخُوَ۔ رَخُوَا۔ رَخُوْا رَخُوْا اصل میں رَخُوُوْا تھا۔ ماضی مجہول۔ رُخِیَ۔ دُعِیَ کے
قیاس پر۔ مستقبل معلوم یَرْخُوْ۔ یَرْخُوَانِ یَرْخُوْنَ تا آخر۔ مستقبل مجہول۔ یُرْخٰی
یُدْعٰی کی طرح۔

ناقص یائی فَعَلَ یَفْعَلُ کے باب سے۔ اَلرَّعْیُ وَالرِّعَایَةُ جانور چرانا اور نگرانی
کرنا۔ ماضی معلوم رَعٰی۔ رَعَیَا رَعَوْا تا آخر۔ مستقبل معروف یَرْعٰی یَرْعَیَانِ
یَرْعَوْنَ تا آخر۔ امر حاضر اِرْضَ اِرْضَیَا اِرْضَوْا تا آخر۔ بانون ثقیلہ اِرْضَیَنَّ
بانون خفیفہ اِرْضَیَنْ ——— اور اسی قیاس کی طرح۔ اِخْشَ اِخْشَیَا اِخْشَوْا
——— وَاِرْعَ اِرْعَیَا۔ اِرْعَوْا امر سے تَرْخُوْا۔ اُرْخُ اُرْخُوَا۔
اُدْعُ کی طرح۔ اسم فاعل رَاضٍ وَخَاشٍ وَرَاعٍ وَرَاخٍ = دَاعٍ وَرَامٍ کی
طرح۔ اسم مفعول۔ مَرْضِیٌّ وَمَخْشِیٌّ وَمَرْعِیٌّ وَمَرْخُوٌّ = مَرْمِیٌّ وَمَدْعُوٌّ
کی طرح۔

ناقص فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے نہیں آیا ہے۔
تین بابوں سے آتا ہے۔

فصل ۲۶ لفیف مفروق کے تین باب آئے ہیں۔ باب ۱ فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے
جیسے اَلْوَقَایَةُ نگاہ رکھنا۔ ماضی معلوم وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا = رَمٰی کی طرح۔
مستقبل معلوم یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تا آخر۔ یَقِیْ اصل میں یَوْقِیُ تھا۔ واؤ کو گرا
دیا جس طرح یَعِدُ میں۔ اور یا کی ضمہ کو بھی۔ جس طرح یَرْمِیْ میں
پس اس واؤ کا حکم اس مثال واؤ کے حکم کی طرح ہے۔ اور اس کی یا کا حکم ناقص کی
یا والا حکم ہو گیا۔ ناصبہ کے ساتھ یوں کہے گا لَنْ یَقِیَ اور جازمہ کے ساتھ یوں
کہے گا۔ لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا۔ لَمْ یَقُوْا تا آخر۔ اسم فاعل وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْنَ۔
رَامٍ کی طرح۔ اسم مفعول مَوْقِیٌّ۔ مَرْمِیٌّ کی طرح۔ امر حاضر۔ قِ قِیَا قُوْا
قِیْ قِیَا قِیْنَ۔ بانون ثقیلہ قِیَنَّ قِیَانِّ۔ بانون خفیفہ قِیَنْ قُنْ قِنْ ———
باب ۲۔ فَعِلَ یَفْعَلُ اَلْوَجٰی ماضی معلوم۔ وَجِیَ وَجِیَا وَجُوْا۔ رَضِیَ

کی طرح۔ مستقبل معلوم یُؤْجٰی ۔ یَرْضٰی کی طرح ۔ امر حاضر۔ اِیْجَ اِیْجَیَا۔ اِرْضَیْ کی طرح ۔ بانون ثقیلہ۔ اِیْجَیَنَّ ۔ اِرْضَیَنَّ کی طرح۔ بانون خفیفہ اِیْجَیَنْ ۔ اسم فاعل۔ وَاجٍ ۔ رَامٍ کی طرح ۔ اسم مفعول مَوْجِیٌّ ۔ مَرْمِیٌّ کی طرح ۔ باب ۳ فَعِلَ یَفْعَلُ اَلْوَلْیُ نزدیک ہونا ۔ ماضی معلوم۔ وَلِیَ وَلِیَا۔ وَلُوْا ۔ رَضِیَ کی طرح۔ مستقبل معلوم یَلِیْ یَلِیَانِ۔ یَلُوْنَ ۔ یَقِیْ کی طرح۔

لفیف مقرون دو بابوں سے آتا ہے ۔ باب ۱ فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے۔ جیسے اَلطَّیُّ لپیٹنا۔ ماضی معلوم ۔ طَوٰی طَوَیَا طَوَوْا ۔ رَمٰی کی طرح ۔ مستقبل معلوم یَطْوِیْ یَطْوِیَانِ یَطْوُوْنَ ۔ یَرْمِیْ کی طرح ۔ امر حاضر ۔ اِطْوِ اِطْوِیَا اِطْوُوْا جیسے اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا۔ اسم فاعل طَاوٍ طَاوِیَانِ ۔ رَامٍ کی طرح ۔ اسم مفعول ۔ مَطْوِیٌّ مَطْوِیَانِ ۔ مَطْوِیُّوْنَ تا آخر۔

باب ۲ فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے اَلطَّوٰی بھوکا ہونا ۔ ماضی معلوم ۔ طَوِیَ ۔ طَوِیَا۔ طَوُوْا ۔ مستقبل معلوم ۔ یَطْوٰی یَطْوَیَانِ ۔ یَطْوَوْنَ تا آخر ۔ امر حاضر اِطْوَ۔ جیسے اِرْضَ ۔ اسم فاعل ۔ طَاوٍ رَاضٍ کی طرح ۔ اسم مفعول مَطْوِیٌّ ۔ تا آخر۔

ہفتہ۔ ۲۰۰۹-۴-۲۵

مہموز الفاء ۔ اس حد تک آپ کی معتل کی قسمیں گزر چکی ہیں معتل کی دو قسمیں آئیں۔ ایک معتل بیک حرف - ۲ - دوسری دو حرف ۔ معتل بیک حرف جو ہیں ۔ اس کی کتنی قسمیں آئیں ۔ مثال ۔ اجوف اور ناقص ۔ پھر ہر ایک کی دو قسمیں آئیں ۔ واوی اور یائی وغیرہ۔ یوں معتل بیک حرف کی چھ قسمیں بنیں ۔ اس کے بعد معتل کی دو قسمیں آئیں۔ اس کا مشترکہ نام لفیف تھا۔ لفیف کی دو قسمیں آئیں۔ لفیف مفروق اور مقرون ۔ لفیف مقرون کے باب بھی آ گئے ۔ اور مقرون کے باب بھی آ گئے ۔ اس کے بعد جو چل رہا ہے مہموز کا باب۔ مہموز اس کو کہتے ہیں ۔ حروف اصلی میں ہمزہ ہو ۔ خواہ فا کلمہ کی جگہ ہو ۔ خواہ عین کلمہ کی جگہ ہو ۔ چاہے لام کلمہ کی جگہ ہو ۔ فا کلمہ کی جگہ اگر ہمزہ ہو تو اسکا کو مہموز الفاء۔

عین کلمہ کی جگہ اگر ہمزہ ہو تو اسکو مہموز العین کہتے ہیں۔ اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو اس
کو مہموز اللام کہتے ہیں۔ مہموز الفاء صحیح۔ فَعَلَ یَفْعُلُ کے باب سے۔ اَلْاَمْرُ۔ حکم کرنا
ماضی اَمَرَ اَمَرَا۔ اَمَرُوْا۔ مستقبل یَأْمُرُ یَأْمُرَانِ یَأْمُرُوْنَ۔ تا آخر۔ جس طرح
کہ صحیح میں معلوم ہو چکا ہے۔ امر حاضر اُؤْمُرْ اُؤْمُرَا اُؤْمُرُوْا۔ تا آخر۔ اصل میں
اُؤْمُرْ اُءْمُرْ تھا۔ دو ہمزے جمع ہو گئے۔ اول مضموم دوسرا ساکن۔ دوسرے کو واؤ
کے ساتھ بدل دیا۔ ضمہ کی وجہ سے اگر ما قبل مکسور ہو۔ دوسرے کو یاء کے ساتھ بدلا جاتا ہے۔
جس طرح کہ امر حاضر میں اَدَبَ یَأْدِبُ ہے تو اِیْدِبْ اور اگر مفتوح تھا تو دوسرا الف کے
ساتھ ہو جاتا ہے۔ جس طرح کہ ہے تو اٰمَنَ اصل میں أَأْمَنَ تھا۔ دوسرا ہمزہ ما قبل کی
حرکت کی وجہ سے الف ہو گیا۔ (۲) مہموز العین صحیح اَلزَّأْرُ یعنی شیر کا آواز نکالنا
زَأَرَ یَزْئِرُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ (۳) مہموز اللام صحیح۔ اَلْقِرَاءَۃُ پڑھنا۔ قَرَأَ یَقْرَأُ
جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ ـــــــ مہموز اللام و اجوف یائی اَلْمَجِیْءُ آمدن آنا۔
جَاءَ یَجِیْءُ مَجِیْئًا فَهُوَ جَاءٍ ـــــ مہموز الفاء ناقص۔ اَلْاَتْیُ وَالْاِتْیَانُ۔
آمدن آنا۔ اَتٰی یَأْتِیْ جیسے رَمٰی یَرْمِیْ اور امر میں کہیں گا اِیْتِ ہمزہ یاء ہو گیا۔
مہموز العین و مثال اَلْوَأْدُ زندہ در گور کردن قبر میں زندہ دفن کرنا۔ وَأَدَ یَئِدُ جیسے
وَعَدَ یَعِدُ۔ مہموز العین و لفیف مفروق۔ اَلْوَأْیُ وعدہ کرنا۔ وَأٰی یَئِیْ
جیسے وَقٰی یَقِیْ۔ مہموز الفاء و لفیف مقرون اَلْاُوِیُّ جلو گرفتن اَوٰی یَأْوِیْ جیسے
طَوٰی یَطْوِیْ۔ مہموز الفاء و مضاعف۔ اَلْاِمَامَۃُ رہنمائی کرنا۔ اَمَّ یَؤُمُّ جیسے
مَدَّ یَمُدُّ۔ حکم مضاعف رکھتا ہے۔ پس مہموز کا حکم بن (۲) ہوگا جو مہموز مضاعف کا ہو گا۔
اَلْمَدُّ کھینچنا۔ ماضی معلوم مَدَّ مَدَّا مَدُّوْا تا آخر۔ مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ جب
دو حرف اکٹھے ہو گئے ایک جنس سے ثقیل تھے۔ اول کو ساکن کر دیا۔ دوسرے میں ادغام کر دیا۔ مَدَّ
ہو گیا۔ اور مَدَدْنَ میں تا آخر۔ چونکہ دوسرا دال ساکن ہو جاتی ہے۔ اس لیے ادغام ممکن
نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے اپنی جگہ پر رہتا ہے۔ مستقبل معلوم۔ یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تا آخر
یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔ دال کی حرکت نقل کر دی ما قبل کو دے دی۔ اول کو دوم میں ادغام
کر دیا۔ یَمُدُّ ہو گیا۔ اور یَمْدُدْنَ میں (اول) ادغام ممکن نہیں تھا۔ جس طرح کہ مَدَدْنَ میں۔

ماضی مجہول مُدَّ ۔ مُدَّا ۔ مُدُّوْا ۔ تا آخر ۔ مستقبل مجہول ۔ یُمَدُّ یُمَدَّانِ ۔
امر حاضر واحد مذکر میں چار وجہ سے جائز ہے ۔ مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ اور جاتی الفاظ میں
ایک جگہ مُدَّا مُدُّوا مُدِّیْ مُدَّا اُمْدُدْنَ اور واحد امر غائب خواہ مذکر ہو خواہ
مونث ہو ۔ وہاں بھی چار طریقے سے جائز ہے ۔ لِیَمُدَّ لِیَمُدِّ لِیَمُدُّ لِیَمْدُدْ اور اسی طریقے
لائے نہی میں بھی ۔ لَا تَمُدَّ کی تَمُدِّ لَا تَمُدُّ لَا تَمْدُدْ ۔ اور نفی جحد اس میں بھی جزم
آتی ہے ۔ اس کو بھی اسی طرح لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ ۔

مضاعف تین اصول کے بابوں سے آتا ہے ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ نَصَرَ یَنْصُرُ ۔ سَمِعَ یَسْمَعُ
یہ تین باب جو ہیں یہ باب اصول کہلاتے ہیں ۔ جن میں عین کلمہ ماضی میں یا مضارع میں مختلف
ہو ۔ (۱) فَعَلَ یَفْعِلُ جس طرح کہ گزر گیا ۔ (۲) فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے بَرَّ یَبَرُّ ۔
(۳) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے فَرَّ یَفِرُّ اور یہ جو دو باب ہیں نا ۔ اس میں تین طرح ان صیغوں
کو پڑھنا جائز ہے ۔ یہ جو ضمہ عین کلمہ کی موافقت کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہے ۔ نون ثقیلہ
مُدَّنَّ مُدَّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ مُدَّانِّ اُمْدُدْنَانِّ ۔ بانون خفیفہ ۔ مُدَّنْ ۔ مُدُّنْ مُدِّنْ
اسم فاعل ۔ مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ اسم مفعول ۔ مَمْدُوْدٌ ۔ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ
تا آخر ۔
اتوار ۲۶-۵-۲۰۰۹

فصل ۲ ۔ مصدر میمی وہ اسم مصدر ہے جس کے شروع میں میم آ جائے ۔ ثلاثی مجرد کے فعل میں یَفْعَلُ مَفْعَلٌ
سے آتا ہے ۔ جیسے مَشْرَبٌ پینا ۔ اب یہ جو ہے کہ مصدر میمی بھی ہے ۔ اسم ظرف زمان بھی ہے ۔ اسم ظرف مکان
بھی ہے ۔ تینوں معنی اس سے نکلتے ہیں ۔ پینا بھی اس کا معنی ہے ۔ اور پینے کی جگہ بھی اس کا معنی ہے ۔ اور
پینے کا زمانہ بھی اس کا معنی ہے ۔ اور یَفْعُلُ میں بھی اسی طرح آتا ہے ۔ جیسے مَقْتَلٌ حالانکہ یَقْتُلُ ہے ۔
اور چند کلمے ایسے ہیں اسم زمان اور اسم مکان مَفْعِلٌ کے وزن پر ہیں ۔ جیسے مَطْلِعٌ ۔ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ
مَسْجِدٌ مَنْبِتٌ ۔ مَفْرِقٌ مَسْقِطٌ اور مَنْسِکٌ اور مَجْزِرٌ ۔ اور ان میں فتح بھی جائز ہے ۔ اور
یَفْعِلُ مصدر میمی مَفْعَلٌ آتا ہے ۔ جبکہ اسم زمان و مکان مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے مَجْلَسٌ مصدر ہے
مَجْلِسٌ یہ اسم ظرف مکان ہے ۔ اور اگر باب لفیف یا ناقص ناقص کا ہو ۔ چاہے کوئی باب ہو ۔ وہ مَفْعَلٌ

کے وزن پر آئے گا۔ اور اگر مثال کا باب ہے تو وہ مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَوْعِدٌ۔ اور
جو اس طرح نہیں ہوتا وہ شاذ ہوتا ہے۔ جان کہ یہ وزن مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ و مِفْعَالٌ اسم آلہ کے
ہیں۔ جیسے مِخْيَطٌ۔ مِفْرَقَةٌ۔ مِقْرَاضٌ۔ اور فَعْلَةٌ ایک بارگی کے لئے ہے۔ جیسے ضَرْبَةٌ۔
اور فِعْلَةٌ کا وزن جو ہے کہ حالت بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے جِلْسَةٌ۔ اس کا معنی ہے
کہ خاص قسم کی حالت پر بیٹھنا۔ اور فُعْلَةٌ بہ مقدار کے لئے آتا ہے۔ جیسے اُكْلَةٌ۔ لقمے برابر۔
اور فُعَالَةٌ وہ اس چیز کے لئے آتا ہے جو فعل کرنے سے گرا کرتی ہے۔ جیسے كُنَاسَةٌ کوڑا کرکٹ گرنے کی جگہ۔
اور قُلَامَةٌ۔ اور قُرَاضَةٌ۔

جان کہ ثلاثی مزید فیہ ہو یا رباعی مجرد ہو مزید فیہ ہو۔ اس کا مصدر میمی۔ اور اسم مکان اور اسم زمان اسی باب
کے اسم مفعول پر آتا ہے۔ جیسے مُكْرَمٌ و مُسْتَخْرَجٌ۔ مُتَدَحْرَجٌ

۲۰۰۵-۲۰۰۹ (ہفتہ)

فصل ۲۸۔ جان کہ فَعَلَ يَفْعَلُ کے وزن ہے۔ اس کے لئے شرط ہے کہ اس کے عین کلمہ کی جگہ یا لام کلمہ کی جگہ
کوئی حرف حلقی ہو۔ تو حروف حلقی میں سے کوئی ایک، چاہے عین کلمہ کی جگہ آجائے یا لام کلمہ کی جگہ آجائے
یہ عموماً اس باب میں موجود ہوتا ہے۔ اور وہ چھ حرف ہیں۔ ہمزہ۔ ھا۔ حا۔ خا۔ عین۔ غین
اور مثال میں اس باب سے جیسے وَضَعَ يَضَعُ واؤ مستقبل میں گر جاتی ہے۔ جو اصل میں يَوْضِعُ تھا۔
جس طرح کہ يَعِدُ میں ہے۔ ضاد کے کسرہ کو فتح کے ساتھ بدل دیا انہوں نے۔ موافقت کی وجہ سے۔
لیکن وَجِلَ يَوْجَلُ میں باقی رکھا گیا ہے۔ اپنے حال پر۔

باب اِفْعَال صحیح ماضی اَكْرَمَ اَكْرَمَا اَكْرَمُوْا تا آخر۔ مستقبل۔ يُكْرِمُ يُكْرِمَانِ
يُكْرِمُوْنَ تا آخر۔ اصل میں يُؤَكْرِمُ یا يُأَكْرِمُ تھا جیسے اُكْرِمُ جو اصل میں اُأَكْرِمُ تھا۔ دو ہمزہ
اکٹھے ہوگئے ایک کو گرا دیا گیا ہے۔ باقی الفاظوں میں بھی اسی طرح ہے۔ اَكْرِمْ امر حاضر کو مستقبل
حاضر کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اَكْرِمْ اَكْرِمَا اَكْرِمُوْا تا آخر۔ اور یہ ہمزہ قطعی ہے۔ جب اپنے
ماقبل کے ساتھ متصل ہوتا ہے تو گرتا نہیں ہے۔ جیسے فَاَكْرِمْ ثُمَّ اَكْرِمْ۔ اور نون ثقیلہ اور خفیفہ
اسی طرح ہیں۔ کہ جیسے معلوم ہو چکا۔ اسم فاعل۔ مُكْرِمٌ مُكْرِمَانِ مُكْرِمُوْنَ تا آخر۔ اسم مفعول
مُكْرَمٌ مُكْرَمَانِ مُكْرَمُوْنَ تا آخر۔ اس باب میں غالب طور پر ایسا ہوتا ہے کہ فعل ثلاثی

کا باب جب باب افعال پر لاتے ہیں۔ تو یہ باب لازم سے متعدی ہو جاتا ہے۔ جیسے اَذْهَبْتُ زَيْدًا اب ذَهَبَ لازم ہے۔ تو اَذْهَبَ يُذْهِبُ یہ باب افعال کا صیغہ ہے۔ اب جَلَسَ يَجْلِسُ یہ لازم ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں وقت کا دخول بھی ہو۔ جیسے اَصْبَحَ زَيْدٌ وَاَمْسٰى = اصبح کا معنی ہے کہ زید صبح کے وقت آیا۔ یا شام کے وقت آیا۔ اور کبھی کبھی یہ وقت پر پہنچنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کاٹنے کے قابل ہو گئی۔ اور کثرت کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ کھجور نے بہت پھل دیا۔ اور کبھی کبھی ایک چیز کی صفت کو دوسرے کی صفت پانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اَحْمَدْتُ زَيْدًا اَیْ وَجَدْتُّهٗ مَحْمُوْدًا میں نے زید کو اس حالت میں پایا کہ وہ قابل تعریف تھا۔ اور کبھی کبھی اس کا معنی سلب کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اَشْكَيْتُهٗ میں نے اس کی شکایت کو زائل کر دیا۔

مثال واوی اَلْاِيْعَادُ ڈرانا۔ اصل میں اِوْعَادٌ تھا۔ واؤ کے ساکن کی وجہ سے اس کے ماقبل کو کسرہ کر دیا اور یا کے ساتھ بدل دیا۔ اِيْعَادٌ ہو گیا۔ ماضی معلوم۔ اَوْعَدَ اَوْعَدَا۔ اَوْعَدُوْا تا آخر۔ مستقبل معلوم۔ يُوْعِدُ۔ يُوْعِدَانِ يُوْعِدُوْنَ تا آخر۔ امر حاضر۔ اَوْعِدْ اَوْعِدَا اَوْعِدُوْا۔ اسم فاعل۔ مُوْعِدٌ۔ اسم مفعول۔ مُوْعَدٌ۔ مثال یائی۔ اَلْاِيْسَارُ امیر ہونا۔ ماضی معلوم۔ اَيْسَرَ اَيْسَرَا۔ اَيْسَرُوْا۔ تا آخر مستقبل معلوم۔ يُوْسِرُ۔ يُوْسِرَانِ يُوْسِرُوْنَ تا آخر۔ ماضی مجہول۔ اُوْسِرَ۔ اُوْسِرَا اس کا اسم مفعول تک۔ ص ۳۸

اجوف واوی = اَلْاِقَامَةُ۔ قائم رہنا۔ ماضی معلوم۔ اَقَامَ۔ اَقَامَا۔ اَقَامُوْا۔ اَقَامَ اصل میں اَقْوَمَ تھا۔ واؤ متحرک اس کا ماقبل حرف ساکن مفتوح۔ واؤ کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ واؤ کی جگہ حرکت میں۔ اس کا ماقبل مفتوح۔ واؤ کو الف میں بدل دیا۔ تو اَقَامَ ہو گیا۔ اور اَقَمْنَ میں تا آخر۔ الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ مستقبل معلوم۔ يُقِيْمُ يُقِيْمَانِ۔ تا آخر۔ يُقِيْمُ اصل میں يُقْوِمُ تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا ماقبل کو دے دیا۔ اور کسرہ کے واؤ برائے کسرہ۔ واؤ یا کے ساتھ بدل گئی۔ اور يُقِمْنَ

اور تُقِمْنَ یا الْتِقَاءِ ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ ماضی مجہول۔ اُقِیْمَ۔ اُقِیْمَا۔ اُقِیْمُوا
اسی طرح اسم فاعل تک صفحہ ۳۹ پر۔ اسم مفعول مُقَامٌ۔ مُقْوَمٌ تھا۔ یُقَامُ کی
طرح۔ واؤ کو الف کے ساتھ بدل دیا۔ اور یُقِمْنَ اور تُقِمْنَ میں الف گر جاتی ہے
نہیں۔ لَا تُقِمْ۔ جحد لَمْ یُقِمْ یا دو ساکن اکٹھے ہونے کی وجہ سے گر گئی۔ نفی لَا یُقِیْمُ
استفہام هَلْ تُقِیْمُ اِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامًا تھا۔ بروزن اِفْعَالًا واؤ
فتح کو ما قبل کو دے دیا۔ واؤ الف ہو گیا۔ اس کے آخر میں آ تی گ۔ اِقَامَۃٌ ہو گیا۔

اجوف یائی۔ اَلْاِطَارَۃُ اڑنا اور اڑانا۔ اَطَارَ یُطِیْرُ اِطَارَۃً فَھُوَ مُطِیْرٌ۔ اسم مفعول
مُطَارٌ امر اَطِرْ نہی لَا تُطِرْ ـــــــ ناقص واوی۔ اَلْاِرْضَاءُ۔ کسی کو خوش کرنا۔
اَرْضٰی یُرْضِیْ اِرْضَاءً اَلْمُرْضِیْ اَلْمُرْضٰی امر اَرْضِ نہی لَا تُرْضِ۔ نون
ثقیلہ اَرْضِیَنَّ تا آخر۔ اِرْضَاءٌ۔ اصل میں اِرْضَاوٌ تھا۔ واؤ واقع ہوئی آخر میں
الف زائدہ کے بعد تو اس کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اور اسی طرح ہوتا ہے ہر حال اور واؤ یا
جو الف زائدہ کے بعد ہو جیسے۔ کِسَاءٌ۔ وَرِدَاءٌ جو اصل میں کِسَاوٌ اور رِدَایٌ
تھا۔ ـــــــ لفیف مفروق اَلْاِیْجَاءُ ـــــــ اَوْجٰی یُوْجِیْ اِیْجَاءً فَھُوَ
مُوْجٍ امر اَوْجِ نہی لَا تُوْجِ۔ لفیف مقرون۔ اَلْاِقْوَاءُ دوست بنالینا
اَقْوٰی یُقْوِیْ اِقْوَاءً فَھُوَ مُقْوٍ وَ اُقْوِیَ یُقْوٰی ـــــــ (مضاعف اَلْاِحْبَابُ
دوست رکھنا۔ اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابًا اَلْمُحِبُّ ـــ تا آخر۔ مہموز الفاء۔ اَلْاِیْمَانُ۔
کسی کو امان لینا۔ اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا۔ دو ہمزے جمع ہو گئے۔ پہلا مکسور دوسرا ساکن
تو ضروری ہوا۔ دوسرے کو بدلنا۔ یا کے ساتھ۔ اور اٰمَنَ میں الف سے بدلنا واجب ہے۔ اور
دوسرے میں واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جس طرح کہ پہلے معلوم ہو گیا۔ اور یُؤْمِنُ اور مُؤْمِنٌ
میں ہمزہ واؤ کے ساتھ بدلنا جائز ہے نہ کہ واجب۔

جمعرات ۲۱-۵-۲۰۰۹

(تبصرہ خردری)

۱۔ مہموز العین اور ناقص یائی۔ اَلْاِرَاءَۃُ وَالْاِرَاءَۃُ اب یہ جو باب آرہا ہے۔ جو مہموز العین اور ناقص یائی ہے۔ اس کی اصل اَلْاِرْآءُ اَلْاِرْئَایُ تھا۔ یا الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی ہے یہ ہمزہ ہو گئی۔ اور اصل اَلْاِرَاءَۃُ اَلْاِرَائَیُ تھا۔ قاعدہ جو اوپر بیان ہوا۔ اس کے مطابق یا جو ہے ہمزہ ہو گئی۔ اب اس ہمزہ کو نقل کر کے حرکت ماقبل کو دے دیا۔ اور ہمزہ کو خلاف قانون تخفیف کے لئے حذف کر دیا انہوں نے وجوباً۔ اور اس کے آخر میں تا زیادہ کر دی گئی۔ اَلْاِرَاءَۃُ ہو گیا۔ ماضی

۲۔ ماضی معروف۔ اَرٰی اَرَیَا اَرَوْا اَرَتْ اَرَتَا اَرَیْنَ آخر تک۔ اصل اَرْاٰی اَرْاَیَ تھا۔ ہمزہ متحرک جو ساکن واقع ہوا۔ غیر لازم نہیں ہے۔ اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔ اور ہمزہ کو خلاف قانون تخفیف کے لئے حذف کر دیا انہوں نے۔ اور لام کلمہ کی جو یا ہے ماقبل متحرک اس کے مفتوح ہونے کی وجہ سے۔ الف ہو گئی۔ اور وہ الف جو ہے تا۔ جمع مذکر غائب اور حاضر میں۔ ساکنین حقیقی طور پر ہوا ہے۔ اور جمع تثنیہ میں۔ دوسرے میں تقدیری طور پر اکٹھے ہونے کی وجہ سے گر گئے۔ اور تثنیہ مذکر میں چونکہ التباس لازم آتا ہے۔ تثنیہ واحد کے ساتھ۔ اور باقی صیغوں میں علت قلب نہ ہونے کی وجہ سے وہاں تبدیلی نہیں آئی۔

۳۔ مضارع معروف۔ یُرِیْ یُرِیَانِ یُرُوْنَ تُرِیْ تُرِیَانِ۔ یُرِیْنَ آخر تک۔ یُرِیْ کی اصل یُرْاِیُ یُکْرِمُ کے وزن پر تھا۔ متحرک ہمزہ جو بعد ساکن ہوا ہے غیر لازم واقع ہوا ہے۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ اور ہمزہ کو بڑے آسانی کے لئے حذف خلاف قانون گرا دیا انہوں نے۔ کیونکہ حرکت بھاری تھی۔ یا سے بھی حرف علت ضعیف ہے۔ تو یُرِیْ ہو گیا۔ اور اسی طرح اور حقیقت تُرِیْ اُرِیْ نُرِیْ میں بھی۔ اور جمع مذکر اور حاضر اور یا کو ماقبل حرکت کو دے ساکن اکٹھے ہونے کی وجہ سے۔ گرا دیا۔ اور باقی صیغوں میں سوائے ہمزہ حذف کرنے کے اور علت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی تغیر نہیں ہوا۔

۴۔ ماضی مجہول۔ اُرِیَ اُرِیَا اُرُوْا۔ اُرِیَتْ اُرِیَتَا اُرِیْنَ تا آخر۔ اُرِیَ اصل میں اُرْاِیَ تھا۔ ہمزہ قانون مذکورہ کے ساتھ گر گیا۔ اور اسی طرح تمام صیغوں میں مگر جمع مذکر غائب میں۔ حرکت یا کو نقل کر کے اس کے ماقبل کی حرکت لینے کے بعد نیز ساقط کر دیا۔

۵۔ مضارع مجہول۔ یُرٰی یُرَیَانِ یُرَوْنَ تُرٰی۔ تُرَیَانِ یُرَیْنَ (آخر تک) یُرٰی اصل میں یُرْاَیُ تھا۔ ہمزہ کو قانون مذکورہ سے گرا دیا۔ اور یا متحرک اور مفتوح ہونے کی وجہ سے اس کا ماقبل

الف ہو گیا۔ اور اسی طرح تَرَای اُرَای تَرَی میں ہیں۔ اور جمع مذکر اور حاضر الف ساکن اکٹھے ہونے کی وجہ سے قطع ہو گئے۔ اور حاضر تثنیہ میں الف اس لیے گرایا کہ التباس نہ لازم آئے لفظی طور پر۔ اور نون کے داخل ہونے کے وقت۔ اور باقی صیغوں میں کوئی علت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی تعلیل نہ ہوئی ہے۔

(۶) نفی جحد بلم معروف و مجہول۔ لَمْ یَرِ لَمْ یُرَیَا لَمْ یُرَوْا (آخر تک) یعنی را کو کسرہ دیا۔ اور اس کو زبر دی تو مجہول ہے۔ یا مکسور معروف سے اور الف مجہول سے بسبب لَمْ گرا دیا۔ اور ہمزہ کے لیے تخفیف اور تعلیلیں میں تمام صیغوں میں پچھلے قوانین کی طرح۔

(۷) حاضر معروف۔ اِرَ۔ اَرِیَا۔ اَرُوْا اَرِیْ اَرِیْنَ۔ اِرَ اصل میں اَرْاَیْ اَفْعِلْ کے وزن پر تھا۔ ہمزہ مذکورہ قانون کے ساتھ گرا دیا۔ اور اسی طرح تمام صیغوں میں۔ اور ان میں یا بسبب وقف ساقط کر دیا۔ اور جمع مذکر غائب اور مخاطبہ اس کی حرکت نقل کر کے حرکت سلب کرنے کے بعد۔ یہ اجتماع ساکنین محذوف کر دیا۔ اور جمع مونث اور تثنیہ عدم علت کے ساتھ۔ اعلال یا سالم رہی ہے۔

(۸) حاضر مجہول۔ لِتُرَ لِتُرَیَا لِتُرَوْا لِتُرَیْ = لِتُرَ اصل میں لِتُرْاَیْ تھا ہمزہ مذکورہ قانون سے ساقط گر گئی۔ اور یا جو ہے وقف کی وجہ سے گر گئی ہے۔ اور الف جمع حاضر میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہے۔ اور جمع مونث میں کسی گرانے والے کی نہ ہونے کی وجہ سے سلامت رہی ہے۔

(۹) امر حاضر معروف بانون ثقیلہ۔ اَرِیَنَّ اَرِیَانِّ۔ اَرُنَّ اَرِنَّ اَرِیْنَانِّ = اَرِیَنَّ میں را کے ضمہ کے ساتھ اصل میں اَرُوْ تھا۔ جمع مذکر کے لئے اَرُوْ کسرہ کے ساتھ مخاطبہ کے لیے اَرِیْ سے بنایا گیا ہے۔ جب نون ثقیلہ آیا۔ دو ساکن اکٹھے ہو گئے۔ ضمہ رہنے کی وجہ سے اس کا فرق رہا۔ اور یا کو کسرہ کی وجہ رہنے دیا۔ چونکہ اس میں دو ساکن اکٹھے ہو گئے۔ اس کو بھی محذوف کر دیا۔ اور تثنیہ اور جمع حاضر میں یا سالم رہا۔

۹-۵-۲۰۰۹ (بروز بدھ؟)

(۱۰) امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ۔ لِتُرَیَنَّ لِتُرَیَانِّ۔ لِتُرَوُنَّ = لِتُرَیَنَّ میں الف محذوف ہو گیا ہے۔ چاہتا تھا کہ علت زائل ہونے کی وجہ سے واپس آئے۔ جب وہ ساکن تھا۔ چونکہ نون ثقیلہ اپنے ماقبل کو متحرک چاہتا ہے۔ لہٰذا یا جو اصل تھی الف کی بھی وہ اصلی یا کو پھر واپس لے آیا۔ لِتُرَوُنَّ کو واؤ کے ضمہ کے ساتھ جمع مذکر کو لِتُرَوْا سے لایا گیا

اِرْمِيَنَّ

ہے ، اور صیغہ واحد مونث حاضر میں لَتَرْمِيَنَّ سے بنایا گیا ہے۔ جب نون ثقیلہ آیا۔ دو ساکن اکٹھے ہوگئے۔ تو دو ساکن کو اٹھانے کے لیے۔ پہلے واؤ کو ضمہ دے دیا۔ اور دوسرے کو کسرہ

(قانون) جب بھی واؤ ساکن علامت جمع مذکر یا یا ساکن علامت مونث حاضر نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ جمع ہو جائے۔ تو ضمہ بتاتا ہے کہ یہاں سے واؤ حذف ہوئی ہے۔ تو اس کو حذف کردیا جاتا ہے۔ کہ واؤ اور یا کے ساکن ہونے کی وجہ سے لفظوں سے ساقط کردیا ہے۔ اگر ماقبل مدہ نہ ہو۔ اس کی بجائے موافق حرکت ہوتی ہے یا کی۔ اس کو حرکت دے دیتے ہیں۔ جیسے اِخْشَوُا اللّٰہَ وَارْضِيِ الرَّسُوْلَ۔ واؤ کو ضمہ اور یا کو کسرہ دیتے ہیں۔

امر حاضر معروف با نون خفیفہ۔ اِرْمِيَنْ۔ اِرْمُنْ اِرْمِنْ اور اِرْمِيَا۔ اِرْمُوْا اِرْمِيْ۔ واحد مذکر نون خفیفہ میں ماقبل کو متحرک کردیا۔ اور جمع مذکر میں واؤ کے ساتھ حاضر کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ اس کے بعد اگر ضرورت پڑی تو واؤ یا یا حذف ہو چکی تھی کہ واپس آگئی۔ نون کی وجہ سے۔ (تنبیہ)

اسم فاعل مُرْمٍ۔ مُرْمِيَانِ۔ مُرْمُوْنَ مُرْمِيَةٌ مُرْمِيَتَانِ۔ مُرْمِيَاتٌ (مُرْمٍ) را کے مکسور ہونے کے ساتھ۔ اصل میں مُرْمِئٌ۔ مُکْرِمٌ کے وزن پر تھا۔ جو قانون مذکور ہوا۔ اس کی وجہ سے ہمزہ گر گیا۔ اور جب ضمہ ثقیل تھا یا پر۔ ساقط ہوگیا۔ تو نون تنوین جب ساکن یا بھی ساکن۔ تو یا ہوگیا مُرْمٍ رہ گیا۔ اور مُرْمُوْنَ میں جمع مذکر جو اصل میں مُرْمِئُوْنَ مُکْرِمُوْنَ کے وزن پر تھا۔ جب ہمزہ قانون مذکور کے ساتھ گر گیا۔ تو یا کا ضمہ نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ حرکت حذف کرنے کے بعد تو دو بھی التقائے ساکنین سے گر گئی۔ تو مُرْمُوْنَ رہ گیا۔

(بروز اتوار) ۱۰-۵-۲۰۰۹

اسم مفعول مُرْمًى مُرْمَيَانِ مُرْمَوْنَ مُرْمَاةٌ۔ مُرْمَيَتَانِ مُرْمَيَاتٌ ان تمام میں ہمزہ قانون مذکورہ میں گرادیا۔ اور یا واحد مذکر و جمع الف ہوگئی ہے۔ اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہے۔ اور واحد مونث میں یا الف ہوگئی ہے اسم الف باقی رہا ہے۔ اور تثنیہ مذکر اور جمع مونث میں ایک دوسرے کے ساتھ مشابہ ہونے کہ ان میں یا جو ہے وہ ایک ہی رہ گئی ہے۔ اور تثنیہ مونث میں مُرْمَيَانِ کے اس کو محمول کرتے ہوئے۔ تثنیہ مونث مضارع کو الف نہیں کیا گیا۔ مہموز فا و لفیف مقرون = اَلْاِیْوَاءُ پناہ دینا اور

جگہ دینا۔ جو اصل میں أَءْلَا أَوَائِی تھا۔ دو ہمزے جمع ہو گئے۔ اور مکسور دوسرا ساکن تو (اول)
واجب ہو گیا۔ دوسرا ساکن کو یا سے بدلنا۔ اور یا جو ہے وہ الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی۔ وہ ہمزہ
ہو گئی ـــــ ہ ـــــ ماضی معلوم۔ آوَى آوَيَا آوَوْا آوَتْ آوَتَا آوَيْنَ تا آخر
آوَى اصل میں أَأْوَيَ تھا۔ دو ہمزے جمع ہو گئے۔ پہلا مفتوح اور دوسرا ثانی۔ ~~الف ساکن~~
دوسرا جو ہے وجوبی طور پر الف سے بدل گیا۔ اور اسی طرح تمام کلمات میں۔ اور ما قبل متحرک
ہونے کی وجہ سے الف ہو گیا۔ اور ان صیغوں میں الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ اور صیغہ
تثنیہ مذکر میں چونکہ واحد کے ساتھ اس کا التباس تھا۔ اس لئے اس کو باقی رکھا گیا ہے۔ اور باقی
صیغوں میں علت تبدیلی کی نہیں پائی گئی۔ لہٰذا یا الف نہیں ہوئی۔

بدھ ۱۳-۰۵-۲۰۰۹

مضارع معلوم۔ يُؤْوِي يُؤْوِيَانِ يُؤْوُونَ۔ تُؤْوِي تُؤْوِيَانِ يُؤْوِينَ۔ يُؤْوِي اصل
میں يُؤْوِيُ تھا کلمہ ہمزہ کے ساتھ تھا۔ ہمزہ منفردہ ساکن واقع ہوا مضموم کے بعد۔
جوازاً واؤ ہو گیا۔ اور اسی طرح اس کے تمام ہم مثلوں میں اور آخری یا کے ضمہ کو ثقیل ہونے
کی وجہ سے ساقط کر دیا۔ اور جمع مذکر کے صیغہ میں اور واحد مؤنث حاضر میں۔ جو یا تھی اس
کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دے دی۔ پہلے کی حرکت لینے کے بعد۔ اور یا کو اجتماع ساکنین سے
گرا دیا۔ اور ان صیغوں میں واؤ کا ادغام واقع نہیں ہوا۔ کیونکہ یہاں واؤ جو ہے وہ پہلے سے ہی
بدل ہوئی ہے۔ ـــــ ہ ـــــ ماضی مجہول۔ أُوْوِيَ أُوْوِيَا أُوْوُوا۔ أُوْوِيَتْ
أُوْوِيَتَا أُوْوِينَ تا آخر: أُوْوِيَ اصل میں أُؤْوِيَ تھا۔ دوسرا ہمزہ ساکن واقع
ہوا ہے۔ ہمزہ مضموم کے بعد۔ واجب واؤ ہو گیا۔ اسی طرح تمام صیغوں میں۔ اور اس سبب سے
کہ یہاں واؤ جو ہے وہ ہمزے کا بدلا ہے۔ اس میں ادغام نہیں ہوا۔ اور جمع مذکر کی جو یا ہے۔ اس
کے ضمہ کو نقل کر کے ما قبل کو دینے کے بعد دو ساکن اکٹھے ہوئے تو اس سے واؤ گر گیا ہے۔ جمع
کے صیغوں سے ـــــ ہ ـــــ مضارع مجہول۔ يُؤْوَى يُؤْوَيَانِ يُؤْوَوْنَ تُؤْوَى تُؤْوَيَا
يُؤْوَيْنَ تا آخر۔ يُؤْوَى اصل میں يُؤْوَيُ يُكْرَمُ کے وزن پر تھا۔ ہمزہ منفردہ ساکنہ جو مضموم
کے بعد واقع ہوا ہے۔ جوازی طور پر واؤ کے ساتھ بدل گیا۔ اور اسی طرح تمام صیغوں میں اور یا متحرک
اور ما قبل مفتوح ہونے سے الف ہو گئی۔ اور اسی طرح واحد مؤنث اور غائب میں اور دو متکلم کے

کے صیغوں میں۔ اور یہ الف جو بدلا ہوا ہے صیغہ جمع مذکر اور مخاطب سے دو ساکن اکٹھے ہونے سے گر گیا۔ اور باقی تمام صیغوں میں یا سلامت رہی ہے۔ اور اس وجہ سے جو واؤ اول ہمزہ کے ساتھ بدل میں آئی ہے۔ واؤ میں اس کا ادغام نہیں۔

نفی بلم۔ لَمْ یُؤْوِ کسرہ کے ساتھ معروف سے۔ واؤ مفتوح مجہول سے الف لم کے سبب سے گر گیا ہے۔ اور اسی طرح لَمْ تُؤْوِ لَمْ اُؤْوِ لَمْ نُؤْوِ ہے۔ اور جمع مذکر کے صیغوں میں اور واحد مؤنث کے صیغوں میں یا جو ہے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہے

امر حاضر معروف اٰوِ۔ اٰوِیَا۔ اٰوُوْا۔ اٰوِیْ اٰوِیَا اٰوِیْنَ کا ہمزہ جو ہے وجوبی طور پر الف ہوا ہے۔ اور یا واحد مذکر میں امر ہونے کی وجہ سے اور جمع مذکر اور مخاطب سے اس کی حرکت نقل کرنے کے بعد ماقبل کو دے دی۔ پس حرکت لینے کے بعد وہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ اور باقی تمام سلامت رہی ہے۔ ———— امر حاضر مجہول۔ لِتُؤْوَ لِتُؤْوَیَا۔ لِتُؤْوَوْا لِتُؤْوَیْ لِتُؤْوَیْنَ اصل میں لِتُؤْوَیْ لِتُکْرَمْ کے وزن پر تھا ہمزہ قاعدہ معلوم ہوا جوازاً واؤ ہو گیا۔ تمام صیغوں میں۔ اور الف جو ہے مبدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

(ہفتہ) ۱۶-۰۵-۲۰۰۹

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ۔ اٰوِیَنَّ۔ اٰوِیَانِّ۔ اٰوُنَّ اٰوِنَّ۔ اٰوِیْنَانِّ۔ یائے محذوفہ واپس آگئی ہے۔ واحد مذکر حاضر میں۔ اٰوُنَّ واؤ مضموم جمع مذکر کو اٰوُوْا سے بنایا گیا ہے۔ اٰوِنَّ کو اٰوِیْ سے بنایا گیا۔ جب نون تاکید اس کے آخر میں آیا۔ دو ساکن جمع ہو گئے۔ تو واؤ اور یا کو جو علامت تھی۔ اس سے بے نیازی کی وجہ سے اس پر ضمہ جو ہے وہ دلالت کرتا تھا۔ واؤ چلی گئی ہے۔ اور کسرہ جو ہے وہ بتاتا ہے کہ یہاں سے یا چلی گئی ہے۔ یا اور واؤ۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئے۔ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے۔ ———— امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ۔ لِتُؤْوَیَنَّ۔ لِتُؤْوَیَانِّ لِتُؤْوَوُنَّ لِتُؤْوَیِنَّ۔ لِتُؤْوَیْنَانِّ۔ واحد مذکر میں علت زائل ہونے سے الف چاہتا ہے کہ یا واپس آجائے۔ جب نون ثقیلہ کا ماقبل متحرک تھا۔ اور وہ قابل حرکت بھی نہ تھا لہٰذا یا کو الف کے ساتھ بدلا ہوا آیا تھا وہ واپس آگیا۔ اور جمع مذکر اور حاضر میں دو

دو ساکن اکٹھے ہو گئے تھے۔ لہذا اس کو دور کرنے کے لئے واو کو پیش دے دیا۔ اور یا کو کسرہ دے دیا۔
چونکہ یہاں مجبوری ہے اس لئے واؤ اور یا کو حذف نہیں کیا گیا۔ ـــــ امر حاضر با نون
خفیفہ = اُوِیَنْ اُوُنْ اُوِنْ نون ثقیلہ کی طرح تمام اعلال دہمزہ تخفیف ہیں۔ اور
امر معروف با نون خفیفہ۔ اُوِیَا اُوُوْا اُوِیْ۔ یعنی خفیفہ جس طرح بھی آجاتا ہے۔ اس کو
واؤ سے بدل دو۔ اس کو یا سے بدل دو۔ الف کے ساتھ۔ جمع مذکر اور مخاطبہ میں واؤ کے ساتھ
جب نون خفیفہ محذوف ہو جاتا ہے۔ وہ غائب ہو جائے تو جمع مذکر اور مخاطبہ میں واؤ اور یا محذوف
ہو جاتے۔ حرف علت واپس ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح ہیں باقی صیغے امر اور نہی ـــ

اتوار۔ ۲۰۰۹-۵-۱۷

قانون = یہ ہے کہ واحد مؤنث حاضر کی جو یا ہوتی ہے وہ۔ اور جمع مذکر کے جو صیغے ہوتے ہیں
غائب ہوں یا حاضر ہوں۔ جب نون تاکید کے آنے سے اجتماع ساکنین ہو رہا ہو۔ اور واؤ اور
یا جو ہے۔ یہ علامت نون تاکید ان کا اجتماع لازمی ہو رہا ہوتا ہے تو اگر یہ مدہ ہو۔ اس وقت
استغنا ہو جاتا ہے۔ ان کی حرکت جو ہے وہ گرا کر۔ اور ان کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر یہ مدہ
نہ ہو۔ تو اس وقت ان کو مناسب حرکت دے کر کام چلا دیا جاتا ہے۔ الف واوی یا۔ یہ مدہ
کب ہوں گے۔ جب واؤ ہو تو اس کے ماقبل حرف پر پیش ہو۔ اگر الف ہو تو اس کا ماقبل مفتوح ہو۔
اگر یا ہو تو اس کا ماقبل مکسور ہو۔ اس وقت مدہ کہلائیں گے۔ اگر ان مدہ کے پہلے مخالف حرکت
ہو تو یہ حرف غیر مدہ ہوں گے۔ (اسم فاعل) مُؤْوٍ۔ مُؤْوِیَانِ۔ مُؤْوُوْنَ۔ مُؤْوِیَۃٌ۔
مُؤْوِیَتَانِ۔ مُؤْوِیَاتٌ۔ مُؤْوٍ اصل میں مُؤْوِیٌ تھا۔ اس کا معنی ہے (پناہ دینا) ہمزہ تمام
صیغوں میں جوازی طور پر وہ واؤ سے بدلا ہوا ہے۔ اور ادغام جو ہے وہ نہیں ہو سکا۔ پہلے سے
معلوم ہے چونکہ یہ بدلا ہوا ہے۔ کیونکہ پہلی واؤ جو ہے یہ ہمزہ کا بدل ہے۔ اگر واؤ کا بدل نہ ہوتی تو واؤ
کا واؤ میں ادغام ہو جاتا۔ مُؤْوٍ کی بجائے مُوٍّ بن جاتا۔ اور یا جو ہے وہ ضمہ کے ساتھ ہو جاتی
ہے۔ اور جمع مذکر میں یہ ثقیل ہو جاتی تھی۔ اس کے ضمہ کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیا
اس کی حرکت کو زائل کرنے کے بعد۔ وہاں جب اجتماع ساکنین ہوا تو واؤ گر گئی ہے۔
اسم مفعول۔ مُؤْوًی۔ مُؤْوَیَانِ۔ مُؤْوَوْنَ۔ مُؤْوَاۃٌ۔ مُؤْوَیَتَانِ۔ مُؤْوَیَاتٌ۔
مُؤْوًی اصل میں مُؤْوَیٌ تھا۔ مُکْرَمٌ کے وزن پر تھا۔ ہمزہ مذکورہ قانون کے ساتھ

تمام صیغوں سے واؤ سے بدلا ہوا ہے جوازی طور پر۔ اور یا کو واحد و جمع مذکر اور مونث میں ماقبل متحرک ہونے کی وجہ سے الف سے بدلا ہوا ہے۔ اور الف جو ہے وہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا ہوا ہے۔ اور تثنیہ مذکر میں اور جمع مونث میں۔ اگر اس کو حذف کر دیں تو واحد کے ساتھ التباس لازم آتا ہے۔ اس لیئے یا جو ہے وہ الف نہیں ہوا۔ اگر الف ہو جاتا تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتا۔ یعنی اس تمام صورتوں میں مفرد میں تثنیہ مذکر میں۔ امنانت کے وقت لفظی طور پر لکھائی کے طور پر اس کے التباس یعنی ان میں التباس لازم آتا۔ اس وجہ سے اس کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اور تثنیہ میں چونکہ اس کو مجہول کیا گیا ہے بمعنا رک کے تثنیہ طور پر۔ اس وجہ سے یا جو ہے وہ الف نہیں ہوگی۔

شبوہ واجب الحفظ شام مشد بدھ ۹-۲۰-۵-۲۰

باب تفعیل جو ہے یہ باب کثرت کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے طَفْتُ وَطَوَّفْتُ وَفَتَحَ الْبَابَ وَفَتَّحَ الْأَبْوَابَ وَمَاتَ الْمَالُ وَمَوَّتَ الْأَمْوَالَ۔ یہ ایک کام جو کثرت سے ہوا ہو تو یہ اس کو بیان کرتا ہے۔ اور مبالغہ کے لیئے بھی ہوتا ہے۔ جیسے صَرَحَ ظاہر ہوا۔ اور صَرَّحَ کا معنی ہے بہت ظاہر ہوا۔ اور یہ متعدی کرنے کے لیئے بھی آتا ہے۔ جیسے فَرِحَ زَیْدٌ اس کا معنی ہے زید خوش ہوا۔ وَفَرَّحْتُهُ میں نے اس کو خوش کیا۔ اور یہ نسبت کے لیئے بھی ہوتا ہے۔ جیسے فَسَّقْتُهُ اَیْ نَسَبْتُهُ اِلَی الْفِسْقِ میں نے اس کو نافرمانی کی طرف منسوب کیا۔ وَ کَفَّرْتُهُ اَیْ نَسَبْتُهُ اِلَی الْکُفْرِ۔ یعنی میں نے اس کو کافر ہونے کی نسبت دی ہے۔ اس باب کا مصدر جو ہے وہ تَفْعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے غالب طور پر و فِعَّالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے کِذَّابًا اور تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے تَجْرِبَةٌ اور فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے سَلَامًا اور کَلَامًا۔ بھی آتا ہے۔ صحیح مثال اجوف اور مضاعف یہ سارے ایک ہی طریقے سے آتے ہیں۔ جیسے کَرَّمَ، وَحَّدَ، قَوَّلَ، حَبَّبَ۔ اور ناقص یائی جیسے ثَنّیٰ تَثْنِیَةً اَلْمُثَنّٰی اَلْمُثَنِّیْ لَا تُثَنِّ اور ناقص یائی کا مصدر اس باب سے ہمیشہ تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اور کبھی کبھی یہ تفعیل کے وزن پر آ جاتا ہے۔ ضرورت شعری کی وجہ سے۔ جیسے

فَهِيَ تُنَزِّيْ دَلْوَهَا تَنْزِيًّا ۔ كَمَا تُنَزِّيْ شَهْلَةٌ صَبِيًّا

اور اس کا جو باب ہے صحیح ہے وہ صحیح باب کی طرح ہے۔ جیسا کہ معلوم ہو چکا۔ اور لفیف مفروق
اور مقرون حکم ناقص رکھتا ہے۔ جیسے وَصّٰی یُوَصِّیْ تَوْصِیَۃً وَ قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَۃً۔
یہ سب باب تفعیل کے بابوں کی تفصیل آگئی۔ کہ کون کون سے بابوں سے کیا کیفیت ہوتی
ہے۔ (بروز ہفتہ) ۲۳-۵-۲۰۰۹

باب مفاعلت۔ یعنی اس کی اصلیت یہ ہے کہ یہ دو شخصوں کے درمیان ہوتا ہے یعنی ہر ایک دوسرے
سے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے۔ جو دوسرا اس کے ساتھ کر رہا ہوتا ہے۔ یعنی ایک اور دو دونوں آپس میں
ایک ہی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی سے ہے مُقَابَلَۃٌ۔ لیکن ایک لفظاً میں فاعل بنتا ہے اور دوسرا مفعول
اور معنی کے لحاظ سے اس کا الٹ بھی لازم آتا ہے۔ جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔ اور یہ بھی ممکن
ہے کہ دو کے درمیان نہ ہو۔ جیسے سَافَرْتُ وَعَاقَبْتُ اللِّصَّ۔ سفر کیا۔ اور میں نے
چور کو سزا دی۔ یہ چور کو مار رہا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ چور بھی اس کو مار رہا ہے۔ کبھی کبھی
یہ یکطرفہ بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ اور اس مصدر کا وزن یہ ہے کہ مُفَاعَلَۃٌ اور فِعَالًا وَ فِیْعَالًا
بھی آتی ہے۔ جیسے قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَۃً وَ قِتَالًا وَ قِیْتَالًا اور صحیح اور مثال اجوف بھی
اس باب سے ایک جیسے ہیں۔ جیسے ضَارَبَ اور وَاعَدَ اور قَاوَلَ۔ ناقص یائی اَلْمُرَامَاۃُ
ایک دوسرے پر تیر پھینکنا۔ رَامٰی یُرَامِیْ مُرَامَاۃً اَمْر رَامِ لَا تُرَامِ۔ لفیف مفروق
ناقص آتا ہے جیسے وَافٰی یُوَافِیْ مُوَافَاۃً اور مہموز کا باب صحیح کی طرح ہوتا ہے۔
مضاعف اَلْمُحَابَّۃُ وَالْحِبَابُ ایک دوسرے کے ساتھ دوستی رکھنا۔ حَابَّ یُحَابُّ مُحَابَّۃً ماضی
مجہول حُوْبِبَ مستقبل مجہول یُحَابُّ۔ اصل مستقبل معلوم یُحَابِبُ اور مجہول کا اصل یُحَابَبُ
اس کے بعد ادغام میں برابر ہوتے ہیں۔ مگر جمع مؤنث میں معلوم یُحَابِبْنَ ہوگا۔ یُحَابِبْنَ اور
مجہول یُحَابَبْنَ۔ اور اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول بھی ایک صورت میں آتے ہیں۔ جیسے
مُحَابٌّ لیکن اسم فاعل کا اصل مُحَابِبٌ تھا۔ اور اسم مفعول کا اصل مُحَابَبٌ تھا۔ اَمْر
حَابَّ حَابِّ حَابِبْ نہی لَا تُحَابَّ لَا تُحَابِّ لَا تُحَابِبْ۔

اتوار ۲۴-۵-۲۰۰۹

باب افتعال یہ باب فَعَلَ کا مطاوع ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ایک معنیٰ ادا کرتے ہیں ۔ کیونکہ معنیٰ ادا کرنے میں تابع ہے ۔ جیسے جَمَعْتُهٗ فَاجْتَمَعَ میں نے اس کو جمع کیا تو وہ ہو گیا ۔ وَنَشَرْتُهٗ فَانْتَشَرَ ۔ اور میں نے اسے بکھیرا تو وہ بکھر گیا ۔ یعنی جس طرح فعل چاہتا ہے وہ اسی طرح ہو جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دو کے درمیان وہ فعل ہو رہا ہو ۔ بمعنی تفاعل کے ۔ جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو زید اور عمرو باہم جھگڑنے لگے ۔ اور فَعَلَ کا معنیٰ بھی ہوتا ہے ۔ جیسے جَذَبَ وَاجْتَذَبَ ۔ یہ مختلف صیغوں میں جو استعمال کے طریقے ہیں باب افتعال کے ۔ (۲) مثال واوی ۔ اَلْاِتِّعَادُ باہم وعدہ کرنا ۔ وَعَدَ يَعِدُ مجرد آتا ہے ۔ اور باب افتعال میں اَلْاِتِّعَادُ ہے ۔ اِتَّعَدَ يَتَّعِدُ اِتِّعَادًا اَلْمُتَّعِدُ اِتَّعِدْ لَا تَتَّعِدْ ۔ اِتَّعَدَ کی اصل اِوْتَعَدَ تھا ۔ واؤ کو تا کر دیا ۔ اور تا کو تا میں ادغام کر دیا ۔ اِتَّعَدَ ہو گیا ۔ اور کبھی کبھی اِیْتَعَدَ بھی کہتے ہیں ۔ یَاتَعِدُ اِیْتِعَادًا جیسے اِیْتَعَدَ یَاتَعِدُ اِیْتِعَادًا ۔ (۳) مثال یائی ۔ اِتَّسَرَ يَتَّسِرُ اِتِّسَارًا جو اصل میں اِيْتَسَرَ يَيْتَسِرُ اِيْتِسَارًا تھا ۔ یا کو تا کر دیا اور تا کو تا میں ادغام کر دیا ۔ اور کبھی کبھی جوں کا توں رہنے دیتے ہیں ۔ اِیْتَسَرَ یَاتَسِرُ اِیْتِسَارًا ۔ (۴) اجوف واوی اَلْاِجْتِيَابُ جنگل طے کرنا ۔ اِجْتَابَ يَجْتَابُ اِجْتِيَابًا ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول اَلْمُجْتَابُ ۔ لیکن اسم فاعل کی اصل مُجْتَوِبٌ اور اسم مفعول کی اصل مُجْتَوَبٌ تھا ۔ امر حاضر اِجْتَبْ اِجْتَابَا اِجْتَابُوْا اس کی اصل اِجْتَوِبْ اِجْتَوِبَا اِجْتَوِبُوْا تھا ۔ ماضی اور امر کے لفظ ایک دوسرے کے ساتھ ایک جیسے نظر آتے ہیں ۔ تثنیہ اور جمع مذکر میں لیکن ان کی اصلیت میں فرق ہے ۔ (۵) ماضی مجہول ۔ اُجْتِيْبَ اصل میں اُجْتُوِبَ تھا ۔ واؤ کا کسرہ ماقبل کو دے دیا ۔ ماقبل کی حرکت لینے کے بعد واؤ یا ہو گئی ۔ (۶) اجوف یائی ۔ اَلْاِخْتِيَارُ پسندیدہ ہونا ۔ ماضی اِخْتَارَ ۔ مستقبل يَخْتَارُ اِخْتَارَ اصل میں اِخْتَيَرَ تھا ۔ یا الف ہو گئی ۔ ماضی مجہول اُخْتِيْرَ اصل میں اُخْتُيِرَ تھا ۔ یا پر کسرہ ثقیل تھا ۔ اس کے ماقبل کو دے دیا ماقبل کی حرکت لینے کے بعد اُخْتِيْرَ ہو گیا ۔ ناقص یائی اَلْاِجْتِبَاءُ چنا ہوا ہونا ۔ اِجْتَبٰى يَجْتَبِيْ اِجْتِبَاءً اَلْمُجْتَبِيْ اَلْمُجْتَبٰى اِجْتَبِ لَا تَجْتَبِ ۔ مضاعف ۔ اَلْاِمْتِدَادُ کھینچنا ۔ اِمْتَدَّ يَمْتَدُّ اِمْتِدَادًا فَهُوَ مُمْتَدٌّ ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول برابر ہیں ۔ لیکن اصل اسم فاعل مُمْتَدِدٌ اور اصل اسم مفعول

تَمْتَدِدُ۔ امر حاضر اُمْتَدَّ اُمْتَدِّ اُمْتَدِدْ نہی لَا تَمْتَدَّ لَا تَمْتَدِّ لَا
تَمْتَدِدْ۔

۲۷-۵-۲۰۰۹ بدھ

باب انفعال ہر باب متعدی نہیں ہوتا۔ اور فعل کا مطاوع ہوتا ہے۔ جیسے کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ
میں نے اس کو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اَفْعَلَ کا مطاوع ہو جائے۔ جیسے اَزْعَجْتُہٗ
فَانْزَعَجَ میں نے اسے کھینچا یا تو وہ کھینچا گیا۔ اجوف واوی۔ اَلْاِنْقِیَادُ تابعدار ہو جانا۔
اِنْقَادَ یَنْقَادُ اِنْقِیَادًا امر اِنْقَدْ نہی لَا تَنْقَدْ ماضی مجہول۔ اُنْقِیْدَ اس
کا اصل اُنْقُوِدَ تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا۔ اس کے ماقبل کو دے دیا اس کے ماقبل کی حرکت
سلب کرنے کے بعد اور واؤ کو ساکن کر دیا۔ یا کو مکسور کے ساتھ بدل دیا۔ اُنْقِیْدَ ہو گیا
مستقبل مجہول۔ یُنْقَادُ تا آخر۔ ناقص واوی۔ اَلْاِنْمِحَاءُ مٹا ہوا ہونا۔
اِنْمَحٰی یَنْمَحِیْ اِنْمِحَاءً اَلْمُنْمَحِیْ اُنْمُحِیَ اِنْمَحِ لَا تَنْمَحِ اس قیاس پر ہے لفیف
مقرون میں۔ اَلْاِنْزِوَاءُ کونہ پکڑنا۔ اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اِنْزِوَاءً فَهُوَ مُنْزَوٍ وَذَاکَ
مُنْزَوًی امر حاضر اِنْزَوِ نہی لَا تَنْزَوِ مضاعف اَلْاِنْصِبَابُ ڈھلا ہوا ہونا۔
اِنْصَبَّ یَنْصَبُّ اِنْصِبَابًا فَهُوَ مُنْصَبٌّ امر اِنْصَبَّ اِنْصَبِبْ نہی۔ لَا تَنْصَبَّ
لَا تَنْصَبِبْ۔

۲۸-۵-۲۰۹ بروز جمعرات

باب استفعال یہ باب فعل کی طلب کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے اِسْتَکْتَبْتُ اور اِسْتَخْرَجَ
اس نے کتابت کی اور اس نے خروج طلب کیا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ انتقال کے لیے ہو جایا کرے۔ ایک
حال سے دوسرے حال کی طرف۔ جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ وَاسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ۔ مٹی پتھر بن
گئی۔ ایک حال جو ہے وہ پتھر میں تبدیل ہو گیا۔ اونٹ جو ہے وہ اونٹنی بن گیا۔ اور اعتقاد کے معنی میں
بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے میں نے اسے مستکبر پایا۔ اور میں نے اسے مشکل میں پایا۔ مثال واوی۔
اَلْاِسْتِیْجَابُ کسی چیز کا حقدار ہونا۔ اِسْتَوْجَبَ یَسْتَوْجِبُ اِسْتِیْجَابًا فَهُوَ
مُسْتَوْجِبٌ امر اِسْتَوْجِبْ نہی لَا تَسْتَوْجِبْ اور اسی قیاس پر صحیح اِسْتِیْجَابًا
اصل میں اَلْاِسْتِوْجَابُ تھا۔ واؤ جو ہے وہ ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یا ہو گئی۔

اجوف واوی - اَلْاِسْتِقَامَۃُ ٹھیک ہونا - اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَۃً
اسی قیاس پر اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً ــــ ناقص یائی - اَلْاِسْتِخْبَاءُ خیمہ زن ہونا - اِسْتَخْبٰی
یَسْتَخْبِیْ - اِسْتِخْبَاءً اَلْمُسْتَخْبِیْ امر اِسْتَخْبِ - نہی لَا تَسْتَخْبِ ــــ
لفیف مقرون - اَلْاِسْتِحْیَاءُ - شرم کرنا - اِسْتَحْیٰی یَسْتَحْیِیْ اِسْتِحْیَاءً فَہُوَ
مُسْتَحْیٍ وَذَاکَ مُسْتَحْیًی امر اِسْتَحْیِ نہی لَا تَسْتَحْیِ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو
اس طرح بھی پڑھا جا سکے - اِسْتَحٰی یَسْتَحِیْ اِسْتِحَاءً فَہُوَ مُسْتَحٍ اِسْتَحِ
لَا تَسْتَحِ اور حَیِیَ میں جائز ہے کہ ادغام کیا جائے - اور پڑھا جائے حَیَّ یَحَیُّ ــــ
ــــ لفیف مفروق - اِسْتَوْفٰی یَسْتَوْفِیْ اِسْتِیْفَاءً مُسْتَوْفٍ اِسْتَوْفِ
لَا تَسْتَوْفِ مضاعف اَلْاِسْتِتْبَابُ کسی کام کا مکمل ہونا - اِسْتَتَبَّ یَسْتَتِبُّ
اِسْتِتْبَابًا اَلْمُسْتَتِبُّ اَلْمُسْتَتَبُّ امر اِسْتَتِبَّ اِسْتَتِبِّ اِسْتَتْبِبْ نہی
لَا تَسْتَتِبَّ لَا تَسْتَتِبِّ لَا تَسْتَتْبِبْ - اور اسی قیاس پر ہے امر غائب اور نہی غائب

احمد حمید میمن - بروز اتوار ۲۰۰۹ — ۲ — ۷

باب تَفَعُّلْ اور یہ باب اکثر فَعَّلَ کا مطاوع ہوتا ہے - جیسے قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ میں نے
اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا - اور تکلف اور تشبہ کے معنیٰ میں آتا ہے - جیسے تَحَلَّمَ وہ
مکلف ہو گئے - احکام شریعت کے لائق ہو گئے - تَزَهَّدَ اور وہ دنیا سے زاہد ہو گیا اور
مہلت کے معنیٰ میں آتا ہے - جیسے تَجَرَّعَ زَیْدٌ جب مستقبل میں باب تَفَعُّلْ اور
تَفَاعُلْ دو تا جمع ہو جاتی ہیں - تو جائز ہوتا ہے کہ ایک تا گرا دیں - جیسے
تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ تَنَزَّلُ اور عَنْ کَفْفِہِمْ - اصل میں ہے تَتَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ - اصل میں
میں تَتَنَزَّلُ اور عَنْ کُفْفِہِمْ - ورنہ یہ ماضی بنا جاتا ہے - اور آخر میں یلیس نہیں آنا
چاہیے ــــ ناقص یائی - اَلتَّمَنِّیْ - آرزو چاہنا - تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا
اصل مصدر تَمَنُّیًا تھا - ضمہ کو یا کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا - اسم فاعل
مُتَمَنٍّ اسم مفعول - مُتَمَنًّی امر حاضر تَمَنَّ نہی لَا تَتَمَنَّ ایک تا کو
حذف کر دیا گیا ــــ مضاعف ــــ تَکَبَّبَ یَتَکَبَّبُ تَکَبُّبًا اَلْمُتَکَبِّبُ

اَلْمُتَحَبِّبُ تَحَبَّبْ لَا تَتَحَبَّبْ یہ صیغے کی طرح ہے۔ ═══ باب تفاعُل یہ اصل سے
یہ زیادہ لوگوں کے درمیان آپس کے فعل کو بیان کرتا ہے۔ جس طرح کہ باب مفاعلہ۔ لیکن
اکٹھے ایک جگہ فاعل ہوتے ہیں۔ باب مفاعلہ میں ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول ہوتا ہے
لیکن اس میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔ برابر کا کام کرتے ہیں۔ ظاہر کے حساب سے۔ جیسے تَضَارَبَ
زَیْدٌ وَعَمْرٌو اور باب مفاعلہ میں ایک صورت کے لحاظ سے فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول ہوتا
ہے۔ جس طرح کہا گیا ہے۔ اور کبھی باب تفعل جو ہے یہ کسی چیز کے اظہار کیلئے ہوتا ہے کہ وہ
چیز ہوتا نہیں ہے جس کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے تَجَاهَلَ یعنی ایک آدمی جاہل ہے تو نہیں لیکن
جان بوجھ کر جاہلوں جیسی حرکت کرتا ہے۔ تو اس کو تجاہل۔ کہ اس نے جہالت کا اظہار کیا۔
وَتَمَارَضَ اور وہ بیمار نظر آیا۔ اور کبھی کبھی اَفْعَلَ کے معنیٰ میں آتا ہے۔ تَسَاقَطَ بمعنی اَسْقَطَ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تُسَاقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا اَیْ اَسْقَطَ۔ ____ ناقص واوی۔
اَلتَّصَابِی عشق بازی کرنا تَصَابَی یَتَصَابَی تَصَابِیًا ضمہ مصدر میں کسرہ بدل گیا۔
جس طرح کہ باب تفعل میں۔ اسم فاعل مُتَصَابٍ اسم مفعول مُتَصَابًی امر تَصَابَ
نہی۔ لَا تَتَصَابَ ایک تا کے حذف کے ساتھ۔ مضاعف۔ اَلتَّحَابُّ ایک دوسرے سے محبت
رکھنا۔ تَحَابَّ یَتَحَابُّ تَحَابًّا فعو مُتَحَابٌّ امر حاضر تَحَابَّ تَحَابِّ تَحَابَبْ۔ نہی
لَا تَحَابَّ لَا تَحَابِّ لَا تَحَابَبْ

(جمعرات) ۱۱-۰۶-۲۰۰۹

جان کہ باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے بابوں کے فا کلمہ میں اگر ان گیارہ حروف میں سے کوئی
آتا ہے۔ ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ جائز ہوتا ہے تا کو
ساکن کر دو۔ اور فا کی جنس کو تبدیل کر دو۔ اور ادغام کر دو۔ اور جہاں کہیں ابتدا ساکن ہو۔
تو ہمزہ وصلی اس میں آئے گا۔ تَفَعُّل اور تفاعل ___ تَطَهَّرَ یَتَطَهَّرُ وَتَطَهُّرًا
یوں بن جائے گا۔ اِطَّهَّرَ یَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا اور تَدَارَكَ یَتَدَارَكُ تَدَارُكًا۔ اِدَّارَكَ
یَدَّارَكُ اِدَّارُكًا قرآن مجید میں آیا ہے۔ المزمل المدثر فَادّٰرَءْتُمْ اسی
تجانس پر ہے

(ہفتہ) ۱۳-۰۶-۲۰۰۹ ═══

فصل۔ جان کہ جب فعل کے عین کلمہ میں باب افتعال کے کوئی ایک ان حروف میں سے آجائے
جو مذکور ہوئے جائز ہوگا کہ تا افتعال کو عین کلمہ کردے۔ اور ساکن کرکے عین میں ادغام کردے
پس دو ساکن اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ فا اور تا۔ بعض تو ہیں یہ تا کی حرکت کو فا
میں ڈال دیتے ہیں۔ اِخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ اِخْتِصَامًا فَهُوَ مُخْتَصِمٌ وَذَالِكَ
مُخْتَصَمٌ اور بعض کہتے ہیں۔ خَصَّمَ يَخَصِّمُ خَصَّامًا فهو مُخَصِّمٌ وَمُخَصَّمٌ
خَصِّمْ لَا تَخَصِّمْ اور بعض تو ہیں خا کو التقائے ساکنین کی وجہ سے حرکت کسرہ دیتے
ہیں اور پڑھتے ہیں۔ خِصَّمَ يَخِصِّمُ خِصَّامًا فهو مُخِصِّمٌ وَمُخِصَّمٌ وَخِصِّمْ
لَا تَخِصِّمْ ہمزہ وصل گر گیا خا کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے

باب افعلال۔ اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا ـــــ تا آخر
باب افعیلال اِحْمَارَّ يَحْمَارُّ اِحْمِيرَارًا ـــــ تا آخر۔ صرف میر سے ۵۳
باب فَعْلَلَةٌ دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ دَحْرَجَةً فهو مُدَحْرِجٌ ـــــ
باب تَفَعْلُلٌ اور یہ باب مزید فیہ کا ہے۔ اور اس کی ماضی میں ایک حرف زائدہ ہے جیسے
تَدَحْرَجَ يَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا ـــــ تا آخر ـــــ ۵۳

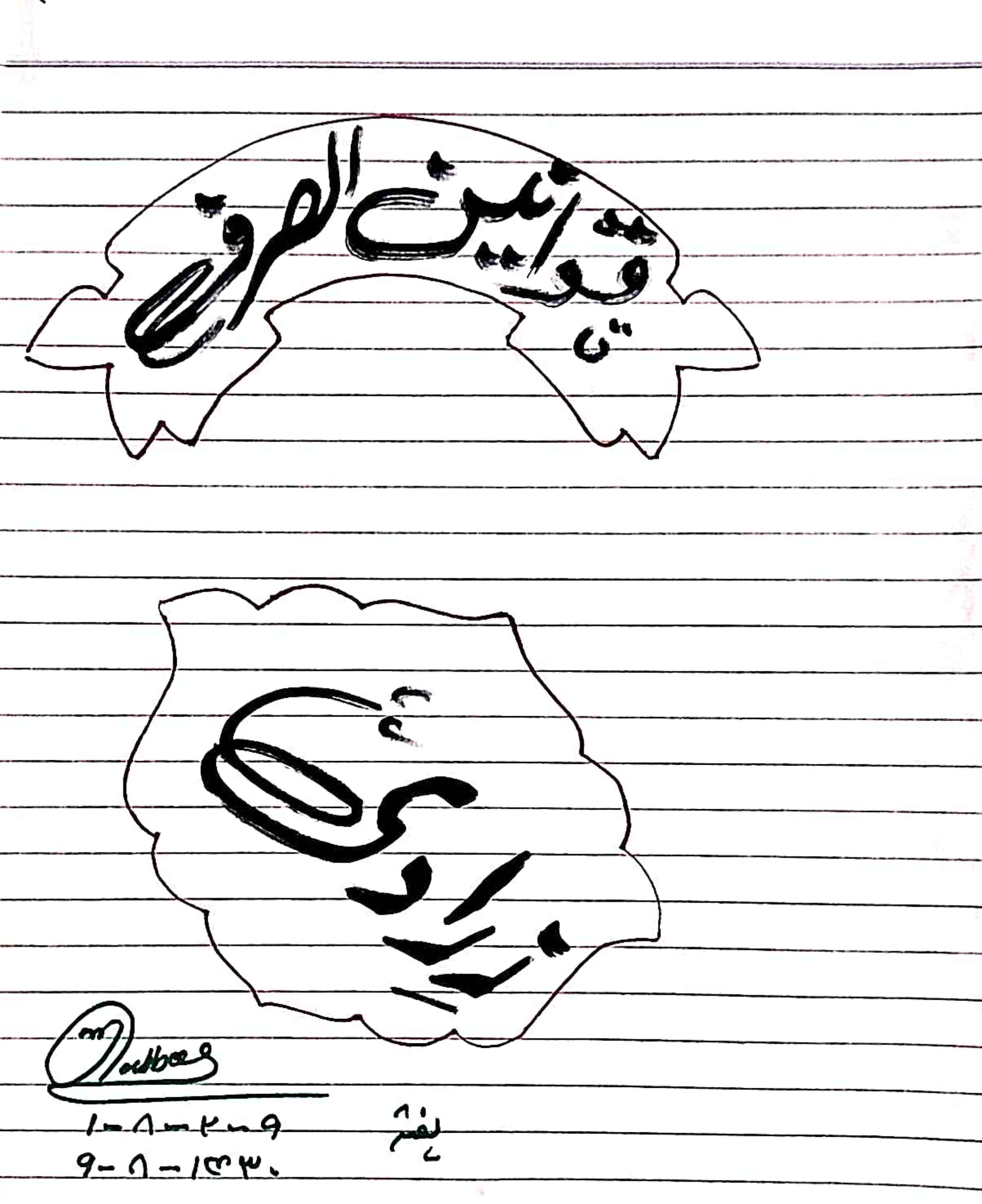
اتوار ۹-۲-۶-۱۴ء

باب افعنلال اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا فَهُوَ مُحْرَنْجِمٌ وَذَاكَ مُحْرَنْجَمٌ
اِحْرَنْجِمْ لَا تَحْرَنْجِمْ باب افعلال اَلْاِقْشِعْرَارُ بالوں کا جسم پر کھڑا ہونا
اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فَهُوَ مُقْشَعِرٌّ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ
لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ یہ دو باب رباعی مزید فیہ کے ہیں
کہ ان میں ہمزہ وصل آتا ہے۔ اور اس کے فعل ماضی میں دو حرف زائد ہیں۔
جان کہ افعنلال جو ہے یہ ثلاثی مزید فیہ میں آتا ہے۔ اَلْاِقْعِنْسَاسُ والا ہونا
اور سخت ہونا۔ اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا اس کا حرف اصل جو ہے وہ قعس
ہے۔ اور ثلاثی مزید فیہ میں ایک باب اِفْعِوَّال بھی آتا ہے۔ اَلْاِجْلِوَّاذُ جلدی جلدی
چلنا۔ اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا۔ اور ثلاثی مزید فیہ میں ایک باب اِفْعِيعَال بھی آتا
ہے۔ جیسے اِعْشَوْشَبَ يَعْشَوْشِبُ اِعْشِيشَابًا۔ اور ثلاثی مزید میں افعنلاء

کا باب میں آتا ہے۔ جیسے اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِىْ اِسْلِنْقَاءً ـــ افعنلال جان کر
جو بھی ہمزہ وصلی والے تمام باب ہیں۔ یہ جن کے فعل ماضی ثلاثی مزید فیہ اور رباعی میں ہمزہ وصلی
آتا ہے۔ درمیانِ کلام میں ہمزہ گر جاتا ہے۔ اسی طرح ان کے ہمزے بھی گر جاتے ہیں۔ جو ان
بابوں کی مصدروں اور ان بابوں کے امروں کے صیغوں میں آتے ہیں۔ سوائے ہمزہ باب افعال
کے کہ اس کا ہمزہ قطعی ہے۔ ساقط نہیں ہوتا۔ نہ درمیان میں اور نہ مصدر میں اور نہ ماضی میں
اور نہ امر میں۔ ـــــ مفعل ـــــ جان کر جیسے ذَهَبَ کو متعدی کرتے ہیں
تو پڑھیں گے۔ ذَهَبَ بِهٖ۔ ذَهَبَ بِهِمَا۔ ذَهَبَ بِهِمْ۔ ذَهَبَ بِهَا۔ ذَهَبَ بِهِمَا۔ ذَهَبَ بِهِنَّ
ذَهَبَ بِكَ۔ ذَهَبَ بِكُمَا۔ ذَهَبَ بِكُمْ۔ ذَهَبَ بِكِ۔ ذَهَبَ بِكُمَا۔ ذَهَبَ بِكُنَّ۔ ذَهَبَ بِیْ۔
ذَهَبَ بِنَا۔ اسم مفعول پڑھیں گے۔ مَذْهُوْبٌ بِهٖ۔ مَذْهُوْبٌ بِهِمَا۔ مَذْهُوْبٌ بِهِمْ۔
مَذْهُوْبٌ بِهَا۔ مَذْهُوْبٌ بِهِمَا۔ مَذْهُوْبٌ بِهِنَّ۔ جان کہ الف مفاعلۃ اور سین
استفعال پر چلا جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس کو فعل لازم کو متعدی کر دیں۔ جیسے
سَارَ زَيْدٌ وَسَايَرْتُهٗ وَخَرَجَ زَيْدٌ وَاسْتَخْرَجْتُهٗ۔

جمعرات ۱۸-۶-۲۰۰۹

(حرف میم ختم شد)


قوانین الصرف
۱۰-۸-۲۰۰۹
۹-۸-۱۴۳۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بدان اسعدک اللہ تعالیٰ
فی الدارین۔ کہ تمام افعال متصرفہ اور اسماء متمکنہ چار قسم پر ہیں۔
صحیح اور مہموز اور معتل اور مضاعف (۱) صحیح وہ ہوتا ہے کہ کوئی اس کا حرف
اصلی نہ ہمزہ ہو۔ اور نہ حرف علت ہو۔ اور نہ عین اور لام کلمہ اس کا ایک جنس کے ہوں۔
جیسے قَتَلَ اور ضَرَبَ۔ (۲) اور مہموز وہ ہوتا ہے۔ کہ ایک حرف اس کا اصلی ہمزہ
ہو۔ جیسے اَمَرَ اور سَأَلَ اور قَرَءَ (۳) اور معتل وہ ہے کہ جس کا ایک حرف اصلی حرف
علت ہو۔ جیسے وَعَدَ وَقَالَ وَرَمٰی اور حروف علت تین ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یا۔
کہ ان کا مجموعہ وائے ہوتا ہے۔ اور الف جو ہے وہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ بغیر جھٹکے کے
جیسے مَا اور لَا۔ اور جو کوئی متحرک ہوتا ہے۔ الف کی شکل میں یا ہمزے کی شکل میں۔ یعنی
جھٹکے سے ادا ہوتا ہو۔ اس کو ہمزہ کہتے ہیں۔ جیسے رَأْسٌ اور بُؤْسٌ۔ اور الف کا
ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اگر الف کے ماقبل کی حرکت مخالف ہو۔ تو اس الف کو حرف بدل
دیتے ہیں۔ اس حرف کے ساتھ جو ماقبل کی حرکت کے موافق ہو۔ جیسے قُوْتِلَ یُوْیِعَ اُشْتُقِیَ
(۴) اور مضاعف وہ ہوتا ہے۔ جس کا ایک حرف اصلی اور بار بار ہو۔ جیسے مَدَّ۔ فَرَّ۔ شَبَّ
عَقَبَ اور صحیح کی گردانیں یہاں چھوڑ دی گئی ہیں۔ کیونکہ میزان الصرف میں گزر چکی ہیں۔
اور مہموز کی جو گردانیں ہیں۔ وہ صحیح کی طرح ہوتی ہیں برابر۔ مگر چند جگہ پر مختلف ہیں
جو ذکر ہوں گی۔

۲۰-۶-۲۰۰۹ (ہفتہ) (یہاں سے مہموز کے قوانین)

قانون ۱ — ہر ہمزہ جو ساکن ہو۔ اور اس کے ماقبل کا مفتوح ہو گا جائز ہوگا کہ اس کو الف کے
ساتھ بدل دیں۔ جیسے یَاْمَنُ — قانون ۲ — ہر ہمزہ جو ساکن ہو۔ یا مفتوح
ہو۔ اور اس کا ماقبل جو ہے وہ مضموم ہو۔ یا واؤ مدہ ہو۔ تو جائز ہوگا کہ اس کو واؤ کے
ساتھ بدل دیں۔ جیسے یُوْمَنُ اور مَقْرُوَّۃٌ۔ یواخذ — قانون ۳ — ہر ہمزہ
جو ساکن ہو۔ یا مفتوح ہو۔ اور اس کا ماقبل مکسور ہو گیا یا مدہ ہو تو جائز ہوگا کہ اس کو
یا کے ساتھ بدل دیں۔ جیسے رِیْمٌ مِیَسَّرٌ اور خَطِیَّۃٌ — قانون

ہر ہمزہ جو ساکن ہو۔ اس کا ماقبل ہمزہ جو متحرک ہو۔ ہمزہ کو ساکن کیا واجب ہے کہ
بدل دیں۔ حرف علت کے ساتھ کہ اس کے ہمزہ ماقبل کی حرکت کے موافق ہے۔ جیسے
آمَنَ اور اُوْجِرَ اور اِیْسِرْ — پہلے ہمزہ پر زبر ہے تو اس کو الف سے بدلیں گے۔
جیسے ہمزہ پر پیش ہے تو اس کو واؤ سے بدلیں گے۔ پہلے ہمزہ پر زیر ہے تو اس کو یا سے بدلیں
گے۔ قانون — ہر ہمزہ جو متحرک ہو۔ اور اس کا ماقبل حرف صحیح
ہو۔ اور ساکن ہو۔ تو جائز ہوگا۔ کہ ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دیں۔ اور ہمزہ
کو حذف کر دو۔ جیسے یَسَلُ اور قَدْ اَفْلَحَ — اور اس باب کا لازم ہونا یری
میں شاذ ہے۔ قانون — جو دو ہمزے ایک ہی کلمہ میں اکٹھے ہو جائیں۔ اگر ایک ان
میں سے مکسور ہو۔ تو دوسرا کو یا سے بدل دو۔ جیسے آیِمَّۃٌ۔ وَجَاءٍ۔ مَلَائِی اَئِمَّۃِ القولین
دو قولوں میں سے ایک پر۔ اور اگر ایسی صورت حال نہ ہو۔ تو دوسرا کو واؤ سے بدل
دیں گے۔ جیسے اَوَادِمُ اُوَیْدِمُ اِلَّا اِنَّ الْاِعْلَالَ جَائِزٌ فِیْ نَحْوِ آئِمَّۃ۔
اور اس کے غیر میں لازم ہوگا۔ اور شذ بلی جوسے کُلْ اور خُذْ میں۔ اور اعلال
میں جواز شاذ ہے۔ شاذ کا مطلب یہ ہے کہ آیا ہے مگر بہت کم آیا ہے۔

۲۱-۶-۲۰۰۹ (اتوار)

حرف المعتل — معتل کی گردانیں۔ جان کہ معتل دو قسم پر ہے۔ معتل
کا معنی یہ ہوگا۔ کہ حرف علت ہو۔ ایک حرف والا معتل۔ اور معتل دو حرف والا
یعنی ایک کلمہ میں دو حرف علت ہوں۔ اور معتل جو ایک حرف والا ہے اس کی تین قسمیں
ہیں۔ معتل فا اس کو مثال کہتے ہیں۔ اور معتل العین اور اس کو اجوف کہتے ہیں۔
اور اس کو ذو ثلثہ بھی کہتے ہیں۔ اور معتل اللام اس کو ناقص اور ذو اربعہ بھی کہتے
ہیں۔ اور معتل بدوکی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو جس میں دو حرف علت ایک جگہ
پر ہوں۔ جس طرح یوم وصی اب یا اور واؤ دونوں حروف علت ایک جگہ پر اکٹھا ہو گئے
اور حَیِیَ اصل میں حَیِوَ تھا۔ اور اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں۔ اور جہاں تین حرف
اکٹھے آجاتے ہیں۔ ایک کلمہ میں۔ جیسے یَیَیْتُ یائٌ ووَوَّیْتُ وَاوًا تلبیس ہے
گردان مثال واوی کی — وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَۃً ومیعادًا فھو وَاعِدٌ۔ ووُعِدَ

یُوْعَدُ وُعِدَ اِیْعَاداً وَّمِیْعَادَۃً فذاك . مَوْعُوْدٌ الامر منہ عِدْ والنہی عنہ لا تَعِدْ ظرف مَوْعِدٌ۔

مثال کی گردان صحیح کی طرح ہوتی ہے۔ مگر چند جگہ اختلاف ہوتا ہے۔ آگے ذکر آ جائے گا۔

۱۔ ہر وہ واؤ جو یا مفتوحہ اور کسرہ لازمی کے درمیان واقع ہو۔ اور حرکت مقابل جو ہے وہ اس کے مخالف ہو۔ وہ گر جاتی ہے۔ جیسے یَعِدُ جو اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ واؤ کو گرا دیا تو یَعِدُ ہو گیا۔ اور یُوْجَلُ میں واؤ نہیں گری۔ کیونکہ واؤ جو ہے وہ یا اور کسرہ لازمی کے درمیان نہیں ہے۔ اور جو یَہَبُ جو اصل میں یَوْہِبُ ہوتا ہے۔ واؤ گر گئی۔ یَہِبُ ہو گیا۔ اس کے بعد عین کلمہ کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا حرف حلقی ہونے کی وجہ سے۔ تو یَہَبُ ہو گیا۔ اور یَضَعُ میں اصل پر ہی چھوڑ دیا انہوں نے۔ تاکہ اصلی باب ہونے پر دلالت کرے۔ اور یذرو جو ہے۔ قیاس کر لیا گیا ہے۔ یُوْعَدُ پر۔ اور یُوْجَبُ میں واؤ نہیں گری۔ کیونکہ جو حرکت ہے وہ وہ واؤ کے مناسب ہے۔ اور جب واؤ صیغہ واحد سے گر گئی ہے۔ تَعِدُ اَعِدُ اور نَعِدُ سے بھی گر گئی۔ کیونکہ باب کا حکم مختلف نہیں ہوا۔

۲۷-۶-۲۰۰۹ (ہفتہ)

(قانون ۱) اب قانون یہ ہے۔ ہر واؤ کہ جس کی فا کلمہ کی جگہ مصدر میں فِعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ اور واؤ جو ہے اس کے فا کلمہ کی جگہ پر ہے۔ اور اس کے فعل میں ثقیل ہو چکا ہے۔ اس کو جائز ہے کہ واؤ کو گرا دیں۔ اس کے بدلے میں آخر میں گول تاء لے کر آئیں۔ جیسے عِدَۃٌ وَسْعَۃٌ اور رہا وِجْہَۃٌ کہتے ہیں کہ قلیل ہے۔

(قانون ۲) ـــ ہر وہ واؤ جو ساکن ہو۔ اور ظاہر موجود ہو۔ مشدد نہ ہو۔ اور اس کا پہلا حرف مکسور ہو۔ تو اس واؤ کو یا سے بدل دیتے ہیں جیسے مِیْعَادٌ کی اصل مِوْعَادٌ ہے۔ اور میزان کی اصل مِوْزَانٌ ہے۔ اب رہا اِجْلِوَّاز یہ واؤ کیوں نہیں بدلی۔ یہ واؤ سلامت ہے۔ کیونکہ مدغم ہے ظاہر نہیں ہے۔

(قانون ۳) ہر وہ یا جو ساکن ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہو اس یا کو واؤ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے اَیْقَنَ یُوْقِنُ اِیْقَاناً فھو مُوْقِنٌ الامر منہ اَیْقِنْ والنہی لا تُوْقِنْ۔

۲۷-۶-۲-۹ (ہفتہ)

(قانون ۳) دوسری ہر وہ واؤ جو مضموم فا کلمہ کی جگہ ہو۔ اور اس کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو۔ جائز ہو گا کہ اس کو ہمزہ سے بدل دیں۔ جیسے اُقِّتَتْ اصل میں کہا ہے وُقِّتَتْ

اور اُوْرِیَۃٌ اصل میں تھا ہے۔ وُوْرِیَۃٌ اور اگر مکسور یعنی اگر الف اس واؤ کے نیچے زیر ہوگئی۔ اور اس کے بعد اور کوئی واؤ بھی نہ ہو۔ بعض کہتے ہیں جائز ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں جائز نہیں ہوگا۔ مفتوح میں جائز نہیں ہے اتفاق کے ساتھ۔ اور ایک شاذ ہے۔ اور اگر دو متحرک ایک کلمہ میں آجائیں۔ واجب ہے کہ پہلی واؤ کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیں۔ اگرچہ مفتوح ہو۔ جیسے اس کی اصل جو جمع تکسیر واصلہ ہے۔ واؤ کے بعد اجو تصغیر واحد ہے۔

بدھ ۱-۷-۰۹

*قانون:- دوسری ہر واؤ یا جو باب افتعال میں فا کلمہ کی جگہ آجائے وہ واؤ یا بدل دیتے ہیں۔ ہمزہ نہ ہو۔ اس کو تا کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ اس کے بعد تا کو تا میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَادًا فَهُوَ مُتَّقِدٌ۔ اور یہی حکم یا کا ہے جیسے اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا اور اِئْتَمَرَ اور اِئْتَكَلَ تا کے ساتھ نہیں بدلا ہوا۔ جیسا کہ یا بدلا ہوا ہے ہمزہ سے۔ اور اِتَّخَذَ شاذ ہے۔

(صرف اجوف)

قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا فَهُوَ قَائِلٌ وَقِيْلَ يُقَالُ قَوْلًا فَذَاكَ مَقُوْلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قُلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقُلْ صرف ماضی معلوم۔ قَالَ قَالَا قَالُوْا آخر تک) مجہول۔ قِيْلَ قِيْلَا قِيْلُوْا۔ آخر تک۔ مستقبل معروف۔ يَقُوْلُ يَقُوْلَانِ يَقُوْلُوْنَ آخر تک) امر حاضر۔ قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِيْ آخر تک۔ اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ۔ اسم مفعول۔ مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَةٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ الظرف منہ مَقَالٌ والآلۃ منہ مِقْوَلٌ مِقْوَلَةٌ مِقْوَالٌ۔ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واؤ الف ہوگیا۔ تو قَالَ ہوگیا۔

(جمعہ) ۳-۷-۰۹

(قانون) ہر واؤ اور یا جو متحرک ہو۔ حرکت لازمی کے ساتھ اور اس کے بعد الف تثنیہ اور الف ضمیر اور حرف ساکن ہو لازم ہو۔ اور اس کا ماقبل جو ہے پہلا کلمہ اس کا مفتوح ہو۔ اور وہ واؤ اور یا جو ہے۔ وہ صحیح لفظی پر محمول بھی نہ ہو۔ اور اس کا مصدر فعلی اور

فعلان کے وزن پر بھی نہ ہو۔ اور اس کے لام کلمہ میں بھی تبدیلی نہ آئی ہو۔ اس کو الف سے بدل
دیں۔ یہ شرطیں منفی اور مثبت میں پائی جائیں گی۔ ایسی واؤ اور یا کو الف سے بدل دیتے
ہیں۔ جیسے قَالَ اور بَاعَ۔ اصل میں قَوَلَ ہے اور بَاعَ اصل میں بَيَعَ ہے۔
نوٹ۔ واؤ کا ماقبل مفتوح ہو تو اور اس کو الف سے بدل دیتے ہیں۔ یا متحرک اس کا
ماقبل مفتوح ہو تو اس کو الف سے بدل دیں ______ اور بَابٌ اصل میں بَوَبٌ۔
نَابٌ۔ عَصَا رَحَی۔ اور حَيَلٌ میں اور لِوَاسْتَطَعْنَا میں واؤ سلامت رہی ہے
کیونکہ حَيَلٌ اور لِواستطعنا میں جو واؤ ہے اس کی جو حرکت ہے وہ عارضی ہے۔ اور
یَقْوَلْنَ میں یا الف سے نہیں بدلی۔ کیونکہ اس لئے کہ اس کا ماقبل جو ہے وہ مفتوح نہیں
ہے۔ اور طَغَوَان میں۔ اور رَحَیَان میں اعلال نہیں کیا۔ کیونکہ اس کے بعد الف تثنیہ
کا آیا ہوا ہے۔ اور غَزَوْ میں اور یدعوان تعلیل نہیں کیا انہوں نے کیونکہ اس کے بعد الف
ضمیر کا آیا ہوا ہے۔ اور اخشین محمول ہے اخشیا پر اس وجہ سے ان کا آپس میں مشابہت
ہے۔ اور یہ فتح کا واجب ہوتا ہے۔ اس کے پہلے لاحق پر۔ اور سواد میں اور بیاض
میں یا اور واؤ نہیں بدلی۔ کیونکہ ان کے بعد حرف ساکن ہے۔ جو لازم الوقوع ہے۔
بخلاف اور عنت اور مدت کے۔ کیونکہ جو تا لازمی نہیں ہے۔

۵-۷-۹ الزار

فعل جائز ہے عَوِرَ حَوِلَ۔ عَيِنَ اور اِجْتَوَرَ میں تبدیلی نہیں کی گئی۔ کیونکہ ان
کا تعلق ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ اسی بنیاد پر ان کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ کیونکہ ان کا
معنی ان کے ساتھ ملتا ہے۔ اور حَيَوَانٌ اور مَوَتَانٌ میں سلامت رہی ہے کیونکہ اس
کی مصدر فَعَلَان کے وزن پر ہے۔ اور جس کی مصدر فَعَلَان کے وزن پر ہو۔ اس میں کوئی تبدیلی
نہیں آتی۔ اور حَيَدَى میں سلامت رہی ہے۔ کیونکہ اس کی مصدر فَعَلَى کے وزن پر ہے۔
اور غَوَیٰ اور طَوَیٰ میں سلامت رہی ہے۔ کیونکہ اس کے لام کلمہ میں تبدیلی ہو چکی ہے۔ قُوَى۔ اور
طُوَى ہیں۔ قَوَدَ اور قَوَدَ میں اس کو الف نہیں کیونکہ یہ جیسے ہے۔ اور یا جِلٌ میں جو آیا ہے وہ
شاذ ہے۔ تَقَوَّلَ جو اصل میں تَقَوَّلْ ہوا ہے۔ نقل کر کے قَوَّلْ سے بنا ہے۔ تَوَلَّنَ
ہے آتے۔ واؤ حرف علت کمزور تھی۔ اس کی ضمہ پر حرکت تھی انہوں نے اس کو مشکل جانا۔

اس کے ماقبل کو دے دی اور واؤ کو گرادیا۔ تو قُلْنَ ہو گیا۔

(بدھ) ۹-۲-۷-۸

سوال کس لئے نقل کرنا قُوْلْنَ کا قُوْلْنَ بہتر ہے آتا۔ (جواب) کیونکہ اگر اپنی اصل پر رہتا۔ تو واؤ جو ہے وہ الف ہو جاتا۔ اور گر جاتا۔ اور کوئی دلیل نہ رہ جاتی واؤ کے حذف ہو جانے پر۔ اور اسی طرح یَقُلْنَ جو اصل میں یَقُوْلْنَ ہوا ہے۔ بعض سے بَیَعْنَ یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی انہوں نے۔ ماقبل کی حرکت لینے کے بعد۔ دو ساکن اکھٹے ہو گئے۔ پہلے کو حذف کر دیا بِعْنَ ہو گیا۔ یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ واؤ اور یا الف ہو گئی ہے۔ اور گر گئی ہے۔ اور قُلْنَ میں علامت کا ماقبل ہے وہ مضموم ہے اور بِعْنَ میں مکسور کر دیا۔ (قانون) ہر واؤ اور یا جو ثلاثی مجرد کے فعل ماضی میں الف ہو کر گر جاتی ہوتی ہے۔ اس کی ماقبل کی حرکت کو اس کے موافق کر دیتے ہیں۔ اور بِعْنَ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دے دی۔ واؤ کو الف میں تبدیل دیا بلکہ ویسے ہی گرا دیا۔

سوال یہ واؤ کو کیوں حذف کر دیا انہوں نے۔ جواب۔ ہر جگہ کہ جہاں دو ساکن اکھٹے آ جائیں۔ علی غیر حدہٖ۔ اور پہلا مدّہ ہو۔ پہلے کو گرا دیتے ہیں۔ جیسے قُلْنَ۔ یَقُلْنَ۔ ولم یقل۔ قُل۔ دلیعے لِعْنَ اور بِعْنَ اور لم یبیع اور دعت ادم رمت۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اگر دو حرف علت اکھٹے آ جائیں۔ اس طریقے پر جو ہم نے ذکر کیا۔ پہلا حرف اصلی ہو۔ اور دوسرا حرف زائدہ ہو۔ تو اصل کو حذف کر دینا چاہیے کیونکہ زائدہ جو ہوتا ہے وہ نشانی ہوا کرتا ہے۔ اور علامت کو حذف نہیں کیا جا سکتا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ دوسرے کو حذف کر دو۔ کیونکہ جو زائدہ ہوتا ہے وہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کو حذف کر دیا جائے۔ پس اس اختلاف پر۔ جو مَقُوْلٌ سے واؤ حذف ہوتی ہے۔ پہلے کے مطابق اصلی زائد ہوتی ہے۔ اور دوسرے کے مطابق زائدہ گرائی گئی ہے۔

جمعرات ۹-۲-۷-۹

جان لو حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہے۔ اور حرکت عارضی وہ ہوتی ہے۔ جو حرف حرکت کا مستحق ہو۔ وہ سکون ہونے کا حق دار تھا۔ تو اس کو حرکت دے دی گئی۔ ضرورت کی وجہ سے متحرک کر دیا انہوں نے۔ یہ اس کی مثال قُمِ اللَّیْلَ اب اس میں لام جو ساکن تھا۔ آگے بڑھا ہے

نہیں جا سکتا تھا۔ اس لئے حرکت دے دی۔ اور بِعِ الثَّوْبَ۔ ع ساکن تھا۔ اور اسی طرح جزم
جب سے نون پر واقع ہوئی ہے۔ دوسرا لازم ہے۔ اور اسی طرح قُوْلَا اس لئے کہ مبنی جو ہے
مستقبل کے اعراب کے تابع ہے۔ اور قُوْلُنَّ جو ہے قُوْلَا پر محمول ہے۔ جو اس کا بیان
پہلے گزر چکا۔ اور دَعَوُا اللّٰہَ اور قُلِ الْحَقَّ میں حذف نہیں کیا گیا۔ آخر کلمہ کو حرکت دی گئی۔ کیونکہ
ان کا پہلا حرف جو تھا وہ مدہ نہیں تھا۔ اور عنقریب اس کا حکم آ جائے گا۔

قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔ واؤ کی حرکت قاف کو دے دی پس واؤ ساکن اس کا ماقبل
مکسور اس واؤ کو یاء کے ساتھ بدل دیا انہوں نے تو قِیْلَ ہو گیا۔ (قانون) ہر
واؤ اور یاء جو مضموم یا مکسور فعل متصرف میں ہو یا فعل متصرف کے ساتھ تعلق بھی ہو۔ یا متوسط ہو
یا کلمہ میں توسط ہو اور اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ اور اس کا ماقبل مفتوح یا ہو۔ اس
کی حرکت کو اٹھا کر پہلے کو دے دیتے ہیں۔ (جیسے) قِیْلَ اور بِیْعَ اور یَقُوْلُ۔ یَبِیْعُ۔ تَقُوْلُ
تَزُوْرُوْنَ۔ مَقُوْلٌ۔ مَقِیْلٌ اور اَدْوُرٌ اور اَعْیُنٌ میں اعلال نہیں کیا گیا۔ کیونکہ نہ
تو یہ فعل ہیں۔ اور نہ ہی متعلق فعل ہیں۔ اور یَرْمِیْ اور یَرْمِیَ اور یَدْعُوْا میں یاء کی حرکت
واؤ کی ماقبل کو نہیں دی۔ کیونکہ یہ اسی سائڈ پر ہیں۔ اور جُہْوَرٌ۔ یُحْشَرُ اِسْتَحْیَا
اور تَحْیِیْرٌ ان حرفوں میں حرکت یا اور واؤ ماقبل کو نہیں دی۔ کیونکہ اصل میں یہ سلامت رہی
ہے۔ اور قَوِیَ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو حرکت نہیں دی۔ کیونکہ اس کا ماقبل مفتوح
ہے۔ مگر یہ کہ ماضی مجہول میں اگر حرف علت مکسور اور اس کا ماقبل مضموم ہو حرکت کو نقل
کرنا لازم نہیں ہے۔ بلکہ حرکت کو حذف کر دینا یعنی بو کے پڑھنا بھی جائز ہے۔ تَقُوْلُ
میں قِیْلَ۔ قِیْلَ اور قُوْلَ اور مِنْ بِیْعَ بِیْعَ اور بُوْعَ اور اس کے سوا لازم ہے۔
یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا۔ واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔ واؤ کو الف کر دیا
انہوں نے تو یُقَالُ ہو گیا۔

اتوار ۱۲-۷-۲۰۰۹

(قانون) ہر وہ واؤ یا یائے جو مفتوح ہو۔ اور فعل تعجب کے غیر
میں واقع ہوئی ہو۔ اور عین کلمہ کی جگہ ہو۔ اور دو ساکنوں کے درمیان ہو۔ لازمی طور پر تحقیقی
طور پر۔ اور اتفاقی طور پر تو وہ نہیں گرے گی۔ اور لام کلمہ کو اعلال نہ ہوا ہو۔ اور یا ماضی معلوم میں
سلامت نہ رہی ہو۔ اور اس کا اسم کلمہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔ اور اس کا پہلا حرف ساکن جو کہ

(اعلال تبدیل کرنا)

ظاہر ہو اور حرکت کے قابل ہو۔ اس کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ اور واؤ اور یا کو
الف کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ۔ یُقَالُ اور یُبَاعُ۔ اور اَعَانَ اور اِسْتَعَانَ اور مُعَانٌ اور
مُسْتَعَانٌ ان میں کہیں واؤ الف سے بدل ہوئی۔ اور کہیں سے یا بدل ہوئی ہے۔ اور مَا اَقْوَلَهٗ
میں تعلیل نہیں کی انہوں نے۔ کیونکہ فعل تعجب ہے۔ اور خُطْوَةٌ اور حِلْيَةٌ میں اعلال نہیں
کیا گیا۔ کیونکہ عین کلمہ کی جگہ یہ نہیں ہے۔ اور اَقْوَالٌ۔ اَقْوَالٌ اور تَقْوَالٌ اور مِقْوَالٌ
میں اعلال نہیں کی انہوں نے۔ کیونکہ دو ساکنوں کے درمیان لازماً اور تحقیقاً طور پر واقع
ہوا ہے۔ اور مِقْوَلٌ میں اعلال نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ اصل میں مِقْوَالٌ ہوا ہے۔
اور لَقِيْلَ اور لَمْ يَقُلْ میں تبدیل نہیں کی انہوں نے۔ کیونکہ۔ یہاں سکون جو ہے وہ عارضی ہے۔
اور اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور اِعَانَةٌ اور اِسْتِعَانَةٌ میں الف سے یا کو بدلا ہوا ہے۔
فعل کی موافقت کی وجہ سے اور اگر مانع قائم تھی۔ اور اَسْوَدُ اور اَبْيَضُ میں سلامت
رہی ہے۔ کیونکہ یہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔ اور اَحْيَا اور اِسْتَحْيَا اور اِسْتَقْوٰی میں
سلامت رہی ہے۔ کیونکہ لام کلمہ کی تبدیلی ہوئی ہے۔ اور اِجْلَوَّذَ میں سلامت رہی ہے۔
کیونکہ اس کا ماقبل ادغام ہے۔ ظاہر نہیں ہے۔ اور تَقَاوَلَ اور تَقَاوُلٌ میں تبدیلی نہیں ہوئی
کیونکہ اس کا ماقبل حرکت کے قابل نہیں ہے۔ اور اَعْوَرَ اور اِسْتَعْوَرَ میں سلامت رہی
ہے۔ کیونکہ اصل میں سلامت رہی ہے۔ جس طرح۔ تَعَوَّلُ اَعَارَ علٰی مَعُوْحٍ يَقُوْلُ عَمَارٌ
اور اَعْوَرَ علٰی قَوْلِ مَنْ يَقُوْلُ مُعَوَّرٌ۔ قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا۔ واؤ کو ہمزہ
سے بدل دیا۔ تو قَائِلٌ ہو گیا۔ (اسبوع) ۹-۲۰۰۷-۱۵

(قانون نمبر) ہر واؤ اور یا جو الف کے بعد اسم فاعل واقع ہو اور اصل میں سلامت نہیں
ہو گی۔ اس کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ جیسا کہ قَائِلٌ اور بَائِعٌ اور مُتَقَاوِلٌ
اور مُتَبَايِعٌ میں سلامت رہی ہے۔ کیونکہ اصل میں سلامت ہے۔ اور اسی طرح مَقُوْلٌ
عَائِرٌ اور عَاوِرٌ بنائے دو کے اختلاف سے ہو۔ اور اسی طرح ہر واؤ اور یا جو
مفاعل کے الف کے بعد واقع ہو۔ اور اس کے پہلے کی حرف علت ہو۔ اور اس کے بعد
حرف ساکن نہ ہو۔ تو اس کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ جیسا کہ اَوَائِلُ اور

اور تَوَائِعٌ اور مَعَایِشُ اور مَقَاوِنُ میں سلامت ہے۔ کیونکہ اس کا ماقبل الف
حرف علت نہیں ہے۔ (جمعرات) ۱۶-۷-۲۰۰۹

جان لو اس سے پہلے حرف علت کا ہونا اصلی کے بارے میں شرط ہے۔ اگر زائدہ ہو تو اس کے بارے
میں شرط نہیں ہے۔ اسی طرح تو کہے گا اَسْوَدُ میں اَسَاوِدُ اور تَنَائِفُ اور عجائز
میں صَحِیْفَةٌ وَ عَجُوْزَةٌ اور طَوَاوِیْسُ میں سلامت رہی ہے۔ کیونکہ اس واؤ کے بعد
حرف ساکن ہے۔ اَلْیَائِیُّ مِنْهُ (یعنی اجوف یائی) بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فَهُوَ بَائِعٌ
وَبِیْعَ یُبَاعُ۔ بَیْعًا فَذَاكَ مَبِیْعٌ الامر منه بِعْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَبِعْ مَبِیْعٌ
اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ اس
کے بعد یا کے ماقبل کو کسرہ دے دیا۔ اس کی حفاظت کیلئے۔ تو مَبِیْعٌ ہو گیا
اور اسی طرح ہر جو یا ساکن ہو اور عین کلمہ کی جگہ ہو۔ اس کا ماقبل مضموم ہو۔ تو اس کے
ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں۔ حفاظت کیلئے۔ جیسے بِیْضٌ اور قِسْمَةٌ ضِیْزٰی۔ اور
طُوْبٰی جیسے میں ضمہ کو کسرہ سے نہیں بدلا۔ تاکہ یہ فرق ہو جائے اس کے درمیان اور فُعْلٰی کی
صفت میں۔ پس دو ساکن اکٹھے ہو گئے۔ تو یا کو حذف کر دیا۔ پس واؤ ساکن اور اس کا
ماقبل مکسور تھا۔ تو واؤ کو یا کر دیا۔ تو مَبِیْعٌ ہو گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مدہ کو حذف
کیا انہوں نے جس طرح کہ پہلے اختلاف گزرا ہے۔ اور اس لیے زائد زیادہ حق دار ہے کہ
اس کو حذف کیا جائے۔ اور اس کی مثل مَقْیُوْفَةٌ اور مَخْیُوْطَةٌ یہ شاذ ہیں۔
اور مہموز الفاء سے۔ آبَ یَاُوْبُ اَوْبًا فَهُوَ آیِبٌ اَبِ والنہی عنہ لَا تَاُبْ
اور مہموز اللام سے جَاءَ یَجِیْءُ جَیْئًا وَمَجِیْئًا فَهُوَ جَاءٍ وَجِیْءَ یُجَاءُ وَجَیْئًا
فَذَاكَ مَجِیْءٌ الامر منه جِئْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَجِئْ جَاءٍ اصل میں جَایِءٌ تھا۔
اور اس میں دو قول ہیں۔ اول (۱) وہ جو یا کو ہمزہ کے ساتھ بدلا دیا۔ جیسا کہ پہلے گزرا
اس کے بعد دو ہمزے اکٹھے متحرک آ گئے ان میں سے ایک مکسور ہوا۔ تو دوسرے کو یا سے بدل دیا۔
جیسا کہ گزر گیا۔ جس طرح قَائِمٌ میں تبدیلی ہوئی۔ تو جَاءٍ ہو گیا۔ اور یہ سیبویہ کا قول ہے
(۲) دوسرا یہ ہے کہ عین کلمہ کو تبدیل کیا ہے انہوں نے۔ بجائے لام کلمہ کے تبدیل کرنے کے۔ دو ہمزوں

کے اکٹھا ہونے کی ناپسندیدگی کی وجہ سے۔ اور یہ قول خلیل کا ہے۔ تو اس کے بعد لیکن قاضی کی طرح
کردیا انہوں نے تو جایئ ہوگیا۔ ۱۴۳۰-۸-۲۳ = ۲۰۰۹-۸-۱۵ (پیر)

اور اسی طریقے پر ہے خطایا۔ جو اصل میں خطایئ تھا۔ فعایل کے وزن پر۔ جیسا کہ
قیاس میں فعیلۃ میں جمع ہے۔ یا کو ہمزہ سے بدل دیا۔ جیسا کہ گزر گیا۔ تو خطاءٔ
ہوگیا۔ پھر ہمزہ دوسرے کو یا بدل دیا گیا۔ تو خطاءِیٔ ہوگیا۔ پھر ہمزہ مکسورہ جو ہے اس کی
یا سے بدل دیا۔ جو یا مفتوحہ ہے۔ تو خطایئ ہوگیا۔ پھر دوسری یا کو الف سے بدل
دیا۔ متحرک ہونے کی وجہ سے۔ اور اس کا ماقبل مفتوح ہونے کے۔ تو خطایا ہوگیا۔
جیسا کہ قیاس چاہتا ہے۔ جیسے مطایا اور یہ قول سیبویہ کا ہے۔
خلیل کے قول کے ہمزہ کو بجائے یا کے بدلنے کے۔ اور یا کو ہمزہ کی جگہ لائے۔ تو اس کا
سب نحو میں کچھ کیا گیا ہے جو مطایا کے ساتھ کیا تھا۔ اور تعلیلیں دوسری جو کچھ یاد کی گئی
ہیں۔ اور گردانیں ان بابوں کی خافَ یخافُ وہابَ یہابُ اور کال کے گول اسی
قیاس پر ہیں۔ اور اسی طرح ان کے سب توڑنے والوں پر۔
جس طرح کہ باب افعال اغاثَ یغیثُ اغاثۃً فھو مغیثٌ واُغیثَ
یُغاثُ اغاثۃً فذاک مغاثٌ الامر منہ اغِث والنہی عنہ لا تُغِث رہا
اخیلوا اور اغیمَ اور شاذ ہیں۔ اغاثۃً اصل میں اغواثًا تھا
واؤ کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دے دی۔ واؤ کو الف کر دیا۔ اس کے بعد دو ساکن
اکٹھے آگئے۔ پہلے کو حذف کر دیا۔ اور اس کے عوض اس کے آخر میں تا لے آئے تو
اغاثۃً ہوگیا۔ (قانون) ہر حرف جو مصدر میں ساقط
ہو بنیٔ اشتقاق کے تنوین کے۔ تو اس کے بدلے اس کے آخر میں۔ تا لے آتے ہیں۔ جیسا کہ
عِدَۃٌ۔ سِعَۃٌ۔ اغاثۃً اور استغاثۃً۔

۲۰۰۹-۸-۱۷ منگل

اور باب الافتعال سے۔ اختارَ یختارُ اختیارًا۔ فھو مختارٌ الامر
منہ اختَر والنہی عنہ لا تختَر اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں ایک طرح آتے

مگر جو اسم فاعل ہے وہ عین کے کسرہ مُسْتَفْعِلٌ کے وزن پر ہے اور اسم مفعول عین
مفتوح مُسْتَفْعَلٌ کے وزن پر ہے۔ (اور باب الانفعال سے) اِنْقَادَ
یَنْقَادُ اِنْقِیَادًا فَهُوَ مُنْقَادٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِنْقَدْ والنہی منہ لَا تَنْقَدْ اور باب
الاستفعال سے۔ اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ اِسْتِعَانَةً فَهُوَ مُسْتَعِیْنٌ اَلْاَمْرُ
مِنْهُ اِسْتَعِنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسْتَعِنْ رہا اِسْتَحْوَذَ یَسْتَحْوِذُ یہ شاذ ہے۔
اور دوسرے بابوں میں اجوف کے باب سے تبدیلی نہیں آتی۔ جیسا کہ باب التفعیل سے
حَوَّلَ یُحَوِّلُ تَحْوِیْلًا فَهُوَ مُحَوِّلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ حَوِّلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُحَوِّلْ
اور باب التفعل سے۔ تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ تَحَوُّلًا فَهُوَ مُتَحَوِّلٌ وَتُحُوِّلَ یُتَحَوَّلُ
تَحَوُّلًا فَذَاكَ مُتَحَوَّلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَحَوَّلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَتَحَوَّلْ اور باب
المفاعلۃ سے۔ نَاوَلَ یُنَاوِلُ مُنَاوَلَةً فَهُوَ مُنَاوِلٌ وَنُوْوِلَ یُنَاوَلُ مُنَاوَلَةً
فَذَاكَ مُنَاوَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ نَاوِلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُنَاوِلْ۔ اور باب التفاعل سے
تَنَاوَلَ یَتَنَاوَلُ تَنَاوُلًا فَهُوَ مُتَنَاوِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَنَاوَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَتَنَاوَلْ
اور اسی قیاس پر۔ صرف الناقص۔ دَعَا یَدْعُوْ دُعَاءً وَدَعْوَةً وَدَعْوَةً
وَدَعْوَةً فَهُوَ دَاعٍ وَدُعِیَ یُدْعٰی دُعَاءً فَذَاكَ مَدْعُوٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُدْعُ
وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَدْعُ۔ دُعَاءٌ۔ اصل میں دُعَاوٌ تھا۔ واؤ کو ہمزہ کر دیا تو
دُعَاءٌ ہو گیا۔ (قانون) ہر وہ واؤ اور یا جو کہ
الف کے بعد واقع ہو۔ اور یا طرف میں واقع ہو تو اس کو ہمزہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں
جیسا کہ دُعَاءٌ۔ اور غَزَاءَةٌ اور سِقَاءَةٌ وسِقَاءَةٌ اور غَدَاوَةٌ اور سِقَایَةٌ
میں سلامت رہتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک طرف میں واقع ہیں نہ طرف کے حکم میں ہے۔ اور
راءی جمع رَایَةٌ میں سلامت رہتی ہے۔ کیونکہ اس کا ماقبل پہلے سے ہی الف سے
بدلا ہوا ہے۔ زائدہ نہیں ہے۔ یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔ واؤ کو ساکن
کر دیا۔ تو یَدْعُوْ ہو گیا۔ (قانون) ہر وہ واؤ اور یا جو ایک طرف پر مضموم یا
مکسور ہو اس کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اور اس کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ
یَدْعُوْ اور یَرْمِیْ اور دَاعٍ اور رَامٍ اور لَنْ یَدْعُوَ اور لَنْ یَرْمِیَ

اور اُجِیْبُوْا ادا بِسْمِ اللّٰہِ میں ساکن نہیں کیا۔ کیونکہ نہ مضموم ہے۔ اور نہ مکسور ہے۔
مُحْیِیٌ اصل میں مُحْیِوٌ تھا۔ واؤ کو یا کر دیا۔ تو مُحْیِیٌ ہو گیا۔

قانون ـ ہر وہ واؤ کہ اس کا ماقبل مکسور ہو۔ اور پانچ جگہوں
پر واقع ہو۔ اس کو یا کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ (1) اول وہ جو ہر واؤ جو ظاہر
ہو۔ اس کا ماقبل مکسور ہو جیسا کہ یُغْزَیَانِ جیسا کہ غُزِیَ (2) دوسرا وہ جو
لام کلمہ کی جگہ ہو۔ اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسا کہ مُحْیِیٌ۔ اور دُعِیَتْ اور
رَضِیَ رَضِیَتْ اور دَاعِیَۃٌ اور رَاضِیَۃٌ (3) وہ جو ہر واؤ مصدر میں
ہو۔ اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ تو اس واؤ کو الف کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ جیسا
کہ قَامَ قِیَامًا اور قَاوَمَ میں قِوَامًا میں سلامت رہا ہے۔ کیونکہ اس کے
فعل میں سلامت رہی ہے۔ رہا حَالَ حِوَالًا شاذ ہے۔ (4) وہ جو جمع
میں ہو۔ اور اس کے واحد میں سلامت نہ رہی ہو۔ جیسا کہ دِیَارٌ اور تِیَرَۃٌ
جمع کو ار اور تَارَۃٌ اور طِوَالٌ جمع طَوِیْلٌ میں سلامت رہی ہے۔ کیونکہ
اس کے واحد میں سلامت رہی ہے۔ (5) وہ جو واؤ جو جمع میں ہو اور
واحد میں ساکن ہو۔ اس کے بعد جمع الف ہو۔ جیسا کہ حِیَاضٌ جمع حَوْضٌ رہا۔
ثِیَرَۃٌ جمع ثَوْرٌ پس شاذ ہے۔ اُدْعُ اصل میں اُدْعُوْ تھا
واؤ کو حذف کر دیا۔ تو اُدْعُ ہو گیا۔ منگل ۱۸-۸-۲۰۰۹

قانون ـ ہر وہ واؤ اور یا جو طرف میں ہو۔ فعل مضارع کے اگر جازم آئے گا تو اس
کی وجہ سے گر جائے گا۔ جیسا کہ لَمْ یَدْعُ۔ لَمْ یَرْمِ۔ لَمْ یَخْشَ۔ اور اُدْعُ
اِرْمِ اِخْشَ گردان۔ ماضی معلوم۔ دَعَا دَعَوَا دَعَوْا۔ دَعَتْ ـــ
دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واؤ کی حرکت نقل کر کے اس کے ماقبل کو دے دی۔
اس کے بعد دو ساکن جمع ہو گئے۔ پہلے کو حذف کر دیا انہوں نے دُعُوْا ہو گیا۔ واؤ کو
یا کے ساتھ بدل دیا۔ کیونکہ وہ وسط کے حکم میں ہے۔ کیونکہ اس کی ضمیر مرفوع
متصل کلمہ کے حکم میں ہے۔ پس جو کچھ پہلے ہو گا۔ وہ وسط کے حکم ہو گیا۔ دلیل

اس پر کہ جب ضمیر مرفوع متصل کلمے کے حصے کے حکم میں ہے۔ کہ جیسے منصوب کی ضمیر متصل اس کے ساتھ ملتی ہے۔ تو ان دونوں کے درمیان فاصلہ جو ہے۔ وہ درست نہیں ہوتا۔ جیسے ضَرَبْتُكَ میں نے تجھے مارا۔ مستقبل معلوم۔ يَدْعُو۔ يَدْعُوَانِ۔ يَدْعُوْنَ اس میں جمع مذکر اور مونث ایک طریقے سے آتے ہیں۔ مگر یہ واؤ جمع مذکر کی ضمیر ہوا کرتی ہے۔ اور لام کلمہ ہوا کرتی ہے۔ تمام مونث میں جو جیسے يَفْعُوْنَ کے وزن پر۔ اور مذکر یَفْعُلْنَ پر۔ اور اس کا مجہول يُدْعٰى يُدْعَيَانِ ۔ يُدْعَيَانِ۔ اصل میں يُدْعَوَانِ تھا۔ واؤ کو یا کر دیا تو يدعيان ہو گیا۔ (قانون) ہر واؤ جو ثالث کلمے میں ہو۔ جب وہی واؤ چوتھے کلمہ میں آ جائے یا اس سے زیادہ اور اس کی پہلے حرف کی حرکت سے وہ اس کے منافی ہو۔ تو واؤ کو یا سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے کہ يُدْعَيَانِ۔ يُرْضَيَانِ أَعْلَيْتُ۔ أَمْتَرَيْتُ اور اسْتَعْلَيْتُ اور مُسْتَعْلَيَانِ۔ مُسْتَعْلَيَانِ۔ اور علاوةٌ میں واؤ کو یا کے ساتھ نہیں بدلا گیا۔ کیونکہ اس کا ماقبل متحرک نہیں ہے۔ رہا شَكَايَةٌ میں واؤ جو یا سے بدلی ہوئی ہے۔ حکایۃ پر محمول ہے۔ اسی طرح مصدر میں اس کے وزن پر ناقص کے ساتھ خاص ہے۔ مگر نادر طور پر۔ جیسا کہ ~~حکا~~ جِبَايَةٌ۔ سِرَايَةٌ دِرَايَةٌ۔ هِدَايَةٌ۔ وِلَايَةٌ۔ رِمَايَةٌ اور بسا اوقات اگر دلیلے واؤ آ گئی کہیں اس وزن پر تو اس واؤ کو بھی یا سے بدل دیتے ہیں۔ تاکہ شکل میں مختلف نہ ہو۔ اور یہ اسی کی مثل ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے۔ كَيْنُونَةٌ اصل میں كَوْنُونَةٌ تھا۔ واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ کیونکہ یہ وزن اجوف کے مصدر میں یا کے ساتھ غالب طور پر آتا ہے۔ چنانچہ قَيْلُولَةٌ وَ بَيْنُونَةٌ اور اس کے سوا۔ پس جو واؤ کے ساتھ آئے گا۔ تو اس کو یا کے ساتھ بدل دیا جائے گا۔

مستقبل معروف بانون ثقیلہ يَدْعُوَنَّ اس کا مجہول يُدْعَيَنَّ + يَدْعُوُنَّ اصل میں يَدْعُوُوْنَ تھا۔ واؤ الف ہو کر گر گئی۔ اور جب نون تاکید ثقیلہ اس کے ساتھ آ گیا۔ نون اعرابی گر گیا۔ دو ساکن جمع ہو گئے۔ واؤ اور نون مدغم اور واؤ کو ضمہ دے دیا تو يَدْعُوُنَّ ہو گیا۔ (قانون) ہر جگہ جہاں دو ساکن اکٹھے ہو جائیں۔ اپنی حد کے سوا اور ان میں سے پہلی واؤ جمع کی واؤ ہو اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے منافی ہو۔ تو اس کو بدلنی چاہیے ہوتا ہے۔ جیسا کہ لَا تَدْعُوُا اللّٰهَ وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ يَدْعُيِنَّ اصل

میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔ واؤ الف ہو کر گر گیا۔ تَدْعِیْنَ ہو گیا۔ جب نون تاکید ثقیلہ اکٹھے ہو گئے نون اعرابی گر گیا۔ اس کے بعد دو ساکن اکٹھے ہو گئے۔ یا اور نون مدغم اور ان سے پہلے حرف مدہ نہ تھا۔ یا کو حرکت کسرہ دے دی جیسا کہ اصل ہے۔ اسی طرح میں۔ اور اس کا ذکر عنقریب آئے گا ان شاء اللہ

پنجشنبہ ۲۰۰۹-۸-۲۲

فعل جحد مستقبل معروف۔ لَمْ یَدْعُ اس کا مجہول لَمْ یُدْعَ مستقبل معروف نفی کے ساتھ لَنْ یَّدْعُوْا اس کا مجہول لَنْ یُّدْعَیْ امر غائب معلوم لِیَدْعُ امر حاضر معروف اُدْعُ امر متکلم لِاَدْعُ لِنَدْعُ اس کا مجہول لِیُدْعَ۔ امر حاضر مجہول لِتُدْعَ امر متکلم مجہول۔ لِاُدْعَ لِنُدْعَ۔ نہی غائب معلوم لَا یَدْعُ نہی حاضر معلوم لَا تَدْعُ نہی متکلم معلوم۔ لَا اَدْعُ لَا نَدْعُ اسم فاعل دَاعٍ اسم مفعول۔ مَدْعُوٌّ ۔ مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔ اول واؤ کو دوسری واؤ میں ادغام کر دیا۔ مَدْعُوٌّ ہو گیا۔ ہر جگہ جہاں دو حرف ایک طرح کے اکٹھے آ جائیں۔ اول کو دوم میں ادغام کر دیتے ہیں۔ اور عنقریب اس کا حکم آ جائے گا۔ مضاعف کی گردانوں میں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ناقص یائی سے اور مہموز العین سے یہ ناقص یائی بھی ہے اور مہموز العین بھی ہے رَأَی یَرٰی رُؤْیَۃً نحو رَأَیْتُ رُؤْیَا یَرٰی رُؤْیَۃً فَذٰلِکَ مَرْئِیٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ رَ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَرَ مَرْئِیٌّ اصل میں مَرْءُوْیٌ تھا۔ واؤ کو یا کر دیا۔ اور یا کو یا میں ادغام کر دیا۔ اس کا ما قبل مکسور کر دیا۔ مَرْئِیٌّ ہو گیا۔ (قانون)

ہر جگہ جہاں واؤ اور یا اکٹھے آ جائیں۔ ایک کلمہ میں۔ اور ان میں سے پہلا ساکن ہو جائے۔ اور ان دونوں میں سے پہلا تبدیل شدہ نہ ہو۔ اور وہ کلمہ افعل کی تصغیر میں نہ ہو۔ اس واؤ کو یا کر دیتے ہیں۔ اور یا کو یا میں ادغام کر دیتے ہیں۔ اور اگر ان کا ما قبل ضمہ ہو۔ اس کو کسرہ دے دیتے ہیں۔ جیسا کہ مَرْمِیٌّ۔ سَیِّدٌ، اَیَّامٌ + اور تُوُیْعٌ۔ دُوَیْئِنٌ میں واؤ کو یا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ واؤ بدل ہے الف سے۔ پہلی میں اور یا سے بدلی ہوئی ہے۔ واؤ سے۔ اور دوم میں۔ + اور اُسَیْوِدٌ میں ادغام نہیں

کیا گیا۔ کیونکہ اَشْوَدُ کی تصغیر ہے۔ جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔ رہا حُیَیْوَۃٌ۔ حُیَیْوَانٌ
پر شاذ ہیں۔

اتوار ۲۳-۸-۲۰۰۹

ماضی کی گردان سے۔ رَأَى۔ رَأَيَا۔ رُءِيَ رُئِيَا مستقبل معروف يَرَى اس
کا مجہول يُرَى مستقبل معروف بانون ثقیلہ يَرَيَنَّ مجہول يُرَيَنَّ امر غائب
معروف لِيَرَ۔ لِيَرَيَا۔ لِيَرَوْا۔ مجہول اس کا امر حاضر معروف رَ۔ رَيَا۔ رَوْا امر متکلم
لَا رَ لِيَرَاه امر حاضر بانون ثقیلہ رَيَنَّ نہی غائب معروف لَا يَرَ اور اسی قیاس پر
مجہول۔ اسم فاعل رَاءٍ اسم مفعول مَرْئِيٌّ اور جیسے جو تعلیلیں کی جا چکی ہیں۔ خود یاد کرو۔
جب ان قواعد کو سامنے رکھو گے۔ تو ان شاء اللہ منشعب کے باب جو ہیں وہ پورے ہو جائیں گے
ظاہر صورت اختیار کر جائیں گے۔ باب اِفْعَال سے أَعْلَى يُعْلِي إِعْلَاءً۔ فَهُوَ
مُعْلٍ اَلْأَمْرُ مِنْهُ أَعْلِ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُعْلِ وَمِنْ مَهْمُوزِ الْفَاءِ وَالنَّاقِصِ اٰلَى يُؤْلِي۔ إِيلَاءً
فَهُوَ مُؤْلٍ وَأُولِيَ يُولَى إِيلَاءً فَذَاكَ مُولًى اَلْأَمْرُ مِنْهُ آلِ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُؤْلِ ومن
مهموز العين أَشْأَى يُشْئِي إِشْاءَةً فَهُوَ مُشْئٍ وَأُشْئِيَ يُشْأَى إِشْاءَةً فَذَاكَ مُشْأًى اَلْأَمْرُ مِنْهُ آشِ
وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُشْئِ وَكَذَالِكَ أَرَى يُرِي إِرَاءَةً فَهُوَ مُرٍ وَأُرِيَ يُرَى إِرَاءَةً فَذَاكَ
مُرًى اَلْأَمْرُ مِنْهُ أَرِ وَالنَّهْيُ لَا تُرِ عملی اس میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی ہے اور
ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ باب التفعیل کا باب سے۔ نَجَّى يُنَجِّي تَنْجِيَةً
اس کے مصدر باب ناقص اور مہموز اللام سے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے تَنْبِئَةٌ
و تبرأة وتشرئة و تشمية اور باب المفاعلة سے۔ نَاجَى يُنَاجِي مُنَاجَاةً۔
اور باب افتعال سے اِشْتَرَى يَشْتَرِي اِشْتِرَاءً اور باب انفعال سے۔ اِنْقَضَى
يَنْقَضِي اِنْقِضَاءً۔ اور باب تفعّل سے تَمَنَّى يَتَمَنَّى تَمَنِّيًا۔ تَمَنِّيٌ اصل میں
تَمَنُّوٌ تھا واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ اور یا کو پہلے کسرہ کے ساتھ بدل دیا
(قانون) ہر واؤ جو اسم متمکن میں ایک طرف واقع ہو۔ اور اس کا ماقبل مضموم ہو۔ اس
واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے ماقبل کو کسرہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ کیونکہ
ہر جگہ ایک حرف ہو۔ اس کا ماقبل مضموم ہو۔ اس ضمہ کو کسرہ کے ساتھ بدل دیتے ہیں۔ چنانچہ

تَسْتَبِقٌ تَحْتَنِ تَبْتَنِيْ ہوگیا۔ اس کے بعد تبدیلی قاعدہ کر دیا۔ تَبْتَنٌّ ہوگیا۔ اور اس کی مثل ہے۔
تَمَلْنَسِيْ اس کی جمع میں فَلَنْسُوَةٌ اور دلو کی جمع اَدْلُوٌ آتی ہے۔ اور واؤ فَلَنْسُوَةٌ میں
سلامت رہی ہے۔ کیونکہ جو آخر میں نہیں ہے۔ اور وہ یَدْعُوْا میں سلامت رہی ہے۔
کیونکہ یہ اسم متمکن ہی نہیں۔ (جان کر) درمیان میں آ جانا حرف ساکن تھا۔ ضمہ کے درمیان
اور واؤ جمع کے درمیان۔ تعلیل کرنے سے مانع نہیں ہے۔ اور وُقْرَانِ میں مانع ہے تو کہے گا
وُلِيٌّ۔ وعُصِيٌّ اس کی جمع وُلُوٌّ وعُصُوٌّ اعلال کے ساتھ۔ جس طرح عَتَوْا عُتُوًّا میں کی گئی
ہے۔ یہ بھی جائز ہوگیا کہ فا کلمہ کو عین کلمہ کے تابع کرے۔ تو کہتے تھا عِصِيٌّ۔ عِصِيٌّ ہو
گیا۔ رہا صُوًّا میں جمع سلامت رہی ہے۔ کیونکہ واؤ زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ قانون میں
کا ہے کہ ہے۔ باب افتعال اِرْعَوَى يَرْعَوِي۔ اِرْعَوُوا نَعُوو عُوا
اِرْعَوَى اصل میں ہے۔ واؤ کو واؤ میں ادغام کر دیا نہیں گیا۔ لِأَنَّ إِذَا الْإِبْدَالُ مُقَدَّمٌ
کیونکہ تبدیل کرنا یہ مقدم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح۔ تَقْوَالُ تَقْوَى۔ يَقْوَى حُوْنَ
حُوَّا لَعْتُوٌّ اور دِيْوَانٌ دُوْنٌ دِوَّانٌ اور باب استفعال اِسْتَحْيَا
يَسْتَحْيِي۔ اِسْتِحْيَاءً اور اسی قیاس پر۔

٢٤-٨-٢٠٠٩
٩-٩-١٤٣٠

لفیف مفروق کی گردانیں۔ اس کے فا کلمہ کو معتل الفاء کلمے پر قیاس کرنا چاہیے۔ اور معتل
لام کلمہ کو معتل اللام کلمہ پر قیاس کرنا چاہیے۔ یعنی جو قانون ناقص کے ہیں وہی قانون اس
کے چلیں گے۔ جیسا کہ وَقَى يَقِي وِقَايَةً آخر تک۔ اور لفیف مقرون لام کلمہ کو
معتل اللام قیاس کرنا چاہیے۔ اور عین کلمے میں اعلال نہیں کرنی چاہیے۔
احتراز بچتے ہوئے۔ کل اعلال سے مگر طَيٌّ اور طُوِيَ میں۔ جس میں واؤ اور یا اکٹھی
ہوگئی۔ اور ان دونوں میں سے ایک مقدم ہوگئی ساکن کے ساتھ۔ جیسا کہ اس کا قانون گزر چکا ہے۔
تو کہے گا۔ حَيِيَ يَحْيَى حَيَوَانًا وطَوَى يَطْوِي طَيًّا فَيَبْقَى عین سلامت رہے گی۔ اور
لام کا اعلال جیسا کہ تو نے دیکھا ہے۔ رہا آيَةٌ و رَايَةٌ یہ شاذ ہیں۔ حرف
المضاعف) مَدَّ يَمُدُّ مُدَّ۔ مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ پہلی دال کو دال

میں ادغام کر دیا۔ دوسری دال میں ادغام کر دیا۔ مَدَّ ہو گیا۔ (ثالثو ان) ہر جگہ جو دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہو جائیں۔ خواہ وہ لازم طور پر ہوں یا وہ مخرج طور پر متقارب ہوں۔ یا اول ان میں سے ساکن ہوں۔ یا دوسرا متحرک ہو۔ اور ایک ان میں سے زائد برائے الحاق کیلئے نہ ہو۔ اور ان کا ماقبل حرف مدغم نہ ہو۔ اور ایک ان میں بدلا ہوا نہ ہو۔ اور کلمہ مشابہت سے خالی ہو۔ تو اس وقت پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دینا چاہیئے۔ جیسا کہ دَبَّا رَبَّ سَبَتَّ وَلَبِثْتُ اور عَبَدْتُّ اور مَدَدُ اور سَبَبٌ میں ادغام نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ان کا کلمہ صورت اشتباہ ہونے سے خالی نہیں ہے۔ اور قُوْوِلَ میں ادغام نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ اس کا پہلے سے ہی بدلا ہوا ہے۔ اور مَدَدْنَ اور فَرَرْنَ میں ادغام نہیں کیا گیا۔ کیونکہ دوسرا حرف وہ متحرک نہیں ہے۔ اور مُقْعَدُدٌ اور شَمْلَلٌ میں ادغام نہیں کیا گیا۔ کیونکہ دوسرا حرف زائدہ ہے۔ الحاق کے لیئے۔ اور حَبَبَ میں بھی ادغام نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ ان کا ماقبل پہلے ہی مشدد ہے۔ اور تَشَنُّرِلَ میں ادغام نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ یہ دونوں حرف جمع ہیں۔ لازمی نہیں ہیں۔ اور حَیِیَ میں ان میں سے جہاں متحرک بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اور بدلا بھی جا سکتا ہے۔ ادغام بھی جائز ہے اور اظہار بھی جائز ہے۔ بخلاف اس کے جو کہ حیی پہلا اس کا ساکن ہے۔ ادغام واجب ہو گیا۔ جان کہ ہر جگہ دو حرف ایک جنس سے اکٹھے آ جائیں۔ تو ان میں سے ایک طریقے سے تخفیف کرتے ہیں۔ ادغام کے ساتھ۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ اور حذف کے ساتھ اور یہ دو قسم کا ہے۔ سماعی۔ جیسا کہ ظَلْتُ جو اصل میں ظَلِلْتُ تھا۔ اور قیاسی تَشَنَّزِلُ تھا۔ جو اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔ اور بدلنے کے ساتھ۔ اور یہ بھی دو قسم پر ہے۔ سماعی۔ جیسا کہ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا کہ جو اصل میں دَسَّسَهَا تھا۔ اور قیاسی۔ جیسا کہ شَشْرَازٌ کی طرح ہے۔ جو اصل میں شِشْرَازٌ تھا۔ اور دِیْمَاسٌ جو اصل میں دِمَّاسٌ تھا۔ اور دِیْوَانٌ جو اصل میں دِوَّانٌ تھا۔ تَقْوٰی کی مانند تھا۔ جو اصل میں تَقْوُوْ تھا ادغام نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ بدل دینا مقدم ہے ادغام پر۔ ایک حرف ہوئے اس پر دونوں کو آ سکتے ہیں۔ اور یَکُدُّ جو اصل میں یَکْدُدُ تھا۔ اول دال کی حرکت نقل کر کے

ما قبل کو دے دی۔ پھر دال کو دوسری دال میں ادغام کر دیا تو مُدٌّ ہو گیا۔

منگل ۹-۲-۸-۹۵

(قانون) ہر جگہ دو حرف متحرک ایک جنس سے اکٹھے آ جائیں۔ ان کا ما قبل ساکن ہو۔ پہلے حرف کی حرکت اس کے ما قبل کو دینی چاہیئے۔ یَمُدُّ اور یَکِفُلُّ کہ اصل میں یَمْدُدُ اور اور یَکْفِلُلُ تھا۔ پہلے حرف کی حرکت کو ما قبل کو دے دی اور عین کلمہ کو اور لام کلمہ کو میں ادغام کر دیا۔ یَمُدُّ اور یَکِفُلُّ ہو گیا۔ مُدَّ اصل میں اُمْدُدْ تھا۔ پہلی دال کی حرکت ما قبل کو دے دی۔ ہمزہ کو حذف کر دیا ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے اور لام کلمہ کو حرکت ضمہ کی دے دی۔ اس کے بعد ادغام کر دیا۔ تو مُدَّ ہو گیا۔ (قانون)

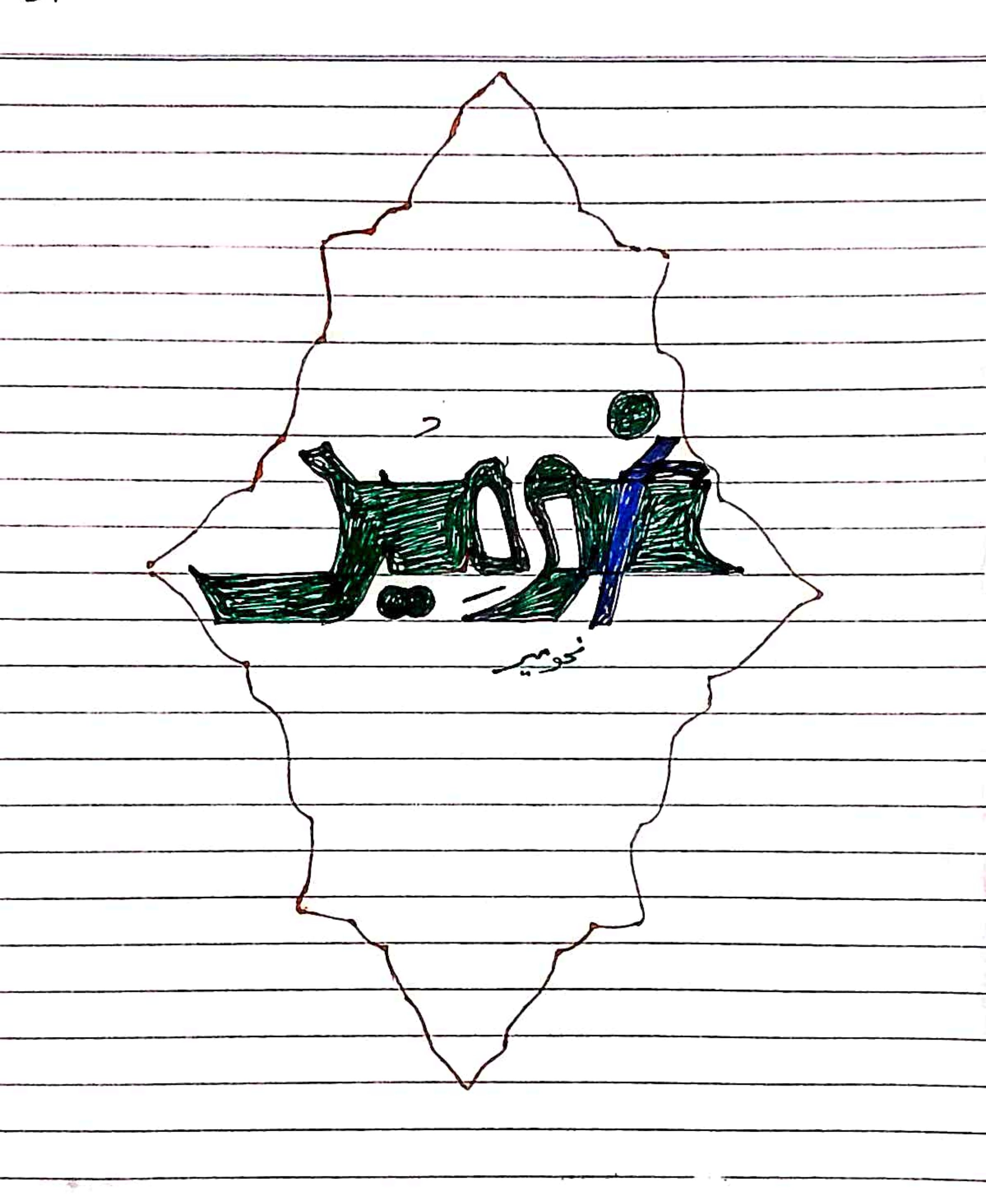
ہر جگہ جو دو حرف ساکن جمع آ جائیں۔ اپنی غیر حد پر۔ اور ان کا پہلا حرف مَدَّہ نہ ہو۔ تو حرف کی آخری حرف کو حرکت دے دیتے ہیں۔ اور اصل اس میں کسرہ ہے۔ مگر کسی عارضی کی وجہ سے۔ واؤ جمع کو ضمہ دے دیا جاتا ہے۔ جیسے لَیُخْرُوْنَّ۔ اور فتح دیا جاتا ہے الم اللہ۔ اور تینوں وجہیں جائز ہو جاتی ہیں۔ کسرہ کھینچنے میں کیونکہ یہ اصل ہے۔ اور فتح اس لیئے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں آسانی ہے۔ اور ضمہ دیا جاتا ہے اتباع کے لیئے۔ مگر یہ کہ جب اس کو ضمیر غائب دی ہے غائبہ کی۔ تو اس صورت میں ضمہ پہلے دیا جاتا ہے۔ جیسے مُدُّہٗ اور فتح دوسری صورت میں دی جاتی ہے۔ جیسے مُدَّہَا اکثریت کے قانون کے مطابق۔ اور یہ نہیں ہوتا مگر ایک ہی طریقے کے مطابق۔ اور مُدِّہٖ کسرہ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ تعلیل طور پر۔ جان کر ادغام کے بہت سارے احکام ہیں۔ اگر تفصیل سے بیان کیئے جائیں تو یہ باب اس کا احتمال نہیں رکھتے۔ اس وجہ سے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور جان تو کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت کرے کہ افتعال کی تا مختص احکام کے ساتھ۔ جن کو نہیں لیا جا سکتا۔ جن کا ہم نے ذکر کر دیا۔ اور حاجت جو ہے وہ کلی طور پر بیان کرتی ہے۔ لہذا ہم نے ان کو ذکر کرنا شروع کر دیا ہے۔ جان کہ اللہ تعالیٰ تجھے نیک بخت کرے۔

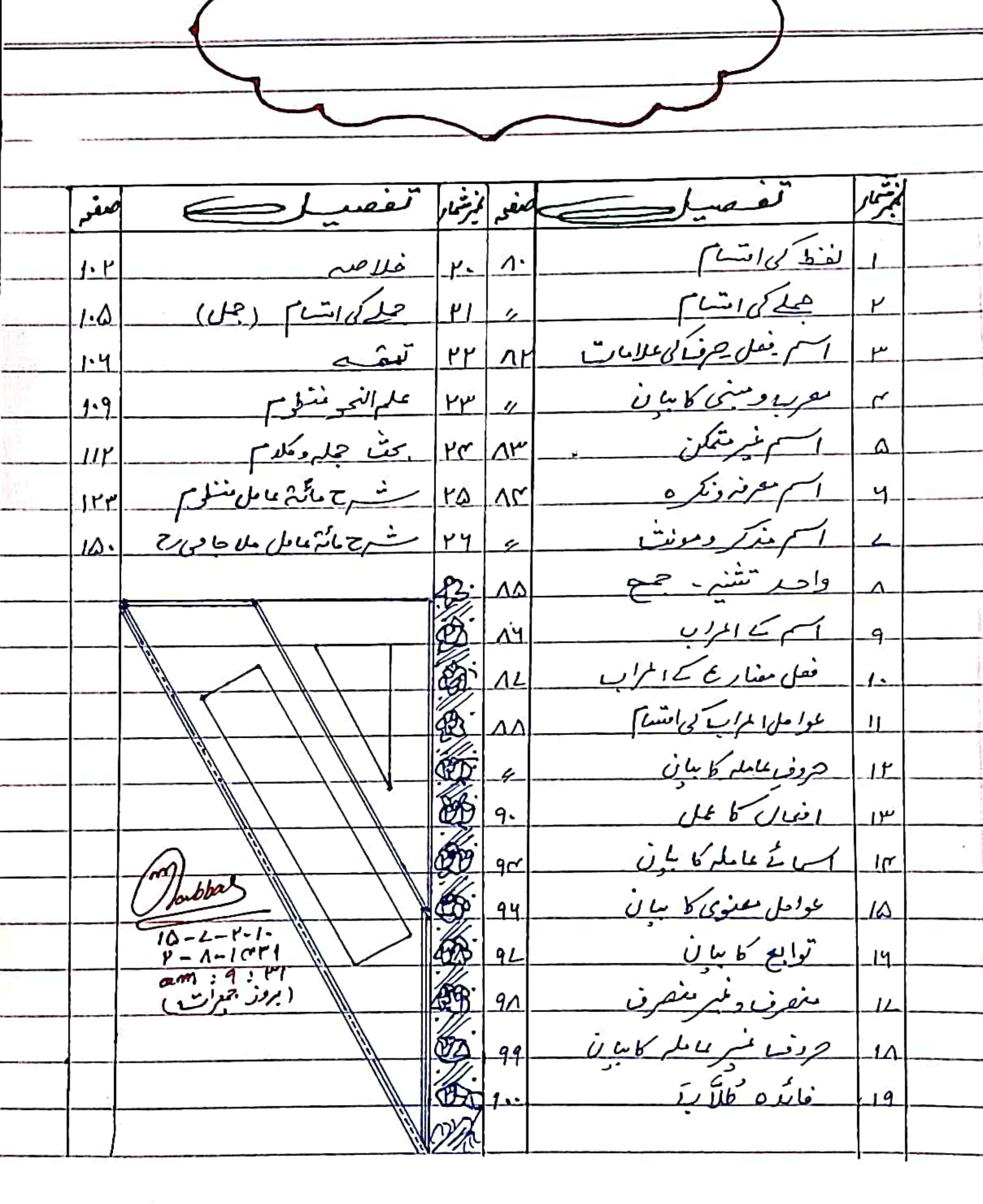
کہ جب فا کلمہ کی جگہ۔ باب افتعال میں۔ حروف مطبقہ میں سے کوئی آ جائے۔ وہ یہ ہیں۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ تا کو طا سے بدل دیتے ہیں۔

لیکن طا کے ساتھ ادغام بھی ہوتا ہے۔ جیسے اِطَّلَبَ اور ظاد کے ساتھ ادغام لیکن ان
میں سے ایک کو دوسری کے ساتھ بدل دیا جاتا ہے۔ مگر ظاہر کیا جاتا ہے اس کو۔ جیسے
اِظَّلَمَ وَاِطَّلَمَ اِصْطَلَمَ اور صاد کا ساتھ۔ ظاہر کرنا بھی جائز ہے اور ادغام بھی جائز
ہے۔ اس کو صاد کے ساتھ بدل دیا جائے، نہ کہ کوئی اور طریقہ۔ جیسے اِصْطَبَرَ۔ اور
اِصَّبَرَ اور ضاد کے ساتھ اِضْطَرَبَ اور اِضَّرَبَ۔ اور جیسے اِطَّجَعَ میں اِضْطَجَعَ
جیسے دال۔ ذال۔ زا ہو۔ جائز ہوگا کہ تا کو دال کے ساتھ بدل دیں۔ لیکن دال
کے ساتھ ادغام بھی ہوگا۔ جیسے اِدَّعٰی۔ اور اگر ذال کے ساتھ ہو تو ادغام بھی جائز
ہے۔ اور ظاہر کرنا بھی جائز ہے۔ ایک کو دوسرے سے بدل دیا۔ جیسے اِذْدَکَرَ اور اِذَّکَرَ
اور اسی طرح زا کے ساتھ۔ اِزْدَانَ وَازدان اور لیکن اس میں جائز نہیں۔ اِدَّانَ
اور جب ثا ہوگا۔ ادغام کرنا چاہیے۔ ان میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ بدل دینے میں
جیسے اِثَّارَ۔ اِثَّارَا اور اظہار جائز نہیں ہے۔ اور جب سین ہو۔ اظہار اور ادغام
دونوں جائز ہوں گے۔ دوسرا کو پہلے کے ساتھ بدلتے ہیں۔ جیسے اِسْتَمَعَ وَاِسَّمَعَ اور
نہیں جائز ہے سین کو تا سے بدل کر اِتَّسَعَ پڑھنا۔ اور جب عین کلمہ کی جگہ تا
واقع ہو۔ یا صاد۔ اظہار اور ادغام جائز ہیں۔ اور فعل ماضی کے فا کلمہ میں فتح
بھی جائز ہے اور کسرہ بھی جائز ہے۔ اور جیسے اِقْتَتَلُوْا وَقَتَّلُوْا اور اِخْتَصَمُوْا
خَصَّمُوْا اور اسی طرح فعل مستقبل میں۔ مگر بے شک مسکون کے ساتھ جائز ہے
مستقبل میں۔ جیسے یخصمون اور اسم فاعل میں اور اسم مفعول میں مضموم دیا جاتا ہے
اتباع کے لیے۔ چنانچہ۔ مقتلون اور تفعل اور تفاعل میں جیسے جب فا کلمہ کی جگہ
تا آ جائے۔ اور یا تا کو جائز ہوگا کہ اس کو ساکن کر دیں۔ اور اس کے بعد ادغام کر دیں
اور الف وصلی اس کے اول میں لے آئیں۔ جیسا کہ اِطَّهَّرَ اور اِثَّاقَلَ

ختم شد

جمعرات ۲۷-۱-۲۰۰۹
۵-۹-۱۴۳۰


نحومیر
نحو میر



Muhabbat

۱۵-۷-۲۰۱۰

۲-۸-۱۴۳۱

am ۹:۳۱

(بروز جمعرات)

(نحو میر)

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین ۵

حمد وثنا کے بعد بیان جان کر راہنمائی کرے تجھے اللہ تعالیٰ ۔ کہ یہ مختصر ہے معنوظ علم نحو میں تاکہ ابتدائی طالب علم کو لغت کے مفردات کو حفظ کرنے کے بعد اور اشتقاق کی معرفت علم صرف کی جو مہمات ہیں ان کو محفوظ کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ عربی کی ترکیب کی کیفیت کی طرف راستہ دکھاتی ہے ۔ اور جلدی مُعْرَبْ اور مَبْنِیْ کے پہچاننے میں ۔ اور پڑھنے کے ملکے میں طاقت دیتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اور اس کی مدد کے ساتھ

فصل نمبرا لفظ جان کہ عربی زبان میں استعمال کیا جانے والا لفظ دو قسم پر ہے ۔ (۱) مُفْرَدْ (۲) مُرَکَّبْ مُفْرَدْ ایسا لفظ ہوتا ہے ۔ جو تنہا دلالت کرتا ہے ایک معنی پر ۔ یہ لفظ مُفْرَد کی تعریف ہے ۔ اور اس کو کلمہ کہا جاتا ہے ۔ اور کلمہ تین قسم پر ہے ۔ (۱) اسم جیسے رَجُلٌ ۔ (۲) فعل جیسے ضَرَبَ (۳) حرف جیسے ھَلْ ۔ جس طرح کہ علم صرف میں معلوم ہو چکا ہے ۔

رہا مرکب وہ ایسا لفظ ہوتا ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے حاصل ہوا ہو ۔ اور مرکب دو قسم پر ہے ۔ (۱) مفید اور (۲) غیر مفید ۔ مرکب مفید وہ ہے جب کہنے والا ۔ خاموشی اختیار کرے ۔ سننے والے کو کوئی خبر یا کوئی طلب معلوم ہو ۔ اور اس کو جملہ کہتے ہیں اور اس کا تیسرا نام کلام ہے ۔ پس جملہ دو قسم پر ہے ۔ (۱) خبریہ (۲) انشائیہ ۔

لیفتہ ۱۲-۹-۲۰۰۹ = ۲۱-۹-۱۴۳۰

فصل ۲ جملہ خبریہ ۔ جملہ خبریہ وہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے ۔ اور وہ دو قسم پر ہے ۔ (۱) اول وہ جو جس کا پہلا حصہ اسم ہو ۔ اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں ۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ زید عالم ہے ۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کا نام مُسْنَدْ الیہ ہے ۔ اور اس کو مُبْتَدَا کہتے ہیں ۔ اور دوسرا حصہ مُسْنَدْ ہے ۔ اُس کو خبر کہتے ہیں ۔ (۲) دوسرا وہ جو جس کا جز اول فعل ہوتا ہے ۔ اور اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں ۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ زید نے مارا اس کا پہلا حصہ مُسْنَد ہے ۔ اور اس کو فعل کہتے ہیں ۔ اور دوسرا جز مُسْنَدُ الیہ ہے ۔ اور اس کو فاعل کہتے ہیں جان کہ مُسْنَد حکم ہے ۔ اور مُسْنَدُ الیہ وہ ہوتا ہے جس پر حکم لگایا جائے ایسا اسم مسند الیہ و مسند

الیہ دونوں طرح بن سکتا ہے۔ اور فعل جو ہے وہ مسند ہوتا ہے۔ مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ ــــــ (۲) جان کہ جملہ انشائیہ وہ ہے کہ کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے۔ اور وہ چند قسم پر ہے۔ (۱) امر جیسے اِضْرِبْ (۲) نہی جیسے لَا تَضْرِبْ (۳) استفہام جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (۴) تمنی جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (۵) ترجی جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (۶) عقود جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ (۷) ندا جیسے يَا اَللّٰهُ (۸) عرض جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا (۹) قسم جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا (۱۰) تعجب جیسے مَا اَحْسَنَهُ وَاَحْسِنْ بِهٖ ــــ

۱۳-۹-۲۰۰۹ = ۲۲-۹-۱۴۳۰ اتوار (PM ۴:۴۵-۳۶)

فصل۔ غیر مفید مرکب کا۔ جان کہ مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا خاموشی اختیار کرے سننے والے کو کوئی خبر یا کوئی طلب حاصل نہ ہو۔ اور وہ تین قسم پر ہے۔ (۱) اول مرکب اضافی جیسے غُلَامُ زَيْدٍ۔ پہلے جز کو مضاف کہتے ہیں۔ اور دوسرا جز کو مضاف الیہ اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ (۲) مرکب بنائی وہ ہے۔ کہ دو اسموں کو ایک کر دیا جائے اور اسم دوم متضمن حرفی ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ کہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ ہوا ہے۔ واؤ کو حذف کر دیا اور دو اسموں کو ایک کر دیا۔ اور ہر دو جز مبنی بر فتح ہو۔ اِلَّا اِثْنَا عَشَرَ جو جز اول معرب ہے۔ (۳) مرکب منع صرف وہ ہے دو اسم کو ایک کر دیا جائے اور اسم دوم متضمن حرفی نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكَّ وَحَضْرَمَوْتُ کہ جز اول مبنی بر فتح ہے اکثر علماء کے مذہب ہیں۔ اور جز دوم معرب۔ جان کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جز جملے کا حصہ ہوتا ہے جیسے غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ اور عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا و جَاءَ بَعْلَبَكُّ ــــ

۱۴-۹-۲۰۰۹ = ۲۳-۹-۱۴۳۰ پیر

فصل نوٹ: کوئی بھی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ لفظاً جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ اور زَيْدٌ قَائِمٌ یا تقدیرًا۔ اِضْرِبْ جو اَنْتَ اس مستتر ہے۔ اور اس سے زیادہ ہو سکتا ہے اور بیشتر کی کوئی حد نہیں۔ جان کہ جب جملہ کے کلمات زیادہ ہو جائیں۔ تو اس جملے میں دیکھنا چاہیے

اسم - فعل - حرف کون ہے۔ اور دیکھیں کہ معرب ہے۔ یا مبنی ہے۔ اور عامل ہے یا معمول
اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ کلمات کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کیا ہے۔ تاکہ مسند اور مسند الیہ
ظاہر ہو جائیں۔ اور جملہ کا معنیٰ تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائیگا۔

۱۵-۹-۲۰۰۹ - ۲۴-۹-۱۴۳۰ منگل AM ۱۰-۴۵

فصل - اسم کی علامات۔ جان کہ اسم کی علامات وہ ہیں کہ جس کے شروع میں
الف ولام یا حرف جر ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ وَ بِزَیْدٍ یا اُس کے آخر میں تنوین ہو
جیسے زَیْدٌ یا مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا
مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مثنیٰ ہو جیسے رَجُلَانِ
یا مجموع ہو جیسے رِجَالٌ یا موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے متحرک اس
کے ساتھ ہو جیسے ضَارِبَۃٌ۔ **فعل کی علامات۔** فعل کی علامات وہ ہیں کہ جس
کے شروع میں قد ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ یا سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ۔ یا سوف
ہو۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جزم ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل اس کے
ساتھ ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ یا تائے ساکن جیسے ضَرَبَتْ یا امر ہو۔ جیسے اِضْرِبْ
یا نہی ہو۔ جیسے لَا تَضْرِبْ اور علامت حرف وہ ہیں۔ کہ ایک علامت علامات اسم و
فعل اس میں نہ ہو

۱۷-۹-۲۰۰۹ : ۲۶-۹-۱۴۳۰ جمعرات

فصل معرب و مبنی = جان کہ تمام کلمات عرب دو قسم پر ہیں۔ معرب اور مبنی
معرب وہ ہے کہ جس کا آخر عوامل کے اختلاف کے ساتھ مختلف ہو جیسے زَیْدٌ میں۔
جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ رَأَیْتُ زَیْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ جَاءَ عامل ہے۔ اور زَیْدٌ معرب ہے
اور ضمہ اعراب ہے۔ اور دال اعراب کی جگہ اور مبنی وہ ہوتا ہے کہ جس کے آخر عوامل
کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے هٰؤُلَاءِ جو رفع نصب اور جر کی حالت میں برابر ہے۔ (فصل)
جان کہ تمام حروف مبنی ہیں۔ اور فعلوں میں سے فعل ماضی مبنی ہے۔ (امر حاضر) اور فعل مضارع
معرب ہے۔ اور جب اس کے ساتھ نون تاکید جمع مونث اور کبھی مبنی ہے۔ جان کہ اسم غیر
متمکن مبنی ہے۔ اور اسم متمکن معرب ہے۔ شرط یہ ہے وہ جو ترکیب میں آرہا ہو۔

اور فعل مضارع معرب ہے۔ بشرطیکہ جمع نون مونث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ پس کلام عرب میں ان دو چیزوں سے زیادہ معرب نہیں ہے باقی تمام مبنی ہیں۔ اور اسم غیر متمکن وہ ہوتا ہے جو اصلی مبنی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ مبنی اصل میں تین چیزیں ہیں۔ فعل ماضی امر حاضر معروف اور تمام حروف اور اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

ہفتہ ۲۸-۹-۱۴۳۰ = 19-9-2009

فصل اسم غیر متمکن : جان کہ اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں۔ **(۱) مُضْمَرَات** جیسے اَنَا میں مرد اور عورت اور ضَرَبْتُ میں نے مارا اِیَّایَ خاص میرے لئے۔ ضَرَبَنِیْ اس نے مجھے مارا۔ اور لِیْ میرے لئے۔ اور یہ ستر ضمیریں ہیں۔ (۱) جو وہ مرفوع متصل ضمیر مرفوع متصل فاعل کی وہ ضمیر جو فعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا۔ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ۔ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ۔ (۲) جو وہ مرفوع منفصل فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ هُوَ هُمَا۔ هُمْ۔ هِيَ هُمَا هُنَّ۔ (۳) اور جو وہ منصوب متصل۔ مفعول کی وہ ضمیر جو فعل کے ساتھ ملی ہوئی ہو جیسے ضَرَبَنِیْ۔ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا۔ ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا۔ ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا۔ ضَرَبَهُمْ۔ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا۔ ضَرَبَهُنَّ (۴) اور جو وہ منصوب منفصل۔ مفعول کی وہ ضمیر جو فعل کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو۔ اِیَّایَ اِیَّانَا۔ اِیَّاكَ۔ اِیَّاكُمَا۔ اِیَّاكُمْ اِیَّاكِ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُنَّ اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا۔ اِیَّاهُمْ۔ اِیَّاهَا۔ اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ (۵) جو وہ مجرور متصل۔ مضاف الیہ کی وہ ضمیر جو حرف جر سے ملی ہوئی ہو۔ لِیْ۔ لَنَا۔ لَكَ۔ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ۔ لَهَا۔ لَهُمَا۔ لَهُنَّ

(۲) دوم اسمائے اشارات

ذَا۔ ذَانِ۔ ذَیْنِ۔ تَا۔ تِیْ۔ تِهْ۔ ذِهْ۔ ذِهِیْ۔ تِهِیْ۔ تَانِ۔ تَیْنِ۔ اُولَاءِ۔ اُولٰی۔

(۳) سوم اسمائے موصولہ ۔ اَلَّذِیْ۔ اَلَّذَانِ۔ وَاللَّذَیْنِ۔ وَالَّذِیْنَ اَلَّتِیْ۔ اَللَّتَانِ۔ اَللَّتَیْنِ۔ وَاللَّاتِیْ۔ وَاللَّوَاتِیْ۔ مَا۔ مَنْ۔ وَاَیٌّ۔ وَاَیَّةٌ۔ اور الف لام اسم فاعل اور مفعول میں اَلَّذِیْ کے معنی میں ہے۔ اَلضَّارِبُ۔ وَالْمَضْرُوْبُ اور ذو

جیسے جَاۤءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ جان کہ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ
معرب ہیں۔ چہارم **اسمائے افعال**۔ اور وہ دو قسم پر ہیں۔ اور امر حاضر کے معنی میں
جیسے رُوَیْدَ اور بَلْہَ وَحَیَّھَلْ اور ھَلُمَّ۔ اور دوسرا فعل ماضی کے معنی میں جیسے
ھَیْھَاتَ اور شَتَّانَ۔ **پنجم اسمائے اصوات** جیسے اُحْ اُحْ۔ اُفْ
بَخْ نَخّ اور غَاقِ
ہفتہ ۶-۱۰-۱۴۳۰ = ۲۶-۹-۲۰۰۹

ششم اسمائے ظروف۔ اسم ظرف وہ ہے کہ جو کام جس وقت میں یا جگہ میں ہوا ہے جگہ ہو تو
وہ ظرف مکان کہلاتا ہے اور جہاں وقت کا ذکر ہوا ہے وہ ظرف زمان ہوں گے۔ جیسے اِذْ۔ اِذَا
مَتیٰ۔ کَیْفَ۔ اَیَّانَ۔ اَمْسِ۔ مُذْ۔ مُنْذُ۔ قَطُّ۔ عَوْضُ۔ قَبْلُ۔ بَعْدُ۔ یہ اس وقت ہے جب یہ
مضاف ہو۔ اور مضاف الیہ محذوف معنوی ہو۔ اور ظرف مکان۔ جیسے حَیْثُ۔ قُدَّامُ۔ تَحْتُ
فَوْقُ۔ یہ اس وقت مبنی ہوں گے جب مضاف ہوں۔ اور مضاف الیہ محذوف معنوی ہو۔
ہفتم اسمائے کنایات۔ جیسے کَمْ۔ کَذَا عدد سے کنایہ۔ دوم کَیْتَ ذَیْتَ بات چیت
سے کنایہ۔ **ہشتم مرکب بنائی** جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔ اتوار ۷-۱۰-۱۴۳۰ = ۲۷-۹-۲۰۰۹

فصل اسم معرفہ و نکرہ۔ جان کہ اسم کی تقسیم دو قسم پر ہے ① معرفہ (۲) نکرہ۔ معرفہ
وہ ہے۔ جو ~~اضافت~~ کسی معین چیز کیلئے بنایا گیا ہو۔ اور وہ سات قسم پر ہے۔ ۱۔ مضمرات
(۲) نام جیسے زَیْدٌ و عُمَرُ۔ (۳) اسمائے اشارات (۴) چہارم اسمائے موصولہ اور یہ دونوں اقسام
کو مبہمات کہتے ہیں (۵) معرفہ ندا کے ساتھ جیسے یَا رَجُلُ (۶) الف لام کے ساتھ جیسے اَلرَّجُلُ
(۷) مضاف۔ جو ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جائے جیسے۔ غُلَامُہٗ۔ غُلَامُ زَیْدٍ۔ غُلَامُ
ھٰذَا۔ غُلَامُ الَّذِیْ۔ بِسَنَدِیْ۔ غُلَامُ الرَّجُلِ۔ ② نکرہ وہ ہے۔ جو کسی غیر معین چیز کیلئے بنایا گیا ہو۔
جیسے رَجُلٌ۔ فَرَسٌ۔
(منگل) ۱۶-۱۰-۱۴۳۰ = ۶-۱۰-۲۰۰۹

اسم مذکر و مونث۔ جان کہ اسم دو قسم پر ہے۔ مذکر اور مونث۔ مذکر وہ ہے جس میں تانیث
کی علامت نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ۔ اور مونث وہ ہے کہ اس میں علامت مونث ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ
اور علامات تانیث چار ہیں۔ (۱) ۃ جیسے طَلْحَۃٌ (۲) الف مقصورہ حُبْلیٰ۔ (۳) الف ممدودہ
حَمْرَاءُ (۴) تائے مقدرہ اَرْضٌ جو اصل میں اَرْضَۃٌ ہوتی ہے۔ اُرَیْضَۃٌ کیونکہ اس کی

اسموں کی طرف لے جاتی ہے۔
تصغیر اپنے خود اپنی اصل پر اور آل معانی کو مونث سماعی کہتے ہیں۔
جان کہ مونث دو قسم پر ہے۔ حقیقی اور لفظی (۱) حقیقی وہ ہے کہ جس کے مقابلے میں کوئی جاندار نر ہو جیسے امرأۃ جو مقابلے میں رجل ہے۔ اور ناقۃ کہ اس کے مقابلے میں جمل ہے۔ (۲) اور لفظی وہ ہے کہ جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے ظلمۃ اور قوۃ

پیر ۵ ۔ ۱۴-۱۰-۱۴۳۰ = ۵-۱۰-۲۰۰۹

اسم کی تین اقسام۔ واحد۔ مثنی۔ مجموع۔ جان کہ اسم تین قسم پر ہے۔
۱. واحد ۲. مثنی ۳. مجموع۔ واحد اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رجل اور مثنی وہ اسم ہے۔ جو دو پر دلالت کرے۔ وہ جو الف یا یاء اس کے آخر میں ماقبل مفتوح اور اس کے آخر میں نون مکسور ہو جیسے رجلان اور رجلین۔ (۳) مجموع وہ ہے۔ جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اور اس کے واحد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو۔ لفظاً جیسے رجال یا تقدیراً جیسے فلک جو اس کا واحد بھی فلک ہے۔ قفل کے وزن پر اور اس کی جمع بھی فلک ہے اسد کے وزن پر۔ جان کہ لفظی اعتبار سے جمع دو قسم پر ہے۔ (۱) جمع تکسیر اور (۲) جمع تصحیح۔ (۱) جمع تکسیر وہ ہے کہ جس کی واحد میں بنا سلامت نہ رہے۔ جیسے رجال۔ مساجد۔ اور جمع تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماعی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں رباعی اور خماسی فعالل کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے جعفر۔ جعافر اور جحمرش۔ جحامر اور پانچویں حرف کو حذف کر دیتے ہیں۔ (۲) جمع تصحیح وہ ہے کہ جس میں واحد کی بنا سلامت رہے۔ اور وہ دو قسم پر ہے (۱) جمع مذکر (۲) جمع مونث۔ (۱) جمع مذکر وہ ہے کہ جس میں واو کا ماقبل مضموم اور یاء کا ماقبل مکسور اور آخر میں نون مفتوح ہو۔ (۲) جمع مونث وہ ہے۔ کہ اس کے آخر میں الف اور تاء آ جائے جیسے مسلمات۔

جمعرات ۱۵-۱۰-۱۴۳۰ = ۸-۱-۲۰۰۹

جان کہ معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسم ہیں۔ (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔ (۱) جمع قلت وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔ اور اس کی چار قسمیں ہیں (۱) افعُل۔ اکلُب (۲) افعال۔ اقوال (۳) افعِلۃ۔ اعمِدۃ (۴) فِعلۃ۔ غِلمۃ (۲) اور جمع کثرت وہ ہے جو دس یا دس سے زیادہ

زیادہ پر اطلاق کرے۔ اور ۱۶ وزن ان چھ اقسام کے علاوہ ہیں۔

منگل ۱۳۰–۱۰–۲۰۰۹ = ۲۳–۱۰–۱۴۳۰

اسم کے اعراب

جان کر اسم کے اعراب تین ہیں۔ پیش۔ زبر۔ زیر

اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے (۱۶) سولہ قسمیں ہیں۔ **اول** ۔ مفرد منصرف صحیح جیسے زَیْدٌ **دوم** ۔ مفرد منصرف جاری مجرای صحیح جیسے دَلْوٌ **سوم** ۔ جمع مکسر منصرف جیسے رِجَالٌ ان کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالت جر کسرہ کے ساتھ یعنی پیش دینے والا آئے گا تو پیش دے گا۔ زبر دینے والا آئے گا تو زبر دے گا۔ زیر دینے والا آئے گا تو زیر دے گا جیسے۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ دَلْوٌ۔ وَ رِجَالٌ اور رَأَیْتُ زَیْدًا وَ دَلْوًا وَ رِجَالًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ دَلْوٍ وَ رِجَالٍ **چہارم** جمع مونث سالم اس کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی جری کسرہ کے ساتھ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ وَرَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

بدھ ۱۴–۱۰–۲۰۰۹ = ۲۴–۱۰–۱۴۳۰

پنجم ۔ غیر منصرف وہ اسم ہے کہ جس میں منع صرف کے دو سبب ہوں۔ منع صرف کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کو پھرنے سے روکتا ہے۔ اس پر تنوین بھی نہیں آتی اور کسرہ بھی نہیں آتی۔ اور اسباب منع صرف نو (۹) ہیں۔ (۱) عدل۔ (۲) وصف۔ (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع۔ (۷) ترکیب ۸۔ فعل کا وزن (۹) الف اور نون زائد۔ جیسے عُمَرُ۔ اَحْمَرُ۔ طَلْحَةُ۔ زَیْنَبُ۔ اِبْرَاهِیْمُ۔ مَسَاجِدُ۔ مَعْدِیْکَرِبُ۔ اَحْمَدُ۔ عِمْرَانُ اس کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی جری فتحہ کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ عُمَرُ وَرَأَیْتُ عُمَرَ۔ وَمَرَرْتُ بِعُمَرَ

جمعرات ۱۵–۱۰–۲۰۰۹ = ۲۵–۱۰–۱۴۳۰

ششم ۔ اسمائے ستہ مکبرہ اس وقت میں جب متکلم یائے کے بغیر ہوں۔ جیسے اَبٌ۔ اَخٌ۔ حَمٌ هَنٌ فَمٌ ذُومَالٍ حالت رفعی واؤ کے ساتھ اور حالت نصبی الف کے ساتھ حالت جری یا کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ اَبُوْكَ وَرَأَیْتُ اَبَاكَ وَمَرَرْتُ بِاَبِیْكَ۔ **ہفتم** مثنیٰ جیسے رَجُلَانِ **ہشتم** ۔ کِلَا وَ کِلْتَا ضمیر کے ساتھ مضاف **نہم** ۔ اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ حالت رفعی الف کے ساتھ حالت نصبی اور جری یا ماقبل مفتوح ہوگی۔ جیسے جَاءَ رَجُلَانِ وَکِلَاهُمَا وَ اِثْنَانِ۔ وَرَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وَکِلَیْهِمَا وَ اِثْنَیْنِ۔ وَمَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَکِلَیْهِمَا وَ اِثْنَیْنِ۔ **دہم** ۔ جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ

یازدہم - اُولُوْ دوازدہم - عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ حالت رفعی واؤ ماقبل
مضموم اور حالت نصبی وجری یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگی۔ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَ
اُولُوْ مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَرَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا وَ
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا **سیزدہم** - اسم مقصور وہ اسم
ہے کہ اس کے آخر میں الف مقصورہ ہوگا۔ جیسے مُوْسٰی **چہاردہم** - غیر جمع مذکر سالم
مضاف یا متکلم کی طرف جیسے غُلَامِیْ حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ اور حالت
نصبی تقدیری فتح کے ساتھ اور حالت جری تقدیری کسرہ کے ساتھ اور لفظ ہمیشہ برابر
ہوتے ہیں۔ جیسے جَاءَ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ وَرَاَیْتُ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ وَمَرَرْتُ بِمُوْسٰی
وَغُلَامِیْ **پانزدہم** - اسم منقوص وہ اسم ہے کہ اس کے آخر میں یا ماقبل مکسور ہوگا۔
جیسے قَاضِیْ اس کی حالت رفعی تقدیری ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی لفظی فتح کے ساتھ
اور اس کی حالت جری تقدیری کسرہ کے ساتھ ہوگی۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ وَرَاَیْتُ الْقَاضِیَ
وَمَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ **شانزدہم** جمع مذکر سالم یا متکلم کی طرف مضاف جیسے مُسْلِمِیَّ
اس کی حالت رفعی تقدیری واؤ کے ساتھ ہوگی۔ اور حالت نصبی وجری یا ماقبل مکسور کے ساتھ
ہوگی۔ جیسے هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ جو اصل میں مُسْلِمُوْنَ ہوا ہے۔ نون اضافت کے ساتھ گر گیا
واؤ اور یا جمع ہوگئے تھے۔ پہلے واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ اور یا کو یا میں ادغام کر دیا۔ تو مُسْلِمِیَّ
ہوگیا۔ پھر میم کا ضمہ کو کسرہ کے ساتھ بدل دیا۔ وَرَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

ہفتہ ــ ۳۰ ـ ۱۱ ـ ۱۸ = ۲۰۰۹ ـ ۱ ـ ۲۴

فعل مضارع کے اعراب

جان کہ فعل مضارع کے اعراب تین ہیں (۱) رفع - (۲) نصب (۳) جزم۔ فعل مضارع کی اعراب کے
اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔ (۱) **صحیح مجرد** مرفوع کیسا ضمیر بارز تثنیہ وجمع مذکر اور
واحد مؤنث حاضر اس کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ ہوگی۔ اور حالت نصبی فتح کے ساتھ۔ اور جزم
سکون کے ساتھ۔ جیسے هُوَ يَضْرِبُ وَلَنْ يَضْرِبَ وَلَمْ يَضْرِبْ **دوم مفرد معتل واوی**۔
جیسے يَغْزُوْ اور یائی جیسے يَرْمِيْ اس کی حالت رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی
لفظی فتح کے ساتھ اور جزم لام حذف کے ساتھ جیسے۔ هُوَ يَغْزُوْ وَيَرْمِيْ وَلَنْ يَغْزُوَ وَلَنْ

یَرْمِیْ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یَرْمِ ۔ **سوم مفرد معتل اللام** ۔ جیسے یَرْضٰی اس کی حالت
رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ ہوگی ۔ حالت نصبی تقدیری فتحہ کے ساتھ اور حالت جزم لام
کے حذف کے ساتھ جیسے ھُوَ یَرْضٰی وَلَنْ یَّرْضٰی وَلَمْ یَرْضَ

۲۸-۱۰-۲۰۰۹ = ۹-۱۱-۱۴۳۰ بدھ

فصل عوامل الاعراب

جان کہ عوامل الاعراب دو قسم پر ہیں (۱) لفظی
(۲) معنوی ۔ لفظی تین قسم پر ہے
۱ ۔ حروف (۲) افعال ۔ (۳) اسماء ۔
اور ان کے تین باب ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ

باب اوّل ۔ عمل کرنے والے حروف کے
بیان میں ۔ اور اس میں دو فصلیں ہیں ۔

فصل اوّل ۔ اسم میں عمل کرنے والے حروف
کے بیان میں ۔ اور اس کی پانچ قسمیں ہیں ۔

اوّل ۔ حروف جر اور وہ سترہ ہیں ۔ با
من ۔ الیٰ ۔ حتیٰ ۔ فی ۔ لام ۔ رُبَّ ۔ واو قسم
تا قسم ۔ عن ۔ علیٰ ۔ کاف تشبیہ ۔ مذ ۔ منذ
حاشا ۔ خلا ۔ عدا ۔ یہ حروف اسم میں
آتے ہیں اس کے آخر کو زیر دیتے ہیں ۔ جیسے
اَلْمَالُ لِزَیْدٍ ۔ **دوم** ۔ حروف مشبہ
بفعل کے ساتھ اور وہ چھ ہیں ۔ اِنَّ
اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لَعَلَّ ۔ یہ حروف
اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو مرفوع جیسے

چہارم ۔ ان پانچ صیغوں کو نکال کر
باقی جو مرفوعی آئے ۔ اس کی حالت رفعی اثبات نون
کے ساتھ جیسا کہ تثنیہ میں کہے گا تو ۔ ھُمَا یَضْرِبَانِ
وَیَغْزُوَانِ وَیَرْمِیَانِ وَیَرْضَیَانِ ۔ اور جمع
مذکر میں کہے گا تو ھُمْ یَضْرِبُوْنَ وَیَغْزُوْنَ وَ
یَرْمُوْنَ وَیَرْضَوْنَ اور واحد مؤنث حاضر میں
تو کہے گا ۔ اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ وَتَغْزِیْنَ وَتَرْمِیْنَ وَ
تَرْضَیْنَ اور حالت نصبی اور جزمی نون کے
حذف کے ساتھ جیسا کہ تو کہے گا ۔ تثنیہ میں
لَنْ یَّضْرِبَا ۔ وَلَنْ یَّغْزُوَا وَلَنْ یَّرْمِیَا وَلَنْ یَّرْضَیَا
وَلَمْ یَضْرِبَا ۔ وَلَمْ یَغْزُوَا ۔ وَلَمْ یَرْمِیَا ۔ وَلَمْ یَرْ
ضَیَا اور جمع مذکر میں تو کہے گا ۔ لَنْ یَّضْرِبُوْا
وَلَنْ یَّغْزُوْا ۔ وَلَنْ یَّرْمُوْا ۔ وَلَنْ یَّرْضَوْا ۔ وَلَمْ
یَضْرِبُوْا ۔ وَلَمْ یَغْزُوْا ۔ وَلَمْ یَرْمُوْا ۔ وَلَنْ
یَّرْضَوْا ۔ اور واحد مؤنث حاضر میں تو کہے گا
لَنْ تَضْرِبِیْ ۔ وَلَنْ تَغْزِیْ ۔ وَلَنْ تَرْمِیْ ۔ وَلَنْ تَرْضَیْ
وَلَمْ تَضْرِبِیْ ۔ وَلَمْ تَغْزِیْ ۔ وَلَمْ تَرْمِیْ ۔ وَلَمْ تَرْضَیْ

۳۱-۱۰-۲۰۰۹ ہفتہ
۱۱-۱۱-۱۴۳۰

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔ زید کو اسم ان کہتے ہیں اور قائم کو خبر انّ کہتے ہیں۔ جان کہ اِنَّ وَاَنَّ حروفِ تحقیق ہیں۔ اور کَاَنَّ حرف تشبیہ ہے اور لٰکِنَّ حرف استدراک اور لَیْتَ حرف تمنی اور لَعَلَّ حرف ترجی (اتوار) ۱۴۳۰-۱۱-۱۲ - ۲۰۰۹-۱۱-۱

سوم - مَا و لَا لَیْسَ کی مثل ہیں۔ اور یہ عمل لَیْسَ والا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کہے گا تو مَا زَیْدٌ قَائِمًا زَیْدٌ مَا کا اسم ہے۔ اور قَائِمًا اس کی خبر ہے۔ **چہارم** - لائے نفی جنس۔ اسم لا کا مضاف ہوتا ہے اکثر اس پر زبر ہوتی ہے۔ اور اس کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ اور اگر اس لا کا نکرہ مفرد ہو یا بنی بر فتح ہوگا۔ یعنی جس پر زبر آئی ہوگی وہ مبنی ہوگا۔ جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور اگر اس کے بعد معرفہ ہو ایک اور معرفہ کے ساتھ لا کا تکرار لازم ہوگا۔ اور لا جو ہے یہ ملغٰی ہو جائے گا۔ یعنی عمل نہیں کرے گا۔ اور وہ معرفہ مرفوع ہوگا۔ ابتداء ہونے کی وجہ سے۔ جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو۔ اور اگر اس لا کے بعد نکرہ مفرد ہو۔ دوسرا نکرہ کے ساتھ تو اس کو پانچ طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے (۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (۲) وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ (۳) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ (۴) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ (۵) وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ **پنجم** - حروف ندا اور وہ پانچ ہیں۔ یَا - اَیَا - ھَیَا - اَیْ - ہمزہ مفتوحہ۔ اور یہ حروف منادی مضاف کو زبر دیتے ہیں۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اور مشابہ مضاف کو بھی زبر دیتا ہے۔ جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا اور غیر معین نکرے کو بھی زبر دیتا ہے۔ جیسا کہ اندھا کہے گا۔ یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ اور اگر معرفہ پر داخل ہو مفرد ہو یعنی تثنیہ جمع نہ ہو۔ یعنی مضاف نہ ہو۔ جیسے یَا زَیْدُ - یَا زَیْدَانِ - یَا مُسْلِمُوْنَ یَا مُوْسٰی - یَا قَاضِیْ۔ جان کہ اَیْ اور ہمزہ نزدیک کے لئے ہیں۔ اور اَیَا اور ھَیَا دور کیلئے ہیں۔ اور یا عام ہے۔

بدھ ۱۴۳۰-۱۱-۱۵ - ۲۰۰۹-۱۱-۴

فصل دوم - ان حروف کا بیان جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ **قسم اوّل** وہ حروف جو فعل مضارع کو زبر دیتے ہیں۔ اور وہ چار ہیں۔ (اوّل) اَنْ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ وَاَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے۔ جیسے اُرِیْدُ قِیَامَکَ اور اس وجہ سے اس کو مصدریہ کہتے ہیں۔ دوم - لَنْ جیسے لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ اور لَنْ نفی تاکید کے لئے ہے۔ سوم

کَیْ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ چہارم۔ اِذَنْ جیسے اِذَنْ اُکْرِمَکَ اس شخص کے جواب میں کہا جائے گا۔ جو کہے گا۔ اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا اور جان کہ اَنْ چھ حروف کے بعد مقدّر ہوتا ہے۔ اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے۔ حَتّٰی کے بعد۔ جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ۔ اور لام جحد جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ اس میں لام کے بعد اَنْ مقدر ہے۔ وہ واؤ جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے بعد ہو۔ جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ۔ واؤ الصرف کے بعد اور کَیْ کے بعد اور فا کے بعد جو ان چھ چیزوں کے بعد ہے۔ امر۔ نہی۔ نفی۔ استفہام۔ تمنی۔ ترجی۔ عرض ان چھ چیزوں کے بعد جو فا آئے گی۔ اس میں بھی فا مقدر ہو گا۔ اور اس کی مثالیں مشہور ہیں۔

(ہفتہ) ۳۰-۱۱-۱۸ = ۲۰۰۹-۱۱-۷

قسم دوم۔ وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم میں کر دیتے ہیں۔ وہ پانچ ہیں۔ لَمْ لَمَّا۔ لام امر۔ لائے نہی۔ اور اِنْ شرطیہ۔ جیسے لَمْ یَنْصُرْ۔ لَمَّا یَنْصُرْ۔ لِیَنْصُرْ۔ لَا تَنْصُرْ۔ اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ جان کہ اِنْ دو جملوں میں آتا ہے۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں۔ اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں۔ اور اِنْ مستقبل کیلئے ہے اگرچہ فعل ماضی میں آجائے۔ جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور یہاں جزم تقدیری ہوگی۔ کیونکہ ماضی مبنی ہے۔ اور جان کہ جب شرط کی جزا جب جملہ اسمیہ ہو۔ امر ہو۔ نہی ہو۔ دعا ہو۔ ان پانچ چیزوں میں سے کوئی بھی ہو۔ تو جزا میں فا کا لانا لازم ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہے گا تو۔ اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ وَاِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ وَاِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُہِنْہُ وَاِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔

(منگل) ۱۴۳۰-۱۱-۲۱ = ۲۰۰۹-۱۱-۱۰

باب دوم فعلوں کے عمل میں

جان کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں ہے۔ اور افعال عمل کرنے میں دو قسم پر ہے۔ قسم اول۔ فعل معروف جان کہ فعل معروف چاہے لازم ہو یا متعدی فاعل کو پیش دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ ضَرَبَ عَمْرٌو۔ اور چھ اسموں کو زبر دیتا ہے۔ اول۔ مفعول مطلق کو جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا وَضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا اس میں قَامَ فعل ہے۔ زَیْدٌ فاعل ہے اور قِیَامًا مفعول مطلق ہے۔ دوم۔ مفعول فیہ کو

جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ۔ وَجَلَسْتُ فَوْقَکَ ۔ جس وقت میں کوئی کام ہو رہا ہو۔ وہ وقت بھی
مفعول فیہ بنا کرتا ہے ۔ اور جس جگہ میں کوئی کام ہو رہا ہو وہ جگہ بھی مفعول فیہ ہوتی ہے ۔
اب یَوْمَ یہ وقت ہے اس میں روزہ واقع ہوا ۔ اور جُمُعَۃِ پر معفول فیہ ہے ۔ سوم مفعول معہ
کو۔ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ ۔ چہارم ۔ مفعول لہٗ کو جیسے قُمْتُ
اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وَضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا مفعول لہٗ وہ ہوا کرتا ہے جو فعل مذکور کا سبب ہوتا ہے ۔ میں
کھڑا ہوا زید کی عزت کیلئے ۔ پنجم ۔ حال کو جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا زید اس حال میں
آیا کہ وہ سوار تھا ۔ ششم ۔ تمیز کو فعل کی فاعل کے ساتھ نسبت کے ابہام ہو اس وقت
جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا ۔ زید خود بخود خوش ہوتا ۔ تمیز لائی جاتی ہے
اور اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بہٖ کو بھی زبر دے گا ۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور یہ عمل
فعل لازم کیلئے نہیں ہے ۔ جمعرات ۱۴۳۰ - ۱۱ - ۲۳ = ۲۰۰۹ - ۱۱ - ۱۲

فصل ۔ جان کہ اسم فاعل وہ اسم ہے ۔ جو اس سے پہلے ایک فعل ہو ۔ اس اسم کی طرف مُسْنَد بطور
قیام کے ۔ اس کا اسم کے ساتھ قائم ہوا ہو جیسے زَیْدٌ میں ضَرَبَ زَیْدٌ ۔ اور مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو
واقع ہو فعل کے بعد اور وہ مصدر اس فعل کے ہم معنیٰ ہو ۔ جیسے ضَرْبًا ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ۔ اور
قِیَامًا قُمْتُ قِیَامًا میں ۔ (۲) اور مفعول فیہ وہ فعل ہے ۔ جو فعل مذکور واقع ہو ۔ اس میں ۔ اور
اس کو ظرف کہتے ہیں ۔ اور ظرف دو قسم پر ہے ۔ ظرفِ زمان ۔ جیسے یَوْمَ صُمْتُ یَوْمَ الجمعۃِ
اور ظرف مکان جیسے عِنْدَ جَلَسْتُ عِنْدَکَ ۔ (۳) اور مفعول معہ وہ اسم ہے ۔ جو مذکور
ہو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد جیسے وَالْجُبَّاتِ جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ میں
(۴) مفعول لہٗ وہ اسم ہے ۔ جو دلالت کرے ۔ ایسی چیز پر جو فعل مذکور کا سبب ہو ۔ جیسے اِکْرَامًا
قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ (۵) اور حال وہ اسم نکرہ ہے جو کرے دلالت فاعل کی حالت پر ۔ جیسے
رَاکِبًا میں جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ۔ یا مفعول کی حالت پر ۔ جیسے مَشْدُوْدًا میں ۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا
مَشْدُوْدًا یا دونوں کی حالت پر رَاکِبَیْنِ میں لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ ۔ اور فاعل اور
مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں ۔ اور وہ اکثر معرفہ ہوتے ہیں ۔ اور اگر نکرہ ہوں ۔ تو حال کو مقدم
کرتے ہیں ۔ جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے ۔ جیسے رَاَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ

اور تمیز وہ اسم ہے جو ابہام کو دور کرتا ہے عدد سے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا یا
وزن سے۔ جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا ماپنے سے۔ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ یا
اندازہ سے۔ جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (۶) اور مفعول بہ وہ اسم ہے کہ
جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔ جان کہ یہ تمام منصوبات جو ہیں
جملہ مکمل ہونے کے بعد ہوتے ہیں۔ اور جملہ فعل اور فاعل کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے۔

(ہفتہ) ۳۰-۱۱-۲۵ = ۱۴-۱۱-۲۰۰۹

فصل۔ جان کہ فاعل دو قسم پر ہے۔ مُظْهَر جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔ (۲) مُضْمَر بارز جیسے ضَرَبْتُ
مستتر یعنی پوشیدہ۔ جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ جو ضَرَبَ کا فاعل هُوَ ہے۔ ضَرَبَ میں مستتر
جان کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو۔ یا ضمیر مؤنث علامت فعل میں لازم ہے۔ جیسے قَامَتْ
هِنْدٌ وَهِنْدٌ قَامَتْ آئی ہے۔ اور مؤنث غیر حقیقی میں مظہر اور جمع مکسر میں مظہر تو اس
کو دو طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ الرِّجَالُ
وَقَالَتِ الرِّجَالُ

(اتوار) ۳۰-۱۱-۲۶ — ۱۵-۱۱-۲۰۰۹

قسم دوم۔ مجہول۔ جان کہ فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ کو پیش کرتا ہے اور باقی
کو نصب دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِهٖ تَادِیْبًا
وَالْخَشَبَةَ اس میں زَیْدٌ مفعول بہ تھا تو نائب فاعل بن گیا۔ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مفعول فیہ آ گیا۔
اَمَامَ الْاَمِیْرِ یہ بھی مفعول فیہ ہے۔ ضَرْبًا شَدِیْدًا یہ مفعول مطلق آ گیا۔ فِیْ دَارِهٖ اس کے متعلق
آ گیا۔ تَادِیْبًا مفعول لہ آ گیا۔ وَالْخَشَبَةَ مفعول معہ آ گیا۔ یعنی مارا گیا زید جمعے کے دن
امیر کے سامنے مارا جانا اپنے گھر کے اندر ادب سے لکڑی کے ساتھ۔ اور فعل مجہول کو فعل
مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔ اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔

(بدھ) ۳۰-۱۱-۲۹ — ۱۸-۱۱-۲۰۰۹

فصل۔ جان کہ فعل متعدی چار قسم پر ہے۔ اوّل متعدی جو ایک مفعول کو چاہتا ہے۔ جیسے
ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔ میں نے زید کو مارا۔ دوم۔ وہ متعدی جو دو مفعولوں کو چاہتا ہے۔ لیکن ایک
پر بھی گزارہ کر لیتا ہے۔ جیسے اَعْطٰی یہ اس کے ہم معنی ہیں۔ جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا یہ بھی

جائز ہے کہ اَعْلَمْتُ زَیْدًا سوم۔ متعدی وہ جو دو مفعولوں کو چاہتا ہے۔ لیکن ایک مفعول ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ اور یہ افعالِ قلوب میں ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ۔ ظَنَنْتُ وَ حَسِبْتُ۔ خِلْتُ۔ زَعَمْتُ رَأَیْتُ وَ وَجَدْتُ جیسے۔ عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا۔ وَ ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔ چہارم۔ متعدی وہ جو تین مفعولوں کو چاہتا ہے۔ جیسے اَعْلَمَ اَرٰی انبأ۔ اَخْبَرَ خَبَّرَ نَبَّأَ حَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا۔ اللہ نے بتایا زید کو کہ عمر فاضل ہے۔ جان کہ یہ تمام مفعول ہیں۔ اور دوسرا مفعول عَلِمْتُ کے باب میں۔ اور تیسرا مفعول اَعْلَمْتُ کے باب میں۔ اور مفعول لہ اور مفعول معہ یہ نائب فاعل نہیں بن سکتے۔ اور دوسرے لائق ہیں۔ اور اَعْطَیْتُ کا مفعول اول مفعول مالم یسم کے ساتھ لائق تر ہوتا ہے۔ دوسرے مفعول سے

(ہفتہ) ۱۹-۱۲-۲۰۰۹ = ۲-۱-۱۴۳۱

فصل۔ جان کہ افعالِ ناقصہ سترہ ہیں۔ کَانَ۔ صَارَ۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ اَصْبَحَ۔ اَضْحٰی اَمْسٰی۔ عَادَ۔ آضَ۔ غَدَا۔ رَاحَ۔ مَازَالَ۔ مَا انْفَکَّ۔ مَا بَرِحَ۔ مَا فَتِئَ۔ مَادَامَ لَیْسَ۔ یہ افعال اکیلے فاعل کے ساتھ مکمل نہیں ہوتے۔ اور کسی خبر کے ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اس سبب سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں جاتے ہیں۔ مُسندالیہ کو پیش دیتے ہیں۔ اور مسند کو زبر دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ اور مرفوع کو کان کا اسم کہتے ہیں۔ اور منصوب کو کان کی خبر کہتے ہیں۔ اور باقی کو اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔ جان کہ کچھ فعل جو ان میں سے بعض حالتوں میں اکیلے بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ جیسے کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) اسمیاں کَانَ فعل کے معنی میں ہے۔ اور اس کو کَانَ تامہ کہتے ہیں۔ اور کَانَ زائدہ بھی ہے۔

اتوار - ۲۰-۱۲-۲۰۰۹ = ۳-۱-۱۴۳۱

فصل۔ جان کہ افعالِ مقاربہ چار ہیں۔ عَسٰی۔ کَادَ۔ کَرُبَ۔ اَوْشَکَ اور یہ افعال جملہ اسمیہ میں آتے ہیں۔ کَانَ کی طرح۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ افعال ناقصہ اور ان میں فرق یہ ہے۔ ان کی خبر کبھی فعل مضارع ہوتی ہے۔ اَنْ کے ساتھ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ یا ~~بلا~~ ~~ان~~ اَنْ کے بغیر۔ عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ فعل مضارع عسٰی کا فاعل بن جائے۔ اور خبر کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ رفع کی جگہ میں مصدر کے معنی میں۔

منگل ۲۲-۱۲-۲۰۰۹ = ۵-۱-۱۴۳۱

فصل ۔ جان کہ افعال تعریف اور برائی چار ہیں۔ نِعْمَ اور حَبَّذَا تعریف کیلئے اور بِئْسَ
سَاءَ برائی کیلئے۔ اور جو کہ ان کے بعد فاعل کے طور پر ہو۔ اس کو مخصوص بالمدح
یا مخصوص بالذم کہیں گے۔ اور شرط یہ ہے کہ ان فاعل معروف باللام ہو۔ جیسے نِعْمَ
الرَّجُلُ زَيْدٌ اس میں زید جو ہے یہ مخصوص بالمدح ہے۔ یا مضاف ہو معروف باللام
کی طرح۔ ہو۔ جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ۔ یا ایسا نکرہ ہو جس کی طرف
ضمیر لوٹتی ہو۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ اب نِعْمَ میں ھُوَ ضمیر ہے۔ اور رَجُلًا
منصوب ہے۔ تمیز کی بنیاد پر۔ کیونکہ ھُوَ مبہم ہے۔ اور حَبَّذَا زَيْدٌ حَبَّ
فعل مدح ہے۔ اور ذَا فاعل اس کا۔ اور اس کے بعد زید مخصوص بالمدح
اور اسی طرح۔ بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ اور سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو =

(اتوار) ۱۴۳۱-۱-۹ = ۹-۲-۱۲-۲۷

فصل ۔ جان کہ افعال تعجب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرد کے مصدر سے ہوتے ہیں۔ اوّل ۔ مَا
اَفْعَلَهُ۔ جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا کتنا اچھا ہے زید اس کی اصل عبارت ایسے بنتی ہے۔
اَيُّ شَيْءٍ اَحْسَنَ زَيْدًا ۔ مَا بمعنی اَيُّ شَيْءٍ ہے۔ رفع کے محل میں مبتدا ہونے کی وجہ
سے۔ اور اَحْسَنَ حالت رفع میں ہے۔ یہ خبر بنتا ہے مبتدا کی۔ اور اَحْسَنَ کا جو فاعل ہے
ھُوَ ہے۔ اس کے اندر چھپا ہوا۔ اور زَيْدًا یہ مفعول بہ ہے۔ دوم ۔ اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ
بِزَيْدٍ ۔ اَحْسِنْ صیغہ امر ہے بمعنی خبر اس کی اصل عبارت یوں بنتی ہے۔ اَحْسَنَ
زَيْدٌ اَيْ صَارَ ذَا حُسْنٍ اور با زائدہ ہے۔۔

بدھ ۔ ۳۱-۱-۱۲ - ۹ -۱۲- ۳

باب سوم۔ اسمائے عاملہ کے بیان میں اور وہ گیارہ قسمیں ہیں ۔

اول = اسمائے شرطیہ اِنْ کے معنی میں ۔ اور وہ نو ہیں ۔ مَنْ ۔ مَا ۔ اَيْنَ
مَتٰى ۔ اَيٌّ ۔ اَنّٰى ۔ اِذْ ۔ حَيْثُمَا ۔ مَهْمَا ۔ یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔
جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ۔ مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ ۔ اَيْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ مَتٰى تَقُمْ
اَقُمْ ۔ اَيَّ شَيْءٍ تَاْكُلْ اٰكُلْ ۔ اَنّٰى تَكْتُبْ اَكْتُبْ ۔ اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ ۔

حَيْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ ۔ مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ ۔ دوم۔ اسمائے افعال۔ ماضی کے معنی میں۔ جیسے هَيْهَاتَ شَتَّانَ سَرْعَانَ اسم کو فاعل کی بنا پر پیش دیتے ہیں۔ جیسے هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ اَیْ بَعُدَ۔ سوم۔ افعال۔ امر حاضر کے معنی میں۔ جیسے رُوَيْدَ بَلْهَ حَيَّهَلْ۔ عَلَيْكَ دُوْنَكَ هَا۔ اسم کو زبر دیتے ہیں مفعول کی بنا پر۔ جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا اَیْ اَمْهِلْهُ۔

پیر ۱۴۳۱-۲-۲ ۔ ۲۰۱۰-۱-۱۸

چہارم اسم فاعل۔ بمعنی حال یا استقبال۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کا چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔ یعنی یہ فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔ اس لفظ پر جو اس سے پہلے ہوتا ہے۔ اور وہ لفظ جو مبتدا ہوتا ہے۔ اسم فاعل کے لازم سے بنا ہوگا۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ ۲ متعدی میں جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا۔ ۳ یا موصوف جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا ۴ یا موصول ہو۔ جیسے جَاءَنِي الْقَائِمُ اَبُوْهُ وَجَاءَنِي الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا ۵ یا ذوالحال جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا ۶ یا ہمزہ استفہام جیسے اَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا ۷ یا حرف نفی جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ وہی عمل جو قَامَ اور ضَرَبَ کرتے ہیں وہی عمل قَائِمٌ اور ضَارِبٌ کرتے ہیں۔ پنجم اسم مفعول۔ حال اور استقبال کے معنی میں۔ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے۔ اعتماد مذکورہ کی شرط پر۔ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ وَعَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا وَبَكْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهُ فَاضِلًا وَخَالِدٌ مُخْبَرٌ ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا وہی عمل جو ضُرِبَ اُعْطِيَ وَعُلِمَ اور اُخْبِرَ کرتے ہیں۔ مَضْرُوْبٌ مُعْطًى اور مَعْلُوْمٌ مُخْبَرٌ بھی وہی عمل کرتے ہیں۔

اتوار ۱۴۳۱-۲-۸ ۔ ۲۰۱۰-۱-۲۴

ششم صفت مشبہ یہ اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ اعتماد مذکورہ کی شرط کے ساتھ۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ یہی عمل جو حَسُنَ کرتا ہے حَسَنٌ بھی وہی عمل کرتا ہے۔ ہفتم اسم تفضیل۔ اور اس کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) مِنْ کے ساتھ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا (۲) الف لام کے ساتھ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدُ الْاَفْضَلُ (۳) یا اضافت کے ساتھ۔ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ اور اس کا عمل

فاعل میں ہوتا ہے۔ اور وہ ھُوَ ہے۔ اَفْعَلُ کا فاعل جو اس میں چھپا ہوتا ہے۔
ہشتم۔ مصدر بشرطیکہ ساتھ وہ جو مفعول مطلق نہیں ہوتا۔ یہ اپنے فعل کا
کام کرتا ہے۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا۔ نہم۔ اسم مضاف۔ یہ مضاف
الیہ کو زیر دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ۔ جان کہ یہ لام حقیقت میں مقدر ہے
اس لئے کہ اس کی اصل عبارت یوں ہے۔ کہ غُلَامٌ لِزَیْدٍ۔

پیر ۲۵-۱-۱۰-۹-۲-۳۱

دہم۔ اسم تام تمیز کو زبر دیتا ہے۔ اسم کیسے پورا ہوتا ہے۔ (۱) تنوین کے ساتھ جیسے مَا فِی
السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (۲) یا وہاں مقدر مانا ہوگا تنوین جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ
عَشَرَ رَجُلًا وَ زَیْدٌ اَکْثَرُ مَالًا یا (۳) اسم تام نون تثنیہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے عِنْدِیْ
قَفِیْزَانِ بُرًّا یا (۴) نون جمع کے ساتھ جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا (۵) یا نون
مشابہ جمع کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا [illegible] (۶) یا اضافت
کے ساتھ۔ جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔ یازدہم اسمائے کنایہ عدد ہے اور وہ
دو لفظ ہیں۔ کَمْ اور کَذَا۔ یہ دو قسم پر ہے۔ استفہامیہ اور خبریہ (۱) استفہامیہ
تمیز کو زبر دیتا ہے۔ اور کذا بھی جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ وَ عِنْدِیْ كَذَا دِرْهَمًا
(۲) کم خبریہ تمیز کو زیر دیتا ہے۔ جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ وَ کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ
اور کبھی کبھی مِنْ جار جو ہے کم خبریہ کی تمیز پر آجاتا ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ مِنْ مَلَكٍ
فِی السَّمٰوٰتِ۔

(منگل) ۲۶-۱-۱۰ = ۹-۲-۱۴۳۱

قسم دوم۔ عوامل معنوی کے بیان میں۔ جان کہ معنوی عوامل دو قسم
پر ہیں۔ اوّل ابتدا یعنی اسم کا خالی ہونا لفظی عوامل سے۔ یہ مبتدا اور خبر کو
پیش دیتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اور اسے کہتے ہیں کہ زید مبتدا ہے۔ مرفوع ابتدا
کے ساتھ۔ اور قَائِمٌ مبتدا کی خبر ہے۔ مرفوع ابتدا کے ساتھ۔ اور یہاں کچھ دو
مذہب بھی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ مبتدا میں عامل ابتدا ہے۔ اور مبتدا خبر میں عمل کرتا
ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ مبتدا اور خبر ایک دوسرے کو عمل کرتے ہیں۔ دوم۔ فعل مضارع
کا ناصب اور جازم سے خالی ہونا۔ فعل مضارع کو پیش دیتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ

زیدٌ اس جگہ کہ ضربَ موضوع ہے کیونکہ وہ خالی ہے ناصب اور جازم سے ۔ تمام ہوگئے عوامل
نحو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد کے ساتھ

(خاتمہ)

۴ ھ ۱۴۳۱-۲-۱۱ = ۲۰۱۰-۱-۲۷

فوائد متفرقہ کے بیان میں جن کا جاننا واجب ہے ۔ اور اس کی تین فصلیں ہیں ۔

فصل اول ۔ توابع کے بیان میں جان کہ تابع وہ لفظ ہے ۔ جو پہلے ذکر کیا ہو ۔ پہلے کے اعراب کے ساتھ ۔ ایک ہی طرف سے ۔ یعنی جو ایک لفظ کا اعراب ہو وہی دوسرے کا بھی ہو ۔ اور جو پہلے ہے اس کو متبوع کہتے ہیں ۔ اور تابع کا حکم یہ ہے کہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کے موافق ہوتا ہے ۔ اور تابع کی پانچ قسمیں ہیں ۔ اول ۔ صفت اور یہ وہ تابع ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے جو اس متبوع کے اندر ہوتا ہے ۔ جیسے جاءنی رجلٌ عالمٌ یا صفت وہ تابع ہوا کرتا ہے جو معنیٰ پر دلالت کرتا ہے جو متبوع متعلق کے اندر ہوتا ہے ۔ جیسے جاءنی رجلٌ حسنٌ غلامُہ یا ابوہُ ۔ قسم اول دس چیزوں میں موافقت ہوتی تابع اور متبوع میں ۔ تعریف وتنکیر میں تذکیر وتانیث واحد ۔ تثنیہ اور جمع ۔ رفع نصب اور کسرہ میں جیسے ۔ عندی رجلٌ عالمٌ ورجلانِ عالمانِ ۔ ورجالٌ عالمونَ وامرأۃٌ عالمۃٌ وامرأتانِ عالمتانِ ونسوۃٌ عالماتٌ ۔ اور دوسرا قسم دوم جو پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتا ہے ۔ تعریف وتنکیر میں رفع نصب اور جر میں ۔ جیسے جاءنی رجلٌ عالمٌ ابوہُ ۔ جان کہ نکرہ کو جملہ خبریہ کی صفت بنایا جاسکتا ہے ۔ جیسے جاءنی رجلٌ ابوہُ عالمٌ اور جملہ کے اندر ضمیر ہونی چاہئے جو لوٹ رہی ہو اسی کی طرف

(بقیہ) ۳۱-۲-۱۴ = ۲۰۱۰-۱-۳۰

دوم تاکید ۔ وہ تابع ہے جو متبوع کے حال کو پکا کرتی ہے ۔ نسبت میں یا شمول میں ۔ تاکہ سامع کا شک نہ رہے ۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں ۔ لفظی اور معنوی ۔

(۱) تاکید لفظی تکرار کے ساتھ لفظ ہے ۔ جیسے زیدٌ زیدٌ قائمٌ ۔ وضربَ ضربَ زیدٌ وانّ انّ زیداً قائمٌ ۔ اور تاکید معنوی آٹھ لفظوں کے ساتھ ہے ۔ نفسُہ عینُہ کلاہُ ۔ کلتاہُ ۔ کلُّہ ۔ اجمعُ ۔ اکتعُ ابتعُ ۔ ابصعُ جیسے جاءنی زیدٌ نفسُہ ۔ وجاءنی الزیدانِ انفسُہما ۔ وجاءنی الزیدونَ انفسُہم اور اسی طرح عینُہ

کو قیاس کرنا چاہیے۔ اور کِلا اور کِلتا یہ خاص ہیں تثنیہ کے ساتھ۔ وَ جَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ وَاَكْتَعُوْنَ وَاَبْتَعُوْنَ وَاَبْصَعُوْنَ جان لو۔ اَكْتَعُ اَبْتَعُ اَبْصَعُ یہ تابع ہیں اَجْمَعُ کے۔ پس نہ تو یہ اجمع کے بغیر آ جاتے ہیں۔ اور نہ اس سے پہلے آتے ہیں۔

اتوار ۱۵-۲-۱۴۳۱ء ۳۱-۱-۲۰۱۰

سوم بَدَلْ اور وہ تابع ہے۔ جو نسبت میں خود مقصود ہوتی ہے۔ اور بَدَلْ چار قسموں پر ہے۔ (۱) بَدَلُ الْكُلِّ (۲) بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ (۳) بَدَلُ الْغَلَطِ (۴) بَدَلُ الْبَعْضِ۔

(۱) بدل الکل وہ ہے جو دونوں کا ایک ہی مدلول ہوتا ہے۔ بدل بھی وہ ہی چیز ہے جو مبدل منہ بھی وہ ہی چیز ہے۔ نام دونوں کا الگ الگ ہوگا۔ لیکن مراد ایک ہی ہوگا۔ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ اَخُوْكَ تیرا بھائی بھی وہی ہے اور زید بھی وہی ہے۔ (۲) بدل البعض وہ ہے جو مدلول کا جز مراد ہوگا۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ زید کا سر مارا گیا۔ بدل اپنے مبدل منہ کا جز ہے۔

(۳) اور بدل الاشتمال وہ ہوتا ہے جو مدلول مبدل منہ کے متعلق ہوتا ہے۔ جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ زید کا کپڑا چھینا گیا۔ اب کپڑا جو ہے وہ زید کے متعلق ہے۔

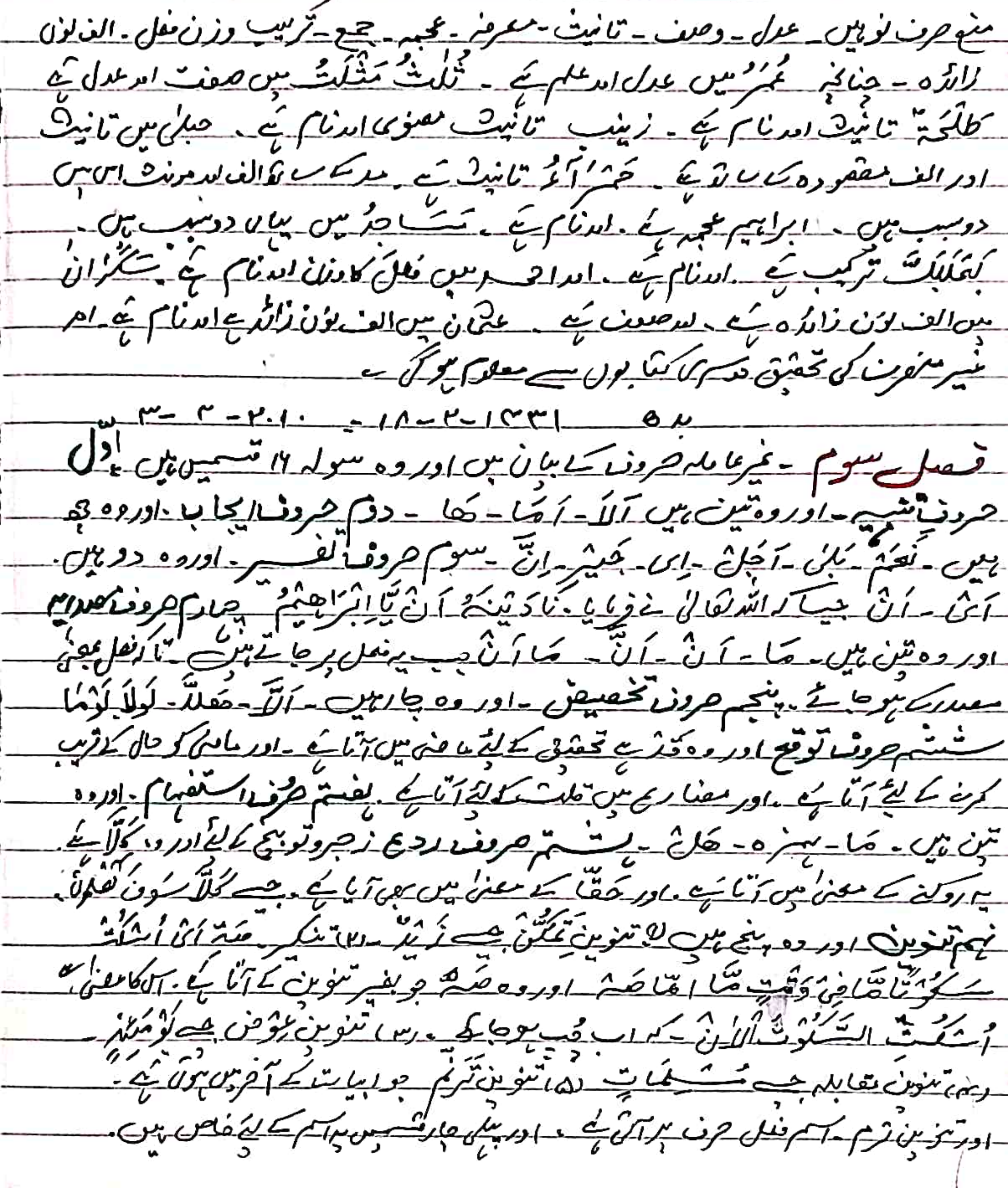
(۴) بدل الغلط وہ ہے۔ پہلے لفظ غلطی سے نکلا اس کے بعد دوسری دفعہ صحیح نکلا۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ میں گزرا گدھے سے کہنا یہ چاہتا تھا۔ کہہ دیا میں آدمی سے گزرا

چہارم عطف بحرف۔ اور وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ ہی مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ حرف عطف کے بعد آیا کرتا ہے۔ جاءنی زیدٌ وعمرٌو اور حروف عطف دس ہیں ان شاء اللہ تیسری فصل میں یاد کریں گے۔ اور اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

پیر ۱۶-۲-۱۴۳۱ء ۱-۲-۲۰۱۰

پنجم عطف بیان اور وہ تابع ہے غیر صفت ہے جو متبوع کو روشن کر دے۔ جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ۔ اس وقت جب نام کے ساتھ مشہور ہو۔ وَ جَاءَنِی زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو اور اس وقت جب نسبت کے ساتھ مشہور ہو۔

فصل دوم۔ منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں۔ (۱) منصرف وہ ہیں۔ کہ جس میں منع صرف کے نو سببوں میں سے کوئی سبب اس میں نہ ہو۔ اور غیر منصرف وہ ہے کہ جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب اس میں ہوں۔ اور اسباب



منع صرف نو ہیں۔ عدل۔ وصف۔ تانیث۔ معرفہ۔ عجمہ۔ جمع۔ ترکیب۔ وزن فعل۔ الف نون
زائدہ۔ چنانچہ عُمَرُ میں عدل اور علم ہے۔ ثُلٰثُ مَثْلَثُ میں صفت اور عدل ہے
طَلْحَۃُ تانیث اور نام ہے۔ زینب تانیث معنوی اور نام ہے۔ حبلیٰ میں تانیث
اور الف مقصورہ کا سا تا ہے۔ حَمْرَاءُ تانیث ہے۔ مد کا سا تا الف اور مونث اس میں
دو سبب ہیں۔ ابراہیم عجمہ ہے۔ اور نام ہے۔ مَسَاجِدُ میں یہاں دو سبب ہیں۔
بَعْلَبَکُّ ترکیب ہے۔ اور نام ہے۔ اور احمد میں فعل کا وزن اور نام ہے۔ سکران
میں الف نون زائدہ ہے۔ اور صفت ہے۔ عثمان میں الف نون زائدہ ہے اور نام ہے۔ اور
غیر منصرف کی تحقیق دوسری کتابوں سے معلوم ہوگی۔

بدھ ۱۴۳۱-۲-۱۸ = ۲۰۱۰-۲-۳

فصل سوم - غیر عاملہ حروف کے بیان میں اور وہ سولہ ۱۶ قسمیں ہیں۔ اول
حروف تنبیہ۔ اور وہ تین ہیں اَلَا۔ اَمَا۔ ھَا۔ دوم حروف ایجاب۔ اور وہ چھ
ہیں۔ نَعَمْ۔ بَلٰی۔ اَجَلْ۔ اِیْ۔ جَیْرِ۔ اِنَّ۔ سوم حروف تفسیر۔ اور وہ دو ہیں۔
اَیْ۔ اَنْ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ۔ چہارم حروف مصدریہ
اور وہ تین ہیں۔ مَا۔ اَنْ۔ اَنَّ۔ مَا اَنْ جب یہ فعل پر جاتے ہیں۔ تا کہ فعل بمعنی
مصدر کے ہو جائے۔ پنجم حروف تخصیص۔ اور وہ چار ہیں۔ اَلَّا۔ ھَلَّا۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا
ششم حروف توقع اور وہ قَدْ ہے تحقیق کے لئے ماضی میں آتا ہے۔ اور ماضی کو حال کے قریب
کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور مضارع میں قلت کے لئے آتا ہے۔ ہفتم حروف استفہام۔ اور وہ
تین ہیں۔ مَا۔ ہمزہ۔ ھَلْ۔ ہشتم حروف ردع زجر و توبیخ کے لئے اور وہ کَلَّا ہے۔
یہ روکنے کے معنی میں آتا ہے۔ اور حقا کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔
نہم تنوین اور وہ پانچ ہیں (۱) تنوین تمکن جیسے زَیْدٌ (۲) تنکیر۔ صَہٍ اَیْ اُسْکُتْ
سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا اور وہ صَہْ جو بغیر تنوین کے آتا ہے۔ اس کا معنی
اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ۔ کہ اب چپ ہو جا۔ (۳) تنوین عوض جیسے یَوْمَئِذٍ
(۴) تنوین مقابلہ جیسے مُسْلِمَاتٌ (۵) تنوین ترنم جو ابیات کے آخر میں ہوتا ہے۔
اور تنوین ترنم۔ اسم فعل حرف پر آتی ہے۔ اور پہلی چار قسمیں اسم کے لئے خاص ہیں۔

دہم نون تاکید۔ جو فعل مضارع کے آخر میں آتا ہے تقیلہ اور خفیفہ کے لئے۔ جیسے اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ۔ یازدہم۔ حروف زیادت اور وہ آٹھ حروف ہیں۔ اِنْ۔ اَنْ۔ مَا۔ لَا۔ مِنْ۔ کاف۔ با۔ لام۔ آخری چار تو حروف جار میں بھی آ چکے ہیں۔ دوازدہم حروف شرط اور وہ دو ہیں اَمَّا۔ لَوْ۔ اَمَّا تفسیر کے لئے آتا ہے اور اس کے جواب میں فا لازم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ۔ لَوْ انتفائے ثانی کے لئے آتا ہے۔ انتفائے اول کے سبب سے یعنی پہلا نہیں آیا تو دوسرا بھی نہیں آیا۔ جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ سیزدہم۔ لَوْلَا اور وہ موضوع ہے۔ انتفائے ثانی کے لئے پہلے کے موجود ہونے کے سبب جیسے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ چہاردہم۔ لام مفتوحہ جو تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ پانزدہم مَا۔ مَا دام کے معنیٰ میں۔ جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ۔ شانزدہم۔ حروف عطف اور وہ دس ہیں۔ واؤ۔ فا۔ ثُمَّ حَتّٰى۔ اِمَّا۔ اَوْ۔ اَمْ۔ لَا۔ بَلْ۔ لٰكِنْ (الفقہ) ۱۴۳۲/۳/۲۱ = ۲۰۱۱/۲/۶

(فائدہ طلاب)

جب مستثنیٰ کی بحث کتاب نحو میر میں نہ تھی تو طالب علموں کے فائدہ کے لیے اضافہ کیا گیا جان کر مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو مذکور ہو اِلَّا اور اس کے ہم مثلوں کے بعد ہم مثل کون ہیں وہ یہ ہیں۔ غَيْرُ۔ سِوٰى۔ سَوَاءٌ۔ حَاشَا۔ خَلَا۔ عَدَا۔ مَا خَلَا۔ وَمَا عَدَا لَيْسَ لَا يَكُوْنُ یہ سارے حروف استثنیٰ ہیں۔ تاکہ ظاہر ہو جائے جو منسوب نہیں ہے کس کی طرف۔ لا مستثنیٰ کی طرف جو کچھ منسوب کیا گیا ہے اس سے پہلے کی طرف۔ یعنی جو اِلَّا کے بعد اس کی نسبت کسی اور طرف ہے۔ جو اِلَّا سے پہلے ہیں وہ کہیں اور طرف جا رہے ہیں۔ جیسے پوری کلاس پاس ہو گئی سوائے عبدالرحمٰن کے۔ یعنی باقی سارے پاس ہو گئے۔ عبدالرحمٰن کسی اور طرف۔ تو ظاہر ہے کہ دونوں الگ الگ حکم رکھتے ہیں۔ ایک کو باقی سے نکال لیا جاتا ہے۔ پس سارے تو یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ حضرت ان میں سے الگ ہے۔ جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَّا اِبْلِيْسَ۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) مُتَّصِل (۲) مُنْقَطِع۔ (۱) متصل وہ ہے جو ایک تعداد سے نکالا گیا ہو۔ إلّا اور ہم مثل لفظ کے ساتھ۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا۔ پس زید جو قوم میں داخل ہوا۔ حکم مجیء سے خارج کر دیا گیا۔ (۲) منقطع وہ ہے جو اِلَّا اور ہم مثلوں کے بعد مذکور ہو۔ تعداد سے خارج نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ مُسْتَثْنٰی جو ہوتا ہے وہ مُسْتَثْنٰی میں داخل ہی نہیں۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا۔ کیونکہ حمار قوم میں داخل نہیں ہے۔

خمیس ۲۴-۲-۱۴۳۱ — ۹-۲-۲۰۱۰

جان لو مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے۔ اوّل۔ وہ جو اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہوتا ہے۔ پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا اور کلام موجب وہ ہے اس میں نفی و نہی اور استفہام نہ ہو اور اسی طرح کلام غیر موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کرنا چاہیے تو پھر بھی مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ۔ اور وہ جو مستثنیٰ منقطع ہوتا ہے ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اور اگر مستثنیٰ خَلَا کے بعد واقع ہو۔ اکثر علماء کے مذہب پر منصوب ہوتا ہے۔ اگر مَا خَلَا۔ مَا عَدَا۔ لَيْسَ لَا يَكُونُ کے بعد آئے گا تو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا وَعَدَا زَيْدًا

دوم۔ وہ جو مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو۔ اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو۔ پس اس میں دو طرح جائز ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اس کو مستثنیٰ قرار دے کر اس کو منصوب پڑھیں۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو بدل بنائیں۔ اپنے ماقبل سے۔ مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ۔ سوم۔ وہ جو مستثنیٰ مُفَرَّغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ اور کلام غیر موجب میں واقع ہو۔ پس اس صورت میں اِلَّا کا جو مستثنیٰ ہے اس کا اعراب جیسا عامل ولیسا اعراب ہوگا۔ جیسے مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ۔ چہارم وہ جو مستثنیٰ غَيْر سِوٰى سَوَاءٌ کے بعد واقع ہو۔ پس مستثنیٰ کو مجرور پڑھنا چاہیے۔ اگر اس کے بعد حَاشَا تو اکثر کے مذہب میں مجرور ہوتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں نصب بھی پڑھنا جائز ہے جیسے۔ جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوَى زَيْدٍ، سَوَاءَ زَيْدٍ۔ حَاشَا زَيْدٍ۔ اور جان کہ جو مستثنیٰ اِلَّا کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جو اعراب اس کا ہوگا وہ خود غیر کا ہوگا۔

جیسا کر تو کہے گا۔ جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرُ زَیْدٍ۔ وَغَیْرُ حِمَارٍ۔ مَا جَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ نِ الْقَوْمُ
مَا جَاءَنِی اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ غَیْرَ زَیْدٍ۔ مَا جَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ۔ مَا رَأَیْتُ
غَیْرَ زَیْدٍ۔ مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔ اور جان کہ لفظ غیر جو ہے یہ صفت کے لئے
بنایا گیا ہے۔ اور کبھی کبھی استثنا کے لئے آتا ہے۔ جیسا کہ اِلَّا استثنا کے لئے موضوع ہے
اور کبھی کبھی صفت میں بھی واقع ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ
اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ یہاں الا جو ہے وہ استثنا یہ نہیں ہے۔ بلکہ اِلَّا صفت ہے
یعنی غَیْرُ اللّٰہِ۔ یعنی اسی طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یہاں کلمہ میں جو اِلَّا آتا ہے۔ یہاں
اِلَّا مستثنیٰ کا نہیں آیا۔ اگر مستثنیٰ والا بنایا جائے تو اس کا مطلب ہے۔ اور خداؤں سے
اس کو نکال لیا گیا۔ جانے کو نہیں مانا۔ اس کو مانا ہے۔ الا آتا استثنا کے لئے ہے۔
کبھی کبھی صفت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور غیر آتا صفت کے لئے ہے لیکن کبھی کبھی استثنا
کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (جمعرات) ۲۶-۲-۱۴۳۱ - ۱۱-۲-۲۰۱۰

خلاصہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اور رحمت نازل ہو
مرسلین کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب
پر۔ جان کہ اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے۔ اور تجھے راہ دکھائے۔ کلمہ سیدھا راہ
وہ لفظ عربی جو معنیٰ کے لئے بنایا گیا ہے۔ یا تو مفرد ہوتا ہے یا مرکب ہوتا ہے۔
پس مرکب جو ہوتا ہے وہ جملہ ہوتا ہے۔ اور کلام ہوتا ہے۔ اور مرکب اضافی ہوتا ہے۔ یا مرکب توصیفی
یا مرکب امتزاجی۔ اور مفرد کو کلمہ کہا جاتا ہے۔ اور وہ اسم فعل اور حرف ہے۔

اور کلمہ جو ہے۔ اسم معرب ہوگا یا مبنی ہوگا۔ اور معرب مرفوع ہوگا یا منصوب ہوگا یا
مجرور ہوگا۔ مرفوع جو ہیں وہ یہ ہیں۔ فاعل۔ نائب فاعل۔ مبتدا اور مبتدا کی
خبر۔ ان کی خبر۔ اور ان کے ساتھ ہم شکلوں کی۔ اس کے اسم اور اس کے ساتھ ہم شکلوں کا۔ اور لائے نفی
جنس کی خبر۔ جیسا لا بمعنی لیس کا۔ جو بھی مرفوعات ہوگا وہ ان آٹھ میں سے ہوگا۔
اور منصوب۔ مفعول مطلق۔ مفعول بہ۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ اور مفعول معہ۔
اور حال اور تمیز۔ اور مستثنیٰ۔ اور ان کا اسم۔ اور اس کے ساتھ ہم شکلوں کا۔ اور کان کی خبر
اور اس کے ساتھ ہم شکلوں کا۔ لائے نفی جنس کا اسم۔ ما اور لا بمعنی لیس کی خبر۔
اور مجرور دو ہی ہیں۔ (۱) ایک تو یہ جو مضاف کے ساتھ مجرور ہو۔ اور دوسرا وہ جو
جس پر حرف جر داخل ہو۔ اور عنقریب اس کا ذکر ہوگا۔ آئے گا۔ اور ہر ایک کے
لئے آتے ہیں۔ مرفوع اور منصوب اور مجرور کے لئے توابع۔ کہ جن کا اعراب اس کے
اعراب کی طرح ہوتا ہے۔ اور توابع جو ہیں یہ پانچ ہیں۔ صفت تاکید اور معطوف
حرف عطف کے ساتھ۔ اور عنقریب تو پہچان لے گا۔ بدل اور عطف بیان
اور مبنی کون ہوتا ہے۔ مضمرات اسمائے اشارات اسمائے موصولات
اسمائے کنایات۔ اسمائے افعال۔ اسمائے اصوات اور کچھ ظروف بھی۔ اور اسم
کی دو قسمیں ہیں۔ مشتق اور جامد۔ اور اسم مشتق وہ ہوتا ہے۔ اسم فاعل
اسم مفعول۔ اسم صفت مشبہ۔ اسم تفضیل۔ اسم زمان۔ اسم مکان اسم آلہ۔
اور جامد ان کے سوا۔ جیسے مصدر وغیرہ۔ اور فعل ماضی مضارع
فعل امر لام کے بغیر اور فعل امر لام کے ساتھ۔ اور نہی۔ ماضی امر جو بغیر لام
کے ہوتے ہیں۔ وہ مبنی ہوتے ہیں۔ اور ان کے سوا جو ہیں وہ معرب ہوتے ہیں۔ پھر
مضارع رفع یہ مرفوع ہوتا ہے جب کہ ناصب اور جازم سے خالی ہوتا ہے۔ اور زبر
حاصل کر لیتا ہے نصب کے ساتھ۔ اور جزم حاصل کر لیتا ہے جزم کے ساتھ۔ اور عنقریب
ناصب اور جازم کا ذکر آئے گا۔ حرف کی بحث میں۔

۱۳-۲-۲۰۱۰ ، ۲۸-۲-۱۴۳۱ (بقیہ)

اور امر لام امر اور نہی جو ہے یہ ہمیشہ مجزوم ہوتے ہیں۔ پھر جان کہ فعل کی دو قسمیں ہیں۔
لازم اور متعدی۔ فعل لازم وہ ہوتا ہے جو مفعول بہ کو نہیں چاہتا۔ جیسا کہ جاءَ
وَقْتُ الصَّلٰوۃ۔ اور متعدی وہ ہوتا ہے جو اس کا تقاضا کرے۔ مفعول بہ کا اور فعل
متعدی جو ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ایک وہ متعدی جو مفعول بہ کی طرف متعدی ہوتا ہے۔
جیسے ضَرَبَ۔ یا فعل متعدی ہوتا دو مفعولوں کی طرف۔ جیسے عَلِمَ۔ اَعْطیٰ۔ یا
متعدی ہوتا ہے تین مفعولوں کی طرف۔ جیسے اَعْلَمَ (۳) الحروف) اور حروف جو ہیں یہ دو
قسم کے ہیں۔ حروف عاملہ اور حروف غیر عاملہ۔ اور عامل وہ ہیں جو جر دینے
والے ہوتے ہیں۔ اور وہ سترہ حروف ہیں۔ با۔ تا۔ کاف۔ لام۔ واؤ۔ منذ۔ مذ۔ خلا۔
عدا۔ رب۔ حاشا۔ من۔ عن۔ علی۔ حتی۔ فی۔ الی۔ اور نصب دینے والے فعل مضارع
کو۔ اور وہ چار ہیں۔ اَنْ۔ لن۔ کی۔ اذن۔ اور جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔
وہ پانچ ہیں۔ اِنْ۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لام امر۔ لا نہی۔ اور وہ حروف جو مشبّہ ہوتے ہیں
جو نصب دیتے ہیں۔ اسماء کو اور پیش دیتے ہیں۔ خبروں کو۔ اور یہ ہیں۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔
کَاَنَّ۔ لٰکِنَّ۔ لَیْتَ۔ لَعَلَّ اور ان کو ما بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ پس اس وقت یہ ملغیٰ ہوتے
ہیں۔ اور جب ان پر ما لگ جاتا ہے تو یہ افعال پر داخل ہو جاتے ہیں۔ حروف الندا
اور وہ حروف جو نصب دیتے ہیں۔ منادیٰ مضاف کو اور مشبّہ کو اور نکرہ کو۔ اور یہ پانچ
ہیں۔ یا۔ ایا۔ ھیا۔ ای۔ ہمزہ اور لا نافیہ جو جنس کے لئے آتا ہے۔ اور مَا لا
جو لیس کے معنی میں ہیں۔ اور غیر عاملہ یہ حروف عاطفہ ہیں۔ واؤ۔ فا۔ ثم۔ حتی۔ واؤ
اَمَا۔ ام۔ لا۔ بَلْ۔ لکن اور حروف تنبیہ الا۔ اَمَا۔ ھا۔ اور حروف ایجاب یہ ہیں۔
نعم۔ بلی۔ ای۔ اجل۔ جیر۔ اِنْ۔ اور حروف تفسیر یہ ہیں۔ اَیْ۔ اَنْ حروف
تحضیض یہ ہیں۔ ھَلَّا۔ اَلَّا۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا اور ان کو فعل ضروری ہے لفظاً۔ یا
تقدیری طور پر۔ حرف توقع قَدْ حروف الاستفہام وہ ہمزہ ہے هل۔ حروف ردع وہ کلا ہے
تَدْ حقّ کے معنی میں آتا ہے۔ ما مصدریہ۔ اَنْ لَوْ۔ اَمَّا شرط کے لئے۔ تا تانیث کے لئے
اور ساکنہ جو ہے یہ ملحق ہوتی ماضی کے آخر میں۔ اور متحرک ہوتی ہے اسم کے آخر میں۔ اور تنوین
اور نون ساکن جو آخر کی حرکت کا تابع ہوا کرتی ہے۔ نا کہ تاکید فعل کے لیے۔ اور نون تاکید

مخففہ یا مشددہ۔ اور یہ خاص ہیں فعل کے ساتھ۔ اور یہ فعل امر اور نہی میں کبھی داخل
ہوتا ہے۔ اور استفہام میں اور تمنی میں اور عرض میں اور قسم میں۔ اور بہت کم آتا ہے یہ نفی
میں۔

۱۵-۲-۲۰۱۰ — ۳۱ ع / پیر

جمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم اس کی حمد کرتے ہیں درود و سلام پڑھتے ہیں تشریح کرنا کا ساتھ۔ وہی ہے جس سے
مدد طلب کرنی چاہیے۔ جان لے کہ اصل جملہ چار قسموں پر ہے۔ اسمیہ، فعلیہ، ظرفیہ
شرطیہ۔ اسمیہ۔ وہ ہوتا ہے۔ جو مبتدا اور خبر سے مرکب ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔ فعلیہ
وہ ہوتا ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ ظرفیہ۔ وہ ہوتا ہے جو ظرف
اور مظروف سے مرکب ہو۔ جیسے عِنْدِیْ مَالٌ۔ شرطیہ۔ وہ ہے جو شرط اور جزا سے مرکب ہو۔
جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ۔ اور جملے کی نو قسمیں ہیں۔ مُبَیِّنَہ۔ جملہ مبینہ اس کلام کو
کہا جاتا ہے۔ جو کلام سابق مجمل کو بیان کرے۔ جیسے کلمے کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل، حرف۔
مُعَلِّلَہ۔ وہ ہوتا ہے۔ جو ما قبل کی علت ہو۔ جیسے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ لَا تَصُوْمُوْا فِیْ
هٰذِهِ الْاَیَّامِ فَاِنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ۔ کہ عیدین کے روزے نہ رکھو۔ کیونکہ یہ کھانے
پینے اور کھیل کے دن ہیں۔ مُعْتَرِضَہ۔ وہ ہوتا ہے جو دو کلاموں کے درمیان واقع ہوتا ہے۔
ان دونوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَلنِّیَّۃُ فِی الْوُضُوْءِ لَیْسَتْ
بِشَرْطٍ۔ اب اس میں جو رحمہ اللہ ہے یہ جملہ معترضہ۔ اس کا نہ قال کے ساتھ تعلق ہے
اور نہ النیۃ فی الوضوء لیست بشرط۔ مُسْتَانِفَہ۔ وہ ہوتا ہے جو سوال سائل کو بیان کرے۔
جیسے لِمَا رَفَعْتَ زَیْدًا لِاَنَّهٗ فَاعِلٌ۔ اس لیے رفع دیا تو زید کو یہ کہ وہ فاعل ہے۔
نَتِیْجَہ۔ وہ ہوتا ہے جو پہلے کلام سے پیدا ہو۔ کہ جزم ہوتا ہے یہ خاص ہے فعلوں کے ساتھ

اور زیر جو ہے یہ خاص ہے اسموں کے ساتھ. یہاں تک تو جملہ آگیا اب اس کے نتیجے میں کیا جملہ پیدا ہوتا ہے. پس فعلوں پر زیر نہیں آتی. اور اسموں پر جزم نہیں آتی. ابتدائیہ ۔ وہ ہوتا ہے جو شروع کلام میں واقع ہو. جیسے الکلمۃ علی ثلاثۃ اضرب ۔

مقطوعہ ۔ وہ ہوتا ہے جو تین ربط کے تعداد میں واقع ہوا کرتا ہے ۔ جیسے ذکر بابا کہ لفظ فناسیہ اول میں ۔ حالیہ ۔ جو حال اور ذوالحال سے مرکب ہو. مثل جاءنی زید راکبا و آتجوہ راکبا. معطوفہ ۔ وہ ہوتا ہے کہ جس کا عطف کیا گیا ہو پہلے پر. اور اس کی مثالیں بہت ساری ہیں عربی مثالوں میں ۔

بدھ ۔ ۱۴۳۱-۳-۲ ۔ ۲۰۱۰-۲-۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ : جان کہ اے بیٹے لمبی کرے اللہ تعالیٰ تیری عمر ۔ اور تجھے نفع دینے والا علم عطا کرے ۔ بے شک مبتدا کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے جیسے زیدٌ قائمٌ اور فاعل مرفوع ۔ اور مفعول بہ منصوب جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور نائب فاعل بھی مرفوع ہوتا ہے. جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ ۔

اور جان کہ. اِنَّ کَانَ صَارَ. اَصبحَ لَیْسَ مَا زَالَ لیس کی طرح ہیں ۔ اور یہ مثل اسم کو پیش دیتے ہیں ۔ اور نصب دیتے ہیں خبر کو ۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ۔ اور اِنَّ اَنَّ لٰکِنَّ لَیْتَ لَعَلَّ اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو پیش دیتے ہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ لیکن جب ان کے ساتھ ما الکافہ مل جائے پس باطل کر دیتے ہیں اس کے عمل کو. جیسے اِنَّمَا زَیْدٌ قَائِمٌ . اور حال بھی منصوب ہوتا ہے. جیسے جاءنی زَیْدٌ رَاکِبًا ۔ اور ظرف زمان اور مکان بھی منصوب ہوتے ہیں. جیسے خَرَجْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ صُمْتُ خَلْفَکَ ۔ اور تمیز بھی منصوب ہوتی ہے ۔ جاءنی عِشْرُوْنَ رَجُلًا اور

اور لا کا اسم جو نفی جنس کے لیے ہوتا ہے۔ اگر نکرہ ہو غیر مضاف نہ ہو تو وہ بنی مبنی ہے جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور مثبت کلام سے مستثنیٰ وہ بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ اور وہ مستثنیٰ جو منفی کلام سے ہوتا ہے۔ اس میں رفع بھی جائز ہے بدل کے طور پر۔ اور نصب بھی جائز ہے استثنیٰ کے طور پر۔ جیسے مَا جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدٌ۔ وَزَیْدًا اور منادیٰ مفرد جو ہے۔ مضموم ہوتا ہے بغیر تنوین کے۔ جیسے یَا زَیْدُ۔ اور منادیٰ مضاف جو ہوتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔ بغیر تنوین کے۔ یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ اور مِنْ۔ عَنْ اِلٰی۔ فِی۔ خَلَا وعلیٰ زیر دیتے ہیں اسم کو جیسے مِنْ زَیْدٍ۔ اور اسی طرح با۔ لام کاف جیسے بِزَیْدٍ۔ وَکَزَیْدٍ۔ اور کچھ حروف وہ ہیں جو مقسم بہ کو زیر دیتے ہیں وہ با۔ واؤ۔ اور تا ہیں۔ جیسے بِاللّٰہِ۔ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔ اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ اعراب اور اضافت یہ مخصوص ہیں اسم کے لیے۔ اور جان لو کہ ہر وہ اسم دو سبب جس میں ہوں نو میں سے۔ یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔ یہ زیر والی جگہ میں زبر والا ہوتا ہے۔ بغیر تنوین کے۔ اسباب یہ ہیں معرفہ ہونا مونث ہونا۔ اور وزن کا فعل۔ وصف۔ عدل۔ عجمہ ترکیب۔ جمع المجموع۔ الف نون زائدہ ہونا۔

جان لو اعراب چار چیزوں کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے۔ پہلے اعراب کے مطابق ہوتا ہے۔ اور یہ صفت ہے۔ جیسے جَاءَنِی زَیْدُ الْفَاضِلُ۔ اور عطف۔ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔ اور تاکید۔ جیسے تَمَّامُ الْقَوْمِ کُلُّھُمْ۔ اور بدل۔ جیسے تَمَامُ زَیْدٍ عَمُّکَ۔ اور مطابقت ہونا صفت اور موصوف میں شرط ہے اعراب میں تعریف تنکیر میں۔ اور تذکیر تانیث میں۔ واحد تثنیہ اور جمع میں۔ اور معرفہ وہ جو واقع ہوتا بعینہٖ کسی شئے پر۔ وہ پانچ قسم پر ہے۔ علم۔ ضمیر۔ اشارہ۔ اور جس طرح الف لام۔ اور ان چار میں سے کسی ایک کی طرف مضاف۔ اور نکرہ اس کو کہتے ہیں۔ جو ایک امت پر واقع ہو۔ جیسے رَجُلٌ اور اِمْرَاَۃٌ۔ جو مذکور کیا گیا الف مقصورہ کے ساتھ یا الف ممدودہ کے ساتھ تا زائدہ کے ساتھ۔ اور وہ تا جو حالت وقف میں ھا بن جایا کرتی ہے۔ اور مونث وہ ہے جو ان میں سے ایک ہو۔

جمعرات ۱۴۳۱-۳-۲ = ۲۰۱۰-۲-۱۸

اور جان لے کہ اصل اعراب حرکات کے ساتھ ہیں۔ لیکن تثنیہ۔ جمع سلامت کا جو اعراب ہے اعراب بالحرف ہوتا ہے۔ تثنیہ حالت رفعی میں الف نون کے ساتھ۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدَانِ اور حالت نصبی میں جیسا حالت جری میں یا کے ساتھ۔ جیسے رَاَیْتُ الزَّیْدَیْنِ وَمَرَرْتُ بِالزَّیْدَیْنِ۔ اور جمع جو ہے بہ حالت رفعی میں واؤ اور نون کے ساتھ۔ جیسے جَاءَنِیْ الزَّیْدُوْنَ اور حالت نصبی اور جری میں یا مکسور ماقبل کے ساتھ۔ جیسے رَاَیْتُ الزَّیْدِیْنَ وَمَرَرْتُ بِالزَّیْدِیْنَ۔ اور نون تثنیہ اور جمع میں ہے یا تو مکسور ہوتا ہے یا مفتوح ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں گر جاتے ہیں۔ اضافت کے سبب سے۔ جیسے غُلَامَا زَیْدٍ وَمُسْلِمُوْ مِصْرَ۔

اور اسمائے ستہ جو ہیں۔ یہ جب مضاف ہوتے ہیں سوا یائے متکلم کی طرف حرف کے ساتھ حالت رفعی میں واؤ کے ساتھ۔ حالت نصبی میں الف کے ساتھ۔ حالت جری میں یا کے ساتھ۔ اور وہ یہ ہیں۔ اَبُوْكَ اَخُوْكَ حَمُوْكَ هَنُوْكَ فُوْكَ ذُوْمَالٍ۔ کہ تو کہے گا۔ جَاءَنِیْ اَبُوْكَ وَرَاَیْتُ اَبَاكَ وَمَرَرْتُ بِاَبِیْكَ اور باقی کو اسی طرح۔

اور جان لے کہ عرب کے جو کلمات ہیں۔ تقسیم ہو جاتے ہیں تین قسموں پر۔ اسم فعل حرف۔ اسم جیسے زَیْدٌ۔ اور فعل جیسے قَامَ۔ اور حرف جیسے مِنْ عَنْ۔ جب یہ اکٹھے ہو جائیں۔ اسم فعل اور حرف۔ اور دو اسم جو فائدہ دے رہے ہوں۔ اس کا نام کلام رکھا جائے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ، زَیْدٌ قَائِمٌ، وَاضْرِبْ زَیْدًا۔ پس اسم متمکن اور فعل مضارع۔ معرب ہیں۔ اور ان کے علاوہ باقی سارے مبنی ہیں۔ پس معرب وہ ہوتا ہے جو حرکت اور سکون عامل کی وجہ سے ہو۔ اور مبنی وہ ہوتا ہے۔ جو حرکت اور سکون عامل کی وجہ سے نہ ہو۔

جان لے کہ فعلوں کی چار قسمیں ہیں۔ فعل ماضی۔ وہ مبنی ہے فتح پر۔ اور فعل مضارع وہ مرفوع ہے۔ جیسے یَضْرِبُ۔ اور جب اس پر اَنْ لَنْ آتے ہیں۔ تو وہ منصوب ہوتے ہیں۔ اور جب اس میں لم داخل ہوتا ہے تو وہ مجزوم ہوتا ہے۔ اور امر اور نہی۔ دونوں مجزوم ہوتے ہیں۔ جیسے اِضْرِبْ وَلَا تَضْرِبْ۔

۷-۳-۱۴۳۱ ، ۲۲-۲-۲۰۱۰

ختم شد

[illegible]

علم النحو منظوم

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور مصطفیٰ علیہ السلام کے درود کے بعد
پیغمبر پاک کی آل کی نعت جو رسول ہیں چنے ہوئے۔
ہے تعریف بادشاہ غازی معین الدین میں
جو دین کے حامی ہیں الفاف کے سورج ہیں اور اللہ کا سایہ
مخلوق پر واجب اور بندہ پر فرض ہیں ہوا ہے۔
جیسے دعا شہزادے کی سال بھی صبح و شام۔
مدد فتح کامیابی اور بخت مرتبہ بادشاہی
ہمیشہ رہے ہر دور میں جب تک ہے باقی رہنے کا امکان

عوامل النحو اور اس کی اقسام کے بیان میں۔

عامل نحو میں سو ہیں جس طرح فرمایا ہے انہوں نے
جس نے فرمایا جو شیخ عبدالقاہر جرجانی ہدایت کا ہیرا ہے
معنوی ان میں سے دو ہیں دوسرے سارے کے سارے لفظی ہیں۔
ہو جاتے ہیں لفظی سماعی اور قیاسی اے جوان۔
(٩١)
وہ اکانوے ہیں جان سماعی سات دوسرے قیاس کے مطابق
اور وہ سماعی بھی تیرہ قسموں پر آتے ہیں بغیر کسی ریا کے

انواع الاول

پہلی قسم سترہ حروف جر ہیں۔ یقین کے میدان کے جوان
جو اس ایک شعر میں آئے ہیں سارے بغیر کسی چون و چرا کے
باؤ۔ تاؤ کاف ولام و واؤ منذ و مذ خلا
رُبَّ حاشا مِنْ عدا فی۔ عَنْ علیٰ حتّیٰ الیٰ۔

النوع الثانی والثالث

اِنَّ با اَنَّ کاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ

یہ نصب دینے والے ہیں اسم کو رفع دینے والے ہیں خبر کو ضد ما ولا

النوع الرابع

واؤ یاؤ ہمزہ والّا اَیا وایٰ ھَیا یہ اسم کو نصب دینے والے ہیں پس یہ سات حرف ہیں منقدار

النوع الخامس۔

۴:۳۵

اَنْ وَلَنْ پس کَیْ اِذَنْ یہ چار حروف معتبر

مضارع کو پیش دیتے ہیں۔ یہ ہمیشہ تقاضے کے طور پر۔

النوع السادس

اِنْ وَلَمْ لَمّا ولام امر ولائے نہی یعنی پانچ حروف جزم دینے والے ہیں فعل کو ہر ایک بے خطا

النوع السابع۔

مَنْ و مَا مَھْمَا وایُّ حَیْثُمَا اِذْ مَا مَتٰی

اَیْنَمَا اَنّٰی یہ نو اسم فعل کو جزم دیتے ہیں۔

النوع الثامن۔

نصب دینے والے اسم نکرہ کو یہ آٹھویں قسم ہے چار اسموں کو

جب تمیز ہوتی ہے اس نکرہ کی جہاں کہیں۔

پہلا لفظ عَشَرَ ہے جو لفظ اَحَدَ سے تو مرکب

اسی طرح نو سے تمیز نوے تک اس کو شمار کر اس حکم کو

پھر دوسرا کَمْ ہے۔ جب استفہام کے لئے ہوتا ہے نہ خبر کے لئے۔

تیسرا چوتھا ان کا کَاَیِّنْ چوتھا ان کا کَذَا ہے۔

النوع التاسع۔

نو اسماء افعال ہیں۔ جن میں سے چھ نصب دینے والے ہیں۔

دُوْنَکَ بَلْہِ عَلَیْکَ حَیَّھَلْ اور ھَا۔

پس اس کے بعد رُوَیْدًا پھر رفع دینے والے اسم کو وَھَیْھَاتَ جان۔

اسی کے بعد شَتَّانَ اور ھَیْھَاتَ ہیں یاد کر ان شعروں کو۔

النوع العاشر۔

دسویں قسم تیرہ فعل ہیں۔ جو کہ ناقص ہیں۔ جیسے مادام لاکہ اسم کو رفع دینے والے ہیں خبر میں نصب دینے والے ہیں۔

کَانَ صَارَ اَصْبَحَ اَمْسٰی اَضْحٰی ظَلَّ بَاتَ

مَا فَتِئَ مَا دَامَ مَا انْفَكَّ لَيْسَ اس کے بعد۔

مَا بَرِحَ مَا زَالَ۔ اور جو افعال ان سے مشتق ہوں گے۔

جہاں کہیں ان کو دیکھے۔ یہی حکم جائز ہے۔

النوع الحادی عشر۔

دوسرے افعال مقاربہ عمل میں افعال ناقصہ کی طرح ہیں۔

اور وہ ہیں کَادَ۔ کَرُبَ اَوْشَكَ اور دوسرا عَسٰی ہے

النوع الثانی عشر۔

دوسرے افعال یقین اور شک ہیں۔ جو اسم پر آتے ہیں۔

ہر ایک کو منصوب کرتے ہیں ہر دو کو۔

وہ ہے حَسِبْتُ عَلِمْتُ اور خِلْتُ زَعَمْتُ کے ساتھ۔

اور کُنْتُ رَاَیْتُ کے سبب اور وَجَدْتُ بغیر غلطی کے

النوع الثالث عشر۔

اسم کو رفع دینے والے افعال کی جنس سے ہیں۔ مدح و ذم

وہ چار ہیں۔ نِعْمَ بِئْسَ سَاءَ و حَبَّذَا۔ اس جگہ

عوامل قیاسیہ۔

اس کے بعد سات قیاسی ہیں اسم فاعل اور مصدر ہے

اسم مفعول اور مضاف اور فعل ہوتا ہے مطلقاً۔

پھر صفت ہوتا ہے۔ کہ وہ اسم فاعل کی طرح ہیں۔

ساتواں اسم تام ہے۔ جو نصب دیتا ہے تمیز کو۔

عوامل معنویہ۔

عامل فعل مضارع میں معنوی ہوتا ہے جان
اسی طرح معنی ہوتا ہے عمل کرنے والا یقینی طور پر مبتدا میں
دولت اور بخت اور رتبہ شہزادے کا کمال پر
دوگنا ہوتا ہے ہمیشہ ختم کرتا ہوں میں اس دعا پر۔
لغۃ ۲۰ ــ ۳ ــ ۲۰۱۰ ــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہترین کلام حمد ہے بہت جاننے والے بادشاہ کی۔ اور بہترین جملے مخلوق کے سردار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر ہزاروں لاکھوں درود وسلام ہو۔ اما بعد۔ پوشیدہ نہ رہے۔ یہ گنہگار بندہ پکڑنے والا۔ دامن اللہ ہدایت دینے والے کے فضل کا۔ الٰہی بخش فیض آبادی۔ ابتدائی طالب علموں کو فائدہ دینے کے لئے کچھ سطریں جملہ اور کلام کی تحقیق میں۔ معتبر کتابوں سے۔ مثل رضی۔ مفصل شرح صمدیہ صدر الدین۔ مولوی وغیرہ میں نے جمع کی ہیں۔ اور عمدۃ المرام فی تحقیق الجملۃ والکلام میں نام رکھتا ہوں۔ دیکھنے والوں سے امید ہے۔ انصاف کے ساتھ کہ اگر کوئی غلطی واقع ہو۔ تو اس کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔ اور اگر کوئی لغزش پائیں۔ تو اپنے معافی کے دامن کے نیچے چھپائیں گے اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ مجھے توفیق دے۔ اس لئے کہ وہ توفیق کا ولی ہے۔ اور اسی کے ہاتھ میں ہے تحقیق کی لگام۔ جان کہ نیک بخت کرے مجھے اللہ تجھے نیک بخت کرے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں۔ کہ وہ لفظ جو بنایا گیا ہے۔ یا اس کا جز معنی کے جز پر دلالت کرتا ہے۔ یا نہیں۔ پہلے کو مرکب کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو مفرد۔ اور وہ مفرد چار قسم پر ہے۔ (۱) ایک یہ ہے کہ لفظ کا جز ہی نہ ہو۔ جیسے ہمزہ استفہام۔ دوم۔ جز تو رکھتا ہو۔ وہ جز دلالت نہ رکھتا ہو۔ جیسے زید۔ سوم۔ جز دلالت کرنے والا بھی رکھتا ہو۔ لیکن جز معنی کے طور پر مقصود

نہ ہو۔ جیسے عَبْدُ اللّٰہِ۔ اور تَأَبَّطَ شَرًّا۔ علمیت کی حالت میں۔ **چہارم**۔ لفظ جز کے معنیٰ پر مقصود دلالت تو کرتا ہی ہے۔ لیکن دلالت مقصود ہی نہیں۔ جیسے حَیْوَانٌ نَاطِقٌ اس وقت میں جب کہ یہ علم ہو کسی مخصوص شخص کا۔ (**مرکب**) مرکب دو قسم پر ہے۔ ناقص اور تام۔ **ناقص**۔ وہ ہے کہ جس پر متکلم کا خاموش رہنا درست نہیں ہوتا۔ اور اس قسم کو مرکب غیر مفید بھی کہتے ہیں۔ اور یہ بھی دو قسم پر ہے۔ (۱) تقییدی اور (۲) غیر تقییدی۔ (**تقییدی**) وہ ہے کہ جس کا دوسرا جز پہلے کی قید ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ اور اس کو مرکب اضافی کہتے ہیں۔ وَ رَجُلٌ فَاضِلٌ۔ اور اس کو مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ **غیر تقییدی**۔ وہ ہے۔ جس کا دوسرا جز پہلے جز کی قید نہ ہو۔ اور وہ تین قسم پر ہے۔ دو اُن میں سے مبنی ہیں۔ اور ایک معرب ہے۔ رہا وہ جو مبنی ہے۔ وہ دو قسم پر ہے اول ایک وہ جو دوسرا جز کسی دوسرے جز کو متضمن ہو۔ جیسے خَمْسَةَ عَشَرَ اور اس کو مرکب بنائی اور تعدادی کہتے ہیں۔ دوم۔ وہ جو جس میں دوسرا جز آواز ہو۔ جیسے سِیْبَوَیْہِ وَ نِفْطَوَیْہِ۔ اور اس کو مرکب صوتی کہتے ہیں۔ رہا وہ جو معرب ہے وہ ہے۔ کہ جس کا دوسرا جز صوت اور متضمن حرف نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَکَّ۔ وَ حَضَرَ مَوْتُ۔ اور اس کو مرکب مزجی اور مرکب منع صرف کہتے ہیں۔ (**تام**) وہ ہے جو اس کی ایک طرف سے فائدہ ہو۔ تام مخاطب کے ساتھ متکلم کا چپ رہنا صحیح ہو۔ اور اس کو مرکب اسنادی۔ مفید اور جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ (فائدہ) جملہ اور کلام کے برابر ہونے میں اختلاف ہے۔ شیخ جمال الدین بن ہشام نے مغنی میں کہا۔ کہ کلام جملہ سے خاص ہے۔ اور اس کے مترادف نہیں ہے۔ اس لئے کہ کلام کہتا مفید ہے۔ ارادہ کرنا۔ اور مفید سے مراد یہ ہے۔ کہ دلالت کرتا ہو ایسے معنیٰ پر۔ کہ اس کا خاموش ہونا درست ہو۔ اور جملہ ایسی عبارت کو کہتے ہیں۔ جو فعل فاعل۔ مبتدا خبر۔ اور کسی ایسی چیز جو مبتدا اور خبر کے قائم مقام ہو۔ جیسے ضُرِبَ اللِّصُّ وَ أَقَائِمٌ الزَّیْدَانِ وَ کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا وَ ظَنَنْتُہٗ قَائِمًا۔ اور عموم کی وجہ یہ ہے۔ کہ جملہ عام ہے اور کلام خاص ہے۔ کہ جملہ میں فائدہ دینا یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ کلام کے خلاف۔

اور اسی وجہ سے شرط کا جملہ، جواب کا جملہ، صلہ کا جملہ یہ فائدہ نہ دینے کی وجہ سے
کہتے ہیں۔ نہ کہ ان کو کلام کہا جاتا ہے۔ اور تہذیب النحو کی
شرح میں مذکور ہے۔ کہ بعض کی کلام سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جملہ خاص ہے کلام سے
اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے متکلم کو متکلم کہا جاتا ہے نہ کہ جملہ۔ اور اکثر کے نزدیک جملہ اور کلام
آپس میں مترادف ہیں۔ اور اسی سے ظاہر ہے زمخشری کا کلام مفصل میں۔ اور بدر
دمامینی تحفہ اندلسیہ میں کہتے ہیں۔ اور شرح مفصل میں کہتے ہیں۔ انہوں نے مبتدا
اور خبر کے باب میں یہ ذکر کیا ہے۔ کہ جملہ اور کلام اصطلاح میں مترادف ہیں۔ اور اسی
پر ہے اکثر نحویوں کی رائے۔ ۱۴۳۱-۴-۵ ، ۲۰۱۰-۳-۲۲ پیر

فائدہ- جملہ پہلی تقسیم کے اعتبار سے دو قسم پر ہے۔ خبریہ وانشائیہ (خبریہ) وہ ہے
کہنے والے کو ایک وقت میں سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ پس اگر اس کی نسبت خارج میں
واقعے کے مطابق ہے۔ تو سچا ہے۔ ورنہ جھوٹا ہے۔ (انشائیہ) وہ ہے کہ کہنے والے کو سچا
اور جھوٹا نہ کہا جا سکے۔ اور دوسری تقسیم کے لحاظ سے جملے کی چار قسمیں ہیں
۱۔ اسمیہ۔ ۲۔ فعلیہ۔ ۳۔ ظرفیہ۔ ۴۔ شرطیہ۔ یعنی اگر اس کا پہلا جزء اسم ہو تو اسمیہ
جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔ اگر فعل ہو تو فعلیہ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ حرف نہ مسند ہو۔ اور نہ مسند الیہ
لہٰذا مثال میں۔ یَا زَیْدُ اور اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔ اور حرف کے لیئے اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی
مثال میں یا اَدْعُوْا کے قائم مقام ہے۔ پس فعلیہ ہوا۔ اور دوسرا اسمیہ اور ظرفیہ وہ ہوتا
ہے۔ کہ جس کا پہلا جز ظرف ہو۔ اور جار مجرور بھی ان میں داخل ہیں۔ اور اس کے آخر میں
جو اسم ہوتا ہے وہ اسم مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے عِنْدِیْ زَیْدٌ وَفِی الدَّارِ زَیْدٌ۔ عندی
اور فی الدار ظرف ہیں۔ اور زید مرفوع ہے فاعل کی بنا پر۔ اخفش کے نزدیک
کیونکہ ہر ظرف کا عمل ہے۔ وہ اعتماد کے ساتھ مشروط نہیں ہے۔ اور سہیلی نے
کہا۔ کہ اسم کا جو رفع ہے۔ ظرف اور جار مجرور کے بعد فاعل کی بنا پر صحیح نہیں ہے۔
بلکہ مبتدا ہونے کی بنا پر ہے۔ یعنی عندی اور فی الدار یہ خبر مقدم ہیں۔ اور زید جو ہے
وہ مبتدائے مؤخر ہے۔ اور اسی وجہ سے ہے کہ کچھ علماء جملہ ظرفیہ

کو جملہ اسمیہ میں ہی داخل کرتے ہیں۔ جملہ ششم طلبیہ وہ ہوتا ہے جو شروع کو حرف کے ساتھ یا کلمہ کے ساتھ ہو۔ کیونکہ متضمن ہو شرط کے معنیٰ کے ساتھ ہو۔ اور وہ جملہ دو طرف پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے إِنْ تُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْكَ۔ جملہ انشائیہ، دس قسم پر ہے۔ اول۔ امر جیسے اِضْرِبْ۔ دوم۔ نہی جیسے لَا تَضْرِبْ۔ سوم۔ استفہام جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ۔ چہارم۔ تمنی جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ۔ پنجم۔ ترجی جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ۔ ششم۔ عقود جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ۔ ہفتم۔ ندا جیسے يَا اَللّٰهُ۔ ہشتم۔ عرض جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا۔ نہم۔ قسم جیسے بِاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا۔ دہم۔ تعجب جیسے مَا أَحْسَنَهُ وَأَحْسِنْ بِهِ۔

۱۴۴۴-۴-۶ — ۲۰۱۰-۳-۲۳ منگل۔

بدانکہ۔ جان کہ ہر جملہ بعض کے نزدیک مبنی الاصل ہے۔ لہٰذا اس کا اعراب محلی ہوگا۔ جملہ دونوں قسموں میں خبریہ وانشائیہ ہوتا ہے یا محل اعراب میں ہے یا نہ۔ پہلی قسم جب وہ محل اعراب میں ہوگا سات قسم پر ہے۔ صاحب صمدیہ کے مطابق۔ اور شرح کرنے والے نے اس پر دو قسم زیادہ کئے ہیں۔ اور دمامینی نے تین قسم زیادہ کی ہیں۔ جیسا کہ جاننا چاہیے۔

پہلی قسم خبریہ۔ جو مبتدا کی خبر بنے یا نواسخ میں سے کسی ایک کی خبر بنے۔ اور اعراب کے لحاظ سے محل رفع میں ہو یا نصب میں جیسے کَانَ وَکَادَ۔ وَمَا وَلَا۔ ان کی مثال بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ وَمَا زَيْدٌ أَبُوهُ قَائِمٌ۔ وَلَا رَجُلٌ لَقِيْتُهُ قَائِمٌ۔

اور ابن ہشام نے کہا۔ کہ مثل میں زَيْدٌ اِضْرِبْهُ وَعَمْرٌو هَلْ جَاءَكَ۔ اس میں بھی حالت لفظ میں ہے خبر ہونے کی وجہ سے۔ اور یہی صحیح ہے۔ اور بعض کے نزدیک حالت نصبی میں ہے بقول اس کے کہ وہاں مضمر ہے۔ کیونکہ جملہ انشائیہ خبر نہیں ہوتا۔ اور دمامینی کہتے ہیں کہ چھپا لینا قول کا بعض کو متعین نہیں کرتا۔ اس لئے کہ جائز ہے کہ مَقُوْلٌ فِيْهِ كَذَا مقدر مان لیا جائے پس اس کلمہ سے محل رفع میں ہے۔ وہ جو نائب فاعل واقع ہونے کی وجہ سے۔ اور جائز ہے کہ اَقُوْلُ فِيْهِ كَذَا مقدر ہوگا۔ پس حالت رفع نہیں ہوگا۔

فائدہ۔ اور جملہ جب خبر بنا ہے مبتدا سے تو رابطہ ضروری ہوتا ہے۔ اس جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ جو لوٹ رہی ہو مبتدا کی طرف خواہ مذکور ہو یا مقدر۔ مذکور کی مثال زَيْدٌ ضَرَبْتُهُ۔ اور مقدر کی مثال۔ اَلسَّمْنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ أَيْ مِنْهُ مَنَوَانِ

مگر ہر جگہ جب خبر واقع ہوتا ہے۔ مبتداء کو شامل ہوتا ہے۔ خواہ لفظی اور معنوی دونوں طرح یا صرف لفظی طور پر۔ اس صورت میں بھی ضمیر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مثال۔ الحاقۃ ما الحاقۃ یا جملہ جو خبر ہے شامل ہوتا ہے کسی چیز پر جو مبتداء کو شامل ہوتا ہے۔ مثل۔ زَیدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ۔ پس زید مبتدا ہے۔ اور نعم الرجل خبر اور خبر اور مبتدا کے درمیان اشتمال جملہ کے جنس پر۔ جو مبتدا وغیرہ کو شامل ہے۔ اور وہ الرجل کے جنس کی بنا پر۔ مشہور قول کے مطابق۔ جائز ہے۔ زَیدٌ مَاتَ النَّاسُ کُلُّھُمْ وَکُلُّ النَّاسِ یَمُوْتُوْنَا لازم ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں۔ رابطہ کا مشتمل ہونا ہے مبتدا خاص کے لئے۔ معنوی طور پر۔ اخفش کے قول کے مطابق۔ اس مسئلہ کے صحیح ہونے میں۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ ال جو ہے۔ نعم اور بئس میں ال عہدی ہے۔ جنسی نہیں ہے۔ یا جملہ جو خبر واقع ہوا ہے۔ وہ اشارے کے طور پر شامل ہے۔ مبتدا کی طرف اور وہ جو اشارہ ہے۔ یہ ضمیر کے قائم مقام ہے۔ جیسے وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ۔ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ یا جملہ جو خبر واقع ہوا ہے۔ بذات خود مبتدا ہی ہوتا ہے۔ اس تقدیر پر معنیٰ یہ ہوگا۔ اس صورت میں بھی ضمیر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کہ جو مبتدا ہے وہی خبر ہے۔ اور جو خبر ہے وہی مبتدا ہے جیسے مثل۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

(ہفتہ) ۱۴۳۱-۳-۱۰ = ۲۰۱۰-۳-۲۷

قسم دوم۔ حالیہ۔ اور وہ جملہ ہوتا ہے۔ جو حال واقع ہوا کرتا ہے۔ اور اس کا محل اعراب نصب ہوتا ہے۔ اور اس کی تین شرطیں ہیں۔ **اول شرط**۔ یہ ہے کہ وہ جملہ خبریہ ہو۔ انشائیہ نہ ہو۔ رضی نحوی نے اشارہ کیا ہے کہ جملہ حالیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ خبریہ ہو۔ اور ابن ہشام کہتے ہیں۔ وہ جملہ جو حال واقع ہوتا ہے اس کے خبریہ ہونے پر اجماع ہے۔ **شرط دوم**۔ وہ جو جملہ مصدر حرف استقبال جو سین اور سوف ہے شروع نہ ہو۔ کیونکہ حال اور استقبال آپس میں منافات رکھتے ہیں۔ ظاہر کے طور پر۔ نہ حقیقت کے ساتھ۔ اور اس شرط سے جملہ شرطیہ خبریہ خارج ہوتا ہے۔ چنانچہ مطرزی کہتے ہیں کہ جملہ شرطیہ حال واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ مستقبل ہے۔ جب تو یہ چاہے کہ جملہ شرطیہ حال بن جائے۔ تو یوں کہے گا۔ جاءنی زید

تَجِفُوا اِنْ تَیَسْأَلْ یُعْطِ۔ میرے پاس زید آرہا ہے جب وہ مانگے گا تو اسے دے دیا جائیگا۔ جملہ شرطیہ
کو ایسے حال بنا تو۔ سوم شرط۔ جملہ حال میں اس میں رابطہ ضروری ہے۔ اور جملہ اسمیہ
میں واؤ اور ضمیر دونوں ربط کا کام دیتی ہیں۔ یا واؤ مجرد کے ساتھ یا ضمیر مجرد کے ساتھ۔ جیسے
وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی۔ لَئِنْ اَکَلَہُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَۃٌ۔ وَتَرَی الَّذِیْنَ
کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْھُھُمْ مُّسْوَدَّۃٌ۔ اور ہر جگہ جملہ اسمیہ واؤ عاطفہ کے بعد
ہوتا ہے۔ جیسے کہ آیت کریمہ۔ فَجَاءَھَا بَأْسُنَا بَیَاتًا اَوْ ھُمْ قَآئِلُوْنَ۔ یا جملہ اسمیہ
ہے۔ جملہ مضمون کے ساتھ مؤکد ہو جاتا ہے۔ مثلاً۔ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ۔
جب پچھلی آیت مؤکد ہو رہی ہو تو وہاں واؤ کا لانا ممنوع ہوتا ہے۔ اور فعلیہ جملہ میں جہاں فعل
مضارع مثبت قد کے بغیر ہو۔ تو وہاں ضمیر مجرد کافی ہے۔ مثل جَاءَ زَیْدٌ یُسْرِعُ۔
اور جہاں قد ہو۔ وہاں ضمیر یعنی واؤ وہاں ضروری ہوتی ہے۔ جیسے لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ
تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ۔ جملہ تعلمون جو ہے۔ یہ واؤ اور ضمیر تؤذوننی میں ہے۔
اس سے حال واقع ہے۔ اور اگر مضارع منفی ہو۔ یا ماضی مثبت ہو۔ یا منفی مضارع کے رو
سے یہ جملہ اسمیہ کی طرح ہے۔ یہاں ربط جو ہے۔ ضمیر اور واؤ دونوں کے ساتھ ہوگا۔ یا اکیلی
واؤ کے ساتھ یا اکیلی ضمیر کے ساتھ۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مضارع منفی لا کے ساتھ
ہے۔ وہ بھی مثبت ہی کی طرح ہوگا۔ ضمیر کے لازم ہوتے ہیں۔ اور واؤ سے مجرد ہوتے ہیں
جیسے۔ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰہِ۔ اور اگر واؤ کے ساتھ آئے۔ صحیح ترین مذہب یہ
ہے۔ مبتدا مقدر ہوگا۔ جیسا کہ تفصیل میں اس پر نص آچکی ہے۔ اگر منفی لم اور لمّا
کے ساتھ ہو۔ لن کے سوا۔ کسی اور حرف کے ساتھ منفی ہوا ہے۔ تو اس میں تینوں وجہیں
جائز ہیں۔ واو بھی اور ضمیر بھی۔ اور واؤ اور ضمیر دونوں بھی۔ اور لن چونکہ حرف استقبال
ہے۔ اگر اس کا یہاں کوئی دخل نہیں ہے۔ اور اگر ماضی مثبت اِلَّا کے بعد آئے۔ جیسے مَا
یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ یا پھر لفظ اَوْ کی مثل لَاَضْرِبَنَّہٗ اِنْ
اَعْطَانِیْ اَوْ عَصَانِیْ۔ اس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ اور واؤ سے خالی ہونا لازم ہے۔ اگر حال ہو
مؤکد ہو فعل ماضی کے ساتھ۔ یعنی موجود ہونے تک تو ذوالحال اگر منتقل نہیں ہوتا۔ اور ضمیر
بھی متروک ہوتی ہے۔ اور اگر فعل ماضی ان کے سوا ہو۔ اس میں تینوں وجہیں جائز ہیں۔

ضمیر کا لانا بھی اصلی واؤ کا لانا بھی۔ واؤ اور ضمیر دونوں کا لانا بھی۔ اور ماضی مثبت لفظ قد کے
ساتھ ہو۔ اس وقت ماضی حال ہے۔ اگرچہ ضمیر مقدر ہوگا۔ قد کبھی ملفوظ ہوگا۔
جیسے أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ اور قد مقدر ہے۔
هٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا أي قَدْ رُدَّتْ إِلَيْنَا۔ اور یہی مذہب ہے فراء کا
مبرد اور مازنی اور محققین متاخرین کی جماعت سے۔ بلکہ تمام بصری جو ہیں۔ ان کے نزدیک
قد کے مقدر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ماضی کا حال کا بغیر ہونا قد کے لیے کا
واقع ہونا قد کے بغیر بھی کثرت کے ساتھ ہے۔ اور ابو حیان نحوی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

اتوار ١٤٣١-٤-١١ = ٢٠١٠-٣-٢٨

قسم سوم۔ وہ جملہ جو مفعول بہ واقع ہوتا ہے اس کا محل نصب ہے۔ یعنی اس کا اسم معرب ہوتا شرط
جب کہ فاعل سے نائب فاعل کے طور پر استعمال نہ ہو۔ اور جملہ مفعول بہ کی صورت میں واقع ہوگا۔
اول۔ پہلا وہ جو محکی ہوتا ہے۔ یعنی بطور حکایت آتا ہے۔ جیسے قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ۔ **دوم** مفعول
ثانی۔ جو باب علمت کا ہوتا ہے۔ یا کان کی خبر واقع ہو رہا ہے۔ یا مفعول ثالث واقع ہو رہا ہے
باب أَعْلَمْتُ۔ یہ چار صورتیں ہوگئیں۔ اس کی مفعول بہ واقع ہونے کی۔ یا محل نصب میں آنے کی۔
سوم۔ وہ جملہ ہے جس کا عامل جو ہے وہ معلق واقع ہو۔ اور کبھی کبھی وہ جملہ جو مفعول بہ واقع ہوتا
ہے، نائب فاعل بھی ہوتا ہے۔ پس اس کا محل ہوگا وہ رفع میں ہوگا۔ اور یہ قول کے باب میں
خاص ہے۔ **قسم چہارم**۔ وہ جملہ جو مضاف الیہ واقع ہوتا ہے۔ وہ جملہ چاہے فعلیہ ہو یا اسمیہ ہو
اس کا محل جر ہے۔ اور مضاف جو ہے وہ اکثر ظرف زمان ہوتا ہے۔ جیسے وَاذْكُرُوا إِذْ
أَنْتُمْ قَلِيلٌ۔ اور جمہور کے نزدیک اذا بھی اذ کی طرح ہے۔ جیسے إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ
اور لمّا بھی اس شخص کے نزدیک۔ اسمیت کا قائل ہے۔ اس کے بعد ہوگا وہ بھی مضاف
الیہ ہوگا۔ جیسے لَمَّا جَاءَ زَيْدٌ جَاءَ عَمْرٌو۔ اور جو ظروف مکان ہے۔ ان میں سے حیث
کے سوا۔ باقی جملے کی طرف مضاف نہیں ہوتے۔ یعنی صرف حیث کی طرف مضاف ہوتا ہے
اور استعمال میں اکثر طور پر۔ حیث کی جو اضافت ہے مضاف فعلیہ کی طرف ہوتی ہے۔
قسم پنجم۔ وہ جملہ ہے جو شرط کے جواب میں واقع ہو۔ جو جزم دینے والا ہے۔ یعنی إن
جو اس کے جو ہم معنی ہیں۔ وہ محل جزم میں ہوتا ہے۔ جیسے وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا

هادِیَ لَہٗ۔ اب فَلَا هَادِیَ لَہٗ یہ جزا بن رہا ہے۔ اگر جملہ جوابیہ جو ہے۔ اس پر اِذَا فجائیہ
آ جائے۔ اس وقت واجب ہوتی ہے۔ اس کی اسپیٹ۔ اور وہ اِنْ جازمہ کا وجود ہے۔
جیسے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ۔ اور اگر یہ جملہ
شرطیہ جزا کے طور پر واقع ہو۔ اس صورت میں یہ جملہ فعل مضارع ہو۔ اس وقت جزم واجب
ہوتی ہے۔ لفظی طور پر بھی اور محلی طور پر بھی۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔ مُقَدَّر کا معنی
سے شروع کیا گیا۔ یعنی اگر اس کا آغاز فعل مضارع سے ہو۔ قسم ششم۔ وہ جملہ ہے
جو مفرد کے تابع ہوتا ہے۔ اور اس کا محل جو ہے وہ رفع یا نصب یا جر ہوگا۔ متبوع کے
موافق ہوگا۔ جمہور کے نزدیک جملہ دو قسم پر ہے۔ اوّل۔ یہ کہ وہ جو اس کے ساتھ موصوف
کیا گیا ہو۔ یہ جس کی صفت ہے اس کی صفت میں واقع ہو۔ اور وہ جو رفع نصب اور جر کی
جگہ ہوتا ہے۔ وہ محل رفع میں مرفوع ہے۔ اور نصب میں منصوب ہے۔ اور جر میں مجرور ہوگا۔
دوم۔ وہ جملہ ہے جو معطوف بحرف ہوتا ہے۔ جیسے اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ
وَّیَقْبِضْنَ۔ اور زمخشری۔ ابن طی ابن مالک ابن ہشام نے اس کو مبدلہ کو زیادہ قرار
نہیں دیا۔ جیسے وَاَسَرُّوا النَّجْوَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اس کو مبدلہ قرار دیا ہے =

۲۹-۳-۲۰۱۰ - ۱۲-۴-۳۱

قسم ہفتم۔ وہ جملہ ہے۔ جو جملہ تابع واقع ہوتا ہے۔ تو اس کی حالت اعرابی جو ہے۔ وہ متبوع
کے مطابق ہوگی۔ اور وہ یا تو معطوف ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ وَقَعَدَ اَبُوْهُ۔ یا بدل واقع
ہوتا ہے۔ یا اس شعر والے کے ساتھ جملہ جو ہے متبوع ہوگا۔ اس کی مراد ادائیگی میں کامل ہے
جیسے شاعر کا یہ کہنا ہے

اَقُوْلُ لَهٗ ارْحَلْ لَا تُقِیْمَنَّ عِنْدَنَا ۔۔۔ وَاِلَّا فَكُنْ فِی السِّرِّ وَالْجَهْرِ مُسْلِمَا

میں اسے کہتا ہوں کہ ہرگز ہرگز نہ ٹھہر ہمارے پاس۔ ورنہ بس ہو جا باطن میں اور ظاہر میں مسلمان
مکمل ہو گئے ساتوں جملے۔ تقسیم کے مطابق شیخ جمال الدین عاملی۔ اور دوسرا ان سے
کیا ہے کہ صدرالدین مدنی شارح صمدیہ جو ابن ہشام نے مغنی میں بیان کیا ہے۔
وہ جملہ جن کی ایک محلی حالت ہے۔ یعنی ہر ایک کا ایک محل اعراب ہے۔ ایک ان میں وہ جملہ
ہے جس کو جملہ مستثنیٰ کہتے ہیں۔ کہ اس کا محل نصب ہے۔ وہ ہے جو حالت نصب میں

ہوا کرتا ہے۔ جیسے لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ إِلَّا مَنْ تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ۔ اور دمامینی نے کہا ہے کہ اس کے پہلے حروف کے لحاظ سے جملہ کے بارے میں کوئی لفظ نہیں کی۔ نہ ہی جملوں کا ذکر چھیڑا ہے

(دوم) جملہ مسند الیہ ہوتا ہے جیسے سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ جب یہ خبر سواء ہو۔ اور اس وقت جب کہ انذرتہم کو مبتداء بنایا جائے۔ معلوم ہوا کہ یہ جملہ مسند الیہ ہے۔ سَوَاءٌ اس کی طرف مسند ہے۔ اور دمامینی نے جمل کے بارے میں یوں کہا ہے کہ یہ شان محل کا اعراب سے ہے کہ جملہ کلام کے آخر واقع ہوا ہے۔ اور رہے وہ جملے کہ جن کی شان محلی کوئی اعراب سے ہے ہی نہیں۔ الگ جملے ہوتے ہیں۔ تو ان کو اعراب کے طور پر دیکھا ہی نہیں جاتا۔ وہ بھی سات قسم پر ہیں۔

قسم اول۔ وہ جملہ مستانفہ ہے۔ اور اس کا نام ابتدائیہ بھی ہے۔ لیکن پہلا نام واضح ہے۔ اور وہ دو قسم پر ہیں۔ (۱) وہ جو کلام کے شروع میں آتا ہے۔ یا لفظ کے طور پر یا نیت کے طور پر۔ جیسا کہ تو کہے گا۔ زَيْدٌ قَائِمٌ یا قَامَ زَيْدٌ۔ اور دوسری مثال۔ کہ کہا جائے زَيْدٌ۔ (۲) دوسری قسم جملے کی کہ جس کا تعلق ماقبل سے کٹا ہوا ہو۔ جیسے اللہ کا یہ حکم۔ لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا۔ اور اسی طرح وہ جملہ جو ایسے عامل کا معمول ہو جو عمل نہ کر رہا ہو۔ اس عامل کے مؤخر ہونے کی وجہ سے۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ أَظُنُّ۔

قسم دوم۔ جملہ معترضہ ہے۔ اور اس کا نام اعتراضیہ بھی رکھتے ہیں۔ اور وہ وہ جملہ ہے جو آپس میں لازم دو چیزوں کے درمیان میں آجاتا ہے۔ ان دونوں جملوں کی شان ایسی ہوتی ہے کہ کوئی درمیان میں نہ ہو۔ پھر بھی وہ درمیان میں آجاتا ہے۔ اور اس کا فائدہ کلام کو تقویت دینا اور اس کو درست دینا ہوتا ہے۔ اور یہ جملہ آتا ہے فعل اور معمول اس کا جو فاعل ہو۔ یا مفعول اور مبتدا اور اس کی خبر۔ موصول اور اس کا صلہ۔ قسم اور جواب اور موصوف اور صفت۔ ان کے درمیان آتا ہے۔ جیسے إِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ اور اسی طرح شرط اور مشروط کے درمیان۔ جار اور مجرور کے درمیان خواہ اسم ہو یا حرف ہو اس کے درمیان بھی آجاتا ہے۔ جیسے فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا ۔۔۔ وَهَٰذَا غُلَامُ ہو مضاف۔ مضاف الیہ ہے۔ درمیان میں واللہ ہے۔ اور وَاللَّهِ أَلْفَ دِرْهَمٍ

قسم سوم ۔ جملہ مفسرہ ۔ اور تفسیر یہ اور مبینہ بھی نام ہے۔ اور وہ جملہ ہے جو کسی
چیز کی حقیقت کو کھولنے والا ہوتا ہے۔ جو اس سے پہلے ہوتی ہے۔ اور یہی ہے ابن ہشام کا
قول۔ اس آیت کریمہ کے معنٰی میں۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ
یہ خلقہٗ من تراب اس جملے کی تفسیر ہے۔ صحیح ترین مذہب یہ ہے۔ یہ اعراب سے
کوئی محل نہیں ہے۔ یہ ترکیب میں واقع نہیں ہوتا۔ (فائدہ) مفسرہ پھر تین قسم پر ہے
(۱) ایک وہ جو حروف تفسیر سے خالی ہوا کرتا ہے۔ جیسے خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ۔ (۲) اَیْ
جو اَیْ کے ساتھ ملا ہوا کرتا ہے۔ (۳) مشرا وہ جملہ ہے تفسیر ہے جو اَنْ کے ساتھ ملا
ہوتا ہے۔ جیسے فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ ۔ تو یہ ان جو ہے یہ تفسیر یہ ہے۔

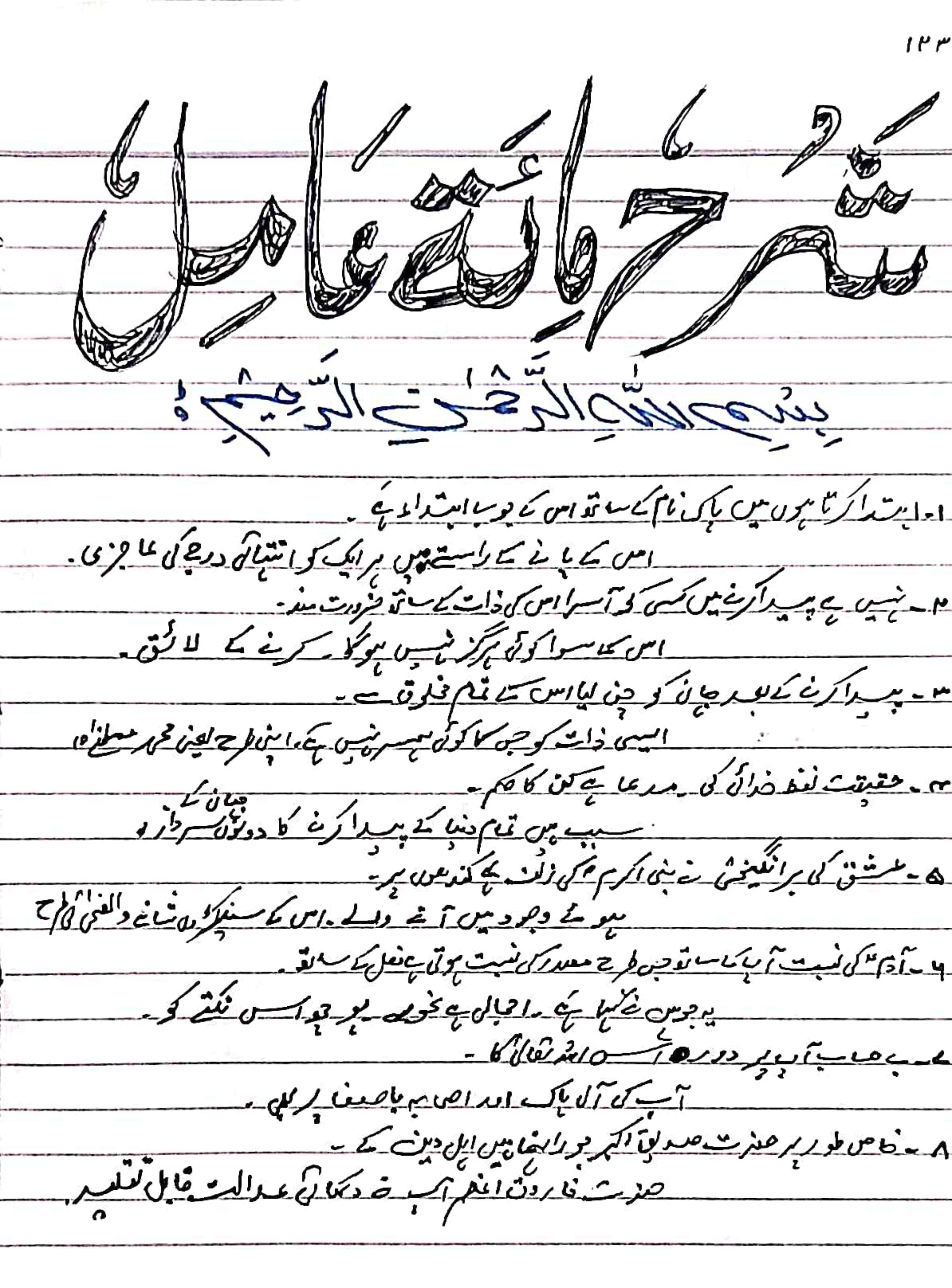
(پیر) ۱۴۳۱ — ۴ — ۱۹ — ۲۰۱۰ — ۴ — ۵

قسم چہارم ۔ جو اسم موصول کا صلہ واقع ہوتا ہے۔ اور وہ اسم موصول خواہ اسم ہو۔ یا حرف ہو
جیسے جَآءَ الَّذِیْ قَامَ اَبُوْهُ یہ قام ابوہ جو ہے یہ واقع ہو رہا ہے اس کا صلہ تو اس کا کوئی محل
اعراب نہیں ہوتا۔ بخلاف اسم موصول کے یہ چونکہ جیسا تقاضا کرتا ہے لہٰذا اس کا اعراب ہوگا
کہا جائے گا یہ محلاً رفع میں ہے۔ محل نصب میں ہے۔ محل جر میں ہے۔ خود اسم موصول کے بارے میں
گفتگو کی جائے گی۔ جو جملہ اس کا صلہ بنے گا اس کا کوئی محل اعراب نہیں ہوگا۔ اس دلیل کے ساتھ
کہ اس پر اعراب کا ظہور ہوتا ہے۔ خود اسم موصول کے جیسے لَيَقُمْ اَيُّهُمْ فِي الدَّارِ
وَاَكْرِمَنَّ اَيُّهُمْ عِنْدَكَ وَامْرُرْ بِاَيِّهِمْ هُوَ اَفْضَلُ ۔ اس میں جو اَیُّھُمْ اس
پر اعراب آ رہا ہے۔ اور شرط یہ ہے کہ صلہ یہ جملہ خبریہ ہو۔ اور مخاطب کو معلوم بھی ہو
اور شامل ایسی ضمیر پر جو واحد تثنیہ جمع ہوتے مذکر مونث وغیرہ کے مطابق موصول ہو
اس لئے کہ جملہ جو ہے اسم موصول کے وسیلے سے اسم صفت بنا کرتا ہے معرفہ کی اور منعوت
جو ہے جس کو صفت بنایا جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ خبریہ ہو۔ اور یہ جمہور کے مذہب
پر ہے۔

اتوار ۱۴۳۱ — ۴ — ۲۴ — ۲۰۱۰ — ۴ — ۱۱

قسم پنجم ۔ وہ جملہ جو قسم کا جواب میں واقع ہوتا ہے۔ اور یہ قسم فعل کے ساتھ اور حرف
کے ساتھ ہوتی ہے۔ یا پھر دونوں کے ساتھ مذکور ہوتی ہے۔ یا اکیلے حرف کے ساتھ یا
دونوں مذکور نہیں ہوتے۔ جیسے اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا ۔ دوسم ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۔

یہاں واؤ آگیا۔ فصل تو قسم نہیں ہے سوم۔ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ۔ یٰس کا اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ، وَإِنَّ لَكُمْ
لَمَا تَحْكُمُونَ جو ان کا کوئی محل اعراب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قسم کے جواب میں ہے۔ اور
جب کلام میں شرط یا قسم ملفوظ آجائے یا مقدر ہو۔ جب یہ دونوں چیزیں جمع ہوتی ہیں۔
جو جواب قسم کا کام دیتی ہیں۔ شرط مقدم کی مثال۔ إِنْ جَاءَ زَيْدٌ فَوَاللهِ لَأُكْرِمَنَّهُ۔
قسم مقدم ملفوظ بہ وَاللهِ إِنْ جَاءَ زَيْدٌ لَأُكْرِمَنَّهُ۔ مثال قسم مقدر
جیسے وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی لوگ
جو ہیں۔ وہ جائز رکھتے ہیں کیونکہ ابتدا شرط کے لئے آتی ہے۔ وہ بھی جائز ہوتا ہے کہ جوابی قسم
کے قائم مقام ہو۔ اور ابن مالک جو ہیں وہ انہی کی تابعداری کرتے ہیں۔ کوفیوں کی۔
اور بصری منع کرتے ہیں۔ اور قسم بھی اور شرط بھی جب کسی چیز کی خبر کی محتاج ہوتی
ہیں۔ اس وقت یہ مقدم ہوتی ہیں۔ مبتدا کی طرح۔ اور اسی طرح کان کا اسم ہے
اسی باب میں۔ اس کا جو مفعول اول ہے یہ ظن باب میں وہی جیسا لکھا ہے۔ اور
دوسرا باب ہے اعلم کا۔ پھر شرط کے جواب کے لئے کافی ہوتا ہے (قسم ششم)
وہ جملہ ہے کہ یہ ایسی شرط کے جواب میں واقع ہو۔ جو غیر جازم ہے۔ جیسے إِذَا، لَوْ،
لَمَّا، كَيْفَ۔ واقع ہو۔ جیسے إِذَا جِئْتَنِي أَكْرَمْتُكَ۔ وَلَوْ جَاءَ زَيْدٌ لَأَكْرَمْتُهُ
وَلَوْلَا زَيْدٌ لَأَكْرَمْتُكَ وَلَمَّا جَاءَ زَيْدٌ أَكْرَمْتُهُ۔ وَكَيْفَ تَصْنَعُ أَصْنَعُ
قسم ہفتم۔ وہ جملہ ہے جو کسی دوسرے جملے کے تابع ہوتا ہے۔ جو محل اعراب نہیں رکھتا۔
جیسے کہ جملہ جَاءَنِي زَيْدٌ فَأَكْرَمْتُهُ۔ اس جملے میں کوئی محل اعراب نہیں ہے۔ کیونکہ
یہ اس جملے پر ہے جو جاءنی زید ہے جو نیا جملہ ہے۔ اور یہ اعراب کا محل نہیں رکھتا۔
اور یہ حرف عطف ہے۔ یعنی ایک جملے کا دوسرے جملے پر عطف ہوتا ہے۔ اور یہ اس
کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ اس کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔ بے شک مکمل ہو گیا کلام اور
جملہ اور کلام کی تحقیق میں۔ اور آخری دعا ہماری یہی ہے کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے جو سارے جہانوں
کا پالنے والا ہے۔ اور درود و سلام اس کے رسول اطہر اور آپ کی آل پر۔ اور آپ کے تمام صحابہ پر۔
مکمل۔ ۱۴۳۱—۴—۲۶ — ۲۰۱۰—۴—۱۲



شرح مائۃ عامل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ ابتدا کرتا ہوں میں پاک نام کے ساتھ اس کے جو ہے ابتدا ہے۔
اس کے پانے کے راستے میں ہر ایک کو انتہائی درجے کی عاجزی۔

۲۔ نہیں ہے پیدا کرنے میں کسی کو آسرا اس کی ذات کے ساتھ ضرورت مند۔
اس کے سوا کوئی ہرگز نہیں ہوگا [illegible] کرنے کے لائق۔

۳۔ پیدا کرنے کے بعد جہان کو چن لیا اس نے تمام مخلوق سے۔
ایسی ذات کو جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے، اپنی طرح یعنی محمد مصطفیٰؐ

۴۔ حقیقت لفظ خدائی کی مدعا ہے کن کا حکم۔
سبب ہیں تمام دنیا کے پیدا کرنے کا دونوں جہان کے سردار ہو

۵۔ عشق کی برانگیختگی نے نبی اکرمؐ کی زلف کے کندھوں پر
ہوئے وجود میں آنے والے۔ اس کے سنگھار شانے والضحیٰ کی طرح

۶۔ آدمؑ کی نسبت آپ کے ساتھ جس طرح مصدر کی نسبت ہوتی ہے فعل کے ساتھ۔
یہ جو میں نے کہا ہے، اجمالی ہے بخوبی سمجھو اس نکتے کو۔

۷۔ سب صاحب آپ پر درود و سلام اللہ تعالیٰ کا۔
آپ کی آل پاک اور اصحاب باصفا پر بھی۔

۸۔ خاص طور پر حضرت صدیق اکبر جو رہنما ہیں اہل دین کے۔
حضرت فاروق اعظم آپ نے دکھائی عدالت قابل تقلید۔

(۱) مُعَنّون : جس کا عنوان رکھا گیا ہو۔

۹۔ وہ جو سوائے ان کے نہیں آتا کسی پر نام ذوالنورین کا درست۔
اس معنیٰ کا راز کیسے سمجھ سکتا ہے بغیر اس کے کہ جس کی عقل درست ہو۔

۱۰۔ وہ شہنشاہ جو غدیر خم کا ہے ایوان کا صدر نشین ہے۔
شہسوار ہیں میدانِ حق کے اور تاجدار ہیں ائمہ کے

۱۱۔ انہوں نے صدقہ ادا کیا۔ روح الامین پروانہ وار آئے۔
وہ امیر المومنین ہیں۔ شبستانِ شمع کے راہنما۔

۱۲۔ وہ جو نسبت ہوتی ہے ملتوں کو "معنون" کے ساتھ
ہے نسبت مصطفیٰ کو علی المرتضیٰ سے ہو!

۱۳۔ "تابعداری چاروں اصحاب کی بغیر کسی خلاف کے۔
یہ ہوتی ہے پھولوں کی طرح ہے دل میں رکھتا ہوں پوشیدہ جو ظاہر ہیں

۱۴۔ جو علم الٰہی کا مخزن ہیں۔ فیضِ ازل کا منشا ہیں۔
مصطفیٰ علیہ السلام کے جانشین ہیں پاک بی بی فاطمہ کے شوہر۔ (مرتبے)

۱۵۔ وہ کہ جن کے ارد گرد حفاظت آئی ہے پہرہ دار کے طور پر۔ [illegible]
ان کے سوا اور کون ہو۔ امام الانبیاء کے جگر کا ٹکڑا۔

۱۶۔ نہیں ہے جائز ان کا نام پاک میری زبان پر لانا۔
اگرچہ میں اپنے منہ کو وضو کراؤں۔ آبِ حیات کے چشمے سے

۱۷۔ اس اصل سے اکیلے دو موتی جوان کے سات لوٹ کے پیچھے۔
ساری عقل جو ہے دیکھتا ہے حیرت کی دیوار کے ساتھ ٹکیہ۔

۱۸۔ دونوں حق کے عشق کے میدان میں دلیر اور تیز رفتار۔
وہ ایک جن کو زہر دیا گیا۔ اور وہ دوسرے شہید کربلا۔

۱۹۔ ان کے نقش پاک کا رنگ جو ہے شعاع افتخار گاہ ہے لوحِ محفوظ پر۔
بوسہ دیتا ہے جو تقدیر سے لکھنے والا نقاش ہے یہ سینکڑوں بار۔

۲۰۔ حسن سردار، تر دامن عبد الرسول۔
سنی حنفی چاروں یاروں کے جو غلام (خادم) ہیں ان کا غلام بن گیا۔

۲۱- اس لیے۔ ابتدائی طالب علم کے آحسن یاد کرنے کو آسان کر دیا ہے میں نے
نحو بیان کی ہے کفو ٹی سی اپنا سرمایہ۔ چند شعروں کی شکل میں۔
۲۲- یہاں مجبور استاذ نہ کر اگر پائے کسی لفظ میں کوئی کمزوری۔
نہیں ہے آسان شعروں میں پرونا عربی نظم کو۔

۱۵-۴-۲۰۱۰ جمعرات
۲۸-۴-۱۴۳۱ [۸:۴۸ AM.]

۲۳- کلمہ لفظ مفرد اور موضوع ہوتا ہے جان۔
اسم فعل اور حرف تین قسمیں خوش خوش۔
۲۴- پھر مرکب ہوتا ہے دو کلموں سے کبھی وہ ہوتا ہے مفید۔
کبھی وہ خبر ہوتا ہے یا طلب مفہوم ہوتا ہے وہ پڑھے لیے۔
۲۵- ہے اس کا نام کلام اور جملہ بھی علم نحو میں۔
پس دو قسم جملے کی جان اسمیہ اور فعلیہ۔
۲۶- پہلے جز اسم ہوتا ہے جان وہ اسمیہ ہے۔
جز اول مبتدا اور دوسرا خبر ہوتا ہے غالباً۔
۲۷- جملہ فعلیہ وہ اس کی بناوٹ ہے فعل اور فاعل سے۔
جز و اول فعل ہوتا ہے۔ دوسرا جز فاعل
۲۸- اسم کیلئے ہوتی ہے نشانی لام تنوین اور حرف جر
فعل ماضی اور مضارع ہوتا ہے ہمیشہ
۲۹- اسم کی ایک اور تقسیم سن۔ جو ظاہر اور مضمر ہے۔
پس تمام ضمیریں مستتر ہیں۔ اور اس کے علاوہ تمام اسم ظاہر
۳۰- قَالَ قَالَا سنو۔ اور قُلْتُ قُلْتُمَا اسی طرح۔
هُوَ هُمَا تا نحن شمار کر۔ قَالَهُ قَدْ قَالَا۔
۳۱- اسی طرح اِیَّاهُ تا اِیَّایَ اِیَّانَا شمار کر۔
پس لَهُ کو بعد شمار کرے تو اسی طرح لِیْ لَنَا تک۔

۳۲۔ اسم پھر نکرہ ہے اور معرفہ ہے۔ پس نکرہ کو اسم جنس کہا جاتا ہے۔

اور محصور جان تو معرفہ ان چھ قسموں کو۔

۳۳۔ اسم معرفہ کی ضمیریں ہیں نام ہیں موصولات ہیں یعنی الذی۔

التی اللاتی واللاتی ومنہ ای ما۔

۳۴۔ چوتھے اسمائے اشارہ ہیں۔ پھر اولاک۔

اسی طرح ذواللام وہ بھی معرفہ ہے چھٹا جان تو مضاف ان پانچ کو

۳۵۔ پھر جان تو کہ کلمہ کا آخر مختلف ہوتا ہے۔

اس پر پیش زبر، جزم یا جزم آتی ہو تو معرب جان جائز

۳۶۔ تمام یہ چار وجوہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

ہر ایک ان میں سے عامل کے سبب ہوتا ہے پس بدستا بلکہ

۳۷۔ عامل نحو میں سو آئے ہیں یقینی طور پر شیخ کے قول پر۔

تمام لفظی ہے سوائے معنوی ان میں سے دو کے۔

۳۸۔ پھر ہوتے ہیں لفظی دو قسم پر۔ جو سات ہیں۔

اس کی دوسری قسم سماعی ہیں ۹۱ جان اللہ کو

۳۹۔ پھر سماعی تیرہ قسم پر ہیں۔ ہر ایک ان میں سے تشریح کے

ہوتی ہے تفصیل سے یاد رکھو تمام کو۔

۴۰۔ پہلی قسم ان میں سے جو مشہور حروف جر ہیں۔

جو اسی ایک بیت میں آئے ہیں لکھنے والے شمار کر ان کو

بَا تَا وَ تَا و کاف و لام و واؤ منذ و مذ خلا

رُبّ حاشا مِن عدا فی عن علی حتی الی

منگل

۲۰ — ۴ — ۲۰۱۰

۵ — ۵ — ۱۴۳۱ ۸ : ۵۲ (am)

۱۔ تشریح ان ہر ایک کی کرتا ہوں اب اللہ تعالی کی توفیق سے

چند معنوں کے لئے آئی ہے با کا استعمال۔

۲۔ استعانت کے لئے بھی آتی ہے۔ الصاق اور تقاضا حب اور بائے بدل بھی۔
پھر جان تو مقصد کرنے کے لئے۔ سببیہ بھی ہے اور ظرفیہ بھی۔

(۱) با استعانت ہوتی ہے کہ جس کے دخول سے مدد چاہی جائے (۲) بائے الصاق بھی ہے جس کے مدخول سے تعلق ہے۔ با تقاضا ہوتی ہے کہ جس کے مدخول سے مصاحبت ہوتی ہے۔ بائے بدل ہوتی ہے کہ جس کے بدلے میں کوئی چیز ہو۔ بائے تعدیہ بھی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے فعل لازم متعدی ہوتا ہے۔ بائے سببیہ ہوتی ہے کہ جس کے مدخول سے سبب ہوتا ہے۔ اور بائے ظرفیہ ہوتی ہے کہ جس کے مدخول سے کسی شے کا ظرف ہوتا ہے۔

۳۔ بائے تعدیہ عن کا معنی تجدید کرنے کا بھی ہے یکی ہی۔
استعطاف کے لئے بھی آتی ہے۔ اور قسم کے لئے مطلقاً ہے

۴۔ یہ با زائدہ ہوتی ہے قانونی طور پر استفہام اور نفی کے بعد۔
اور سماعی طور پر بھی خبر میں اور کبھی مبتداء میں۔

۵۔ فاعل اور مفعول پر بھی زائدہ ہوتی ہے۔ سماع کے مطابق
پھر اس کے بعد جان تو مخصوص ہے قسم کے بلفظ تا بھی۔

۶۔ نہیں ہے ہرگز استعمال جائز اس کا سوال کے لئے۔
اور یہ قسم میں ہمیشہ محذوف ہوتی ہے

۷۔ تشبیہ کے لئے ہے اور استعلاء کے لئے ہے تعلیل کے لئے ہے اور کبھی توملانے کے لئے ہے
اور کبھی مثل کے معنی میں آتا ہے۔ کاف کو نام دے مقصداً

۸۔ تاکید کے لئے ہے زائدہ ہے لیس کی طرح۔
اور کبھی تاکید ضمیر کے لئے بھی ہے کہ جیسے قالوا لنا۔

۹۔ ہے مخصوص ظواہر پر۔ مُذ، مُنذ سے آیا ہے یہ اختلاف
جب یہ آتی ہے پر آتی ہے۔ تو لفظ ما درمیان میں آتا ہے۔

۱۰۔ تاکہ لفظ نہ آئے۔ کہ ان کے ساتھ التباس۔
جیسا اس کے ساتھ ما الحاق ہوتا ہے کس کا عمل رکا ہوا ہوتا ہے

۱۱۔ لام ہوتا ہے استحقاق وملیک واختصاص کے لئے۔ میں بھی
اور متعدی کرنے کے لئے تعلیل کرنے کے لئے نفع دینے کے لئے کبھی ابدالی کے لئے
۱۲۔ استغاثہ کے لئے بھی ہے لام معاقبت کے لئے بھی ہے تہدید کے لئے بھی ہے اور وقت کے معنی میں بھی آتا ہے
اور علیٰ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے لقد قول کا للہ آتا ہے۔
۱۳۔ اور یہ عند و بعد اور فی کے معنیٰ میں بھی آجاتا ہے
کبھی کبھی مِنْ کا ردیف ہوتا ہے علیٰ کے معنیٰ میں۔
۱۴۔ نقل اور شبہ فعل کبھی عمل میں طاقت حاصل کرتا ہے
نیز قسم سے بھی کبھی تعجب کا معنیٰ پیدا کرتا ہے۔
۱۵۔ کبھی اس کا تعجب کے لئے ہوتا ہے استعمال
ندا میں وغیرہ میں اور للہ میں جیسے یہ شاعر استعمال کرتا ہے
۱۶۔ زائدہ بھی ہوتا ہے کبھی اس کی مثال کو ڈھونڈو
جیسے آ جاتے ہیں مسلم بس یاد کر اس حروف کو۔
۱۷۔ یہ ہوتا ہے مکسور ہر مظہر کے ساتھ مگر جب استغاثہ پر آتا ہے،
اس وقت بھی مفتوح ہوتا ہے ہر ضمیر پر مگر یاء کے ساتھ
۱۸۔ واؤ یہ اسم کے لئے مخصوص ہے اسم ظاہر پر۔
سوال کے جواب میں اور فعل کے ذکر میں وہ نہیں ہے مستعمل تا کی طرح
۱۹۔ منذ اور مذ ان کا مجرور وقت حاضر ہو
پھر یہ ظرفیت کے لئے ہیں اور اگر ماضی ہوں تو پھر یہ ابتداء کے لئے ہیں
۲۰۔ اور اگر اس کا مدخول ہے معدود ہو جیسے منذ خمسۃ یا منذ جمعۃ
تو معنیٰ ان کا اکٹھا ہوگا۔ مِنْ سے الیٰ تک
۲۱۔ یہ دونوں اسم ظاہر کے ساتھ مخصوص کام ہیں۔
منذ کو اس معنیٰ میں بڑا اختلاف ہو دوبارہ۔

۲۱ – ۴ – ۲۰۱۰ بدھ
۶ – ۵ – ۱۴۳۱ ــــــ
بر جمعہ

۲۲ - اگر یہ دونوں حروف ظروف زمان میں سے ہوں پس انکا جو معنی ہے
اول مدت ہے تو اس زمانے میں جو گزر گیا۔

۲۳ - اور زمانۂ حاضر میں اور معدود میں اس میں مدت کے لیے آتا ہے پھر تو
اور لیکن کبھی دونوں کے میم پر کسرہ بھی آنا جائز ہے۔

۲۴ - رُبّ اکثر تکثیر کے لیے آتا ہے اور تقلیل میں کم آتا ہے
نکرہ موصوفہ اس کا مجرور ہوتا ہے غالب طور پر۔

۲۵ - یا ضمیر مبہم آتی ہے اور مفرد ہوتی ہے اس کی تمیز مذکر ہوتا ہے
اور بصریوں کے نزدیک منصوبہ ہوتی ہے مطلقاً

۲۶ - واؤ کے بعد اس کو اکثر پوشیدہ لایا جاتا ہے لیکن ضمیر نہیں ہوتی
اس کے مدخول ما کے بعد ہوتا ہے اور فا کے بعد نہیں کرتا۔

۲۷ - اس کے بعد بَل ہوتا ہے کم اب جان اس کا فائدہ۔
سرہ وہ آتا ہے اعراب میں یہ نفی کے معنی میں آتا ہے۔

۲۸ - پس اس کا مجرور منصوبیت کی بنیاد پر کبھی منصوب بھی ہوتا ہے
کبھی محلاً مرفوع ہوتا ہے مبتدا ہونے کی بنیاد پر۔

۲۹ - اور اس کے بعد ماضی ہوتا ہے لفظی طور پر یا کہ معنوی طور پر۔
پھر اس کا عمل بھی ہے روکا ہوا ہوتا ہے کہ الحاق ما کے بعد

۳۰ - اپنی تقدیر پر اس کا مدخول سے ماضی ہوتا ہے لیکن یہ
قلیل ہوتا ہے عمل کرنے میں۔ اور اس کا داخل ہونا اسم پر

۳۱ - یہ کہ رُبَّ اسم کا [illegible] ہے اخفش اور سکاکیت کے قول پر ہے۔ (۵:۲۰)
یاد کر اب تو اس کی لغات سولہ[16] کو رُبّ کے خاص۔

۳۲ - یا اس کی مفتوح اور مشدد ہو یا مخفف ہو دونوں۔
ضمہ کے ساتھ بھی اور فتح کے ساتھ بھی پس ہر ایک یہ چار اعراب ہوتا۔

۳۳ - ہے بغیر تا کے بھی یا تا کے ساتھ یا متحرکہ یا ساکنہ
اس کے بعد بغیر جمع بارہ چاہیں۔

۳۴۔ را کا ضمہ تخفیف کے ساتھ بھی ہے اور تشدید کے ساتھ بھی۔
بے را کا ضمہ بھی۔ اس کا فتحہ بھی با کے ساکن کرنے کے ساتھ۔

۳۵۔ یہ خلا حاشا عدا یہ استثنا کے لیے ہوتے ہیں۔
اور کبھی کبھی تنزیہ کے معنی میں حاشا آتا ہے آجکل۔

۳۶۔ جیسا کہ حاشا للہ یا حاشا لہ۔ کو اس مثال میں
لازم ہوتی ہے اسمیت۔ یعنی اس وقت یہ اسم ہوتا ہے۔

۳۷۔ اکثر اس کا استعمال فعلیت کے لیے ہوتا ہے باقی معنوں میں
بس مفعولیت آتی ہے۔ نصب ان دو کے بعد۔

پیر۔ ۳۱-۵ = ۱۱ ء ۲۰۱۰ – ۴ – ۲۶

۳۸۔ حرف یہ ابتدا کے لیے یعنی بعد دفعہ مکان سے آتا ہے۔
اور کبھی کبھی زمان کے لیے بھی آتا ہے جیسے شرح میں کہ

۳۹۔ نیز یہ بیان کے لیے بھی آتا ہے۔ جو اپنے مجرور کے ساتھ ہوتا ہے
واقع ہوتا ہے۔ حال کی جگہ اور منصوب ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔

۴۰۔ جس وقت کی جگہ اسم موصول کو رکھنا درست ہو کرتا ہے بیانیہ ہونے کی علامات میں
اور اگر الی کے مقابل ہو تو تو ابتدا کے لیے آتا ہے۔

۴۱۔ اور تبعیض کے لیے بھی ہوتا ہے۔ اور سببیہ کی قسم اور بدل کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔
نیز اس کا معنی تجرید بھی ہوتا ہے۔ اور مطلق زائد بھی آجاتا ہے۔

۴۲۔ اور ظرفیت مکانی یا زمانی کے لیے آتا ہے فی۔
نیز ظرفیت مجازی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اور علی کے معنی میں بھی

۴۳۔ اور تعلیل کے بھی آتا ہے۔ اور تصاحب کے لیے قیاس کے مطابق۔
اگرچہ فاعل اور مفعول پہلے جگہ پا لیتا ہے۔

۴۴۔ عن تجاوز کرنے کے لیے آتا ہے۔ ایک چیز سے دوسری چیز۔
خواہ ذکر ہو اس کا معنی زائل ہو۔ یا ذکر سے جدا ہو کر چلا جائے

۴۵ - یہ تعلیل کے لیے بھی ہوتا ہے اور بدل کے لیے بھی ہوتا ہے اور فی کے معنیٰ میں آتا ہے
کبھی مِنْ کے معنیٰ میں اور کبھی عَلیٰ کے معنیٰ میں بھی۔

۴۶ - اور کبھی مُنْذُ محذوف ہوتا ہے اس کا مجرور ہوتا ہے مذ سے
تعلیل منذ ہوتا ہے زائد تاکہ یہ بتائے کہ یہ اس کا ابتدا ہے۔

۴۷ - اس کے بعد اسم آتا ہے۔ جانب کے معنیٰ میں آئے۔
داخل ہوتا ہے اس پر مِنْ یا عَلیٰ

۴۸ - یہ استعلاء کے معنیٰ میں بھی آتا ہے علیٰ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے ہوتا ہے نقصان کے لیے
تعلیل کے لیے آتا ہے، اور تجاوز کرنے کے لیے آتا ہے۔ ظرفیہ کے ساتھ

۴۹ - زائدہ ہے اور ظرفیت کے معنیٰ میں بھی ہے، اور مَعَ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔
اِلیٰ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔ اور کبھی با کے معنیٰ میں

۵۰ - مِن کے داخل ہونے سے اسم فوق کے معنیٰ میں آجاتا ہے۔
پس پھر جان کر حتّٰی جو ہے یہ انتہا کے لیے آتا ہے غالباً

۵۱ - یہ مَعَ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔ اور تعلیل کے معنیٰ میں کم استعمال ہوتا ہے
استشہاد کے لیے بھی آتا ہے۔ اور الیٰ انتہا کے لیے آتا ہے۔

۵۲ - غالب آتا ہے لیکن کے معنیٰ میں اور مَعَ کے معنیٰ میں آتا ہے قلیل
لام کے معنیٰ میں بھی آتا ہے علاوہ اور مِن کے معنیٰ میں بھی آ جاتا۔

۲۷ - ۴ - ۲۰۱۰ = ۱۲ - ۵ - ۱۴۳۱ (منگل)

(تکملہ)

۵۳ - چار حروف جارہ میں ذکر کہ مشہور نہیں ہے۔ ایک گئی ہے کیمہ میں غرض کے لیے
چار میں سے

۵۴ - ہے اس کا مجرور غالب طور پر ما ہے استفہامیہ
کبھی اس کا الف محذوف کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ ہا۔

۵۵ - خلیل کے نزدیک لات جو ہے یہ بھی مجرور ہے اس کا مجرور زمان ہوتا ہے جیسے لات حین
اس کا معنیٰ ما بعد کی نفی کرنا ہوتا ہے۔ لا کے معنیٰ میں

۵۶۔ جب لعل کے ساتھ ضمیر ہو وہ مجرور متصل ہوتی ہے۔
سیبویہ کے نزدیک وہ بھی حروف جارہ ہے جیسے لولا کہا۔
۵۷۔ اس کا معنی کسی شئے کا منع ہونا ہوتا ہے دوسرے کا وجود کے ساتھ۔
لعل بھی ہو گیا حرف جر ایک لغت میں امید کے لیے۔
۵۸۔ حرف جارہ کے پیچھے متعلق ضرور آیا ہے۔
خواہ وہ فعل ہو۔ یا مشابہ فعل
۵۹۔ یا اس کی تاویل جو ہے۔ مشبہ فعل کے ساتھ راجع ہوتی ہے۔
یا وہ مشیر ہوتا ہے بمعنی فعل کی طرف بغیر کسی غلطی کے۔
۶۰۔ اگر کوئی ان میں سے مذکور ہو تو اس کے ساتھ اس کو ربط دے۔
ورنہ اس کے لیے اس کو مقدر مان چار میں سے کوئی ایک
۶۱۔ چند حروف جر ہیں بے نیاز میں اپنے متعلق سے۔
رُبَّ۔ حاشا۔ لاتَ۔ لولا۔ خلا۔ اور عدا۔
۶۲۔ لَعَلَّ بھی آیا ہے۔ پس حرف زائد کلام میں۔
اس سے پہلے میں باقی زائدہ حروف کی تفصیل میں بیان کر دی
بدھ ۔ ۱۴۳۱-۵-۱۳ — ۲۰۱۰-۴-۲۸
۶۳۔ کبھی حرف جر محذوف ہوتا ہے پس اس کا مجرور
کبھی منصوب ہوتا ہے اس کے مقدر ہونے کی وجہ سے نیک لوگوں کے ہاتھوں میں
۶۴۔ اس کا گواہ حرف جر کو حذف کر دیا جائے۔ اس کے مجرور کو مفتوح کر دیا جائے۔
اگر تو اس کی دلیل چاہتا ہے تو پڑھ۔ واختار موسیٰ قومہ۔ لیکن کبھی اَنَّ سے اَن جو ہے اس کا حذف کرنا درست ہے
۶۵۔ کبھی اپنی جر کے ساتھ باقی ہوتا ہے رُبَّ کی طرح۔
جو حذف آتا ہے واو کے بعد بل کے بعد اور فا کے بعد کثرت سے
۶۶۔ کیونکہ اس کا جر معمول ہے۔ نہ باقی ہے اپنی جگہ پر اب بھی۔
اسی طرح لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ میں بھی زبر آئی ہے با کے منصوب ہونے کے سبب سے
۶۷۔ کبھی کبھی اسم مجرور ہو جاتا ہے۔ ہم جرس ہونے کی وجہ سے۔
اسی وجہ سے عوام کے نزدیک۔ جر بھی جائز ہے۔

۶۸- لیکن میں کہتا ہوں۔ تجھ سے نحویوں کے قول کی تحقیق۔
اس پڑوسی کی جر ہے وہ رہتا ہے کہنے ہیں۔
۶۹- اگرچہ صفت کے اندر تبدیل آتی ہے تاکید کے لئے۔
لیکن اس پر عطف جو ہے وہ منع ہے کیونکہ یہاں اشتباہ کی جگہ ہوتی ہے۔

اِنَّ یا اَنَّ کَاَنَّ لٰکِنَّ لَعَلَّ یہ حروف ناصب اسم کو نصب دینے والے ہیں۔ اور خبر کو رفع دینے والے ہیں ما اور لا کے الٹ۔

۱- اَنَّ اور اِنَّ یہ دونوں تحقیق کے لئے ہیں حرف اتنی مقدار میں یہاں۔
کہ مفتوحہ جو ہے بمفرد کی تاویل میں کرتا ہے جملہ کو۔
۲- پس پڑھ تو اِنَّ کو مکسورہ دس مقام میں۔
جملہ کے جواب میں بھی آئے گا تو اِنَّ واؤ حال کے بعد اور ندا کے بعد
۳- حرف افتتاح کے بعد بھی اور حرف تصدیق بھی
اور حتیٰ کے بعد بھی قسم کے جوابات میں ابتداء میں۔
۴- اس قول کے بعد بھی جس کا معنی ظن اور تکلم نہ ہو۔
نیز اس جگہ جہاں مبتدا کی خبر بن رہی ہو اس جگہ بھی اِنَّ
۵- کبھی مکسورہ میں نصب میں دونوں جگہ مستعمل ہے۔
اور کبھی دونوں میں رفع بھی جائز ہے۔
۶- اس کے سوا میں لیکن اَنَّ پڑھے گا تو ایک مضاف کے بعد
اور فاعل اور مفعول جو مبتدا میں واقع ہوں۔ ان میں بھی اَنَّ
۷- لیکن جس جگہ پر واقع ہو مفعول علم کا۔
اس کی خبر پر لام داخل کرنا یہ غلط ہے۔
۸- کبھی کبھی مکسورہ یہ نعم کے معنی میں ہوتا ہے اس کا عمل لغو ہوتا ہے
کبھی کبھی اِنَّ لعلّ کے معنی میں آتا ہے اے جوان۔

۹ - کبھی کبھی استعمال میں بنی تمیس اور تمیم جو ہیں۔
یہ ملیں سے اس کو بدل دیتے ہیں ہمزہ مفتوحہ کو عین۔
۱۰ - پس کان کَانَّ کا جو معنی ہے۔ تشبیہ دینا ہے اس کی اسم کو خبر کے ساتھ۔
کبھی کبھی خبر میں شک دکھانے کے لئے بھی آتا ہے۔
۱۱ - استدراک کے لئے لٰکن آتا ہے وہم کو اٹھانے کے لئے آتا ہے۔
جو کہ پہلے کلام سے ہو چکا ہوتا ہے۔
۱۲ - کبھی کبھی مخفف ہو جاتے ہیں یہ چاروں پس یہ ملغی ہو جاتے ہیں۔
عمل سے کبھی افعال پر داخل ہوتے ہیں آ جوان۔
۱۳ - لیکن مکسورہ جو ہے اس کا داخل ہونا نہیں ہے جز کان کے باب پر۔
ثلاثہ کے ساتھ۔ اور کافی اس ان کا عمل جائز ہوا کرتا ہے۔
۱۴ - لٰکِنَّ کے سوا کوئی بھی مخفی ہونے کی حالت میں عمل نہیں کرتا۔
اور مفتوحہ جو اَنَّ ہوا کرتا ہے۔ اس وقت اس کا عمل ضمیر میں ہوا کرتا ہے۔
۱۵ - لیکن لَیْتَ یہ تمنی کے لئے ہوتا ہے۔ یعنی طلب کرنا شوق کے ساتھ۔
چاہے وہ ممکن کے لئے ہو یا محال کے لئے ہو جس کی امید نہ ہو۔
۱۶ - کبھی کبھی یہ دونوں کو نصب کر دیتا ہے جب تو گویا طلب کرے۔
ہو جائے گی اس قول پر کہ یا لیت ایام الصبا۔
۱۷ - پس لَعَلَّ یہ امید کے لئے ہے۔ توقع کرنے کے لئے۔
امور ممکن کے بارے میں جس میں تجھے خوف ہے یا رغبت ہے۔
۱۸ - کبھی کبھی اس کا استعمال تمنی کے لئے بھی ہوتا ہے۔
پس اس میں پانچ لغات اور بھی آئی ہیں۔
۱۹ - ایک لَعَلْ سکون کے ساتھ، اور عَلَّ عَنَّ آیا ہے
پس لعنّ بھی آیا ہے۔ لَاَنَّ پس یاد کر ان تمام کو۔
۲۰ - مائے کافہ ان جو پر داخل ہوتی ہے۔ یقینی طور پر
ان کا عمل لغو ہو جاتا ہے۔ اور مائے کافہ کے ساتھ کبھی جائز ہے

(منگل) ۱۴۳۴-۵-۱۹ - ۱۰-۵-۲۰

۲۱۔ بس کشش آگیا ہے۔ مَا اور لا کے مشابہ عمل میں۔
اسم کو رفع اور خبر میں نصب دینے والا ہے بغیر عطلہ کے۔

۲۲۔ اس کی خبر نصب میں مخصوص اہلِ حجاز میں۔
ان کی شان میں قرآن بول رہا ہے جو بہت بہتر گواہ آیا ہے۔

۲۳۔ منع ہو جاتی ہے اس کی خبر اگر اس اسم کو اس پر مقدم کیا جائے۔
یا اس پر اِلّا آ جائے۔ یا زائدہ ہو اِنْ مَا کے بعد

۲۴۔ نہیں ہے لا عامل مگر نکرہ میں اور وہ بھی نادر ہے۔
مَا کے الٹ جو بہت دفعہ عامل ہی ہوا کرتا ہے۔

۲۵۔ اس لا کے بعد کبھی تا زائدہ بھی ہوا کرتی ہے۔
اس کے دو جزوں میں سے ایک محذوف ہوا کرتا ہے۔

۲۶۔ اس صورت میں اس کا عمل نہیں ہے مگر اسم حین میں
خبر پر زبر اس کا رفع بھی جائز ہے۔ اسم کے ساتھ۔

۲۷۔ بحث اس کے بارے میں کرتا ہے علاوہ حین پر جرّ
گزر چکی ہے اس سے پہلے اشارہ میری طرف سے۔

۲۸۔ اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ یہ چار حروف معتبر ہیں۔
جو مستقبل کو ہمیشہ زبر دیتے ہیں ~~ہمیشہ~~۔

۲۹۔ اس کا نام کہ اَنْ مصدریہ کیا ہے۔ اہلِ عرف نے۔
کیونکہ مصدر کی تاویل میں ڈھالتے ہیں فعل کو۔

۳۰۔ بھی جائز ہے اس کا حذف کرنا لفظی طور پر اور فعل منصوب ہوا کرتا ہے
اس کو مقدر کرنا بھی آیا ہے سات چیزوں کے بعد

۳۱۔ حتیٰ کے بعد جو غایت کے لیے ہے سببیت کے ساتھ
لامِ کَے کے بعد سببیت کے ساتھ ہر ملک اس کا معنیٰ

۳۲۔ لامِ جحد کے بعد بھی لا مقدر ہوتا ہے
جو زائدگان کو خبر کو منفی کر دیتے ہیں۔

۳۳۔ لام زائدہ کے بعد جہاں پر امر ہوتا ہے
اس کی آیت تطہیر جو ہے۔ وہ شاہد ہے۔
۳۴۔ اس نامے کے بعد جو سببیہ ہوا کرتی ہے امر اور نہی کے بعد
یعنی استفہام تخصیص تمنی اور عرض کی جگہ۔
۳۵۔ واؤ کے بعد لیکن اس میں یہ پہلے اَوْ سے پہلے
یعنی جس میں فا آتی ہے۔ ان کے بعد بھی۔
۳۶۔ بعد عطف دینے والے کا جس کا اسم معطوف علیہ ہو
اور اس اَوْ کے بعد بھی اِلّا یا اِلیٰ کے معنی میں۔
۳۷۔ لَنْ یہ مستقبل کی نفی کے لئے ہوتا ہے تاکیدی طور پر۔
کَیْ یہ ردیف ہے لئے اگر تو اس کے شروع میں لام آ جائے تو
۳۸۔ اگر اس کے شروع میں لام تعلیل نہ ہو
اور جارہ ہوتا ہے تقدیری طور پر ان کا تقاضا کرتا ہے۔
۳۹۔ یا کبھی خود نصب دینے والا ہوتا ہے۔ بغیر اَنْ مقدر کرنے کے اور اَنْ کے
اس وقت اس کے آخر میں ما کا الحاق کرنا جائز ہے
۴۰۔ نصب اس فعل کو جو مستقبل ~~ہوتا ہے~~ کر دیتا ہے اِذَنْ کو۔
کیونکہ اس کا معنی مثلاً ہوتا ہے۔ جواب اور جزا کے معنی میں
۴۱۔ شرط نصب کی یہ ہے کہ اس کے فعل کو ماقبل کے ساتھ اعتماد نہ ہو
فعل اور دعا کے درمیان فاصلہ کا نہ ہو۔
لائے لَمْ۔ لَمّا۔ لام امر۔ لائے نہی۔ بھی
پانچ حروف فعل کو جزم دیتے ہیں ہر ایک ایک بغیر غلطی کے
۱۔ اِنْ یہ شرط کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس کی جزم تو ار ۱۵۳۱ = ۱ - ۶ - ۱ = ۱۰ - ۲۰ - ۵ ~ ۱۶
غالب ہوا کرتی ہے۔ اور اس کو چھوڑنا بہت ممکن ہے۔ جو اس کی شرط ہے بغیر کسی غلطی کے۔ اس کے فعل کے ہو جانے میں شک ہوتا ہے
۲۔ دونوں جزوؤں کو مجزوم کر دیتا ہے یہ یقینی جان بے اختلاف کے۔
اگر ہو فعل مضارع دونوں شرط اور جزا۔

۳۔ اور اگر ہو پہلا فعل مضارع جزم بھی لازم ہے۔
اور اگر دوسرا ہو۔ پس رفع اور جزم دونوں جائز ہیں۔
۴۔ پس اگر اس کی جزا اگر قد کے بغیر ماضی متصرف ہو۔
یقیناً ممتنع ہوتی ہے۔ اس کی جزا پر فا کا داخل کرنا۔
۵۔ جائز ہے فعل مضارع میں مثبت میں جو بغیر سین کے اور سوف کے ہے۔
یا لا کے ساتھ منفی ہے۔ لازم ہوتی ہے اس میں دونوں۔
۶۔ نیز وہ کبھی چھپا ہوا ہوتا ہے۔ فعل کے ساتھ بغیر فا کے جواب میں۔
ان چیزوں کی جو جگہ ہے بات میں سوائے نفی کا۔
۷۔ لم اور لما مجزوم کر دیتے ہیں مضارع کو مجزوم کر دیتے ہیں۔
اور ماضی منفی کے معنا میں بھی کر دیتے ہیں بغیر کسی غلطی کے
۸۔ پس لما کے ساتھ ماضی نفی کا استغراق پیدا ہو جاتا ہے۔
اور کر دیتا ہے غالب طور پر مطالب میں منفی کی امید
۹۔ خاص ہے لم پر۔ داخل ہوتے ہیں کبھی شرط کے حروف۔
اور کبھی نہیں کرتے اس کی جزم کو محمول وہ لا پر۔
۱۰۔ ہے لام امر مکسور اور سلیم نحوی اس کو فتح دیتا ہے۔
اور ساکن آتا ہے۔ ثم اور واؤ۔ اور فا کے بعد
۱۱۔ امر حاضر معروف کے غیر میں اس کی جگہ ہے۔
لیکن کبھی یہ مقدر ہوتا ہے۔ اور فعل کو مجزوم کر دیتا ہے
۱۲۔ کبھی کبھی فعل کے درمیان لا کے نہی کے درمیان فعل لایا جاتا ہے۔
نہی متکلم میں بہت کم آتا ہے امر۔ اسی طرح انہوں نے کہا ہے

(بیر) ۱۴۳۱ — ۶ — ۲ء ۲۰۱۰-۵-۱۲

واؤ، یا، ہمزہ، الّا، ایا، ای، ھیا۔ پس یہ سات حروف اسم کو نصب دیتے ہیں (اکثر ہی ہو)
۱۔ واؤ یہ مع کے معنا میں نصب دینے والی ہوتی ہے شیخ کے قول پر۔
اس کا نام ہمیشہ مفعول معہ ہوتا ہے۔

۲۔ استثناء کے لئے ہے الّا لیکن اس کی نصب کی شرط یہ ہے
کہ اُس کا نام لیا جائے۔ استثناء کرتا ہے تو منصوب کو
۳۔ ہے استثناء موجب میں منفی سے اور الث الثا سے۔
یہ دس ہو گئے۔ لگاتار پانچ۔
۴۔ پانچ اور باقی ہیں جان ان کے سب تو
خاص منادی مشروط ہوتا ہے کہ شرط کے ساتھ اے جوان۔
۵۔ یا وہ خود مضاف ہو یا مشابہ بہ مضاف ہو۔
یا پھر وہ نکرہ ہو جیسے اندھا اپنے یار کو پکڑ۔
۶۔ پس جان تو ہمزہ کو استعمال کیا گیا ہے قریب کے لئے۔
یا دور کیلئے ہے آیا اور دوسرے حیا کی طرح۔
۷۔ ای دور کیلئے یا نزدیک کے لئے یا متوسط کیلئے ہے
نیز اس میں کبھی کبھی الف آیا ہے مد کے ساتھ
۸۔ آ مد کے ساتھ حروف ندا میں سے ہے بعض کے نزدیک۔
یہ دور کے لئے ہے اور تو دل میں رکھ اس نکتے کو۔
۹۔ یہ حروف اسم کو نصب دینے والے ہیں یقینی طور پر شیخ کے قول پر۔
اور دوسروں کے نزدیک تو فعل ہوتا ہے مگر نہ حروف ندا ہوتا ہے
بعد ۵۔ ۱ ۱۲ ۱۴ ۴ ۴ = ۱۰ ۱ ۲ ۵ ۱۹
متن: ما مهما أيّ حيثما إذ ما متى - أينما أنّى نو اسم ہیں جازم دینے والے خاص فعل کو
۱۔ یہ تمام نو اسم جازم دینے والے شرط کے ساتھ آئے ہیں ان کی طرح
ہو چکا ہے ظاہر نحو پر حکم ہر ایک کا شرط اور جزا سے۔
۲۔ پس جانے تو من ما ای کو اسمائے شرط سے۔
بخلاف باقی کے جو ظرفیت کے معنیٰ سے جدا ہے۔
۳۔ ای اور من یہ دو ذوی العقول کے لئے خاص ہیں
اور غیر ذوی العقول کے لئے ما کا استعمال آیا ہے۔

۴۔ حَیثُمَا اور اَینَمَا آتی ہوتے ہیں ظرفِ مکان کے لیے
پس ہوتے ہیں ظرف زمان گھتھا۔ اِذْ مَتیٰ۔
اتوار ۱۴۳۱۔۶۔۱۵ — ۲۰۱۰۔۵۔۳۰
ناصب اسم نکرہ کی آٹھ قسمیں ہیں۔ چار اسم ہیں
جیسے تمیز ہوتی ہے وہ چار کنیں ہیں۔
اوّل لفظ عشر ہے۔ جو احد کے ساتھ مرکب ہو۔
اسی طرح ننانوے تک شمار کر اس حکم کو
۱۔ اگر تو شمار کرنا چاہے تو ہوتے ہیں ننانوے اسم پہلے۔
منصوب اسم مفرد آیا ہے اس کا لازم ہمیشہ
۲۔ پھر جان تو آٹھ ان میں سے ہیں۔ ۸۹ ہوتے گنتیاں۔
جیسے عشرون ثلثون سے تسعون تک اسی طرح
۳۔ ایک کے ساتھ نو تک گنتی کی جو ترکیب آتی ہے وہ عطف کے ساتھ
ہوتی ہے مرکب کے ساتھ عشر کی تقدیر عاطب ہر جگہ۔
۴۔ دونوں جز مبنی بر فتح ہیں انیس تک
لیکن بارہ کے علاوہ میں معرب کر اول جز کو
۵۔ دونوں جز بغیر تا کے ~~ساتھ~~ ہیں۔ اثنا عشر مذکر تک۔
انیس تک پہلا جز تا کے ساتھ ہے۔
۶۔ اس کے الٹ ہے مونث کا حکم دونوں جزؤں میں
سے تا کے سے تو بغیر ذکر کر میں تا کے ساتھ۔
۷۔ پس آٹھ کا گنتی تذکیر و تانیث میں ایک جیسی ہیں۔
یاد کر تو قانون انیس تک یہ پہلا آیا جو تمیز کو نصب کرتا ہے
اتوار ۱۴۳۱ — ۶ — ۲۲ — ۲۰۱۰ — ۶ — ۶
پھر دوسرا اسم جو استفہام کیلئے ہوتا ہے نہ کہ خبر کے لیے،
تیسرا ان کا کاَیِّن جو تھا ان کا کذا ہے

۱- کم اور کذا یہ دونوں ہوتے ہیں عدد کے لیکن

کبھی غیر عدد کے لیے ہوتا ہے کنایات میں [illegible] کذا۔

۲- کم بیں استفہام کیلئے ہوتا ہے کبھی خبر کے لیے ہوتا ہے

جب درمیان میں فاصلہ نہ ہو تو تمیز کو زیر دیتا ہے۔

[illegible] کبھی اس کی تمیز مفرد ہوتی ہے کبھی جمع بھی۔

دوسرے کی تمیز جو ہے مفرد اور منصوب ہوتی ہے ہمیشہ۔

۳- جب اس کم پر داخل ہوتا ہے کوئی حرف جر

اگر تو تمیز میں بھی جر پڑھے تو جائز ہوگا۔

۵- کبھی دونوں کی تمیز پر من داخل ہوتا ہے اور لیکن

جائز نہیں ہے بصریوں کے نزدیک کذا کی تمیز پر جر۔

۶- پس کأین جان کم خبریہ کے معنیٰ میں ہے

لیکن اس کی تمیز پر [illegible] غالب طور پر من داخل ہوتا ہے۔

۷- اس پر جارہ داخل ہوتا جمہور نحویوں کے نزدیک۔

پس اس میں چار لغتیں آئی ہیں وہ بھی جان۔

۸- ہے کائن قاضٍ کی طرح نیز کأیٍ کبیعٍ کی طرح

پس کأی بِمَنْ کی طرح کأیٍ کلِمِی کی طرح اے جوان۔

۸-۲-۲۰۱۰ — ۲۴-۲-۱۴۳۱

بروز منگل ۱۰ — ۰۵ - AM

نو اسمائے افعال ہیں کہ ان میں سے چھ نصب دینے والے ہیں

رُوَیْدَ، بَلْهَ، حَیَّهَلْ اور هَا ہوتے ہیں۔

پھر رُوَیْدَ بھی اسم کو رفع دینے والا مفعولات جان

پھر شتان سے اور سرعان یاد کر اس حکم کو۔

۱- رُوَیْدَ اور هَا دونوں خُذْ کے معنیٰ میں ہیں پس هَا اس میں

ها ہمزہ کے ساتھ بھی مکتوب ہے چھ لغتوں کے ساتھ ہے۔

۲۔ ھاءِ ہمزہ کے فتح کے ساتھ ھاکاف کسرہ کے ساتھ۔
ھائِکَ کاف اور ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ۔

۳۔ بَلْهَ (دَعْ) کے معنیٰ میں عَلَيكَ اَلزَم کے معنیٰ میں۔
حَيَّهَلْ اَقبِلْ کے معنیٰ میں لام اور یاء کے فتح کے ساتھ؟

۴۔ کبھی ہوتی اس کی لام منون ہر اس تقدیر پر بھی سے
جائز اگر تو نتیجے کی جگہ کو ساکن کر دے تھا۔

۵۔ کبھی الف لام کے بعد زائد ہوتا ہے پس حَيَّهَلَا
لام کے ساکن کے ساتھ نیز یا کے ساکن کے ساتھ؟

۶۔ پس حرفِ جر کے ساتھ تو کبھی کبھی یہ متعدی بھی ہو جاتا ہیں۔
کبھی حَيَّهَلْ کا مترادف حَيَّ آتا ہے۔ کبھی اکیلا ھَلَا

۷۔ اس کے بعد اَسْرِعْ کے معنیٰ میں مُرَدَّدْ آیا ہے یقینی طور پر۔
پس تعجب کے معنیٰ میں ہے ھَيْهَاتَ ہوتا ہے تا کے فتح کے ساتھ

۸۔ نیز ضمہ بھی ہے تا کسرہ بھی ہے کبھی کبھی۔
کبھی کبھی اس کو حذف بھی کر دیتے ہیں کبھی نون بھی آجاتا ہے

۹۔ کبھی ہمزہ کو ھا سے بدل لیتے ہیں۔ تا کسرے کے ساتھ اور کبھی کاف نون ہوتا ہے تا کے کاف

۱۰۔ پس جان تو شَتَّانَ آیا ہے افترق کے مترادف
سَرعانَ کی طرح سَرُعَ کے معنیٰ میں ہوتا ہے ہر جگہ۔

۱۱۔ مع سے سُنْ ھَلُمَّ بھی دو طرح آیا ہے اسم اور فعل سے۔
جو یا تو اَتِ کے مترادف ہے یا اِیْتِ آتا ہے قرآن

۱۲۔ ضمہ پر اُفٍّ کا ذکر ہے اَتَضَجَّرُ ملو کے معنیٰ میں ہے
پس اَسْتَجِبْ یا اِفْعَلْ آمین کے معنیٰ میں ہے ہمیشہ

۹-۶-۲۰۱۰ — ۲۵-۶-۱۴۳۱

9:46 AM بروز بدھ

دسویں قسم تیرہ[۱۳] فعل ہیں جو فعل ناقص ہیں ۔
اسم کو رفع اور خبر میں نصب دیتے ہیں ما اور لا کی طرح
كَانَ صَارَ ـ أَصْبَحَ ـ أَمْسٰى وَأَضْحٰى ظَلَّ بَاتَ ۔
مَا فَتِئَ مَا دَامَ مَا انْفَكَّ لَيْسَ ہوتے ہیں پہلے سے
مَا بَرِحَ مَا زَالَ ھا اور وہ افعال جو ان سے مشتق ہیں
جہاں کہیں ان کو دیکھے تو جملہ میں یہی حکم جائز ہے ۔

۱۔ کَانَ جو ناقصہ ہوتا ہے وہ ضرور خبر چاہتا ہے ۔
ثابت کرتا ہے اس کا گزر جانا انقطاع طور پر یا ہمیشہ ۔

۲۔ یا اسی کے معنیٰ میں آیا ہے صَارَ جو انتقال کیلئے آتا ہے
تامہ وَجَدَ کے معنی میں اور زائدہ ہر معنا کل اس کو جائز ہے ۔

۳۔ صَارَ یہ منتقل ہونے کے لئے ہے حقیقت سے یا مکان سے
یا ایک شخص کا دوسرے وصف سے تبدیل ہو جانا ظاہر ہے بغیر دیر کے ۔

۴۔ أَصْبَحَ أَمْسٰى أَضْحٰى ظَلَّ بَاتَ یہ سارے آئے ہیں یقین کے ساتھ
جملہ کو ملانے کے لئے ان کے وقتوں کے ساتھ ۔

۵۔ یہ سارے [illegible] کی طرح تامہ آتے ہیں
لیکن جان تو ظَلَّ اور بَاتَ یہ بہت کم تامہ کے آتے ہیں ۔

۶۔ ان سب کے لئے خبر ثابت ہوا کرتی ہے ہمیشہ اسم کا ما ہو
ان ہر ایک میں سے مَا بَرِحَ مَا زَالَ مَا انْفَكَّ مَا فَتِئَ

۷۔ پس جان کر مَا دَامَ کسی شئے کی مدت کے لئے آتی ہے
اس وقت جب ثابت ہے خبر خاص اسم کے لئے ۔

۸۔ پس لازم ہوتا ہے اس کا پہلے یا بعد کے کلام کو
کسی حال کی نفی کے لئے آتا ہے لَيْسَ آتا ہمیشہ ۔

۹۔ قرینہ کے ساتھ غیر حال کے لئے بھی آ جاتا ہے
اس کی اصلیت لَيْسَ عَلِمَ کی طرح پس مخفف ہو گئی ہے

الحاق

۱۔ صَارَ کی ملاقات اُلَّ بھی اور رَجَعَ بھی ہے افعال ناقصہ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔
اِرْتَدَّ تَحَوَّلَ بھی یا دیگر ان جملوں کو۔

۲۔ ہوتا ہے ملحق ناقص کے ساتھ جب ہوتا ہے صَارَ کے معنی میں۔
اضحیٰ بات کا د. راح جاء بھی ہم معنی ہو جاتے ہیں۔

۳۔ دوسرے افعال مقاربہ عمل میں ناقص کی طرح ہیں۔
وہ ہیں کَادَ ۔ کَرُبَ اَوْشَکَ اور دوسرا عَسیٰ ہے

۴۔ کَادَ اس معنی میں آتا ہے کہ اس کی خبر عنقریب ہے
حاصل ہوا چاہتی ہے۔ اسم کے قائل کے یقین کے مطابق

۵۔ غالب طور پر اس کی خبر مضارع ہوتی ہے بغیر اَنْ کے داخل ہوئے بھی
کبھی اَنْ بھی ہوتا ہے داخل البتہ اس عَسیٰ کے۔

۶۔ لیکن مفہوم عسیٰ کا جو ہے وہ اسم کی خبر زیادہ قریب ہوا کرتی ہے
کبھی خوف کی وجہ سے اور کبھی امید کی وجہ سے

۷۔ پس کَرُبَ ۔ راکی فتح کے ساتھ اَوْشَکَ جو جلدی کے معنی میں آتے ہیں
شروع سے اس کے فاعل کی اس کی خبر حاصل ہوا کرتی ہے

۸۔ لیکن نیز کے طریقے پر کَادَ یہ بھی کَرُبَ کے معنی میں آیا ہے
کبھی اَوْشَکَ کَادَ کی طرح آیا ہے۔ کبھی عَسیٰ کی طرح

۹۔ پس جان تو اَخَذَ ۔ جَعَلَ ۔ طَفِقَ کو بھی کَادَ کی طرح
خبر میں اَوْشَکَ کی طرح جان ہر تینوں کو معنی میں۔

۱۰۔ نیز خبر کے طریقے سے ملحق ہے کَادَ کے ساتھ
هَلْهَلَ ۔ اَوْلیٰ ۔ اَنْشَأَ ۔ هَبَّ اَنْشَأَ یہ بھی انہی کے معنی میں

۱۱۔ پہلے تین جان کَادَ کی مثل ۔ لیکن یہ جو آخری
تین ہیں طَفِقَ کے معنی میں ہیں ایسے والے

۱۲-۶-۲۰۱۰ — ۲۸-۶-۱۴۳۱

۹:۱۴ AM بروز ہفتہ

دوسرے ہیں افعال یقین و شک ہوتے ہیں کان پر دو اسم۔
جب وہ آتے ہیں تو ہر ایک منصوب ہو جاتا ہے ہمیشہ
خِلْتُ ہوتا ہے عَلِمْتُ کے ساتھ پھر حَسِبْتُ ہے زَعَمْتُ کے ساتھ
پس ظَنَنْتُ رَأَيْتُ کے ساتھ جیسے وَجَدْتُ ہے بغیر کسی غلطی کے

۱۔ یہ تینوں یقین کے لئے آتے ہیں عَلِمْتُ رَأَيْتُ کے ساتھ۔
وَجَدْتُ بھی پس جان تو ان تین کو ظن کیلئے۔

۲۔ ایک ان میں سے خِلْتُ ہے پس تو جان ظَنَنْتُ کو حَسِبْتُ کے ساتھ۔
پس زَعَمْتُ ہے مشترک سا ہے دونوں جگہ آیا ہے ہمیشہ

۳۔ ہر ایک مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے۔
ہوا معمولیت کی وجہ سے اس کا منصوب خبر بھی اور مبتدا بھی

۴۔ ان میں سے دو کا ایک ہرگزادہ نہیں ہوتا۔
لیکن یہ جائز ہے کہ دونوں کو ایک وقت محذوف ہوں۔

۵۔ پس جان کہ کبھی عَلِمْتُ عَرَفْتُ کے معنی میں آیا ہے۔
ظَنَنْتُ ہوا ہے کبھی مترادف اتَّهَمْتُ آیا ہے کا بعض جگہ

۶۔ اَبْصَرْتُ کی طرح رَأَيْتُ آیا ہے۔ جیسے وَجَدْتُ آیا ہے اَصَبْتُ کے لئے۔
یہ چاروں ایک مفعول پر بھی اکتفاء کر لیتے ہیں۔

اتوار ۶:۵۰ PM ۲۹-۶-۱۴۳۱ھ ۱۳-۶-۲۰۱۰

رفع دینے والے ہیں اسمائے جنس کو افعال مدح و ذم وہ نِعْمَ بِئْسَ ساءَ حَبَّذا ہیں

۱۔ نِعْمَ مدح کے لئے اور بِئْسَ ذم کے لئے پس حالت اصل
دونوں عین کلمہ کسرہ کے ساتھ اور فا کلمہ فتح کے ساتھ

۲۔ پھر فا کلمہ فتح کے ساتھ تو عین کلمہ سکون کے ساتھ بھی جائز ہوتا ہے
کبھی فا کلمہ کسرہ کے ساتھ عین کلمہ سکون اور ان کا کسرہ بھی جائز ہے

۳۔ وہ حیوان کی مثل میں جائز ہوتا ہے کہ فا کلمہ فتح کے ساتھ ہے
اس کا عین کلمہ مکسور ہے یہ چار حروف عین حرف حلقی ہیں

معرب باللام
۴ - فاعل ان دونوں کا ہوتا ہے۔ جو اس جنس ذواللام۔
یا مضاف ہے ذواللام ان دونوں کا - فاعل۔
کے ساتھ ہوگا جو منفرد ہو گی
۵ - یا ضمیر مبہم جو اس کی تمیز ہوتی ہے۔
اکثر کے نزدیک نکرہ منصوب مفرد ہوتا ہے لیکن
۶ - اس کے بعد فاعل کے بعد اس کا نام مخصوص ہوتا ہے
اور فعل ذم فاعل کی خبر مخصوص ہوتی ہے مبتدا۔
جس کو فعل اور فاعل مل کر خبر بنتے ہیں۔ جملہ
۷ - یا اسم کی خبر مبتدا محذوف ہوتی ہے یعنی جان
یعنی فعل ہر اس کا مخصوص آیا ہے ایسے جا کرتا ہے۔
۸ - کبھی کبھی اس کا حذف بھی جائز ہے طریقے کے ساتھ
کی مثل شتّی کی مثل سے نعم ہوتا ہے کبّذا۔
۹ - کبّذا کے اندر فاعل ذا ہے اس میں مخصوص ہے اسم کا۔
سوائے تقدم کے جو بھی مخصوص میں بنتے ہیں۔

بروز اتوار ۱۴۳۱-۷-۷ - ۲۰۱۰-۶-۲۰

+

قیاسی عوامل
ان سات کے بعد اسم فاعل مصدر ہے۔ اسم مفعول و مضاف اور فعل
ہوتے ہیں مطلقاً ہمیشہ۔
پس صفت جو ہے وہ اسم فاعل کی شکل ہے
ساتواں اسم تام ہے۔ جو تمیز کو نصب دیتا ہے
۱ - فعل مطلق خواہ لازم ہو یا متعدی
یا معروف ہو یا مجہول - ہوتا ہے اسے نوجوان
۲ - یا ماضی ہو یا مضارع ہو جا جو امر ہو۔
ہم سب سے سارے فاعل کو پلٹ دیتے ہیں۔ فعل مجہول الا جو
۳ - اس معنیٰ کے لحاظ سے کہ اس کا مفعول اس میں مرفوع ہے۔
فاعل محذوف کا اس نے حکم پایا ہے۔ نام ہر اور جگہ بھی

۴۔ پس جان مفعول مطلق کو یہ سب زبر دیتے ہیں۔
ان کے بعد مفعول بہ، مفعول لہ، مفعول فیہ اور حال کو بھی نصب
۵۔ پھر وہ تمیز جو نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے۔
اس کے بعد مفعول معہ کو کہ جس کی طرف اشارہ پہلے گزر چکا۔
۶۔ لیکن اسم کو نصب ہوتا ہے وہ مفعول بہ بھی ہے۔
وہ جدا ہوا ہے ان افعال سے پہلے فعل متعدی کا کے ساتھ
۷۔ پس جان تو اپنے فعل کی طرح خود مصدر بھی عمل کرتا ہے
اگرچہ ہو متاخر اپنے معمول سے خود اے مقتدا۔
۸۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ موصوف اور مصغر لام کے ساتھ ہو۔
بغیر کسی غفلت کے یاد کر اس جملہ کو۔
۹۔ فعل کے الٹ جائز ہوتا ہے۔ محل فاعل کو حذف کرنا۔
فاعل کی طرف یا اس مصدر کے لیے مفعول کی طرف اضافت بھی جائز ہے
۱۰۔ اسم فاعل بھی اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے
اگرچہ وہ مبالغہ کا صیغہ یا آخر میں جگہ پائے۔
۱۱۔ لیکن چونکہ مصدر اس کا مکبر ہونا اس میں شرط ہے۔
لیکن اس کی شرط آیا ہے چھ چیزوں پر۔
۱۲۔ ایک ان میں سے موصوف ہے بعد موصول یعنی اعتماد بعد ذوالحال ہے۔
حرف استفہام اور نفی جمعتا ان سے مبتدا ہے۔
۱۳۔ اس کے عمل شرط کرنے میں جمہور نحویوں کے قول پر۔
ملا سوا ہونا حال اور استقبال سے ہمیشہ۔
۱۴۔ لیکن ماضی کے معنی میں کبھی کبھی عمل کرتا ہے
اس کی تاویل کرنے کا تکلف ہے ہو گا سکڈ کر دو اس لکنے کو
۱۵۔ اسم فاعل جو لازم ہوا کرتا ہے کبھی فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے۔
سوائے مفعول کے اس کی اضافت جو ہے فعل متعدی کا جائز ہے۔

۱۶ ـ کرتا ہے جب فعل مجہول اپنے اسم مفعول میں عمل ۔
شرط اور اس کا حکم جو ہے بیان کرتا ہوں میں اسم فاعل
۱۷ ـ پس صیغہ صفت پہ لیتا ہے اپنے فعل سے عمل ۔
اس ضمیر کے اندر جو کہ اس کا مرجع ہے اس کا موصوف کا
۱۸ ـ یا اس اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے جس کا تعلق اس کے موصوف کے ساتھ ہے
اس چھ چیزوں میں ہے اس کا اعتماد آیا ہے ۔
۱۹ ـ اس کے بعد اسم کرتا ہے اپنے مابعد کو جر مضاف ۔
واجب ہے اس تنوین کا ساقط کر دینا مضاف سے مطلقاً
۲۰ ـ واجب ہو جاتا ہے ساقط کرنا جمع اور تثنیہ کے نون کو بھی ۔
پھر دو قسم پر آتی ہے اضافت میں تجھ سے بیان کرتا ہوں ۔
۲۱ ـ پہلی وہ لفظی ہے جو کہ مصدری ہوتا ہے یا خود صفت ہوتا ہے ۔
اپنے معمول کی طرف مضاف اور معنوی ہوتا ہے دوسری ۔
۲۲ ـ معنوی وہ تین قسم پر آتی ہے ۔ ایک کا معنا من کہ
اس کا جز جو کہ مسم اپنے اصل ہو ۔ اس میں جو نسبت ہے وہ
من وجہ کی ہو ۔ مطلقاً میں (۲۳) اور اگر ظرف جو ہے مضاف ہو وہ فی کے معنی میں
اور لام کے ساتھ اضافت آتی ہے ۔ ان کے علاوہ
۲۴ ـ لیکن ہوتا ہے حق کے ساتھ مشابہ اگر ہو ظرف مضاف ۔
اسی طرح اضافت ہوتی ہے لام کے معنی میں برخلاف
۲۵ ـ معنوی اضافت میں حرف سے اس کی تعریف ہوتی ہے خالی
کوفیوں کے برخلاف ہوتی ہے شرط ہمیشہ ۔
۲۶ ـ پس اس کے بعد جان کر اسم تام جو ہے چار چیزوں سے ہوتا ہے
پہلے تنوین کے ساتھ ۔ اس کا جگہ لفظ ہوتا ہے یا تقدیری
۲۷ ـ پھر تثنیہ اور نون جمع بھی جو مشابہ ہے ۔
اس کے مضاف الیہ ہونے کے ساتھ یہ اسم تام ہو جاتا ہے اسکا تقدیرا

۲۸۔ اگر ان اسم تام میں کسی جگہ ابہام وصفی ہو۔
اور کو دور کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے تمیز کا تقاضا۔

۲۲ - ۶ - ۲۰۱۰ بروز منگل
۹ - ۷ - ۱۴۳۱ ۹ : :

فصل مضارع کو رفع دینے والے معنوی ہوتا ہے جان۔
اسی طرح یقینی طور پر عامل معنوی ہوتا ہے مبتدا میں

۲۹۔ وہ جو فعل مضارع میں پیش دیتا ہے وہ معنوی ہے۔
کوفیوں کے نزدیک اس کا ہوتا ہے ناصب وجازم سے جدا۔

۳۰۔ بصریوں کے نزدیک اس کا وقوع ان میں اسم کی جگہ۔
اگر مطلق اسم لایا جائے۔ اس جگہ اس کو لانا جائز ہوگا

۳۱۔ لیکن کسائی کے قول پر اس کا عامل لفظی ہوتا ہے۔
یعنی حرف مضارع جو اس کے شروع میں جڑا ہوتا ہے۔

۳۲۔ عامل مبتداء میں خالی ہوگا لفظی عامل سے۔
مبتدا خبر میں عامل ہوتا ہے یا ابتدا میں۔

۳۳۔ دونوں کا عامل لفظی ہوتا ہے ایک قول ضعیف پر۔
مبتدا خبر میں عامل ہے اور خبر مبتدا میں عامل ہے۔

۲۳ - ۶ - ۲۰۱۰ بروز بدھ
۱۰ - ۷ - ۱۴۳۱ 9 : 51 - AM.

تذییل

۱۔ دس حروف عطف مشہور ہیں یعنی واؤ - فا
ثم - حتیٰ - او - اما - أم - بل - لکن اور لا

۲۔ سکاکی کے نزدیک أی جو ہے یہ بھی حرف عطف ہے۔
جو کہ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ اسم مبہم کے پیچھے ہر جگہ

۳ - ہمزہ اور ھل حروفِ استفہام۔ اِن جو کہ نفی کے لیے ہے
ما جو ہے وہ حال کی نفی کے لیے آتا ہے۔ اور مستقبل کے لیے لا آتا ہے۔

۴ - پس جان کر کَلّا اور دوسرا اَلّا لَوْ کہ ان کے بعد
نیز لا لو ما اور ان چار میں سے ہے۔

۵ - مضارع میں تخصیص کے لیے آتا ہے جیسے کَلّا تَقُوْل
اور ندامت کے لیے آتے ہیں ماضی میں جیسے کَلّا قُلْتُمَا۔

۶ - پس نَعَمْ دوسرا اَجَلْ جَیْرِ ہے اور اِنَّ دوسرا۔
تصدیق کے لیے ہے سب ایجاب کا طور پر منفی کے لیے آتا ہے بلی

۷ - حروف استقبال ہے سین اور سوف کلا ہوتا ہے یقین
حرف تنبیہ سے کَلّا ھَا اَلاَ اور پھر اَمَا۔

۸ - قد یہ ماضی میں ہوتا ہے اس کو حال کے قریب کرنے کے لیے۔
مضارع میں تقلیل کے لیے آتا ہے اور کبھی کبھی کثرت کے لیے آتا ہے

۹ - تحقیق اور توقع کے لیے ہوتا ہے مطلقاً جان
اس کے فعل کو حذف کرنا یا باقی رکھنا یہ کبھی کبھی جائز ہوتا ہے۔

۱۰ - حرفِ تفسیر میں اَیْ اور اَنْ حرف زیادت میں اِنْ ۔ اَنْ
تینوں تخفیف نون کے ساتھ ہیں۔ اور حروف زیادت سے ہیں مَا - لَا

۱۱ - اس کے بعد تنوین کے بارے میں جان جو پانچ قسم پر آئے ہیں۔
تنکیر کے لیے تمکن کے لیے۔ عوض کے لیے قسم ہی۔

۱۲ - تقابل کے لیے اور ترنم کے لیے کبھی۔ پھر جان تو زدع کے لیے ہے
کَلّا کبھی حقاً کے معنیٰ میں بھی جان اس کو۔

۱۳ - پھر شین کشکشہ سین کے ساتھ حالت وقف میں ما۔
کرتا ہے اکی ق مونث کے کاف کا تقاضا کرتا ہے۔

۱۴ - اس کی مثال میں تو کہہ اُکْرِمُتُکِشْ سین لو شین کے ساتھ۔
درود ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور آپ کی آل پر جو سب مخلوق کے لیے نمونے ہیں۔

۲۴-۶-۲۰۱۰ء
۱۱-۷-۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(النوع الاوّل)

قسم اوّل سترہ حروف جر ہوتے ہیں یقین کے میدان میں ۔

جو تمام ایک شعر میں آ بغیر کسی اختلاف کے ۔ (جب)

با و تا و کاف و لام واؤ منذ مذ خلا رُبَّ حاشا ۔ من عدا فی عن علی حتّٰی الی ۔

۱ ۔ ہر ایک کے معنی کی تشریح اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بیان کرتا ہوں ۔

آٹھ معنوں کے لئے آیا ہے ـــ با کا استعمال ۔

۲ ۔ (۱) استعانت (۲) زائدہ (۳) الصاق ۔ (۴) ظرف ۔ ۵ ۔ قسم

(۶) مصاحبت کے لئے بھی ۔ (۷) تقابل کے ساتھ بھی ۔ (۸) متعدی کرنے کے لئے جان لو مطلقاً

۳ ۔ تا داخل ہوتی ہے قسم کے لئے تمام اسماء اور صفات سے ۔

ہوا ہے اس کا استعمال لفظ اللہ کے ساتھ ۔

۴ ۔ تشبیہ کے لئے ہے کاف اور اقتران کے لئے اور زائدہ بھی ۔

اور اسم بھی آیا ہے مثل کے معنی میں کاف اے نیکو کار ۔

۵ ۔ لام اختصاص کے لئے ہے ملکیت ۔ علت اور قسم کے لئے ہے ۔

اور تحقیق زائدہ کے لئے بھی آتا ہے مرادف قول کا بلد آب دیا ۔

۶ ۔ واؤ قسم کے لئے جان لیکن یہ داخل ہوتا ہے ۔

ظاہر اسموں پر ۔ نہ کہ ضمیروں پر ۔ اے ہدایت پانے والے ۔

۷ ۔ ابتداء کے لئے آتی ہے اس زمانہ میں مُنذُ اور مُذ ۔

جہاں مقصود ہوتا ہے عدد سے مدت خاص ہونے کے لئے

۸ ۔ استثناء کے لئے ہے خلا بھی اور عدا بھی جان یقینی طور پر ۔

ہر ایک فعل میں بے شک اگر یہ مذکور ہوں ما کے ۔

۹ ۔ بناوٹ رُبَّ کی تقلیل کے لئے ہے اس کے استعمال میں ۔

برخلاف اس کے کہ تکثیر کے میں ہوتا ہے ہمیشہ ۔

۱۰ ۔ لیکن اس کا مجرور نکرہ ہوتا ہے اور موصوف بھی ۔

مقدرہ بھی آیا ہے ، واؤ کے بعد اے بلندی والے ۔

۱۱۔ تنزیہہ کے لیے آیا ہے کاشا اور ظرفیت کے لیے ہے فی
اور بلندی کے لیے ہے علیٰ اور ابتداء کے لیے ہے مِنْ
۱۲۔ تبعیض کے لیے بھی اور بیان کے لیے بھی لیکن نفی میں عن آیا ہے بعُد کے معنیٰ میں
اور انتہا کے لیے حتیٰ اور الیٰ آئے ہیں۔
۱۳۔ ہاں مَعَ کے معنیٰ میں ہوتے ہیں۔ دونوں لیکن اس کا
استعمال جو ہے ضمیروں میں ہے۔ حتیٰ کا استعمال ناجائز۔
۱۴۔ علیٰ کے معنیٰ میں حتیٰ کا استعمال بھی آیا ہے
لیکن ظرفیت میں اس کا استعمال ہوتا ہے غالب طور پر
۱۵۔ علیٰ اور عن پر بھی داخل ہو جاتا ہے اسم جن جاتے ہیں۔
پس یہ فوق اور جانب کے معنیٰ میں ہو جاتے ہیں۔
۱۶۔ دوسری قسم جو حروف شبیہ قسم دو حرف ہیں۔
ہر ایک کو سمجھ اس شعر میں اگر تو سمجھ رکھتا ہے۔
۲۸-۶-۲۰۱۰ سے ۱۵-۷-۱۴۳۱ (بروز پیر)

(النوع الثانی والثالثہ)

اِنَّ اَنَّ کے ساتھ کَاَنَّ لٰکِنَّ لَعَلَّ
اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں ما کے لا الخ

۱۔ اِنَّ اَنَّ کے ساتھ کرتا ہے جملوں کے مضمون کی تحقیق۔
پس کَاَنَّ تشبیہ کے لیے ہے۔ اے سعید والے۔
۲۔ اِنَّ کو مکسور پڑھ ابتدا میں اور قول کے بعد۔
اسم موصول اور قسم کے بعد مفتوح پڑھ چار جگہوں میں
۳۔ ان میں ایک یہ ہے کہ واقع ہو مضاف کے نیچے۔
نیز جب فاعل کے مبتدا کے بعد مفعول واقع ہو رہا ہو
۴۔ پھر جب مائے کافہ ان میں لاحق ہوتا ہے یقین کے ساتھ۔
تو لغو ہو جاتے ہیں عمل سے اِنَّمَا اور اَنَّمَا۔

۵۔ لٰکنّ یہ استدراک کے لئے ہوتا ہے دو کلاموں کے درمیان
جو کہ معنیٰ کے اعتبار سے ہے کیفیت میں اختلاف رکھتا ہو۔
۶۔ لیس تمنی کے لئے ہے لیت ترجی کے لئے ہے لعلّ
۷ لا یہ مستقبل کی نفی کرتا ہے۔ اور ما حال کی نفی کرتا ہے۔

(النوع الرابع)

۱۔ قسم چہارم سات حروف ہیں جو اسم کو زبر کرتے ہیں۔ واؤ۔ یا۔ ھمزہ۔ اِلّا ایا ای۔ ھَیا
۲۔ استثناء کے لئے اِلّا ہے، واؤ کے معنی میں ہوتا مَعَ۔
یا ہمزہ۔ جیسے اَیا۔ اَیْ۔ ھَیا ندا کے لئے ہیں۔
۳۔ ہمزہ اور اَیْ قریب کے لئے ہیں۔ یا درمیان ہے۔
ان کے بعض [illegible] دور کے لئے ہیں جان ھَیا کو اَیا کے معنی
۴۔ چوتھی قسم کو جب سن چکا تو تفصیل سمیت اس کو۔
پانچویں قسم سن ثواب اگر خواہش رکھتا ہے۔

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ

۱۔ اَنْ۔ لَنْ پھر کَیْ اِذَنْ یہ چار حروف معتبر ہیں جو سب مستقبل کو زبر دیتے ہیں ہمیشہ۔
۲۔ اَنْ یہ مستقبل کے ساتھ ہے اور ماضی دونوں پر داخل ہوتا ہے
لیکن اس کو مستقبل ہی سمجھا جاتا ہے دونوں جگہ کو۔
۳۔ واؤ۔ فا۔ حتی۔ لام جحد۔ اور لام کَیْ کے بعد۔
اَوْ کے بعد میں۔ اَنْ مقدر آتا ہے اے سخی لفظ کے۔
۴۔ لیکن استفہام نفی نہی۔ امر و عرض جان۔
تمنی کے ساتھ لازم ہے کہ اس کا جواب واؤ کے بعد فا۔
۵۔ لَنْ مستقبل کی نفی کے لئے ہے اور تاکید کے لئے ہے۔
کَیْ ہوتا ہے تعلیل کے لئے اور اِذَنْ ہوتا ہے جزا کے لئے۔
۶۔ چھٹی قسم سن ثواب اور اس کا بیان یاد کر۔
تاکہ تجھے علم نحو میں انتہائی حاصل ہو۔

بروز منگل ۲۶-۷-۱۴۳۱ھ ۲۹-۶-۲۰۱۰

النوع السادس

۱۔ اِنْ و لَمْ لَمَّا و لامِ امر لائے نہی بھی پانچ حرف جو فعل کو جزم دیتے ہیں ہر ایک سے اوّل

۲۔ اِنْ ہوتا ہے یہ شرط کے لیے اور لَمْ جان بوجھ کر انکار کے لیے۔

لامِ جان امر کے لئے اور نہی کے لیے جان لا کو

۳۔ لَمَّا کی بناوٹ استغراق نفی کے لیے اور ماضی کے لیے ہے۔

اور اس میں بے شک انتظار اور امید بھی ہوتا ہے۔

۴۔ ساتویں قسم ہوتی ہے شرط کے لیے شیخ کے نزدیک۔

بند ہے نو ۹ ہوتے ہیں یاد کر اس شعر کو

النوع السابع

۱۔ مَنْ ۔ مَا ۔ مَہْمَا ۔ اَیْ ۔ حَیْثُمَا ۔ اِذْمَا ۔ مَتٰی ۔ اَیْنَمَا ۔ اَنّٰی ۹ اسم ہیں جو دو افعال کو جزم دیتے ہیں

۲۔ ہر ایک ان ۹ سے شرط کے لیے اِنْ کی طرح جان یقینی طور پر۔

جیسے اِنْ داخل ہوتا ہے شرط اور جزا کے لیے بار ہا۔

النوع الثامن

۱۔ آٹھویں قسم نصب دینے والے ہیں اسم نکرہ کو چار اسم۔ جس سے تمیز ہوتی ہے نکرہ کو ہر جگہ۔

۲۔ پہلا لفظ عشر ہے مرکب ہوتا ہے اَحَدَ کے ساتھ۔

اسی طرح تِسْعَ تِسْعِیْنَ تک شمار کر اس کا حکم کر۔

۳۔ اس کے بعد کَمْ ہے جو کہ استفہام کے لیے ہوتا ہے نہ کہ خبر کے لیے۔

ان کا تیسرا کَاَیِّنْ ہے چوتھا ان کا کَذَا ہے۔

۴۔ وہ دس سے ۹۹ تک عدد کے لیے ہے۔

اس کے علاوہ کنایہ ہے عدد سے بغیر کسی فرق کے۔

۵۔ نویں قسم کو ظاہر شافی ادا کرتا ہوں میں۔

سے بیمار سینے کے طالب علم کے لیے بشفا۔

النوع التاسع

۱۔ نو ۹ ہوتے ہیں اسم افعال ان میں سے جو نصب دینے والے ہیں دونک بلہ علیک حیہل اور ہا۔

۲۔ پھر اس کے بعد زُرْزُر اسم کو رفع دینے والے جو شمات جان۔
جو رشتہ دار ہے اور سر عمان یاد کر اس شعر کو۔

۳۔ دو نک اور ھا یہ خذ کے اسم ہیں بلکہ یہ دع کے معنی ہیں
جیسے زُرْزُر وہ اسم اشجل کا ہے۔ اے دعا والے۔

۴۔ جوشمل یہ اثیت کا اسم ہے۔ الزم کا جانے عملث۔
ہوتے ہیں تجدد شتر کے ساتھ۔ جوشمات اور سرعمان ان کا اسم

۵۔ ان کے بعد شتان ہوا ہے اسم افتراق کا۔
کرتا ہے لیکن دو چیزوں یا زیادہ کا تقاضا۔

النوع العاشر

۱۔ دسویں قسم تیرہ فعل ہیں ہیں مشہور کان کی طرح ناقص اسم کو رفع خبر میں نصب دیتے ہیں مثلا
۲۔ کان۔ صار۔ اصبح امسیٰ اضحیٰ ظل بات ما فتی ما دام ما انفک لیس ہوتے ہیں کافی
۳۔ ما برح ما زال جو ان میں سے مشتق ہیں ہر جگہ تو دیکھے یہی ہے حکم جملہ میں جا کر۔
۴۔ کان ہوتا ہے اسم کے لئے خاص خبر کو ثابت کرنے کے لئے
زمانہ ماضی میں یا تو منقطع طور پر یا ہمیشہ

۵۔ کان ام بھی ہوتا ہے ثبت کے معنی میں زائدہ کی طرح۔
اور صار کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے لکھا جب آواز

۶۔ صار انتقال کے لئے ہے اصبح امسیٰ کرتے ہیں۔
ملاتا جملہ کے مضمون کو صبح اور شام کے ساتھ۔

۷۔ ظل ~~ملاتی~~ کرتا ہے جملہ کے مضمون کو دن کے ساتھ۔
ثابت کرتا ہے ~~ملاتی~~ رات کے ساتھ اضحیٰ چاشت کے ساتھ

۸۔ نیز یہ جملہ صار کے معنی میں بھی ہوتا ہے اور تام
لیکن ظل نہیں ثابت نہیں آتے تام ہرگز اسے نوجوان۔

۹۔ ما دام ~~کرتا ہے~~ وقت کو ~~اسم جملہ~~ سے کام سے وقت کا تعین کرتا ہے
اور لیکن اس کے اسم کو رکھتا ہے ہمیشہ ہوتا باقی خبر
کے لئے خبر کو باقی رکھتا ہے

(۱) یے مَا کا حکم اس کے افعال میں سے ہوتا ہے ان کا حکم۔

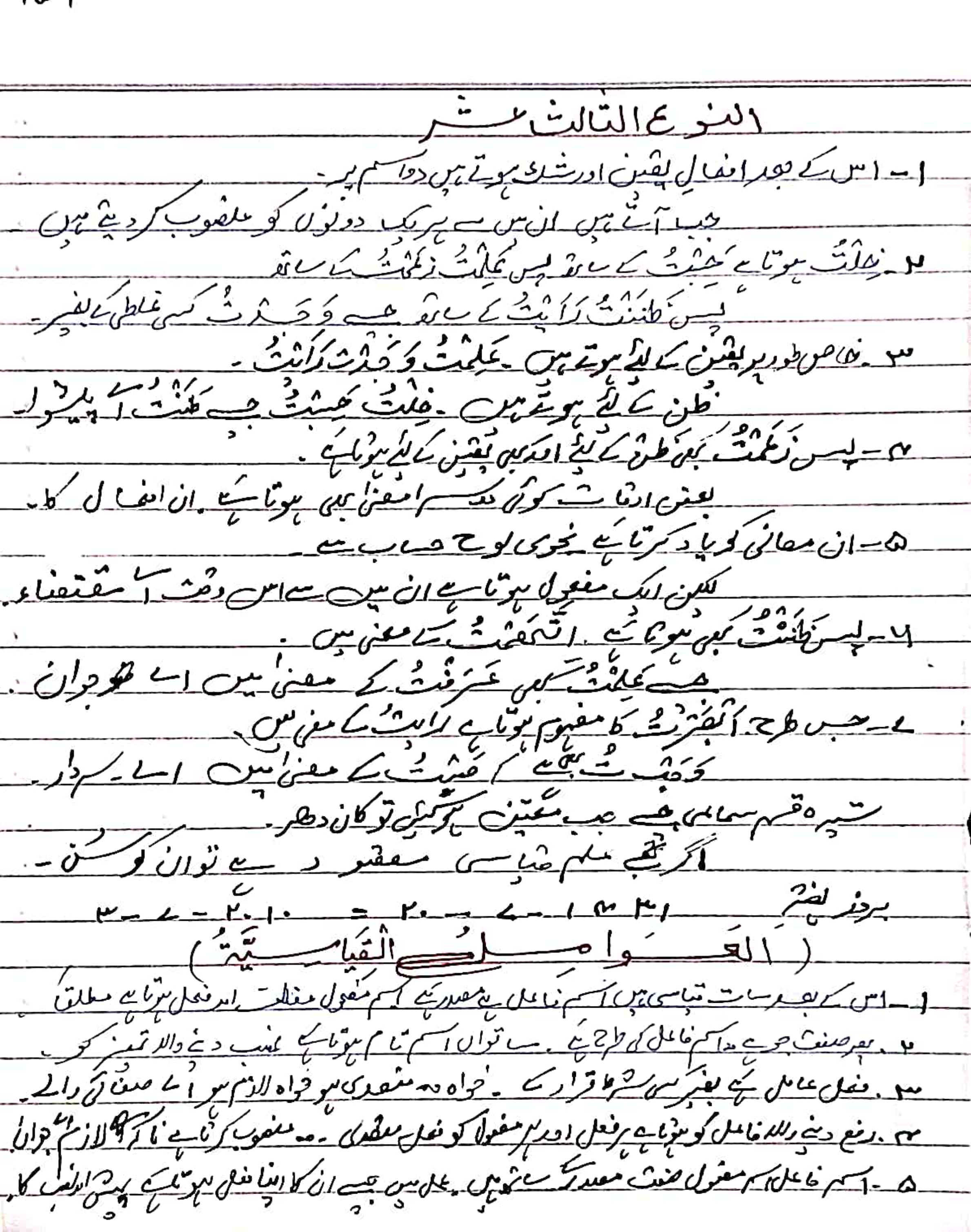
۱۰۔ مَا بَرِحَ مَا زَالَ مَا انفکّ اسی طرح جان ماضی کو۔
ان کے اسم کو لئے ضرور ان کو استمرار حاصل ہے بے خطا
۱۱۔ لَیسَ جملے کے مضمون کی نفی کے لئے ہوتا ہے فاشتہوا
~~حکم کما مر ان افعال سے ہوتا ہے~~ (۱)
۱۲۔ دسویں قسم جب بیان ہوگئی جان کیا رہیں
بند ہوتی ہے ~~رکی ہوتی ہے~~ چار افعال میں یہ قسم آ کے چھے ہوں گے۔
بند ہیں
۱ - ۷ - ۲۰۱۰
بروز
۱۸ - ۷ - ۱۴۳۱
جمعرات

النوع الحادی عشر

۱۔ پھر افعالِ مُقاربہ عمل میں ناقصہ کی طرح ہیں۔ ہیں وہ کادَ کَرُبَ اوشک اور عسیٰ
۲۔ کادَ ہوتا ہے جان خبر کے قریب ہر ایک اس کو جان۔
لیکن یہ قریب حاصل ہونے کے لحاظ سے ہوتا ہے افعال کو۔
۳۔ کرب اوشک شروع کیلئے ہیں اسم میں جان
خبر میں امید کے لحاظ سے ہے عسیٰ اے مقتدا
۴۔ اس کے بعد بارھویں قسم کی ہے چار فعلوں میں
وہ ظاہر ہے سب لیس طبع سے اس نکتہ کو جان

النوع الثانی عشر

۱۔ اسم کو پیش دینے والے افعال جنس مدح اور ذم ہیں۔ چار جیسے نعم بئس ساءَ پھر حبّذا
۲۔ نِعمَ عام مدح کیلئے ہے۔ اور بئس عام ذم کیلئے ہے
نعم کی طرح حبذا ہے بئس کی طرح ساءَ اے خوش ملا
۳۔ فعل مدح حبّ اس کا فاعل ذا ہوتا ہے ہمیشہ
اس کا استعمال ذا کے بغیر کسی جگہ میں نہیں ہے
۴۔ اس کے بعد تیرھویں قسم بندے سات فعلوں میں
افعال قلوب کو جان ان افعال جملہ کو



النوع الثالث عشر

۱۔ اس کے بعد افعالِ یقین اور شک ہوتے ہیں دو اسم پر۔
جب آتے ہیں ان میں سے ہر ایک دونوں کو منصوب کر دیتے ہیں۔

۲۔ ثلاثہ ہوتا ہے حَسِبْتُ کے ساتھ پس خِلْتُ زَعَمْتُ کے ساتھ
پس ظَنَنْتُ رَأَیْتُ کے ساتھ جیسے وَجَدْتُ کسی غلطی کے بغیر۔

۳۔ خاص طور پر یقین کے لئے ہوتے ہیں۔ عَلِمْتُ وَجَدْتُ رَأَیْتُ۔
ظن کے لئے ہوتے ہیں۔ خِلْتُ حَسِبْتُ جیسے ظَنَنْتُ اے پہلوان۔

۴۔ پس زَعَمْتُ کبھی ظن کے لئے اور کبھی یقین کے لئے ہوتا ہے۔
بعض اوقات کوئی دوسرا معنیٰ بھی ہوتا ہے۔ ان افعال کا

۵۔ ان معانی کو یاد کرتا ہے نحوی لوح حساب سے
لیکن ایک مفعول ہوتا ہے ان میں سے اس وقت استغناء۔

۶۔ پس ظَنَنْتُ کبھی ہوتا ہے۔ اِتَّهَمْتُ کے معنیٰ میں
جیسے عَلِمْتُ کبھی عَرَفْتُ کے معنیٰ میں اے نوجوان۔

۷۔ جس طرح اَبْصَرْتُ کا مفہوم ہوتا ہے رَأَیْتُ کے معنیٰ میں
وَجَدْتُ بھی ہے اَصَبْتُ کے معنیٰ میں اے سردار۔

تیرہ قسم سماعی ہے جب معیّن ہو گئی تو کان دھر۔
اگر تجھے علم شناسی مقصود ہے تو ان کو سن۔

بر حرف لفظ ۳۱ ۱۳ ـ ۷ ـ ۲۰ = ۲۰۱۰ ـ ۷ ـ ۳

(العوامل القیاسیة)

۱۔ اس کے بعد سات قیاسی ہیں اسم فاعل ہے مصدر ہے اسم مفعول مطلق اور فعل ہوتا ہے مطلق
۲۔ پھر صفت جو ہے وہ اسم فاعل کی طرح ہے۔ ساتواں اسم تام ہوتا ہے نصب دینے والا تمیز کو
۳۔ فعل عامل ہے بغیر کسی شرط قرار کے۔ خواہ وہ متعدی ہو خواہ لازم ہو اے صفائی والے۔
۴۔ رفع دینے والا فاعل کو ہوتا ہے ہر فعل اور ہر مفعول کو فعل متعدی۔ وہ منصوب کرتا ہے نا کہ لازم اے جوان۔
۵۔ اسم فاعل اسم مفعول صفت مصدر کے ساتھ ہیں عمل میں جیسے ان کا اپنا فعل ہوتا ہے پیش از لغب کا۔

۶۔ مصدر کے عمل کرنے میں ہوتا ہے اس کا منوّن ہونا شرط ۔ تاکہ اس کا استعمال جو ہے عمل کیلئے لائق ہو

۷۔ اسم فاعل کے لئے حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہونا ۔ شرط ہے اس کی یہ کہ اس کا اعتماد ہو مبتداء پر

۸۔ یا موصوف پر یا ذوالحال پر ۔ یا حرف نفی پر یا استفہام پر یا موصول پر اے سمجھدار ۔

۹۔ ان دونوں شرطوں کے حق میں جان تو اے ابتدائی طالب علم یقین کے ساتھ ۔ اسم مفعول ہے اسم فاعل کی طرح ۔

۱۰۔ مذکر ہونے میں جمع تثنیہ مؤنث ہونے میں یہ ہے صفت کا صیغہ اسم فاعل کی طرح لیکن صیغہ میں جدا

۱۱۔ تمیز کو نصب دینے والا اسم تام ہوتا ہے مکمل چار چیزوں میں سے ایک کی طرف ہوتا ہے اے شوق والے

۱۲۔ ہوتا ہے تنوین کے ساتھ اضافت نون جمع و تثنیہ کے ساتھ بھر اس معنیٰ اسم تام کے تمام ہونے کا اے سرکار مان

۱۳۔ تمام ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے لئے اپنی خبر کی طرح مضاف ہونا ممنوع ہوتا ہے ۔ ان چار چیزوں کی وجہ سے

۱۴۔ لفظی عامل جب ان کا ذکر دیکھ کے ساتھ ہی پر ہو گئے مکمل پس معنویہ کو دھرائیے کان میں اے سمجھدار

۵۔ بروز پیر (am) ۶ : ۳۴ = ۱۴۳۱ - ۷ - ۲۲ — ۲۰۱۰ - ۷ - ۵

۵ ـ (اَلْعَوَامِلُ الْمَعْنَوِيَّةُ)

۱۔ فعل مضارع کا عامل معنوی ہوتا ہے جان عامل کا ہونا یقینی طور پر مبتدا میں ۔

۲۔ اہل کوفہ کے طریقے پر فعل مضارع کو رفع دینے والا ، جان تو خالی ہونا جازم و ناصب سے اس کا فائدہ

۳۔ اس کا معنیٰ کا تو ان میں لکھا بصری نحویوں کے نزدیک ۔ اس کا اسم کی جگہ لانا ہوتا ہے صحیح اور خطا

۴۔ لیکن ایک قول پر اس کا مرفوع ہونا حروف اٹھنے سے ہوتا ہے اس صورت میں اس کا عامل لفظی ہوتا ہے اے سمجھدار

۵۔ مبتداء کے لئے ابتدائی عامل ہوتا ہے اتفاق کے ساتھ لیکن اس کی تفسیر میں دو قول آئے ہیں اے نیک لوگو

۶۔ پہلا خالی ہونا اسم کا عامل لفظی سے بعد ثابت یہ قول سب سے بہتر ہے یاد کر اس نکتہ کو

۷۔ دوسرا یہ ہے کہ ان کا اول میں ہونا بعد میں کلام ہونا خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً ہو اے پیشوا

۸۔ خبر میں بھی ابتداء عامل ہوتا ہے یا مبتداء یا ایک میں سے عامل مستعمل ہونا اے جوان ۔

۹۔ بعض کے نزدیک عامل اس کا ابتدا میں مبتداء ہے یاد کر ان شرطوں کو ختم کرتے ہیں اس نظم کو

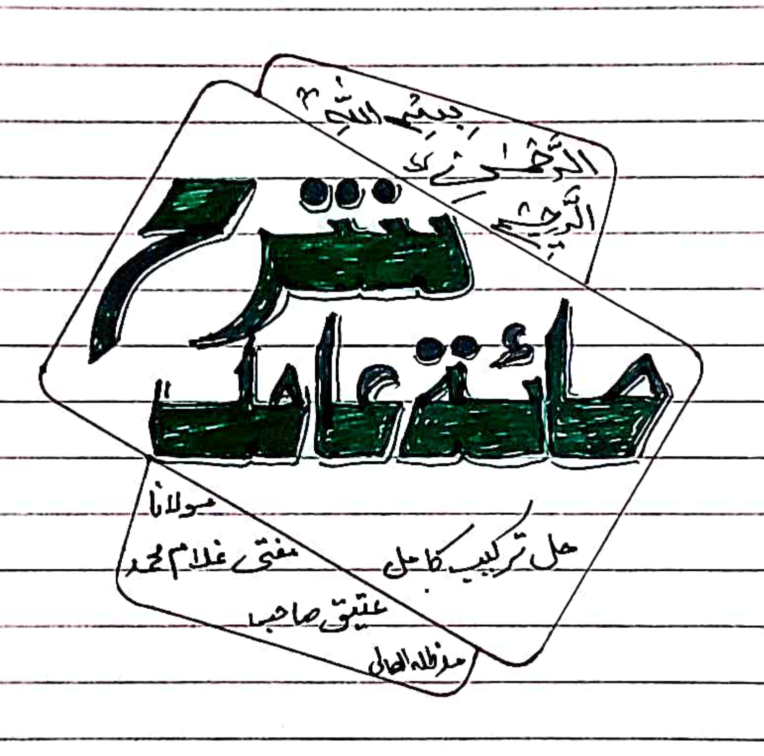
بروز منگل ۲۰۱۰ - ۷ - ۶

۱۴۳۱ - ۷ - ۲۳ ۸ : ۵۵ (am)

Abbas

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِیَدِهٖ تَصْرِیْفُ الْاَحْوَالِ. وَتَخْفِیْفُ الْاَثْقَالِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْحَادِثِیْنَ اِلٰی مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُتَّصِفِیْنَ بِمَا لَهٗ مِنَ الصِّفَاتِ وَالْاَعْمَالِ.

خطبہ علم الصیغہ مولانا خدا بخش ملتانی ؒ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(ترکیب)

بَا، حرف جار۔ اسم مضاف لفظ اللہ اسم جلالت۔ موصوف۔ اَلرَّحْمٰنِ صفت اوّل اَلرَّحِیْمِ صفت ثانی۔ اللہ میں رحمانیت بھی ہے۔ اور رحیمیت بھی ہے۔ رحمان فی الدنیا۔ رحمان ہے وہ دنیا میں۔ کافروں۔ مومنوں سب کو دے رہا ہے۔ سب کو رحمت فرما رہا ہے۔ رَحِیْم فِی الْاٰخِرَۃ۔ آخرت میں صرف ایمان والوں پر رحم فرمائے گا۔ تو یہ اللہ کی صفات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے موصوف ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہوا۔ اور یہ دونوں اس کی صفتیں ہیں۔ ایسا اللہ جو رحمان ہے۔ ایسا اللہ جو رحیم ہے۔ موصوف اور صفت کے ترجمہ میں لفظ ایسا لگاتا ہے۔ اللہ اسم جلالت موصوف الرحمن۔ یہ مبالغے کا صیغہ مشبہ کے صیغے ہیں۔ الرحمن۔ یہ صفت اوّل الرحیم یہ بھی صفت مشبہ ہے۔ یہ صفت ثانی ہے۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا اسم مضاف کا۔ اللہ اسم جلالت دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا اسم مضاف کا۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا با حرفِ جار کا۔ جار اپنے مجرور سے ملا کر مُتَعَلِّق ہوا اَشْرَعُ فعل کے۔ یہ با جو ہوتی ہے بسم اللہ شریف کی۔ اس کا مُتَعَلَّق ہمیشہ محذوف ہوا کرتا ہے۔ اور وہ جس قسم کا کام ہو۔ اس قسم کا فعل نکال کر اس کو متعلق کیا جاتا ہے۔ کوئی آدمی تلاوت کر رہا ہے۔ تو صیغہ واحد متکلم سے مضارع سے اس کو متعلق کرے گا۔ اَتْلُوْ میں تلاوت کرتا ہوں۔ کسی کام کو شروع کیا جا رہا ہو۔ تو ہم نکالیں گے۔ فعل مضارع اَشْرَعُ۔ میں شروع کرتا ہوں۔ اب پڑھا جا رہا ہے تو نکالا جائے گا اَقْرَءُ۔ جس قسم کا فعل ہے۔ افتتاح کے موقع پر بسم اللہ پڑھی جائے۔ تو کہیں گے اَفْتَتِحُ بِسْمِ اللہ الرحمن الرحیم۔ تو یہاں چونکہ ہم شروع کر رہے ہیں یہاں فعل مانیں گے اَشْرَعُ۔ با حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اَشْرَعُ کے اَشْرَعُ فعل اس میں اَنَا ضمیر اس میں فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر

جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً معناً انشائیہ ہوا۔

بروز اتوار (am) 8 : 27 بجکر 28-7-1431 - 11-7-2010

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَآلَائِهِ الْكَامِلَةِ۔ ترجمہ

سب تعریفیں اللہ کے لئے اس کی شامل نعمتوں اور اس کی کامل نعمتوں پر۔
سب تعریفیں ثابت ہیں اللہ کے لئے اس کی شامل نعمتوں اور کامل نعمتوں پر۔
اَلْحَمْدُ میں الف لام حرف تعریف۔ اَلْحَمْدُ مبتدا۔ لام حرف جار۔ اللہ اسم جلالت
جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتٌ کے۔ علیٰ حرف جار۔ نعماء مضاف۔ ہ مضاف
الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر موصوف۔ الشاملۃ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر یہ
معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ آلاء مضاف۔ ہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل
کر موصوف۔ الکاملۃ۔ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتٌ کا۔
ثابتٌ اسم فاعل اس میں ھو اس میں فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ان دونوں متعلقوں
سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ معناً انشائیہ ہوا۔

بروز اتوار (am) ۸:۵۲ - ۱۴۳۱-۸-۵ - ۱۸-۷-۲۰۱۰

وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهِ الْمُجْتَبٰى۔ ترجمہ

رحمتیں نازل ہوں۔ انبیاء کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور آپ کی چنی ہوئی آل پر۔
وَالصَّلٰوةُ۔ واؤ حرف استئناف۔ اَلصَّلٰوةُ۔ مبتدا۔ اسم ہے مسند الیہ ہے۔ علیٰ حرف
جار۔ سید مضاف الیہ۔ الانبیاء۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ
محمد اسم رسالت موصوف۔ المصطفیٰ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل۔ مبدل منہ
اپنے بدل سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف
علیٰ حرف جار۔ آل مضاف۔ ہ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف
المجتبیٰ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر
معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا نازلۃٌ کے اسم فاعل کا صیغہ۔

٢ ؎ یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے)

اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معناً انشائیہ ہوا

١٩ - ٧ - ٢٠١٠ — ٦ - ٨ - ١٤٣١ ٨ : ٣٠ (am) (پیر)

اِعْلَمْ اَنَّ الْعَوَامِلَ فِی النَّحْوِ عَلٰی ؎ مَا اَلَّفَہُ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَفْضَلُ

؎ جہاں علیٰ ما آئے وہاں اس کا معنیٰ ہوگا جیسا کہ۔ تو فعل اور فاعل کا ترجمہ کرتے وقت

عُلَمَاءِ الْاَنَامِ عَبْدُ الْقَاھِرِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِیْ سَقَی

اردو میں ترجمہ (نے) لگایا جاتا ہے

اللّٰہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاہُ مِائَةُ عَامِلٍ ترجمہ: جان تو بے شک عوامل علم نحو میں جیسا کہ ان کو لکھا ہے شیخ امام زمانے کے علماء سے افضل عبدالقاہر بن عبدالرحمن جرجانی نے سو عامل (اللہ تعالیٰ سیراب کرے ان کی تربت کو اور بنائے جنت کو ان کا ٹھکانہ ہے ؎٢

٢٠ - ٧ - ٢٠١٠ — ٧ - ٨ - ١٤٣١ (١٠ - ٥٧ am) منگل

ترکیب: اِعْلَمْ فعل از افعالِ قلوب۔ افعالِ قلوب دو مفعولوں کو چاہتے ہیں۔ اِعْلَمْ فعل امر حاضر معروف اس میں اَنْتَ ضمیر مستتر۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلْعَوَامِلَ ذوالحال۔ فِی حرف جار۔ النَّحْوِ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُعْتَبَرَةً کے۔ مُعْتَبَرَةً جان لے کہ بے شک عوامل جو معتبر ہیں علم نحو میں۔ عَلٰی حرف جار۔ مَا موصولہ۔ اَلَّفَ فعل ہ ضمیر اس کا مفعول بہ۔ اَلشَّیْخ موصوف اَلْاِمَام صفت اول۔ اَفْضَلُ مضاف عُلَمَاءِ مضاف الیہ پھر مضاف۔ اَلْاَنَام مضاف الیہ۔ افضل اپنے مضاف الیہوں سے مل کر اسم تفضیل۔ یہ اکلے سے دونوں مل کر صفت ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل منہ۔ عبدالقاہر موصوف ابن مضاف عبدالرحمن مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول۔ الجرجانی صفت ثانی۔ یہ ~~موصوف~~ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر — ، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل منہ۔ یہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر بدل الکل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل ہوا۔ اَلَّفَ فعل کا۔ اَلَّفَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے ملکر

چاہیں تو اسے معشرۃ کے متعلق کرلیں۔ اور معشرۃ جو اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ دونوں متعلقوں سے مل کر
حال ہوا۔ العوامل اپنے ذوالحال۔ اپنے حال سے مل کر اسم ہوا۔ انّ حرف مشبہ کا۔ مائۃ عامل
مائۃ ممیز عامل تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر ہوگئی انّ کا۔ کر انّ اپنے اسم اور خبر سے
مل کر مفعول بہ ہوا اُتَعَلَّمْ کا۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر۔ مفعول بہ ہوا اتعلم فعل کر فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ معنًا فعلیہ انشائیہ ہوا۔

شَرَّفَ فعل ماضی اللہ اسم جلالت اس کا فاعل۔ ثرا مضاف۔ ہ مضاف الیہ۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر ~~فعل~~ مفعول بہ۔ شرّف اپنے فعل اور فاعل ~~سے مل کر~~ اور مفعول بہ سے
مل کر جملہ ~~فعلیہ~~ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ جَعَلَ فعل۔ جنۃ۔ اس کا مفعول
بہ۔ اور مثوا۔ مضاف۔ ہ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر۔ اس میں ھُوَ اس
میں ضمیر۔ فاعل۔ جعل فعل اور اپنے دونوں مفعولوں سے ملکر۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ دعائیہ انشائیہ ہوا۔ لفظًا خبر یہ۔ معنًا انشائیہ
ہوا۔

21-07-10 ، 8-8-1430 — بروز بدھ۔

لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلَى ضَرْبَيْنِ۔

لفظی ہیں اور معنوی ہیں۔ پس لفظی ان میں سے دو قسموں پر ہیں۔
لفظیۃ اسم منصوب۔ یہ خبر ہے مبتدا کی۔ اَحُدُهَا لفظیۃ اَحَدُ مضاف ھا مضاف الیہ۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ~~لفظیۃ~~ مبتدا۔ لفظیۃ اپنی خبر سے مل کر۔ جملۃ اسمیہ خبریہ۔ و معنویۃ
ثانیھما و معنویۃ واؤ عطف۔ ثانی مضاف۔ ھا مضاف الیہ۔ مضاف الیہ اپنے مضاف
سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فاللفظیۃ فا ~~تفریعیہ~~ تفصلیہ
اللفظیۃ ذوالحال۔ مِن حرف جار۔ ھا مضاف الیہ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوا ثابتۃً کے۔ اور ثابتًا اپنے متعلق سے مل کر حال۔ ~~علیٰ حرف جار~~۔ ذوالحال اپنے حال
سے مل کر مبتدا۔ علیٰ حرف جر۔ ضربین مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتًا
کے۔ ثابتًا اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیۃ خبریہ ہوا۔

۲۷-۷-۲۰۱۰ — ۱۴-۸-۱۴۳۱ (بروز منگل۔)

سِمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ فَالسِّمَاعِيَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ عَامِلًا

ایک سماعی۔ اور دوسری قسم قیاسی۔ سماعی ان میں سے اکانوے ہیں عامل۔
سِمَاعِيَّةٌ۔ اسم منصوب۔ یہ خبر ہے مبتدا کی۔ اَحَدُهَا سِمَاعِيَّةٌ۔ اَحَدُ مضاف۔
هَا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ وَقِيَاسِيَّةٌ۔ واؤ حرف عطف۔ ثانی مضاف۔
ھا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فَالسِّمَاعِيَّةُ۔ فا فصیحہ۔ سماعیۃ ذوالحال۔ مِنْ
حرف جار۔ ھا مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتًا کے۔ ثابتًا اپنے
متعلق سے مل کر حال۔ اَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ مُمَيَّز عَامِلًا تمیز۔ ممیز اپنی تمیز
سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ اور قیاسی ان میں سے سات عوامل ہیں
واؤ حرف عطف القیاسیۃ ذوالحال۔ مِنْ حرف جار ھا مجرور جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا ثابتًا کے ثابتًا اپنے متعلق سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر
مبتدا۔ سَبْعَةُ ممیز عَوَامِلَ تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر۔ ~~خبر اپنے مبتدا~~ مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ۔ اور دو ان میں سے معنوی ہیں۔
واؤ حرف عطف معنویۃ ذوالحال مبتدا۔ من حرف جار ھا مجرور جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا ثابتًا کے ثابتًا اپنے متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر
مبتدا۔ عَدَدَانِ خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
۲۹-۷-۲۰۱۰ = ۱۶-۸-۱۴۳۱ (am) بروز جمعرات ۱۰-۳۲

وَتَتَنَوَّعُ السِّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعًا۔ اور ان میں سے تقسیم ہو جاتے

سماعی تیرہ قسموں پر۔ ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ تَتَنَوَّعُ فعل مضارع صیغہ واحد مونث حاضر/غائب۔ اَلسَّمَاعِيَّةُ اس کا فاعل۔ ذوالحال۔ مِنْ حرف جار۔ ھَا مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابتًا کے۔ ثابتًا اپنے متعلق سے حال۔ حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا تتنوع فعل کا۔ عَلٰی حرف جار۔ ثَلٰثَةَ عَشَرَ ممیز۔ نَوْعًا تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تتنوع فعل کا تتنوع فعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ ۔ اَلنَّوْعُ موصوف۔ اَلْاَوَّلُ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ حُرُوْفٌ موصوف تَجُرُّ فعل اس میں ھِیَ ضمیر اس کا فاعل اِسْمًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فَقَطْ۔ فا جزائیہ۔ قَطْ اسم فعل بمعنی اِنْتَہِ اس میں انت ھو ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہوئی شرط محذوف کی۔ اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ فَقَطْ فَانْتَهِ۔ اصل عبارت یوں بنتی ہے۔ اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ یہ محذوف ہے۔ اِذَا حرف شرط جَرَرْتَ فعل با فاعل۔ اَلْاِسْمَ اس کا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔ جب تو ان سے اسم کو جر دے۔ تو پھر رک جا۔ یہ جو حروف ہیں حرف ایسے اسم کو جر دیتے ہیں۔

۸-۸-۲۰۱۰ — ۲۶-۸-۱۴۳۱ بروز اتوار ۹:۲۱ (am)

وَتُسَمّٰى حُرُوْفًا جَارَّةً اور نام رکھا جاتا ہے ان کا حروف جارہ اور یہ سترہ حرف ہیں۔ (ترکیب) تُسَمّٰى فعل مجہول۔ اس ھِیَ اس کا نائب فاعل ہے۔ حُرُوْفًا موصوف جَارَّةً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ہوا تسمٰی فعل کا۔ تسمٰی اپنے فعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَهِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ حَرْفًا ۔ واؤ حرف عطف۔ ھِیَ مبتداء۔ سَبْعَةَ عَشَرَ
(ترکیب) مُمَیَّز۔ حَرْفًا تمیز۔ مُمَیَّز اپنی تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ منگل ١٤٣١-٨-٢٨ ـــ ٢٠١٠-٨-١٠

اَلْبَاءُ لِلْاِلْصَاقِ وَهُوَ اتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً نَحْوُ بِهٖ دَاءٌ وَاِمَّا مَجَازًا نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ اَيْ اِلْتَصَقَ مُرُوْرِيْ بِمَكَانٍ يَقْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ

با الصاق کے لئے ہے اور وہ ایک شئے کا دوسری شئے کے ساتھ ملا ہوا ہونا ہے۔ یا حقیقی طور پر جیسے اس کے ساتھ بیماری لگی ہوئی ہے۔ اور یا مجازی طور پر الصاق ہوتا ہے۔ جیسے میں زید کے ساتھ گزرا۔ یعنی ملا ہوا ہے میرا گزرنا ایسے جگہ سے کہ زید اس کے قریب سے گزرے گا۔ (ترکیب) اَلْبَاءُ مُبْتَدَا۔ لام حرف جار۔ اَلْاِلْصَاقِ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتٌ کے۔ ثابتٌ اسم فاعل اس میں ھُوَ اس میں فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
وَ حرف عطف ھُوَ ضمیر مرفوع منفصل اِتِّصَالُ مُضَافٌ الشَّيْءِ مُضَافٌ الیہ۔ با حرف جار۔ الشئ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اتصال کے۔ اتصال مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ اِمَّا معطوف۔ حقیقةً معطوف علیہ۔ معطوف معطوف علیہ سے مل کر تمیز۔ ممیز ہے اپنی تمیز سے مل کر خبر۔ مضاف اپنے مضاف الیہ [illegible] اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مثالہ کی محذوف۔ با حرف جار ہٖ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتٌ کے۔ ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اسم فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ داءٌ مبتدا موخر۔ داءٌ مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاِمَّا معطوف۔ مَجَازًا معطوف علیہ معطوف معطوف علیہ سے مل کر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر۔ مَرَرْتُ فعل با فاعل۔ با حرف جار زید مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کے۔ مَرَرْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مُفَسَّرَہ۔ اَیْ حرف تفسیر۔ اِلْتَصَقَ فعل مُرُوْرِ مضاف ی ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا اِلْتَصَقَ فعل کا۔ با حرف جار مکانٍ مجرور موصوف۔ یَقْرُبُ فعل اس میں ھُوَ اس کا فاعل (زید)۔ منہ یقرب کے متعلق

زید اس کا فاعل ہے۔ منہ حرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یقرب فعل کے۔
یقرب فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر موصوف اپنی صفت
سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا التصق فعل کے۔ التصق فعل
اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر۔ مفسِّر اپنی مفسَّر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر نحو مضاف ہوا۔ نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی
مبتدا محذوف کی مثالہ کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر کے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مُفَسَّر۔ اور مُفَسِّر کا معنیٰ کیا ہے؟ جو پہلے آئے گا وہ مُفَسَّر ہوگا۔ تفسیر کیا گیا۔
جو بعد میں تفسیر کرنے والا ہے وہ مُفَسِّر ہوگا۔ تفسیر کرنے والا۔ یہ فاعل ہے۔ اور یہ مفعول
ہوگا۔ مُفَسَّر۔ جس کی تفسیر کی گئی۔ مُفَسِّر۔ جس نے تفسیر کی۔

ترکیب نمبر ۲۔ اَلبَائُ مبتدا۔ لام حرف جار۔ الصاق مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوا ثابت کے۔ ثابت صیغہ اسم فاعل۔ الحکم ثابت اسم فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ و حرف عطف۔ ھو مبتدا۔
الصاق یہ باب افعال کا مصدر ہے اور مضاف ہو رہا ہے۔ الشئ کی طرف۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر ممیز۔ الشئ مضاف الیہ۔ ب حرف جار۔ الشئ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے
مل کر متعلق ہوا الصاق کے۔ اما حرف تفسیر۔ حقیقۃً معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ اما حرف تفسیر۔ مجازًا
معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمیز۔ تمیز اپنی ممیز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب نمبر ۳۔ نحوُ مضاف۔ با حرف جار۔ ہ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
ثابت فعل کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے ھو ضمیر فاعل سے مل کر خبر مقدم۔ داءٌ مبتدا مؤخر۔ خبر مقدم
اپنی مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر خبر ہو مبتداء محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
نحو مضاف۔ مَرَرتُ فعل با فاعل۔ با جار۔ زید مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوا مررتُ فعل کا۔ متعلق اپنے فعل اور فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر تو جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا۔ مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۳-۹-۲۰۱۰ — ۱۴-۱۰-۱۴۳۱ جمعرات

سے با استعانت اس کو کہا جائے گا جس کے مدخول سے مدد چاہی جا رہی ہو۔ جس اسم پر یہ داخل ہوگی۔ اس کی مدد لی گئی ہو گی۔ ۲ جیسے القلم با کا مدخول ہے۔ با اس پر داخل ہے۔ با کے مدخول سے کتابت میں مدد چاہی گئی ہے۔ ۳ جیسے کسی چیز کی علت بن رہا ہو۔

۱۶۸

ای حرف تفسیر التصق فعل سرور مضاف بی مضاف الیہ با حرف جار سکان موصوف یشرب فعل من حرف جار ہ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یشرب فعل کا۔ زئبق فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا یا صفت ہوا جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ صفت اپنے موصوف سے مل کر مجرور ہوا۔ جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ التصق فعل کا۔ التصق فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر جملہ مفسرہ ہوا۔

اتوار ۲۶-۹-۲۰۱۰ = ۱۶-۱۰-۱۴۳۱

وَلِلْاِسْتِعَانَةِ نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ اور با استعانت کے لیے آتی ہے جیسے میں نے قلم کی مدد سے لکھا۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف الباءُ مبتدا محذوف۔ لام حرف جار استعانۃ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہو ثابت فعل کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو مضاف۔ کتبت فعل با فاعل با حرف جار القلم مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کتبت فعل کے۔ کتبت فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْلِيْلِ۔ اور کبھی کبھی یہ علت کے لیے آتی ہے۔ تعلیل کا معنیٰ یہ ہوگا کہ جس کا مدخول کسی چیز کی علت

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ قد برائے تقلیل۔ تکون فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس کا اسم ہے۔ لام حرف جار التعلیل مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃً کے ثابتۃً حال کا صیغہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی تکون فعل ناقص کی۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ۔

نحو مضاف۔ قولہ تعالیٰ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔ جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مثالہ محذوف کا۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کوئی جز نہیں ۔ اب گھوڑا از زمین سمیت خریدا گیا ہے ۔ تو اب گھوڑا اور زمین اکٹھے ہیں ۔
وَلِلْمُصَاحَبَةِ ۔ اور با مصاحبت کے لیے آتی ہے ۔ با مصاحبت اس کو کہتے ہیں کہ جس کا معنی ہیں
واؤ حرف عطف ۔ لام حرف جار مصاحبۃ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتہ
فعل کے ۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوئی الباء مبتدا محذوف کی ۔ مبتدا محذوف
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔
نَحْوُ اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ ۔ جیسے میں نے گھوڑا خریدا اس کی زین سمیت
نحو مضاف ۔ اِشْتَرَیْتُ فعل با فاعل ۔ الفرس اس کا مفعول ہے ۔ با حرف جار ۔ سرج
مضاف ۔ ہ ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا اشتریت فعل کے ۔ اِشْتَرَیْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول متعلق سے مل کر مضاف الیہ
ہوا ۔ ~~مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مبتدا محذوف مثالہ~~ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف
سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف کی ۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔
بروز پیر (am) ٩:٣١ ١٤٣١-١٠-١٤ — ٢٠١٠-٩-٢٧

وَلِلتَّعْدِیَةِ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ۔ وَنَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَیْدٍ
اَیْ اَذْهَبْتُهٗ ۔ اور یہ متعدی کرنے کے لیے آتی ہے ۔ یعنی جب یہ کسی صلہ پر آتی ہے ۔ جیسے
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔ ذھب اللہ بنورھم ۔ اب اگر بنورھم میں با نہ آتی تو اس کا معنی یہ ہوتا
کہ اللہ چلا گیا ان کے نور کے ساتھ ۔ لیکن اس با نے اس جانے کو لے جانے میں بدل دیا اس کو
متعدی بنا دیا ۔ معنی ہو گیا ۔ لے گیا اللہ ان کا نور ۔ اور دوسری مثال کہ میں زید کے ساتھ چلا
گیا ۔ معنی یہ ہے کہ اس کو لے گیا ۔
(ترکیب) واؤ حرف عطف ۔ لام حرف جار التعدیۃ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
ثابتۃ کے ۔ ثابتۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف کی ۔ الباء مبتدا محذوف اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ —— نحو مضاف ۔ قولہ تعالیٰ ذھب اللہ بنورھم سارا
مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مثالہ اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ —— واؤ حرف عطف ۔ ذھب فعل اللہ اسم جلالت ۔
با حرف جار ۔ نور مضاف ۔ ھم مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار اپنے

مجرور سے مل کر متعلق ہوا ذَهَبَ فعل کا ۔ ذَهَبَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا ۔ ــــ واؤ حرف عطف ۔ نحو مضاف ذَهَبْتُ فعل با فاعل با حرف جار
زید مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ذَهَبْتُ فعل کے ۔ ذَهَبْتُ فعل اپنے فاعل
اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ
کی ۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مُفَسَّر ــــ أَيْ حرف تفسیر
أَذْهَبْتُهُ فعل با فاعل ۔ ہٗ ضمیر اس کا مفعول فعل اپنے فاعل اور اپنے مفعول سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہو کر مُفَسِّر ۔ مُفَسَّر اپنے مُفَسِّر سے ملکر جملہ فعلیہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف
کا ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مثالہ مبتدا محذوف اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

وَلِلْمُقَابَلَةِ ۔ نحو اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ ۔ اور یہ باء مقابلہ کے لئے آتی ہے ۔ جیسے
میں نے خریدا غلام کو گھوڑے کے بدلے میں ۔ یعنی غلام اور گھوڑا ایک دوسرے کے مقابلے میں آ رہے ہیں
ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ لام حرف جار ۔ المقابلۃ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا
مبتدا محذوف الباء کا ۔ ثابتۃ کے ۔ ثابتۃ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی
مبتدا محذوف الباء کی ۔ الباء مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔
نحو مضاف اشْتَرَيْتُ فعل با فاعل الْعَبْدَ اس کا مفعول بہ با حرف جار ۔ الْفَرَسِ ۔ مجرور ۔ جار
اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اشْتَرَيْتُ فعل کے ۔ اشْتَرَيْتُ اپنے فعل اور اپنے فاعل مفعول اور متعلق
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا ۔ نحو مضاف کا ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مثالہ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

وَلِلْقَسَمِ نحو بِاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا ۔ اور قسم کے لئے آتی ہے با ۔ جیسے ۔ مجھے اللہ کی قسم
میں ضرور ایسا کروں گا ۔
ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ لام حرف جار اَلْقَسَمِ ۔ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
ثابتۃ ۔ ثابتۃ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف الباء کی ۔ الباء مبتدا محذوف
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔
نحو مضاف با حرف جار ۔ اللہ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل کے ۔ اُقْسِمُ

فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ لام حرف جارہ
اُقْفِلَنَّ صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ کَ حرف جار۔ ذا مجرور۔ جار اپنے
مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْفِلَنَّ فعل کے۔ اُقْفِلَنَّ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ ہوا۔

(am) ١٨-١٠ منگل ١٤٣١-١٠-١٨ — ٢٨-٩-٢٠١٠

وَلِلْاِسْتِعْطَافِ نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَيْدٍ۔ اور با جو ہے یہ استعطاف کے لیے ہے۔ جس کا مدخول کے
لیے رحم عطف مہربانی کی درخواست کی جائے۔ جیسے زید پر رحم کیجیے۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار۔ استعطاف مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃٌ کے
ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی الباء مبتدا محذوف کی۔ الباء مبتدا اپنی خبر سے مل
کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ——— نحو مضاف۔ ارحم فعل۔ با حرف جار۔ زید مجرور۔ جار اپنے
مجرور سے مل کر متعلق ہوا ارحم فعل امر کے۔ ارحم فعل امر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا مبتدا محذوف مثالہ کا۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ
خبریہ انشائیہ ہوا۔

وَلِلظَّرْفِيَّةِ نَحْوُ زَيْدٌ بِالْبَلَدِ۔ اور با ظرفیت کے لیے بھی آتی ہے۔ اس کا مدخول کسی شئے کے لیے ظرف
بن رہا ہو۔ جیسے زید شہر میں ہے۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار۔ الظرفیۃ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ
اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی الباء مبتدا محذوف کی۔ الباء مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا ——— ① نحو مضاف۔ زید بالبلد مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

① زَيْدٌ مبتدا۔ با حرف جار۔ البلد مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائنٌ کے۔ کائنٌ صیغہ اسم
فاعل اس میں ھو ضمیر فاعل۔ کائن اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔ اور زائدہ بھی ہوتی ہے۔ جیسے اللہ
تعالیٰ کا یہ فرمان کہ نہ ڈالو اپنے ہاتھوں کو اپنے آپ کو ہلاکت میں۔ یہاں ایدیکم میں جو با ہے۔ یہ
زائدہ ہے۔ اگر اس کو حذف بھی کر دیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ترکیب ۔ وَاؤ حرف عطف ۔ لام حرف جار الزیادۃ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا الثابۃ مبتدا محذوف کی۔ ثابتۃ اسم فاعل اس میں ضمیر اس کا فاعل ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی الباء مبتدا محذوف کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ______ نحو مضاف۔ قولہ تعالیٰ آخر تک مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل مثالہ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہاں تک باء کے دس معنے آگئے ہیں ایک باب میں ۱۔ الصاق ۔ ۲۔ استعانت ۳۔ تعلیل ۔ ۴۔ مصاحبت ۵۔ تعدیہ ۔ ۶۔ مقابلہ ۔ ۷۔ قسم ۔ ۸۔ استعطاف ۔ ۹۔ ظرفیہ ۔ ۱۰۔ زیادت ۔ اب جہاں اس قسم کی با ہوگی۔ اسی لحاظ سے اس کا مطلب ہوگا۔

۲۹-۹-۲۰۱۰ — ۱۹-۱۰-۱۴۳۱ ۹:۴۹ (am) بدھ

وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ ۔ اور لام اختصاص کے لئے آتا ہے۔ یعنی جس کا مدخول کے لئے کوئی چیز مختص کی گئی ہو۔ اَلْجُلُّ زین ۔ یہ گھوڑے کے لئے خاص ہے

ترکیب ۔ واؤ حرف عطف اللام مبتدا ۔ لام حرف جار ۔ الاختصاص ۔ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے ۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا لام کی خبر ہوئی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ______ نحو مضاف ۔ الجل للفرس مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ کی ۔ مثالہ محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ______ اَلْجُلُّ مبتدا ۔ لام حرف جار ۔ الفرس مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ ... مثالہ کا ۔ مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ رَدِفَ لَكُمْ اَىْ رَدِفَكُم ۔ اور زائدہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے۔ تمہارے پیچھے آلگا ہو۔

ترکیب ۔ واؤ حرف عاطفہ ۔ لام حرف جار الزیادۃ ۔ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی ۔ اللام مبتدا محذوف کی ۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ______ نحو مضاف ۔ رَدِفَ فعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل ۔ لام حرف جار ۔ کُم مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا رَدِفَ فعل کے ۔ رَدِفَ فعل اپنے فاعل

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسَّر۔ ای حرف تفسیر، رَأیتُ فعل، تُم اس کا مفعول۔ فعل اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مُفسِّر۔ مفسَّر اپنے مُفسِّر سے مل کر جملہ فعلیہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ مضاف نحو کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَلِلتَّعْلِيلِ نَحْوُ جِئْتُكَ لِإِكْرَامِكَ ۔ اور علت کے لئے آتا ہے۔ جس کا مدخول کسی چیز کے لئے علت ہوا کرتا ہے۔ میں آتا تیری عزت کرنے کے لئے۔ لام داخل ہے۔ اکرام مدخول ہے۔

ترکیب ۔ واؤ حرف عاطفہ۔ لام حرف جار۔ التعلیل مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ ثابتۃٌ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل اور اپنے فاعل سے مل کر ~~شبہ جملہ~~ (مشکل سے مل کر شبہ جملہ) ہوا۔ الام مبتدا محذوف کی۔ الام مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ———— نحو مضاف جِئْتُ فعل با فاعل۔ کَ مفعول۔ لام حرف جار۔ اکرامُ ۔ مضاف۔ کَ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ جِئْتُ کے۔ جِئْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا۔ مبتدا۔ مثالہ کے۔ مثالہ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ ۔ اور قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے اللہ کی قسم موت دیر نہیں کی جائے گی

ترکیب ۔ واؤ حرف عاطفہ۔ لام حرف جار۔ القسم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ ثابتۃ کے۔ ثابتۃٌ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے خبر ہوئی مبتدا محذوف واللام کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ———— نحو مضاف۔ لام جار اللہ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقسِمُ فعل کے۔ اُقسِمُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر فعل فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم ۔ لا یؤخر فعل الاجلُ اسکا نائب فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنی جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ ۔ اور عاقبت کے لئے بھی آتا ہے۔ کوئی چیز کا کسی چیز کے پیچھے لگنا۔ جیسے لازم ہو گیا شر بدبختی کا وجہ سے۔

ترکیب ۔ اور واؤ۔ حرف عاطفہ۔ لام حرف جار۔ المعاقبۃ۔ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا

کے جیسے۔ اس نے شر کو بدبختی کے لئے لازم کر دیا۔

ثابتۃٌ کے۔ ثابتۃ مثلِ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف الامر کی مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ——— نحو مضاف۔ لُزِمَ فعل۔ الشر فاعل۔ لام حرف جار۔ الشقاوہ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل لزم کے۔ لزم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۲ : ۱۰ بروز جمعرات ۱۴۳۱ (ہجری) — ۱۰ — ۲۰ — ۲۰۱۰ — ۹ — ۳۰

(مِنْ)

وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ۔ اور یہ من ابتداء غایت کے لئے آتا ہے۔ یعنی کسی چیز کی جہاں سے ابتداء ہو رہی ہو۔ پہلے نقطۂ آغاز سے۔ اس چیز کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے کہ یہ کام یہاں سے شروع ہوا ہے۔ جیسے میں نے سیر کی بصرہ سے کوفہ کی طرف۔ تو سیر کی ابتدا من سے ہو رہی ہے۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ ھِیَ مبتدا۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار۔ ابتداء مضاف۔ الغایۃُ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو مضاف۔ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ مضاف الیہ۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

سِرْتُ فعل با فاعل۔ مِنْ حرف جار۔ البصرۃ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل سِرْتُ کا۔ إِلَى حرف جار۔ الکوفہ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا سِرْتُ فعل کا۔ سِرْتُ فعل اپنے فاعل۔ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَلِلتَّبْعِيضِ نَحْوُ أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَيْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ۔ محو

اور یہ تبعیض کے لئے آتا ہے۔ جیسے میں نے کچھ دراھم لے لئے۔ یعنی اس میں سے جو پیرا مدخول ہے سارے کو استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ بعض کو استعمال کیا گیا ہے۔ یہ بعضیت۔ جزئیت

یعنی میں نے کچھ دراہم لیے۔

ترکیب۔ واؤ عاطفہ۔ لام حرف جار۔ التبعیض مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا محذوف ہِیَ کی۔ مبتدا محذوف ہی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ____ نحو مضاف اَخَذْتُ مِنَ الدراھم۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اَخَذْتُ فعل بافاعل۔ مِنْ حرف جار۔ الدراہم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفسَّر۔ اَیْ حرف تفسیر۔ بَعْضَ مضاف۔ الدراھم۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسِّر۔ مفسَّر اپنے مفسِّر سے مل کر مجرور ہوا جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل اخذت کے۔ اَخَذْتُ فعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَ لِلتَّبْیِیْنِ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ اَیْ الرِّجْسَ الَّذِیْ ھُوَ الْاَوْثَانُ ۔ اور یہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ وضاحت کے لئے آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم۔ کہ تم بتوں کی پلیدگی سے بچو۔ اور وہ پلیدگی کیا ہے بت ہیں۔ تو اس میں مِن یہ بیان کر رہا ہے۔ بت سے مراد کیا ہیں بت ہیں۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار۔ التبیین مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف ھِیَ کی۔ مبتدا محذوف ہی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ____ نحو مضاف قولہ تعالیٰ الیٰ آخر ___ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فاجتنبوا فعل۔

۱ -

وَلِلزِّيَادَةِ نحو قوله تعالىٰ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ ۔ اور یہ زائدہ بھی آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ یہاں مِن زائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو سارے گناہ معاف کرتا ہے۔ یہ بیان کرنے کے لئے یہاں کچھ گناہوں کے

ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ لام حرف جار ۔ الزیادۃ ۔ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے ۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مِنْ کی ۔ مبتدا محذوف مِنْ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ــــــــ نحو ۔ مضاف ۔ قوله تعالىٰ مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ــــــــ

وَإِلَىٰ لِانْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الْمَكَانِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ ۔ یہ بھی کسی بھی جگہ سے کسی بھی کام کی جہاں سے انتہا جا کر ہوتی ہے۔ کہ یہ کام یہاں آ کر ختم ہو گیا۔ یہ اس مکان کو اس حیثیت کو بیان کرتا ہے۔ جیسے میں نے سیر کی بصرہ سے کوفہ تک۔ جس طرح مِن ابتدا بتاتا ہے۔ اسی طرح إلى انتہا بتاتا ہے۔

ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ إلى مبتدا ۔ لام حرف جار ۔ انتھاء مضاف ۔ الغایۃ مضاف الیہ ۔ فی جار ۔ مکان مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق انتہاء کے ۔ انتہاء اپنے مضاف الیہ اور اپنے متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے ۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا إلى کی ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ نحو مضاف ۔ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوئی ۔ سِرْتُ ۔ فعل با فاعل ۔ مِن جار ۔ البصرۃ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا سِرْتُ فعل کا ۔ إلى حرف جار ۔ الکوفۃ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا سِرْتُ فعل کا ۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کا ۔ مثالہ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

وَلِلْمُصَاحَبَةِ نحو قوله تعالیٰ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ ۚ اي مع اموالكم

اور یہ مصاحبت کے لئے بھی آتا ہے۔ مع کے معنی میں۔ یعنی کسی چیز کی معیت کو بیان کرنے کے لئے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ نہ کھاؤ ان یتیموں کے مال۔ اپنے مالوں کے ساتھ۔ یہاں الیٰ بمعنی مع کے ہے۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار۔ المصاحبۃ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف الیٰ کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ______ نحو مضاف۔ قولہ تعالیٰ تعالیٰ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر متعلق ہوا۔ مبتدا محذوف مثالہ کا۔ مبتدا مثالہ اپنی فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واؤ حرف عطف۔ لا تأکلو۔ لام برائے نہی جازم۔ تأکلو۔ فعل مضارع۔ مفعول اموال مضاف۔ مجرور۔ الیٰ اموالکم۔ الیٰ حرف جار اموالکم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے اور متعلق مضارع کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر اور متعلق سے مل کر مفسر ہوا۔ ای حرف تفسیر مع مضاف۔ اموالکم۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے متعلق ہوا فعل کے۔ اور فعل مضارع اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ______ (مکمل) — ۱۰-۲۰۱۰-۵

(۱)وَقَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْ مَا قَبْلَهَا اِنْ كَانَ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا.

اور کبھی اس کا جو مابعد ہے۔ وہ داخل ہوتا ہے اس کے ماقبل میں۔ اگر اس کا ماقبل اور مابعد ایک جنس سے ہوں (۲) نحو قوله تعالیٰ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان تم دھوؤ اپنے منہوں اور اور اپنی ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ یعنی مراد کیا ہے کہنیوں کے سمیت کیونکہ کہنیوں اور ہاتھ ایک ہی چیز ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ہاتھوں اور کہنیاں کوئی الگ جنس ہیں۔

(۳)وَقَدْ لَا يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِيْ مَا قَبْلَهَا۔ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا۔ اور کبھی کبھی اس کا مابعد اس کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا۔ اگر اس کا

ما قبل اور ما بعد ایک جنس سے نہ ہوں؟ نحو قولہ تعالیٰ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ پھر تم پورا کرو روزوں کو رات تک۔ تو اب رات اور دن الگ الگ ہیں۔ اگر اس کو داخل رہیں تو مطلب یہ بنتا ہے کہ دن کو بھی روزہ کرو اور رات بھی۔ اب کیا مطلب دن تک تو روزہ رہے گا۔ رات کو نہیں۔

ترکیب: وَاؤ حرف عطف۔ قَدْ حرف تحقیق۔ فعل مضارع پر برائے تقلیل۔ یَکُوْنُ فعل ناقص اس میں هُوَ ضمیر اس کا فاعل اسم۔ مَا موصولہ بعد مضاف۔ هَا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ ثَبَتَ کا۔ ثَبَتَ فعل اس میں هُوَ ضمیر اس کا فاعل فعل اور فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا۔ یکون کا۔ دَاخِلًا اس کی خبر۔ داخلًا اسم فاعل۔ فی حرف جار۔ مَا موصولہ قبل مضاف۔ هَا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ مفعول فیہ ہوا۔ ثَبَتَ فعل کا۔ ثبت اپنے فعل اور اپنے فاعل هو اور اسم مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا داخلًا کا۔ داخلًا اپنے فاعل متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبریہ ہوئی فعل ناقص۔ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزائے مقدم۔

اِنْ حرف شرط۔ کَانَ فعل۔ مَا موصولہ۔ بعد مضاف۔ هَا مضاف الیہ۔ مِنْ حرف جار جنس مجرور مَا موصولہ قبل مضاف۔ هَا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل کا۔ اس میں هو ضمیر اس کا فاعل۔ ثبت فعل اور فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف جنس کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائنًا کا۔ کائنًا متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط موخر۔ شرط اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

جمعرات۔ ۱۴۳۱-۱۰-۲۷ — ۲۰۱۰-۱۰-۷

ترکیب۲۔ نحو مضاف۔ قولہ تعالیٰ الی آخر — مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ اسم فاعل۔ اس میں ھُوَ ضمیر فاعل۔ مثالہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ——— قولہٗ مضاف۔ ہ ضمیر مضاف الیہ۔ ذوالحال۔ آمَنُوْا فعل۔ اس میں ھُوَ ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ فا فصیحہ۔ اِغْسِلُوْا۔ فعل امر۔ فعل با فاعل۔ وُجُوْہَ مضاف۔ کُمْ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ اَیْدِیَ مضاف۔ کُمْ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ اِغْسِلُوْا فعل کا۔ اِلٰی حرف جار۔ المَرَافِق۔ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فاغسلوا کے۔ فاغسلوا فعل اپنے فاعل۔ مفعول بہ۔ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزائیہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول مصدر اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۳ - واؤ حرف عطف قد برائے تحقیق فعل مضارع پر برائے تقلیل ہے تَکُوْنُ فعل مضارع منفی۔ مَا موصولہ۔ تَعْبُرُ مضاف۔ ھَا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثَابِتُ فعل کا۔ ثَابِتُ اپنے فعل اور اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہو ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا۔ دَاخِلًا اسم فاعل۔ فی حرف جار۔ مَا موصولہ۔ مِثْلُ مضاف ھَا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ یہ جملہ مل کر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اسم فاعل داخلًا کے۔ داخلًا اپنے ~~متعلق سے مل کر~~ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا اسے مقدم۔

اِنْ حرف شرط۔ لم یکن فعل ناقص۔ مَا موصولہ۔ تَعْبُرُ مضاف۔ ھَا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ~~مفعول~~ ضرب ہوا۔ تَثْبُتْ فعل کا۔ ثابت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہو ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا۔

مِنْ حرف جار۔ جنس مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مَا موصولہ۔ تَثْبُتُ۔ مضاف ھا مضاف الیہ۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ سب مفعول فیہ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ
ہوا۔ ما موصول کا۔ ما موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا جنس مضاف کا۔ مضاف الیہ اپنے
مضاف سے مل کر۔ متعلق ہوا [illegible]۔ جر ید ہوا جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
فعل ناقص کا۔ فعل ناقص اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی اپنے اسم
کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا شرط ہو کر شرط ہو خبر اپنے
جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ترکیب ۴: نحو مضاف۔ قول مضاف۔ ہ ضمیر ذوالحال۔ تعالٰی فعل اس میں ھو ضمیر اس
کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ ثُمَّ حرف عطف
اِسْتَوٰی فعل با فاعل۔ السماء مفعول بہ۔ الی حرف جار۔ الفیل مجرور۔ جار اپنے مجرور سے
مل کر متعلق ہوا فعل اِسْتَوٰی کے۔ اِسْتَوٰی فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
کر معطوف ہوا قول کا۔ قول اپنے مضاف الیہ اور معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف
کا۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی مثالہ کی۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اتوار ۸ : ۹ ۱۴۳۱-۱۱-۱ ۲۰۱۰-۱۰-۱۰

وَحَتّٰی لِانْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ وَفِي الْمَكَانِ۔ اور حتی کسی چیز کی انتہا
بیان کرنے کے لیے ہے۔ زمانے کی۔ اور مکان کی۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ حتی مبتدا۔ لام حرف جار۔ انتہاء مضاف۔ بدل۔ فی
مضاف الیہ۔ حرف جار۔ الزمان مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا انتہاء کے۔ انتہاء
مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ
سے۔ ثابتۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی حتی کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر
معطوف علیہ ہوا۔ واؤ حرف عطف۔ فی حرف جار المکان مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
علیہ۔ معطوف ہوا اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور
اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی حتی کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ۔ میں سویا گزشتہ رات صبح تک۔

ترکیب ۔ نحوُ مضاف ۔ نِمْتُ فعل با فاعل ۔ البارحۃ مفعول فیہ ۔ حتی حرف جار ۔ الصباح مجرور
جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا نمت فعل کے ۔ نمتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
ہو مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ ~~نحو~~ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

نحوُ سِرْتُ البَلَدَ حتی السُّوقِ ۔ جیسے میں نے سیر کی شہر کی بازار تک ۔
نحو مضاف ۔ سِرْتُ فعل با فاعل ۔ البلد مفعول فیہ ۔ ~~حرف~~ حتی حرف جار ۔ السوق مجرور
جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ہو سرت فعل کا ۔ سرتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

وَلِلْمُصَاحَبَۃِ ۔ نحو قَرَأْتُ وِرْدِی حتی الدعاءِ ای مع الدعاء ۔ اور مصاحبت
کے لئے ہے ۔ جیسے میں نے اپنا ورد دعا تک پڑھا یعنی دعا سمیت پڑھا ۔
واؤ حرف عطف ۔ لام حرف جار ۔ المصاحبۃ ۔ مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے
ثابتۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف حتی کی ۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ____ نحو مضاف ۔ قرأتُ فعل با فاعل ۔ وردی مفعول
بہ ورد مضاف ۔ ی ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا قرأت
فعل کا ۔ حتی حرف جار ۔ الدعاء مفسر ای حرف تفسیر ۔ مع مضاف ۔ الدعاء مضاف
الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسر ۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر مجرور ہوا
جار کا ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا قرأت فعل کے ۔ قرأت فعل اپنے فاعل مفعول بہ
اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے ۔ ثابتۃ اسم فاعل ~~اپنے فاعل~~ ۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہوا ۔

13-11-2010 — 4-11-1431 بدھ

وما بعدھا قد یکون داخلاً فی حکم ما قبلھا ۔ اور کبھی اس کا مابعد اس کے ما
قبل کے حکم میں ہوتا ہے ۔ نحو اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حتی رَأْسِھَا ۔ جیسے میں نے
کھایا مچھلی کو اس کے سر سمیت ۔

ترکیب ۱: واؤ حرف عطف۔ ما موصولہ۔ لَقِیْتُ مضاف۔ ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت فعل کا۔ ثبت فعل اور فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا۔ قد برائے تقلیل۔ یکون فعل مضارع۔ اس میں ھُوَ ضمیر اس کا اسم۔ داخلا اسم فاعل۔ فی حرف جار بحکم مضاف ما اسم موصول۔ قبل مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل کا۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ کا ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا داخلا کے۔ داخلا اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل یکون فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا محذوف کی مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ہے

ترکیب ۲: نحو مضاف۔ اَکَلْتُ فعل با فاعل۔ السَّمَکَةَ مفعول بہ حتی حرف جار رأس مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اَکَلْتُ فعل کا۔ اَکَلْتُ فعل اپنے فاعل۔ مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَدْ لَا یَکُوْنُ دَاخِلًا فِیْهِ نَحْوُ الْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ۔ اور کبھی اس میں داخل نہیں ہوتا۔ جیسے مثال مذکور۔

ترکیب: واؤ حرف عطف۔ قد برائے تقلیل۔ لا یکون فعل ناقص۔ اس میں ھو ضمیر اس کا اسم۔ داخل اسم فاعل۔ فی جار ہ ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا داخلا کے۔ داخلا شبہ فعل اپنے فاعل اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۲: نحو مضاف۔ المثال۔ موصوف۔ المذکور صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

—•—

ے ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ
واؤ حرف عطف۔ علیٰ حرف جار۔ ہ ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ
اسمیہ ہو کر خبر مقدم۔ دَینٌ مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِالاسْمِ الظَّاهِرِ بِخِلافِ إِلَى فَلا يُقالُ حَتّاهُ وَيُقالُ إِلَيْهِ۔

اور یہ خاص کیا گیا ہے اسم ظاہر کے ساتھ الیٰ کے خلاف تو نہ کہا جائے حتاہ۔ اور کہا جائے الیہ۔
ترکیب ۱۔ واؤ حرف عطف۔ ہِیَ مبتدا۔ مختصۃ اسم فاعل۔ با حرف جار۔ الاسم مجرور کا موصوف۔ الظاہر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مختصۃ کے۔ با حرف جار۔ خلاف مجرور مضاف۔ الیٰ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مختصۃ کے۔ مختصۃ اپنے نائب فاعل اور ان دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا ہِیَ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب نمبر ۲۔ فا حرف عطف۔ لا یقال فعل مضارع مجہول۔ حتاہ یہ بحیثیت لفظ مراد ہے۔ یہ اس کا نائب فاعل۔ یقال فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ واؤ حرف عطف۔ یقال فعل مضارع مجہول۔ الیہ یہ بلفظہ مراد ہے۔ یہ اس کا نائب فاعل ہو کر۔ یقال فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

جمعرات ۸:۵۳ am — ۵-۱۱-۱۴۳۱ — ۱۴-۱۰-۲۰۱۰

وَعَلَى لِلاسْتِعْلاءِ نَحْوُ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ۔ اور علیٰ استعلاء کے لئے آتا ہے۔ جیسے زید چھت پر ہے۔ اور اس پر قرض ہے۔
ترکیب۔ واؤ حرف استینافیہ۔ علیٰ مبتدا۔ لام حرف جار۔ الاستعلاء مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل واحد مؤنث حاضر۔ اس میں ھِیَ ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی علیٰ مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ نحوُ مضاف۔ زیدٌ مبتدا۔ علیٰ حرف جار۔ السطح مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے، خبر ہوئی۔ مبتدا زید کی۔ مبتدا زید اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ اسم فاعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
واؤ حرف عطف۔ علیٰ حرف جار۔ ہ ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ جس سے مل کر خبر مقدم۔ دینٌ مبتدا مؤخر۔ خبر مقدم اپنی مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ہے ثابتۃ۔ اور دونوں متعلقوں سے مل کے جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف مثالہ۔ اپنی خبر
سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (۳۰ : ۳۰)

وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنَى الْبَاءِ نَحْوُ مَرَرْتُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى مَرَرْتُ بِهِ اور کبھی علیٰ
باء کے معنی میں ہوتا ہے جیسے میں گزرا اس پر۔ یعنی میں اس سے گزرا۔

ترکیب - واؤ حرف عطف۔ قد برائے تقلیل۔ تکون فعل ناقص۔ صیغہ واحد مونث غائب
اس میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ با حرف جار۔ معنیٰ مضاف۔ الباء مضاف الیہ۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے
ثابتۃ اسم فاعل اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر
ہو کر فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
نحو مضاف۔ مررت فعل با فاعل علیٰ حرف جار۔ ہ ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے
مل کر متعلق ہوا مررت فعل کا۔ مررت صیغہ واحد متکلم۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔
مررت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ذوالحال۔ با حرف جار۔ معنیٰ مضاف۔
مررت فعل صیغہ واحد متکلم اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ با حرف جار۔ ہ ضمیر اس کا مجرور
جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مررت فعل کا۔ مررت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر
مضاف الیہ ہوا۔ مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے
مجرور سے مل کر متعلق شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف
الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا (خبر ہوئی) مثالہ کا۔
مثالہ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنَى فِيْ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اَيْ فِيْ سَفَرٍ۔ اور کبھی
علیٰ فی کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اگر تم سفر پر ہو۔ یعنی اگر تم
سفر میں ہو۔

ترکیب: واؤ حرف عطف۔ قد فعل مضارع پر برائے تقلیل۔ تکون فعل ناقص صیغہ واحد مونث غائب
اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ با حرف جار۔ معنیٰ مضاف۔ فی مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اسم فاعل
اپنے فاعل ھی ضمیر سے مل کر تکون کا اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل شبہ جملہ
اسمیہ ہو کر فعل ناقص کی خبر۔ تکون فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۲ ۔ نحو مضاف ۔ قول مضاف ۔ یہاں خبر بمضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال تعالیٰ فعل ۔ اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل ۔ جملہ اپنے فاعل سے مل کر حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا ۔ نحو مضاف کا ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مشار الیہ ہوا ۔ مثالہ کا مثال ۔ مبتدا مثالہ اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

ترکیب۳ ۔ اِنْ حرف شرط ۔ کن فعل ناقص ۔ اس ضمیر تم اس کا اسم علی حرف جار سفر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مفسر ای حرف تفسیر فی حرف جار سفر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مفسر مفسر اپنے مفسر سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی ۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا ۔ قول مصدر اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مبتدا محذوف مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

وَعَنْ لِلْبُعْدِ وَالْمُجَاوَزَةِ نَحْوُ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ ۔ اور عن کسی چیز کی دوری اور آگے گزر جانے کی تعبیر کے لیے آتا ہے ۔ جیسے میں نے تیر پھینکا کمان سے ۔

ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ عَنْ مبتداء ۔ البعد معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف ۔ المجاورۃ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتٌ کے ۔ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا عن کی ۔ مبتدا عن اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

نحو مضاف ۔ رمیتُ فعل با فاعل ۔ السَّهْمَ مفعول بہ عَنْ حرف جار القوس مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا رمیت فعل کا ۔ رمیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مبتدا المحذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

وَفِيْ لِلظَّرْفِيَّةِ نَحْوُ الْمَالُ فِي الْكِيْسِ وَنَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ ۔ اور فی ظرفیت کے لیے آتا ہے ۔ اور ظرف کا معنی ہوتا ہے ۔ کسی چیز کا محل وقوع ہونا ۔ محل وقوع یا زمانہ میں ہو سکتا ہے ۔ اور وقت میں اگر جگہ ہے تو ظرف مکان ہے ۔ اگر وقت ہے تو ظرف زمان ہے ۔ جیسے مال تھیلی میں ہے ۔ اور میں نے کتاب میں نظر کی ۔

ترکیب - واؤ حرف استئنافیہ. فی مبتدا. لام حرف جار. الظرفیۃ مجرور. جار اپنے مجرور سے
مل کر متعلق ہوا ثابت کے. ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا
کی. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ______ نحو سنان الکمال مبتدا
فی حرف جار. الکلیشن. مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے. ثابت اپنے
فاعل اور متعلق سے مل کر ~~مضاف الیہ ہوا نحو مضاف~~ ~~مضاف~~ خبر ہوئی مبتدا کی. مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا. نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
~~جملہ خبریہ~~ ہوا مبتدا محذوف مثالہ کے. مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
واؤ حرف عطف. نظرت فعل با فاعل. فی حرف جار. الکتاب. مجرور. جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا نظرت فعل کے. نظرت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

وَلِلْاِسْتِعْلَاءِ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ـ

اور فی یہ بلندی کے لیے آتا ہے. جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا. کہ میں ضرور ضرور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا
یہاں فی بمعنی علیٰ کے ہے

ترکیب - واؤ حرف. لام حرف جار. الاستعلاء. مجرور. جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت
کے. ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف فی کی. مبتدا محذوف
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا. ______ نحو مضاف. قول مصدر. مضاف
ہ ضمیر مضاف الیہ. مضاف ~~الیہ~~ اپنے مضاف سے مل کر ذوالحال. تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے
مل کر حال. ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا. قول مصدر مضاف کا.
وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ. یہ سارا. مقولہ ہوا. قول مصدر کا. قول مصدر اپنے مضاف
اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا. مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا
مبتدا محذوف مثالہ کی. مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.

۱۹-۱۰-۲۰۱۰ — ۱۵-۱۱-۱۴۳۱ منگل



۱؎ یعنی ایک شئے کو دوسرا قرار دینا۔

وَالْکَافُ لِلتَّشْبِیْهِ نَحْوُ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ وَقَدْ تَکُوْنُ زَائِدَةً نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی
لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۔ اور کاف تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے زید شیر کی طرح ہے۔
اور کبھی کبھار کاف زائدہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان اس جیسی کوئی شئے نہیں۔
(ترکیب) واؤ استئنافیہ۔ الکاف مبتدا۔ لام جار۔ التشبیہ مجرور جار اپنے مجرور سے
مل کر متعلق ہوا ثابتًا کے۔ ثابتًا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا الکاف کی خبر۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۲ نحو مضاف۔ زید مبتدا۔ کاف حرف جار اسمیہ
مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُشَبَّہٌ کے۔ مشبہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر
خبر ہوئی مبتدا زیدٌ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف
الیہ اور خبر سے مل کر متعلق ہوا مثالہ کے۔ مثالہ اسم فاعل اور فاعل متعلق اور خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۳ واؤ حرف عطف۔ قد برائے تقلیل۔ تکون فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس
کا اسم۔ زائدہ یہ اس کی خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب۴ نحو مضاف۔ قول مصدر ~~مضاف~~۔ ہٖ ضمیر مضاف الیہ ذوالحال۔ تعالیٰ۔ فعل۔ اس میں ھو ضمیر اس
کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ لیس کمثلہ شیء
سارا مقولہ۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر
خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب۔ لیس فعل ناقص۔ کاف حرف جار۔ مثل مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے
مل کر ~~مجرور ہوا جار کا~~۔ خبر مقدم۔ شیء اسم موخر۔ لیس ~~اپنے~~ اسم۔ خبر مقدم اور اسم موخر
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بروز ۔ ۱۴۳۱ھ ۔ ۹ ۔ ۱۱ ۔ ۲۰۱۰ ۔ ۱ ۔ ۲۰

وَمُذْ وَمُنْذُ لِابْتِدَاءِ الْغَایَةِ فِی الزَّمَانِ الْمَاضِیْ نَحْوُ مَا رَأَیْتُهٗ
مُذْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَیْ ابْتِدَاءُ عَدَمِ رُؤْیَتِیْ
اِیَّاهُ کَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَی الْاٰنَ وَقَدْ تَکُوْنَانِ بِمَعْنٰی جَمِیْعِ الْمُدَّةِ
نَحْوُ مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمَیْنِ اَوْ مُنْذُ یَوْمَیْنِ اَیْ جَمِیْعُ مُدَّةِ انْقِطَاعِ
رُؤْیَتِیْ اِیَّاهُ یَوْمَانِ ۔ مذ اور منذ ۔ یہ ابتداء غایہ ماضی کے لئے آتے ہیں۔ یعنی

زمانہ ماضی میں کسی کام یا کسی چیز کی ابتداء ہو رہی ہو۔ وہاں اس کی ابتدا کو یہ بیان کرتا ہے۔ منذ
میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔ یا جمعے کے دن سے۔ یعنی میرے نہ دیکھنے کی ابتداء
جمعہ کے دن سے لے کر اب تک ہے۔ اور کبھی کبھی یہ ساری مدت کے معنی میں آتے ہیں۔ جیسے
میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا۔ یا دو دن سے۔ یعنی میرے نہ دیکھنے کی ساری مدت
دو دن کی ہے۔ ترکیب ۱: واؤ حرف عطف۔ منذ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ منذ معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار۔ ابتداء مضاف۔ الغایۃ
مضاف الیہ۔ فی حرف جار۔ الزمان موصوف۔ الماضی صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر
مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ابتداء کا۔ ابتداء مضاف اپنے
مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتان کے
ثابتان صیغہ اسم فاعل۔ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا مذکور منذ کی۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۲: نحو مضاف۔ ما رأیتہ۔ فعل ماضی منفی۔ ہٗ
ضمیر اس کا مفعول فیہ۔ منذ حرف جار۔ یومُ مضاف۔ الجمعۃ مضاف الیہ۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے
مل کر معطوف علیہ۔ أو حرف عطف۔ منذ حرف جار۔ یوم مضاف۔ الجمعۃ مضاف الیہ۔ مضاف الیہ
اپنے مضاف سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا رأیت فعل کے
رأیت فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف
کا۔ مضاف الیہ سے مضاف۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

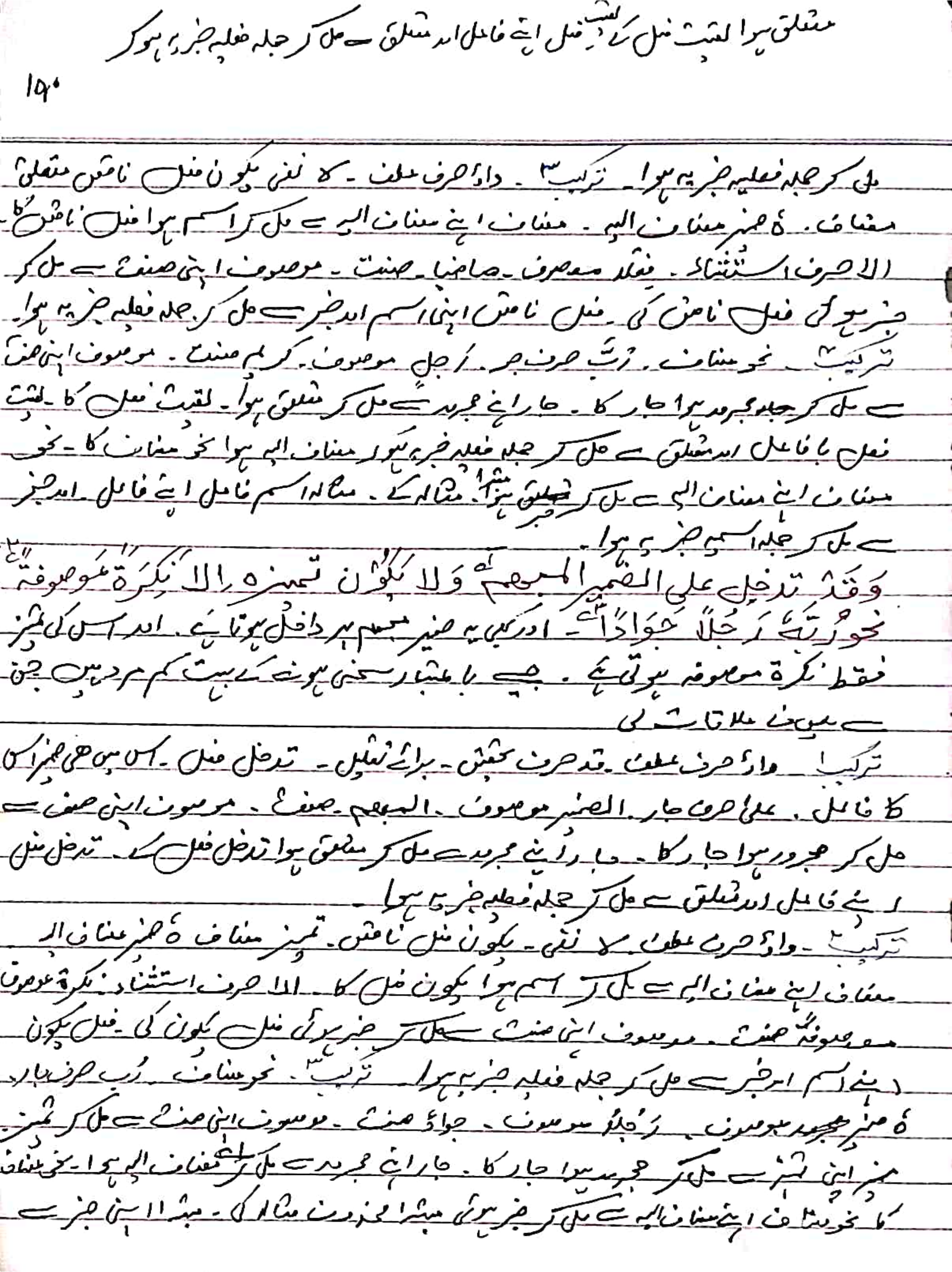
کی حرف تفسیر۔ ابتداءُ مضاف۔ عدم مضاف الیہ۔ عدم مضاف۔ رؤیتی مضاف الیہ۔
عدم مضاف۔ ایاہٗ یہ مفعول فیہ ہے رؤیتی کا۔ رؤیتی مصدر اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے
مل کر مضاف الیہ ہوا عدم مضاف کا۔ عدم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ابتداء
مضاف کا۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر مبتدا۔ کان فعل ناقص اس میں ھو ضمیر
اس کا اسم۔ یوم مضاف۔ الجمعۃ مضاف الیہ۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی کان کی
الیٰ حرف جار۔ الآن مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کان کے۔ کان فعل اپنے اسم خبر
اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[illegible] ۵ [illegible]

ترکیب۳: واؤ حرف عطف۔ قد حرف تحقیق برائے تقلیل۔ تکونان فعل ناقص۔ اس میں ھما ضمیر اس کا اسم۔
با حرف جار۔ معنیٰ مضاف۔ جمیع مضاف الیہ ہو کر مضاف۔ المسرة [illegible] مضاف۔ مضاف اپنے تمام مضاف الیہ
سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتتان کے۔ ثابتتان فعل اپنے فاعل اور
متعلق سے مل کر خبر ہوئی تکونان فعل ناقص کی۔ تکونان فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب: نحو مضاف۔ ما رأیت فعل ماضی منفی۔ ہ ضمیر اس کا مفعول فیہ۔ منذ حرف جار۔ یومین
مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ او حرف عطف۔ منذ حرف جار۔ یومین مجرور۔ جار اپنے
مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا۔ ما رأیت فعل کے۔ ما رأیت
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا
مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر اسمیہ
خبریہ ہوا۔ ترکیب۵: ای حرف تفسیر۔ جمیع مضاف۔ مُدّتہٖ مضاف الیہ ہو کر مضاف۔ الانقطاع
مضاف الیہ ہو کر مضاف۔ رویتی مضاف الیہ ہو کر مضاف۔ ایاہ مفعول بہ رویتی کا۔ رویتی مصدر اپنے مضاف
الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا انقطاع کا۔ یہ اپنے تمام مضاف الیہوں سے مل کر مبتدا۔
یومان خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسرہ ہوا۔

بروز جمعرات ۱۴۳۱ — ۱۱ — ۱۲ ——— ۲۰۱۰ — ۱۰ — ۲۱

وَرُبَّ لِلتَّقْلِيْلِ وَلَا يَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا اِلَّا نَكِرَةً مَوْصُوْفَةً وَلَا يَكُوْنُ مُتَعَلَّقُهُ
اِلَّا فِعْلًا مَاضِيًا نَحْوُ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُ۔ اور رب کسی چیز کی قلت بیان کرنے
کے لیے ہے۔ اور اس کا مجرور صرف نکرہ موصوفہ اور اس کا متعلق فقط فعل ماضی ہی ہوتا ہے
جیسے بہت کم کریم مرد ایسے ہیں جن سے میں نے ملاقات کی۔
ترکیب: واؤ استئنافیہ۔ رُبّ مرکب جملہ۔ مبتدا۔ لام حرف جار۔ التقلیل مجرور۔ جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا
کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب۲: واؤ حرف عطف۔ لا یکون ~~فعل مضارع منفی~~ فعل ناقص۔ مجرور مضاف۔ ھا ضمیر مضاف الیہ۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل ناقص کا اسم۔ الا حرف استثناء۔ نکرة موصوف۔ موصوفة صفت۔
موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی۔ یکون فعل ناقص کی۔ یکون فعل ناقص اسم اور خبر سے



متعلق ہوا لقیت فعل کے۔ لقیت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۳۔ واؤ حرف عطف۔ لا نفی۔ یکون فعل ناقص متعلق مضاف۔ ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا۔ الا حرف استثناء۔ فقلا مصدر۔ صاحبا۔ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب۴۔ نحو مضاف۔ رُبَّ حرف جر۔ رجلٍ موصوف۔ کریم صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر جملہ مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لقیت فعل کا۔ لقیت فعل با فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا مبتدا مثالہ کے۔ مثالہ اسم فاعل اپنے فاعل اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَدْ تَدْخُلُ عَلَى الضَّمِيرِ الْمُبْهَمِ وَلَا يَكُونُ تَمْيِيزُهُ إِلَّا نَكِرَةً مَوْصُوفَةً نَحْوُ رُبَّهُ رَجُلًا جَوَادًا۔ اور کبھی یہ ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے۔ اور اس کی تمیز فقط نکرۃ موصوفہ ہوتی ہے۔ جیسے باعتبار معنی ہونے کے بہت کم مرد ہیں جن سے میں نے ملاقات کی۔

ترکیب۱۔ واؤ حرف عطف۔ قد حرف تحقیق۔ برائے تقلیل۔ تدخل فعل۔ اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ علی حرف جار۔ الضمیر موصوف۔ المبھم صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخل فعل کے۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۲۔ واؤ حرف عطف۔ لا نفی۔ یکون فعل ناقص۔ تمیز مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا یکون فعل کا۔ الا حرف استثناء۔ نکرۃ موصوف۔ موصوفۃ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی فعل یکون کی۔ فعل یکون اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۳۔ نحو مضاف۔ رُبَّ حرف جار۔ ہ ضمیر مجرور مبہم موصوف۔ رجلا موصوف۔ جوادا صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے

مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — ۲۵-۱۰-۲۰۱۰ — ۱۶-۱۱-۱۴۳۱

وَالْوَاوُ لِلْقَسَمِ وَهِيَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلَى الْاِسْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلَى الْمُضْمَرِ نَحْوُ وَاللّٰهِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنَى رُبَّ نَحْوُ وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ اَيْ رُبَّ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ۔ اور واؤ قسم کے لئے ہے۔ اور وہ فقط اسم ظاہر پر داخل ہوتی ہے۔ اسم ضمیر پر نہیں۔ جیسے اللہ کی قسم میں ضرور ضرور دودھ پیوں گا۔ اور کبھی رُبَّ کے معنی میں ہوتی ہے۔ جیسے بہت تھوڑے عالم اپنے عمل پر عمل کرتے ہیں۔

ترکیب۔ واؤ حرف استئنافیہ۔ الواوُ مبتدا۔ لام حرف جار۔ القسم مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی الواو مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ ھِیَ مبتدا۔ لا تدخل فعل مضارع منفی۔ اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ اِلَّا حرف استثناء۔ علیٰ حرف جار۔ الاسم موصوف الظاہر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ لا عاطفہ۔ علیٰ حرف جار۔ المضمر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا لا تدخل فعل کے۔ لا تدخل فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی ھی مبتدا کی۔ ھی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۔ نحو مضاف۔ واؤ حرف جار۔ اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل کے۔ اقسم فعل۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قسم۔ لَاَشْرَبَنَّ۔ لام تاکید۔ بانون تاکید ثقیلہ مثبت فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اَللَّبَنَ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ قد حرف تاکید برائے فعل مضارع۔ تکون فعل ناقص۔ اس میں ھِیَ ضمیر اس کا اسم۔ با حرف جار۔ معنی مضاف۔ رُبَّ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃً کے۔ ثابتۃً اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مسئلہ اس کا مقسم بہ ہوتا ہے یعنی اس کے ساتھ قسم اٹھائی گئی ہوتی ہے

ترکیب۵ ۔ نحو مضاف ۔ واؤ حرف جار ۔ مثالہم مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یعمل کے ۔
با حرف جار ۔ علم مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا
جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یعمل کے ۔ یعمل فعل ۔ اپنے متعلق مقدم اور موخر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا
مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔
الٰی حرف تفسیر ربّ جار ۔ مثالہم مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یعمل فعل کے ۔ یعمل
فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جملہ تفسیریہ ہوا ۔

(پیپر شکل) ۳۱ ۔ ۱۴ ۔ ۱۱ ۔ ۱۷ ۔ ۲۰۱۰ ۔ ۱۰ ۔ ۲۶

وَالتَّاءُ لِلْقَسَمِ وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى نَحْوُ تَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ
زَيْدًا ۔ اور تاء قسم کے لئے آتی ہے اور وہ نہیں داخل ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کے نام پر جیسے
اللہ کی قسم میں ضرور بضرور زید کو ماروں گا ۔

ترکیب ۔ واؤ حرف استئناف ۔ التاء مبتدا ۔ لام حرف جار قسم مجرور جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے ۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل ، متعلق سے مل کر خبر ہوئی
مبتدا التاء کی ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

ترکیب۲ ۔ واؤ حرف عطف ۔ ھی مبتدا ۔ لا تدخل ۔ فعل مضارع منفی اس میں ھی ضمیر
اس کا فاعل ۔ الا حرف استثناء ۔ علی حرف جار ۔ اسم مضاف ۔ اللہ اسم جلالت
مضاف الیہ ۔ ~~مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا~~ ذوالحال ۔ تعالٰی فعل اس میں
ھو ضمیر اس کا فاعل ۔ فعل اپنے فاعل سے مل جملہ فعلیہ ہو کر حال ۔ ذوالحال اپنے
حال سے مل کر مضاف الیہ ۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار
اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لا تدخل فعل کے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی
مبتدا ھی کی ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

ترکیب۳ ۔ نحو مضاف ۔ تا حرف جار اللہ اسم جلالت مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل متعلق اُقسم فعل
کے ۔ اقسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا قسم ۔
لاضربنّ ۔ مضارع ۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ زیدًا اس کا مفعول بہ ۔ فعل اپنے فاعل

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ مِنَ الْجَوَابِ فَاِنْ كَانَ جَوَابُهٗ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً وَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً بِاِنَّ اَوْ لَامِ الْاِبْتِدَاءِ نَحْوُ وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَوَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ

جان تو کہ بے شک قسم کے لئے جواب کا ہونا ضروری ہے۔ پس اگر اس کا جواب جملہ اسمیہ ہو تو اگر مثبت ہو تو واجب ہے کہ وہ ان یا لام ابتدا سے شروع کیا گیا ہو۔ جیسے خدا کی قسم بے شک زید کھڑا ہے۔ اور خدا کی قسم ضرور زید کھڑا ہے۔

ترکیب۔ اِعْلَمْ فعل اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ اَنَّ حرف مشبہ بفعل ہٗ ضمیر اس کا اسم۔ لَا بُدَّ۔ لا جو ہے یہ نفی جنس کے لئے آیا کرتا ہے یہاں بھی یہ نفی جنس کا لئے ہے۔ بُدَّ اس کا اسم لام حرف جار۔ قسم مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے من حرف جار۔ جواب مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر محذوف ہوئی لا نفی جنس کی۔ لا جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر ہوئی ان حرف مشبہ بفعل کی۔ ان حرف مشبہ بفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر یہ مفعول بہ ہوا اعلم فعل کا۔ اعلم فعل۔ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر انشائیہ ہوا۔

ترکیب۔ فا جزائیہ۔ اِنْ حرف شرط۔ کَانَ فعل ناقص جواب مضاف۔ ہٗ ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا کان فعل ناقص کا۔ جملۃً موصوف۔ اسمیۃً صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی فعل کان ناقص کی۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اول۔

فا جزائیہ۔ اِنْ حرف شرط۔ کانت فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس کا اسم مثبتۃ اس کی خبر۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ثانی۔ و جب واجب فعل۔ ان تکون ~~اس کا فاعل~~ یکون فعل ناقص۔ اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ مصدرۃً یہ تکون کا اسم۔ با حرف جار۔ ان اسم۔ او حرف عطف

لام مضاف۔ الابتداء مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا باکا پھر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مقدرۃ کے۔ مقدرۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل تکون ناقص کی ~~~~ تکون فعل ناقص۔ اپنے اسم اور خبر سے مل۔ فاعل ہوا۔ واجب فعل کا۔ وجب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر جزا۔ شرط اول اپنی جزا ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ ترکیب۔ نحو مضاف۔ واؤ حرف جار۔ اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقسم فعل کے۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ~~~~ فعلیہ ~~~~ انشائیہ ہو کر قسم۔ ان حرف مشبہ بالفعل۔ زیدًا اس کا اسم۔ قائم اس کی خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر ~~معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف~~۔ جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔ ———— واؤ حرف عطف۔ واؤ حرف جار اور اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقسم فعل کے۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔ لام حرف تاکید۔ زید مبتدا۔ قائم اس کی خبر۔ زید مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

بروز جمعرات ۔ ۱۴۳۱-۱۱-۱۹ ۔ ۲۰۱۰-۱-۲۸

وَإِن كَانَتْ مَنْفِيَّةً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا وَلَا وَإِنْ مِثْلُ وَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَوَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو وَوَاللّٰهِ إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ۔

اور اگر منفی ہو تو ما لا یا ان نافیہ زائدہ۔ سے شروع کیا ہوا ہوگا۔ جیسے اللہ کی قسم نہ زید نہیں کھڑا ہے۔ اور خدا کی قسم نہ زید گھر میں ہے نہ عمرو۔ اور خدا کی قسم زید کھڑا نہیں ہے۔ ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ کانت فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ منفیۃ اس کی خبر۔ یہ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ

ہو کر شرط۔ کانت فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ مصدرۃ الحسن کا اسم مفعول۔ اس میں ھی ضمیر اس کا نائب فاعل۔ با حرف جار۔ ما معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ کلا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مصدرۃ کے۔ مصدرۃ اپنے نائب اور اس متعلق سے مل کر خبر ہوئی کانت فعل ناقص کی۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ترکیب ۲۔ مثل سابق۔ واؤ حرف قسم جار۔ اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقسم فعل کا۔ اقسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ ما نافیہ۔ زید اس کا اسم۔ قائما اس کی خبر۔ ما مشبہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ واؤ حرف جار۔ اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقسم فعل کا۔ اقسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ لا حرف نفی جنس۔ زید اس کا اسم۔ فی حرف جار۔ الدار مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر لا نفی جنس کی خبر۔ لا نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر معطوف علیہ الثانی

واؤ حرف عطف۔ لا حرف جنس نفی۔ عمرو اس کا اسم۔ فی حرف جار۔ الدار مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ ثابت اسم فاعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ الثالث۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر لا نفی جنس کی خبر۔ لا حرف نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر معطوف علیہ الثالث۔

ترکیب سابق۔ واؤ حرف عطف۔ واؤ حرف جار۔ اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقسم فعل کے۔ اقسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مشبہ ہو کر قسم۔ ان حرف نفی۔ زید اس کا اسم۔ قائم فعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ان حرف نفی کی خبر۔ ان حرف نفی اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر معطوف معطوف اپنے معطوف علیہوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَاِنْ كَانَ جَوَابُهٗ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِاللَّامِ وَقَدْ اَوْ بِاللَّامِ وَحْدَهٗ۔ اور اگر اس کا جواب جملہ فعلیہ ہو تو اگر مثبت ہو تو لام اور قد کے ساتھ شروع کیا ہوگا۔ یا حرف لام کے ساتھ۔

مِثْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ وَوَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا۔ جیسے ضرور بضرور زید کھڑا ہوا اور خدا کی قسم میں ضرور بضرور اس طرح کروں گا۔

ترکیب[1]: واو حرف عطف۔ کان فعل ناقص ~~اس میں ھو ضمیر اس کا اسم~~۔ جواب مضاف۔ ہ ضمیر اس کا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کان کا اسم۔ جملۃ۔ موصوف فعلیۃ صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر کان فعل ناقص کی خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط۔ فا حرف جزائیہ۔ ان حرف شرط۔ کانت فعل ناقص۔ اس میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ مثبتۃً اس کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط ہوئی۔ کانت فعل ناقص اسم میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ مصدرۃ اسم مفعول آگیا۔ با حرف جار۔ اللام معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ قد معطوف۔ او حرف عطف۔ با جار۔ اللام مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر ~~معطوف جار اپنے مجرور سے مل کر~~ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا مصدرۃ کا۔ مصدرۃ اسم مفعول اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کانت کی۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوگی۔ شرط اول کی۔ شرط اول اپنے ~~اسم~~ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ وحدہ۔ وحد مضاف۔ ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا یحدث فعل کا۔ یحدث فعل اپنے فاعل اور اس مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

ترکیب[2] ۔ مثل مضاف۔ واو حرف جار اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا

اقسم فعل کا ۔ اقسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر قسم ۔ لقد حرف تاکید ۔ قام فعل ماضی مطلق مثبت معروف ۔ اس میں
زید نام کا فاعل ۔ قام فعل اپنے زید فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم ۔
قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا ۔
واؤ حرف عطف ۔ واؤ حرف جار اللہ اسم جلالت مجرور جار اپنے مجرور سے
مل کر متعلق ہوا اقسم فعل کے ۔ اقسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ اقسم فعل اپنے فاعل
اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم ۔ لافعلن فعل مضارع لام تاکید با نون ثقیلہ
اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ کذا مفعول بہ ۔ لافعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل
کر جواب قسم ۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا ۔

وَاِنْ کَانَتْ مَنْفِیَّۃً فَاِنْ کَانَتْ فِعْلًا مَاضِیًا کَانَتْ مُقَدَّرَۃً بِمَا مِثْلُ
وَاللّٰہِ مَا قَامَ زَیْدٌ وَاِنْ کَانَتْ فِعْلًا مُضَارِعًا کَانَتْ مُقَدَّرَۃً بِمَا وَلَا
وَلَنْ مِثْلُ وَاللّٰہِ مَا اَفْعَلُ کَذَا ۔ وَوَاللّٰہِ لَا اَفْعَلُ کَذَا وَوَاللّٰہِ
لَنْ اَفْعَلَ کَذَا ۔ اور اگر جملہ فعل ماضی منفی ہو تو ما کے ساتھ شروع ہوا ہو گا
جیسے اللہ کی قسم زید کھڑا نہیں ہوا ۔ اور اگر فعل مضارع ہو تو جملہ ما ۔ لا ۔ اور لن کے
ساتھ شروع ہوا ہو گا جیسے اللہ کی قسم میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا ۔ اللہ خدا کی قسم میں ہرگز
ایسا نہیں کروں گا ۔ اللہ خدا کی قسم میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا ۔
ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ اِن حرف شرط ۔ کانت فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس کا اسم ۔
منفیۃ کانت کی خبر ۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط اول ۔
فا جزائیہ ۔ کانت فعل ناقص ۔ اس میں ھی ضمیر اس کا اسم ۔ فعلا موصوف ماضیا
صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کی خبر ۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط دوم ۔
کانت ۔ فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس کا اسم ۔ مقدرۃ مفعول ۔ با حرف جار ما مجرور
جار اپنے مجرور سے مل کر کانت کی خبر ۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول لہ خبر سے

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئی شرط ثانی کی۔ شرط ثانی اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئی شرط اول کی۔ جزا اپنی شرط سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب۲ مِثْلُ مضاف۔ واؤ حرف جار۔ اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل کا۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ مَا حرف نفی۔ تمام فعل۔ زید فاعل۔ فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب۳۔ واؤ حرف عطف۔ اِن حرف شرط۔ کانت فعل ناقص اس میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ فِعلا موصوف۔ مضارعا صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ کانت فعل ناقص۔ اس میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ مُشْتَرِۃ اسم مفعول۔ با حرف جار۔ مَا معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ لا معطوف۔ واؤ حرف عطف۔ لَنْ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اپنے فاعل مفعول اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کا۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا تابعت کا۔ مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا محذوف اپنے فاعل اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۴ مثلُ مضاف۔ واؤ حرف جار اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقسم فعل کا۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم۔ مَا حرف نفی۔ اَفْعَلَنَّ فعل مضارع با لزوم تاکید ثقیلہ۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ کذا مفعول بہ۔ افعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف واؤ حرف جار۔ اللہ اسم جلالت مجرور۔ ——— قسم۔

لا حرف نفی ۔ اُفْعَلَنَّ فعل مضارع با نون تاکید ثقیلہ ۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ کذا مفعول بہ ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم ۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف ۔

واؤ حرف عطف ۔ واؤ حرف جار ۔ اللہ اسم جلالت ــــــ قسم

لَنْ حرف نفی تاکید ۔ اَفْعَلَ فعل مضارع اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ کذا اسم مفعول ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم ۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مضاف الیہ ہو کر مثل مضاف کا ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی ۔ مبتدا محذوف اپنے فاعل اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

بروز جمعرات ۱۴۳۱ ــ ۱۱ ــ ۲۶ ــ ۲۰۱۰ ــ ۱۱ ــ ۴

وَقَدْ يَكُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُوْفًا ۔ اِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَةٌ كَالْجُمْلَةِ الَّتِيْ وَقَعَتْ جَوَابَهُ مِثْلُ زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ اَىْ وَاللّٰهِ اِنْ زَيْدٌ عَالِمٌ اَوْ كَانَ الْقَسَمُ وَاقِعًا بَيْنَ الْجُمْلَةِ الْمَذْكُوْرَةِ مِثْلُ زَيْدٌ وَاللّٰهِ عَالِمٌ اَىْ وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ ۔ اور کبھی جواب قسم محذوف ہوتا ہے ۔ اگر قسم سے قبل کوئی جملہ اس جملے کی مثل ہو ۔ جو اس کا جواب واقع ہوتا ہے ۔ جیسے زید عالم ہے قسم کی قسم ۔ یعنی خدا کی قسم بے شک زید عالم ہے ۔ یا قسم جملہ مذکورہ کے درمیان واقع ہو ۔ جیسے زید خدا کی قسم عالم ہے ۔ یعنی خدا کی قسم بے شک زید عالم ہے ۔

ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ قد حرف تحقیق ۔ یکون فعل ناقص ۔ جواب مضاف ۔ القسم مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا یکون فعل ناقص کا ۔ محذوفا اس کی خبر ۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزائے مقدم ۔

ان حرف شرط ۔ کان فعل ناقص ۔ قبل مضاف القسم مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یہ کان کی خبر مقدم ۔ جملۃ اسم موخر ۔ کاف حرف جار ۔ الجملۃ موصوف ۔ التی اسم موصول ۔ وقعت فعل ۔ جواب مضاف ۃ ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر وقعت کا مفعول فیہ ۔ فعل اپنے فاعل ۔ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر

صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر
مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کان کا۔ فعل ناقص اپنی خبر مقدم
اسم موخر۔ اور اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط موخر۔ شرط موخر اپنی
جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ترکیب۲۔ مثلِ مضاف۔ زیدٌ مبتدا۔ عالمٌ خبر۔ زید مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہو کر جواب قسم۔ واؤ حرف جار اللہ اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر
متعلق ہوا اُقسم فعل کا۔ اقسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور
متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر [illegible] مفسَّر۔ أی حرف تفسیر واؤ حرف جار
اللہ اسم جلالت ـــــ إنَّ حرف مشبہ زیدًا اس کا اسم۔ عالمٌ اس کی خبر۔
ان حرف اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے
مل کر مفسِّر۔ مفسَّر اپنے مفسِّر سے مل کر جملہ مفسرہ ہوا کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف
کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ مبتدا محذوف
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۳۔ اِذْ ظرف مطلق۔ کان فعل ناقص اَلتَّشمُ اس کا اسم۔ واقفًا صیغہ اسم فاعل۔
معطَّ بین مضاف۔ الجملة موصوف۔ المذکورة صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا
بین مضاف کا۔ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا واقفًا کا۔ واقفًا اپنے معمول
ضمیر سے مل کر خبر ہوئی کان کی۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر۔

ترکیب۔ مثلُ مضاف۔ زیدٌ مبتدا۔ عالمٌ اس کی خبر ہے۔ واؤ حرف جار اللہ اسم جلالت۔
قسم ـــــ أی حرف تفسیر واللہ ـــ قسم۔ إنَّ مشبہ بالفعل
زیدًا اس کا اسم۔ عالمٌ اس کی خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ مفسرہ ہوا۔

۶-۱۱-۲۰۱۰ ـــ ۲۸-۱۱-۱۴۳۱ بقیہ

وحاشا وخلا وعدا. کل واحد منها للاستثناء مثل ما جاءنی القوم حاشا زید وخلا زید وعدا زیدًا وقال بعضهم ان الاسم الواقع بعدها یکون منصوبًا علی المفعولیۃ۔

اور حاشا اور خلا اور عدا. ان میں سے ہر ایک استثناء کے لیے ہے۔ جیسے آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے۔ اور ان میں سے بعض نے کہا۔ … اسم جو ان کے بعد واقع ہوتا ہے مفعولیہ کی بنا پر منصوب ہوتا ہے

ترکیب۔ واؤ استینافیہ حاشا معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ خلا معطوف اول معطوف علیہ واؤ حرف عاطفہ عدا۔ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبتداء۔ کل مضاف واحد مضاف الیہ۔ من جار ھا ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مضاف الیہ کے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔ لام حرف جار استثناء مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے ثابت نعت اسم فاعل۔ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا اول کی مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۔ مثل مضاف۔ ما حرف نفی۔ جاء فعل نون وقایہ۔ مفعول بہ۔ القوم مستثنیٰ منہ۔ حاشا حرف جار۔ زید مجرور۔ استثناء۔ مستثنیٰ منہ اسے استثناء فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مجرور ہوا مضاف الیہ ہو مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح خلا۔ عدا کی ترکیب ہے

ترکیب۔ واؤ حرف استئناف قال فعل۔ بعض مضاف ھم ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا قال فعل کا۔ ان حرف مشبہ بالفعل۔ الاسم موصوف الواقع ~~صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم ہوا یکون فعل کا۔~~ کا اسم مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا الواقع کا۔ الواقع اپنی معمول سے مل کر صفت ہوئی الاسم کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم ہوا ان حرف مشبہ بفعل کا یکون فعل ناقص منصوبًا اس کا اسم مفعول۔ علی حرف جار۔ المفعولیۃ مجرور جار اپنے مجرور سے

مل کر متعلق ہوا معطوفہا کے معطوفہا اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی ان حرف مشبہ بالفعل کی۔ ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا شول المسعود اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر یا مفعول بہ اس کو کہہ سکتے ہیں۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اتوار — ۲۹ - ۱۱ - ۱۴۳۱ — ۷ - ۱۱ - ۲۰۱۰

فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالًا وَالْفَاعِلُ فِيْهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِمًا كَالْمِثَالِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ مَعْنٰى جَاءَنِيْ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا وَخَلَا زَيْدًا وَعَدَا زَيْدًا وَاِذَا وَقَعَتْ خَلَا وَعَدَا بَعْدَ مَا مِثْلُ مَا خَلَا زَيْدًا وَمَا عَدَا زَيْدًا اَوْ فِيْ صَدْرِ الْكَلَامِ مِثْلُ خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا وَعَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ

پس اس وقت یہ الفاظ افعال ہوں گے۔ اور فاعل ان میں ہمیشہ ضمیر مستتر ہوگی۔ جیسے مثال مذکور جاءنی القوم حاشا زیدا وخلا زیدا وعدا زیدا کے معنی میں ہے۔

اور جب خلا عدا ما کے بعد واقع ہوں جیسے ما خلا زیدا وما عدا زیدا یا کلام کے شروع میں ہوں جیسے خلا البیت زیدا وعدا القوم زیدا تو یہ فعلیہ کے لئے متعین ہوتے ہیں۔ ترکیب فا حرف تفریع۔ حین اسم ظرف۔ اذٍ اس کا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم۔ تکون فعل ناقص۔ ھذا اسم اشارہ۔ الالفاظ مشار الیہ۔ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر اسم ہوا تکون فعل ناقص کا۔ افعالا اس کی خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

واؤ حرف عطف۔ الفاعل ذو الحال۔ فی جار۔ ھا ضمیر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر حال۔ ذو الحال اپنے حال سے مل کر مبتدا۔ ضمیر موصوف مستتر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی الفاعل مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کا حرف جر۔ المثال موصوف۔ المذکور صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ فی حرف جار۔ معنی مضاف۔ جاء فعل نون وقایہ۔ ی ضمیر اس کا مفعول بہ۔ القوم اس کا فاعل۔ حاشا زیدا وغیرہ سارے معطوفات جو ہیں اس کا مفعول ہو کر جاء فعل کا۔

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مضاف مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور
ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی
المذکور کی۔ المذکور اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(پیر) ۱۰ (am) ۱۴۳۱—۱۲—۱ — ۲۰۱۰—۱۱—۸

واؤ حرف عطف۔ اذا حرف شرط۔ اگر اس کو بھی ترکیب میں شامل کیا جائے تو
یہ مفعول فیہ مقدم ہوا کرتا ہے۔ وَقَعَتْ فعل خَلَا معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ عدا معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل ہوا وقعت فعل کا۔ بعد مضاف۔ ما مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ وقعت فعل کا۔ یہ سارا فعل اپنے فاعل
اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔
اَوْ حرف عطف۔ فی حرف جار۔ صدر مضاف۔ الکلام مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور ہوا حرف جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا وقعت فعل محذوف کا۔
وقعت فعل اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ وقعت فعل اپنے فاعل اور اس مفعول اپنے متعلق سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔
تعینتا فعل با فاعل۔ لام حرف جار فعلیۃ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوا تعینتا کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط
اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ درمیان میں مثالیں۔ عبارت اس طرح
ہے۔ واذا وقعت خلا و عدا بعد ما۔ او فی صدر الکلام تعینتا للفعلیۃ۔
اور جب عدا اور خلا ما کے بعد واقع ہوں جو یا شروع کلام میں واقع ہوں۔ اب یہ متعین ہو جاتے ہیں
فعل کے لیے۔ یعنی اب یہ حروف نہیں رہے۔ بلکہ یہ فعل بن گئے
مثالوں کی ترکیب۔ مثل مضاف۔ ما خلا فعل۔ اس میں القوم فاعل۔ زیدًا اس کا
مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ
حرف عطف۔ ما عدا فعل القوم اس کا فاعل۔ زیدًا اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہو کر
مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی

خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل مضاف۔ نحو مضاف الیہ۔ البتہ اس کا فاعل۔ زیدًا اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ عدا فعل الشوم اس کا فاعل۔ زیدًا اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بروز منگل ۱۰-۰۶ (ب) ۱۴۳۱-۱۲-۲ — ۲۰۱۰-۱۱-۹

النوع الثانی

الحروف المشبهة بالفعل[1] وھی تدخل علی المبتدأ والخبر[2] تنصب المبتدأ وترفع الخبر[3] وھی ستة حروف[4] دوسری قسم حروف مشبہ بالفعل اور وہ داخل ہوتے ہیں مبتدا اور خبر پر تو نصب دیتے ہیں مبتدا کو اور پیش دیتے ہیں خبر کو اور وہ چھ حروف ہیں۔

ترکیب۔ النوع موصوف الثانی صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ الحروف موصوف المشبہۃ اسم مفعول۔ با حرف جار۔ الفعل مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مشبہۃ کے۔ مشبہۃ اپنے متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[2]۔ واؤ حرف عطف۔ ھی مبتدا۔ تدخل فعل اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل، علی حرف جار۔ المبتدا معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ الخبر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ تدخل کا۔ تدخل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا ھی کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[3]۔ تنصب فعل اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ المبتدا اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ ترفع فعل اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ الخبر اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر

جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ مثل مبتدا۔ ستة ممیز۔ حروف تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إنَّ وَأنَّ وهما للتحقيق مضمون الجملة الاسمية مثل إنَّ زيداً قائمٌ أي حققتُ قيامَ زيدٍ وبلغني أن زيداً منطلقٌ أي بلغني ثبوت انطلاق زيدٍ۔

ان اور ان اور یہ دونوں جملہ اسمیہ کے مضمون کی تحقیق کے لیے ہیں۔ جملہ اسمیہ جو ہوتا ہے اس کا مضمون پکا کرنے کے لیے۔ یہ واقعی ایسا کام ہوا ہے۔ جیسے إنَّ زیداً قائم۔ یعنی میں ثابت قرار دیتا ہوں کہ زید کا قیام پکا ہے۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک زید گیا ہے۔ زید جانے والا ہے یعنی زید کے جانے کا مجھے ثبوت پہنچا ہے۔ اور وَكأنَّ وهي للتشبيه نحو كأنَّ زيداً أسدٌ۔ اور کان جو ہے اور یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ جیسے گویا کہ زید شیر ہے۔

ترکیب۔ إنَّ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ أنَّ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہوئی ثانیہما کی۔ ثانیہما اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (مبتدا محذوف) ترکیب۔ واؤ حرف عطف هما مبتدا۔ لام حرف جار۔ التحقیق مضاف۔ مضمون مضاف الیہ مضاف۔ الجملة موصوف۔ الاسمیہ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتان کے۔ ثابتان صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۔ مثل مضاف۔ إنَّ مشبہ بفعل۔ زیداً اس کا اسم۔ قائم اس کی خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مفسر۔ ای حرف تفسیر۔ حققتُ فعل با فاعل۔ قیام مضاف۔ زید مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا حققتُ فعل کا۔ حققتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ بلغ فعل۔ نون وقایہ۔ یا ضمیر مفعول بہ۔ ان حرف مشبہ بفعل۔ زیداً اس کا اسم۔ منطلق اس کی خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر فاعل ہوا فعل کا

فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۵ ای حرف تفسیر
بلغ فعل نی ضمیر اس کا مفعول بہ۔ بثبوت۔ مضاف۔ الاطلاق مضاف الیہ۔ مضاف۔ زید مضاف الیہ
ثبوت اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا بلغ فعل کا۔ بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسرہ ہوا۔ ترکیب ۶ واؤ حرف عطف۔ کان حرف مشبہ بفعل
یہ خبر ہوئی مبتدا محذوف تالیتھا کی۔ ثالثھا مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف
کی مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب واؤ حرف عطف۔
ھی مبتداء۔ لام حرف جار التشبیہ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتان کے۔
ثابتان اپنی متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب ۸۔ نحو مضاف۔ کان حرف مشبہ بفعل زیدًا اس کا اسم۔ اسدًا اس کی خبر
کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔

۱۴۳۱-۱۲-۸ — ۲۰۱۰-۱۱-۱۵ پیر

ولکن وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق ولھذا
لا تقع الا بین الجملتین اللتین تکونان متغایرتین بالمفھوم مثل غائب زید
لکن بکرا حاضر وما جاءنی زید لکن عمرا جاءنی۔ اور لکنّ اور وہ استدراک
کے لیے ہے۔ یعنی اس وہم کو دور کرنے کے لیے ہے۔ جو کلام سابق سے پیدا ہونے والا ہے۔ اور اسی سبب
سے یہ دو ایسے جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ کہ جو مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے
ہیں جیسے زید غائب ہے اور بکر موجود ہے۔ اور زید میرے پاس نہیں آیا لیکن بکر آیا۔

ترکیب ۱۔ واؤ حرف استئناف لکنّ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ ھی معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف
سے مل کر مبتداء۔ لام حرف جار استدراک مجرور۔ ای حرف تفسیر لام حرف جار دفع مضاف
التوھم موصوف۔ الناشی صفت۔ من حرف جار الکلام موصوف۔ السابق صفت موصوف
صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا الناشی کے۔ الناشی صفت اپنے
موصوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا دفع مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔
جار اپنے مجرور سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر

خبر ہوئی ثابت کی۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی ھی مبتدا کی۔ ھی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۲ ۔ واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار ھذا مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لا تقع کے۔ لا تقع فعل اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ إلا حرف استثناء بین مضاف الشیئین موصوف۔ اللذین صفت۔ اسم موصول۔ تکونان فعل ناقص۔ اس میں تثنیہ کی ضمیر اس کا اسم۔ متغایرین اسم فاعل تثنیہ کا صیغہ۔ با حرف جار۔ المفہوم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا متغایرین کے۔ متغایرین اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا بین مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا۔ لا تقع کا۔ لا تقع اپنے فاعل اور ~~مفعول فیہ سے~~ ملکر اور متعلق مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

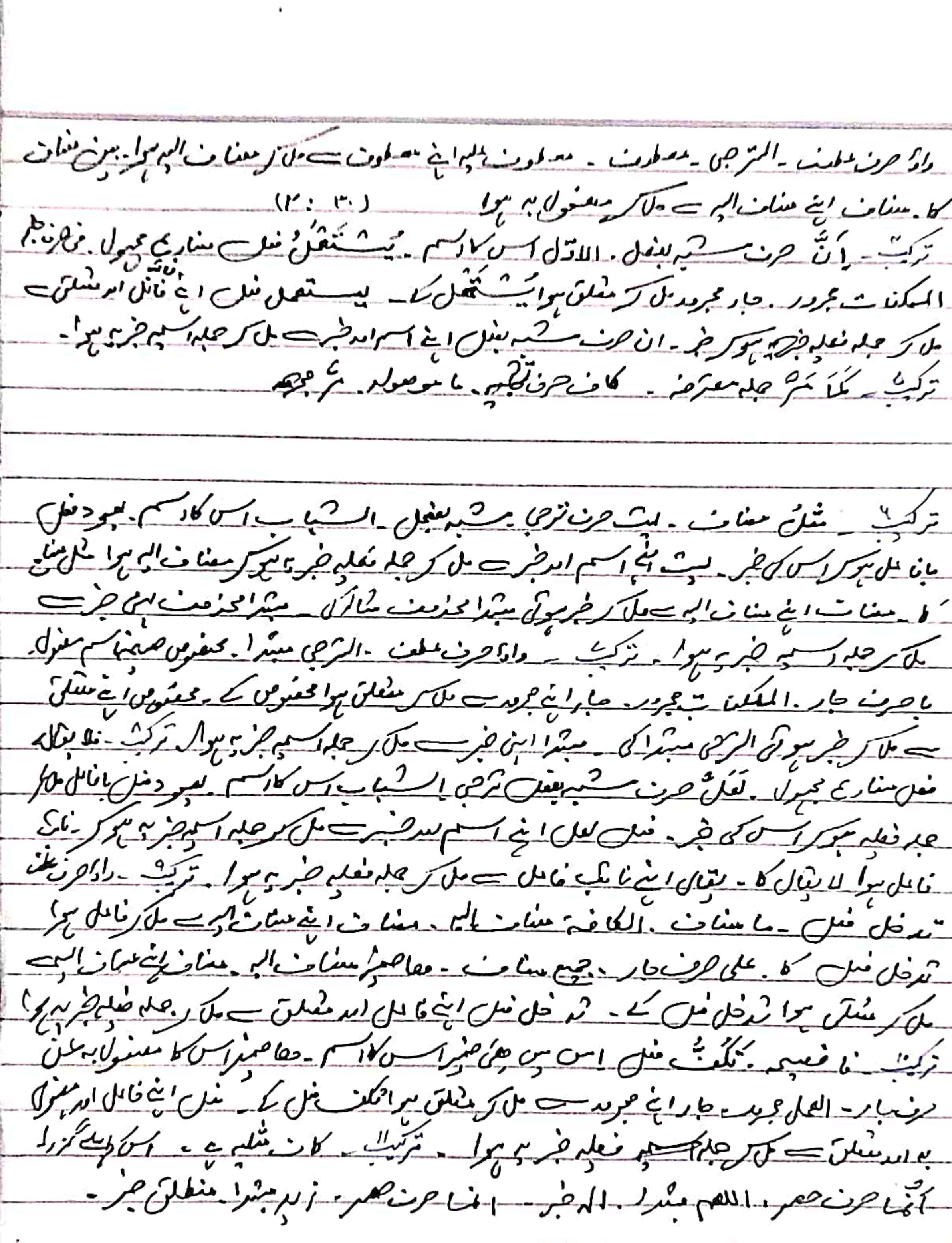
ترکیب۳۔ مثل مضاف۔ غاب فعل۔ زید اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۴۔ لکنّ حرف مشبہ بالفعل۔ بکرا اس کا اسم حاضر اس کی خبر۔ لکن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۵۔ واؤ کالعدم ما جاء فعل۔ نون وقایہ۔ یا متکلم اس کا مفعول بہ۔ زید اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۶۔ لکنّ حرف مشبہ بالفعل۔ عمرا اس کا اسم جاء فعل۔ اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ نون وقایہ۔ یا ضمیر متکلم اس کا مفعول بہ۔ جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی لکن کی۔ لکن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۲-۱۱-۲۰۱۰ — ۱۵-۱۲-۱۴۳۱ (پیر)

وَلَيْتَ وَهِيَ لِلتَّمَنِّي مِثْلُ لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ أَيْ أَتَمَنَّى قِيَامَهُ۔ اور لیت اور وہ تمنی کے اظہار کے لیے ہے۔ جیسے کاش کہ زید کھڑا ہو یعنی میں نے اس کے قیام کی تمنا کی۔
ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لیت مبتدا معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ ھی معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار۔ تمنی مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا

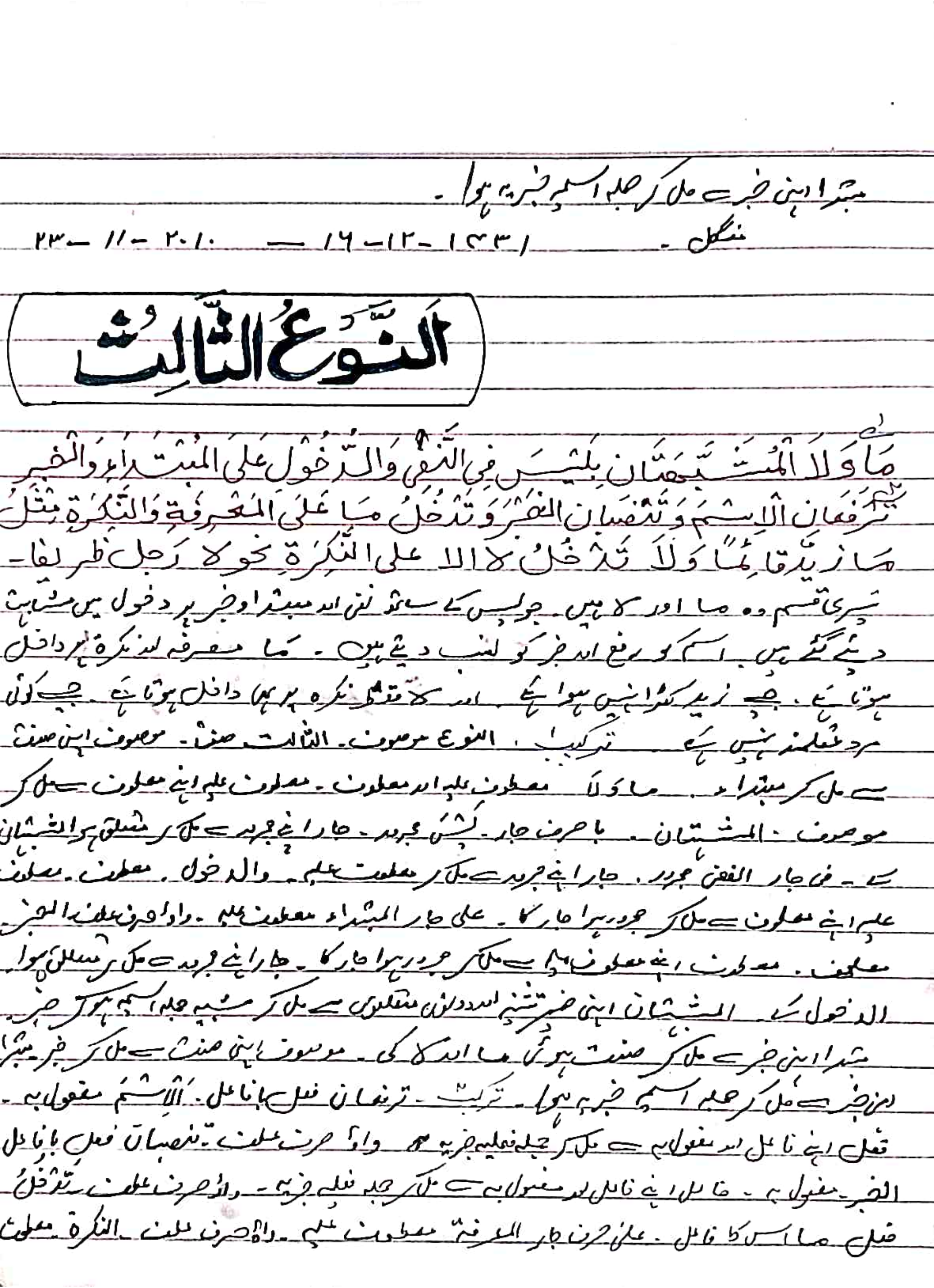
ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ ترکیب۲ مثل سابق۔ لیت حرف مشبہ بالفعل۔ زید اس کا اسم۔ قائم اس
کی خبر۔ لیت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسَّر۔ أی حرف تفسیر۔ اتمنی
صیغہ واحد متکلم۔ انا ضمیر اس کا فاعل۔ یا ضمیر اس کا مفعول بہ اول۔ قیام مضاف۔ ہا ضمیر اس
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اول اور مفعول
ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسِّر۔ مفسَّر اپنے مفسِّر سے مل کر مضاف الیہ
ہوا مثل مضاف کا۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔
مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (۲۲ نمبر ۱)

وَلَعَلَّ وَهِيَ لِلتَّرَجِّيْ مِثْلُ لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ وَالْفَرْقُ بَيْنَ التَّمَنِّيْ وَالتَّرَجِّيْ
إِنَّ الْأَوَّلَ يُسْتَعْمَلُ فِي الْمُمْكِنَاتِ كَمَا مَرَّ وَالْمُمْتَنِعَاتِ مِثْلُ لَيْتَ الشَّبَابَ
يَعُوْدُ وَالتَّرَجِّيْ مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ فَلَا يُقَالُ لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ وَتَدْخُلُ
مَا الْكَافَّةُ عَلَى جَمِيْعِهَا فَتَكُفُّهَا عَنِ الْعَمَلِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ
وَاحِدٌ وَإِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ ۔ اور لعل وہ امید کے لیے ہے۔ جیسے شاید کہ بادشاہ
میری تعظیم کرے۔ اور تمنی اور ترجی کے درمیان فرق یہ ہے۔ کہ پہلا ممکنہ امور میں۔ جیسا کہ
گزرا۔ اور ممنوعہ امور میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے کاش کہ جوانی لوٹ آئے۔ اور
ترجی ممکنہ امور کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسا کہ شاید کہ جوانی لوٹ آئے نہ کہا جائے۔
اور ان تمام پر ما کافہ داخل ہوتا ہے۔ پس انہیں عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔
جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان محض تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور محض زید ہی جانے والا ہے۔
ترکیب۱ واؤ حرف استئناف۔ لعل اور ھی مبتدا۔ لام حرف جار ترجی مجرور۔ جار اپنے مجرور
سے مل متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۲ مثل سابق۔ لعل حرف مشبہ بالفعل
السلطان اس کا اسم۔ یکرم فعل۔ اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ یا ضمیر اس کا مفعول بہ۔
یکرمنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ لعل اپنے اسم اور خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۳ واؤ حرف عطف۔ الفرق مبتدا۔ بین مضاف۔ التمنی معطوف
علیہ



واؤ حرف عطف ۔ الترجی معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا بین مضاف
کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا (۳۰ : ۱۲)
ترکیب ۔ إِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ الاوّل اس کا اسم۔ یُشْتَغَلُ فعل مضارع مجہول۔ فی حرف جر
المسکنات مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا یشتغل کا۔ یشتغل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب ۔ مَکَّا مَرَّ جملہ معترضہ ۔ کاف حرف تشبیہ۔ ما موصولہ۔ مرَّ مجہول

ترکیب[6] ۔ مثلُ مضاف ۔ لیت حرف ترجی مشبہ بالفعل ۔ الشباب اس کا اسم۔ یعود فعل
با فاعل ہو کر اس کی خبر۔ لیت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف
کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالی کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۔ واؤ حرف عطف ۔ الترجی مبتدا۔ مخصوص صیغہ اسم مفعول۔
با حرف جار۔ الملکات مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مخصوص کے۔ مخصوص اپنے متعلق
سے مل کر خبر ہوئی الترجی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۔ فلا یقال
فعل مضارع مجہول۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل ترجی۔ الشباب اس کا اسم۔ یعود فعل با فاعل مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر۔ فعل لعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر نائب
فاعل ہوا لا یقال کا۔ یقال اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[9] ۔ واؤ حرف عطف
تدخل فعل ۔ ما مضاف ۔ الکافۃ مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا
تدخل فعل کا۔ علی حرف جار۔ جمیع مضاف ۔ ھا ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر متعلق ہوا تدخل فعل کے۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب ۔ فا فصیحہ ۔ تکفُّ فعل اس میں ھی ضمیر اس کا اسم ۔ ھا ضمیر اس کا مفعول بہ۔ عن
حرف جار ۔ العمل مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تکف فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول
بہ اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[11] ۔ کاف مثلیہ ہے۔ اس کا پہلے گزر لہ
اِنَّما حرف حصر۔ اللھم مبتدا۔ الہ خبر۔ انما حرف حصر۔ زید مبتدا۔ منطلق خبر۔



مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

منگل۔ ۱۴۳۱-۱۲-۱۶ — ۲۰۱۰-۱۱-۲۳

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ

مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ فِي النَّفْيِ وَالدُّخُولِ عَلَى الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ وَتَدْخُلُ مَا عَلَى الْمَعْرِفَةِ وَالنَّكِرَةِ مِثْلُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَلَا تَدْخُلُ لَا اِلَّا عَلَى النَّكِرَةِ نَحْوُ لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا۔

تیسری قسم وہ ما اور لا ہیں۔ جو لیس کے ساتھ نفی اور مبتدا و خبر پر دخول میں مشابہت دیئے گئے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ما معرفہ اور نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے زید کھڑا نہیں ہوا ہے۔ اور لا فقط نکرہ پر ہی داخل ہوتا ہے۔ جیسے کوئی مرد عقلمند نہیں ہے۔ ترکیب: النوع موصوف۔ الثالث صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ ما و لا معطوف علیہ اور معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف۔ المشبہتان۔ با حرف جار۔ لیس مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا المشبہتان کے۔ فی جار النفی مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ والدخول۔ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ علی جار المبتداء معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف الخبر معطوف۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا الدخول کے۔ المشبہتان اپنی ضمیر تثنیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر صفت ہوئی ما اور لا کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر مبتدا۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ ترفعان فعل با فاعل۔ الاسم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ واؤ حرف عطف۔ تنصبان فعل با فاعل الخبر مفعول بہ۔ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ واؤ حرف عطف۔ تدخل فعل۔ ما اس کا فاعل۔ علیٰ حرف جار المعرفۃ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ النکرۃ معطوف

معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخل فعل
کے۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۳۔ تمثل مثال
ما مشبہ بلیس۔ زید اس کا اسم۔ تمثالاً اس کی خبر۔ ما اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہو کر۔ مضاف الیہ ہوا۔ مضاف۔ کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف
مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۴ واؤ حرف عطف۔ لا تدخل
فعل۔ لا اس کا فاعل۔ الا حرف استثناء۔ علی حرف جار۔ النکرۃ مجرور۔ جار اپنے
مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخل کا۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہوا۔ ترکیب۵۔ نحو مضاف۔ لا رجل۔ رجل اس کا اسم۔ ظریفاً اس کی خبر۔ لا مشبہ
بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بدھ ۱۴۳۱-۱۲-۱۷ — ۲۰۱۰-۱۱-۲۴

اَلنَّوعُ الرَّابِع

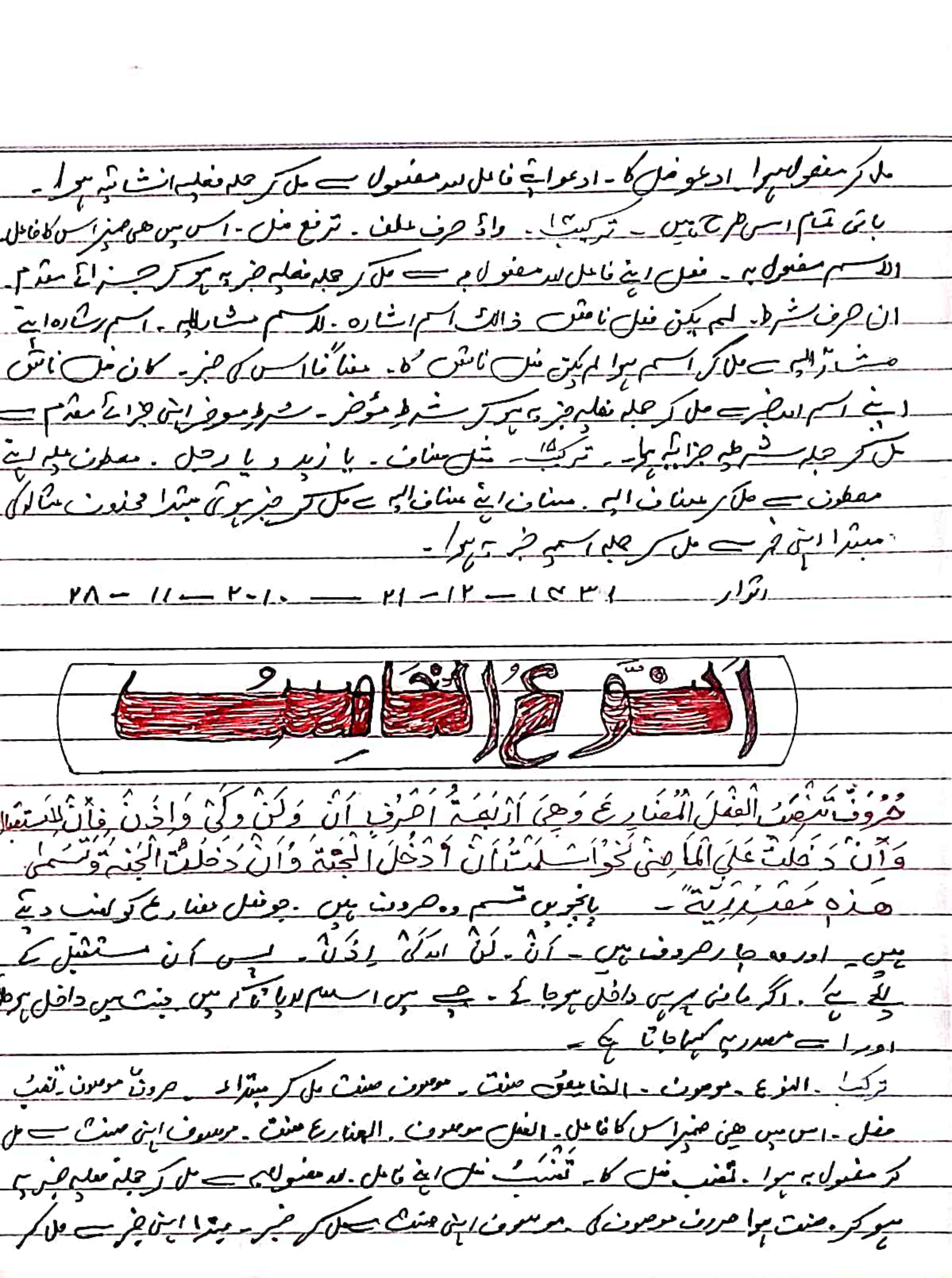
حُرُوفٌ تَنصِبُ الاِسمَ فَقَط وَهِيَ سَبعَةُ أَحرُفٍ: اَلوَاوُ، وَهِيَ بِمَعنَى مَعَ كَـ اِستَوَى المَاءُ وَالخَشَبَةَ، وَإِلَّا وَهِيَ لِلاِستِثنَاءِ نَحوُ جَاءَنِي القَومُ إِلَّا
زَيدًا، وَيَا وَهِيَ لِنِدَاءِ القَرِيبِ وَالبَعِيدِ، وَأَيَا وَهَيَا وَهُمَا لِنِدَاءِ
البَعِيدِ، وَأَي وَالهَمزَةُ المَفتُوحَةُ وَهُمَا لِنِدَاءِ القَرِيبِ، وَهٰذِهِ الحُرُوفُ
الخَمسَةُ تَنصِبُ الاِسمَ إِذَا كَانَ مُضَافًا إِلَى اسمٍ آخَرَ نَحوُ يَا عَبدَ اللهِ
وَأَيَا غُلَامَ زَيدٍ وَهَيَا شَرِيفَ القَومِ وَأَي أَفضَلَ القَومِ وَأَعَبدَ اللهِ، وَتَرفَعُ الاِسمَ
إِن لَم يَكُن ذٰلِكَ الاِسمُ مُضَافًا مِثلُ يَا زَيدُ وَيَا رَجُلُ۔ چوتھی قسم وہ حروف
ہیں۔ جو فقط اسم کو نصب دیتے ہیں۔ اور وہ سات حروف ہیں۔ ان میں سے ایک
واؤ ہے۔ اور وہ مع کے معنی میں ہے۔ جیسے پانی لکڑی کے ساتھ برابر ہو گیا۔ اور الا ہے
اور وہ استثناء کے لیے ہے۔ جیسے قوم آئی مگر زید نہیں آیا۔ اور یا ہے اور وہ قریب اور بعید
شئے کی ندا کے لیے ہے۔ اور ایا اور ھیا ہے۔ اور یہ دونوں بعید شئے کی ندا کے
لئے ہے۔ اور ای اور ہمزہ مفتوحہ اور وہ دونوں قریب شئے کی ندا کے لئے ہیں۔ اور یہ



اور یہ پانچ حروف اسم کو نصب دیتے ہیں۔ جب کہ وہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوا۔ جیسے
یا عبداللہ اے زید کا غلام۔ اور اسا شریف القوم۔ اور اسے قوم میں سب سے بہتر اور اسا
عبداللہ۔ اور اسم کو رفع دیتے ہیں۔ اگر وہ اسم مضاف نہ ہو۔ جیسے یا زیدُ۔ یا رجلُ
ترکیب[1]۔ النوع۔ موصوف۔ الرابع۔ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ حرفہ
موصوف۔ تنصب فعل الاسم مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف
اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[2]۔ فقط۔ فا جزائیہ
حرف قط اس میں فعل بمعنی انتہی۔ جیسے انت اس میں فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ
ہو کر جزا۔ اذا النسبت بھا الاسم (انا نسبت) اذا حرف شرط۔ نسبت فعل با فاعل۔
با حرف جار ھا ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا نسبت فعل کے۔ الاسم
اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ شرط
اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترکیب[3]۔ واؤ حرف استئنافیہ۔ ھی مبتدا۔ سبعۃ
ممیز۔ احرف تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
ترکیب[4]۔ الواو مبتدا۔ واؤ حرف عطف۔ ھی مبتدا ثانی۔ با حرف جار معنیٰ مجرور مضاف
مع مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوا ثابت کے۔ ثابت صیغہ اسم فاعل اور فاعل سے متعلق سے مل کر جملہ خبر ہو کر مبتدا کی
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[5]۔ نحو مضاف۔ استوی فعل الماء اس کا
فاعل۔ والخشبۃ مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف
الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی
ترکیب[6]۔ والاولی۔ مبتدا۔ لام حرف جار استثنا دو مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوئے ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ نحو مضاف۔ جاء فعل۔ نون وقایہ۔ القوم مستثنیٰ منہ۔ الا حرف
استثنا۔ زیدٌ مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا جاء فعل کا۔ جاء
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا
ترکیب[8]۔ واما حرف عطف۔ یا اور ھی مبتدا۔ لام حرف جار۔ نداء مضاف۔ القریب معطوف علیہ

واؤ حرف عطف۔ البعید۔ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ ندا مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[9]۔ یا وھا۔ معطوف علیہ۔ زائد حرف عطف۔ ویما معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار ندا مضاف۔ البعید مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا ثابتان کے۔ ثابتان اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (۱:۱۳)

ترکیب[10]۔ واؤ حرف عطف۔ ای اید الھمزۃ۔ موصوف۔ المفتوحۃ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ وقفا معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار۔ ندا مضاف۔ القریب مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتان کے۔ ثابتان اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[11]۔ واؤ حرف عطف۔ ھذہٖ اسم اشارہ۔ الحروف موصوف۔ الخمسۃ صفت۔ موصوف صفت مل کر مشار الیہ۔ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مبتدا۔ تنصب فعل اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ الاسم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزائے مقدم۔ اذا حرف شرط۔ کان فعل ناقص اس میں ھو ضمیر کا اسم۔ مضافا اسم مفعول کا صیغہ۔ الی حرف جار۔ اسم۔ موصوف۔ اخر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مضافا کے۔ مضافا اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط موخر۔ شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ ترکیب[12]۔ نحو مضاف۔ یا عبداللہ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ ایا عبدکم زید معطوف معطوف ہیں۔ واؤ حرف عطف۔ معطوف معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ ای حرف تعسم۔ وفعل القوم واؤ حرف عطف۔ اعبداللہ۔ یہ پانچوں مثالیں معطوفات مل کر مضاف الیہ ہوئے نحو مضاف کے۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[13]۔ سابق کا ترکیب یا حرف ندا۔ ادعو کے قائم مقام۔ عبد مضاف۔ اللہ اسم جلالت مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ —



مل کر مفعول بہ ہوا ادعو فعل کا۔ ادعوا نے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
باقی تمام اسی طرح ہیں۔ ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ ترنع فعل۔ اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل
الاسم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزائے مقدم۔
ان حرف شرط۔ لم یکن فعل ناقص۔ ذالک اسم اشارہ۔ الاسم مشار الیہ۔ اسم اشارہ اپنے
مشار الیہ سے مل کر اسم ہوا لم یکن فعل ناقص کا۔ معناً اس کی خبر۔ کان فعل ناقص
اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط موخر۔ شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے
مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ ترکیب۔ مثل مضاف۔ یا زید و یا رجل۔ معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف ھذا کی۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اتوار ۱۴۳۱ — ۱۲ — ۲۱ —— ۲۰۱۰ — ۱۱ — ۲۸

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ

حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ وَهِيَ اَرْبَعَةُ اَحْرُفٍ اَنْ وَلَنْ وَكَيْ وَاِذَنْ فَاَنْ لِلْاِسْتِقْبَالِ وَاَنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِيْ نَحْوُ اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَاَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ وَتُسَمّٰى هٰذِهٖ مَصْدَرِيَّةً۔

پانچویں قسم وہ حروف ہیں۔ جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اور وہ چار حروف ہیں۔ اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ۔ پس ان مستقبل کے لئے ہے۔ اگر ماضی پر بھی داخل ہو جائے۔ جیسے میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور اسے مصدریہ کہا جاتا ہے۔

ترکیب۔ النوع موصوف۔ الخامس صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتدا۔ حروفٌ موصوف۔ تنصب فعل۔ اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ الفعل موصوف۔ المضارع صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ تنصب فعل کا۔ تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوا حروف موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[2]۔ واؤ حرف عطف۔ ھِیَ مبتدا۔ اَرْبَعَۃُ مُمَیِّز۔ اَحْرُفٍ تمیز۔ ممیز
اپنی تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[3]۔ کَانَ فاء فصیحہ
اِنْ مبتدا۔ لام حرف جار۔ الاستقبال مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت
اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[4]۔ واؤ حرف
عطف۔ اِنْ حرف شرط۔ دَخَلَتْ فعل اس میں ھِیَ ضمیر اس کا فاعل۔ علیٰ حرف جار الماضی
مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا دخلت کے۔ دخلت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر
شرط موخر۔ شرط موخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ ترکیب[5]۔ نحو مضاف
اَسْلَمْتُ فعل بافاعل۔ ان ناصبہ۔ اَدْخُلَ فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ الجنۃ اس
کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول بہ ہوا اَسْلَمْتُ
فعل کا۔ اسلمت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب[6]۔ وان دخلت الجنۃ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ

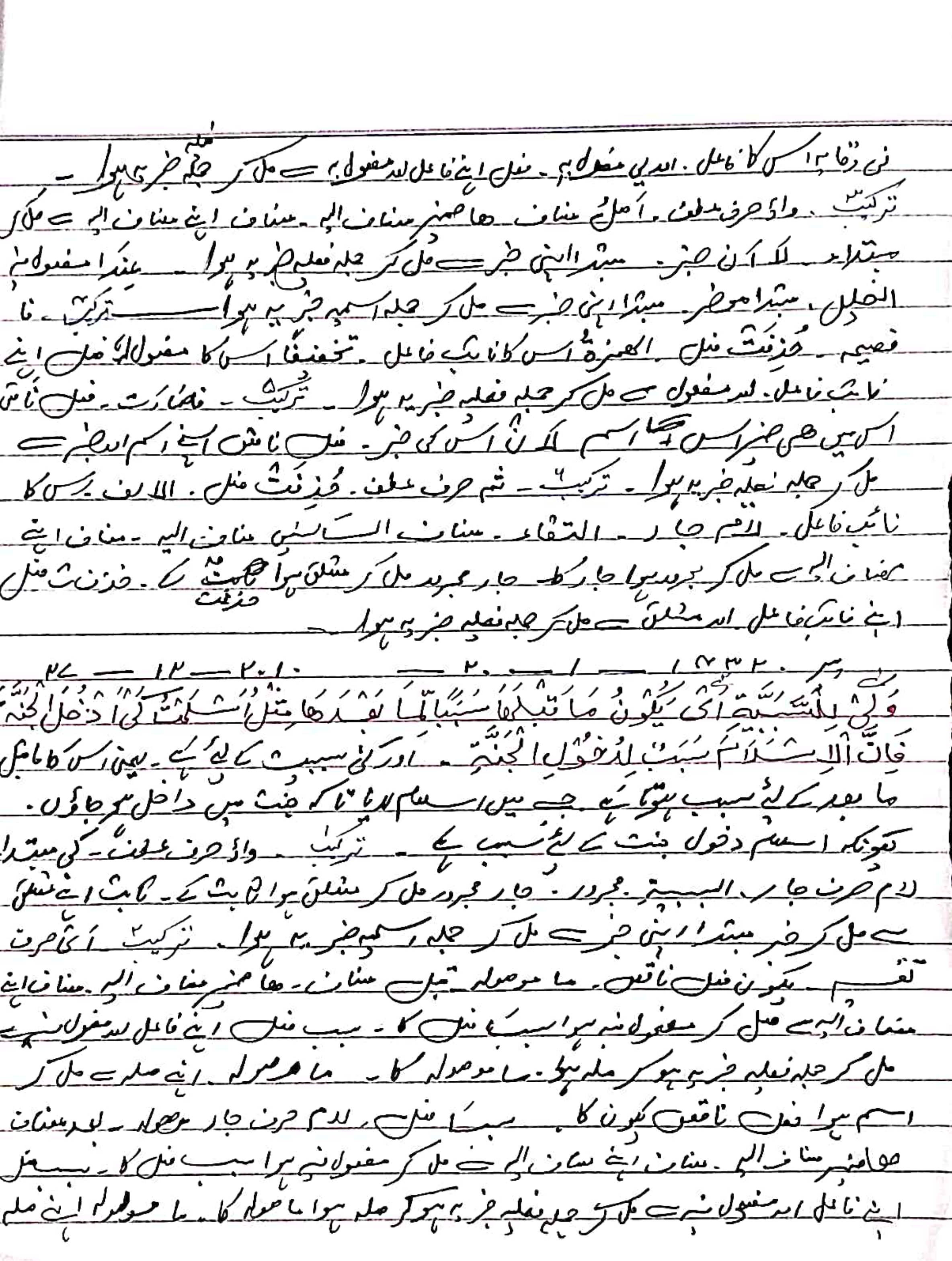
ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ تُسْمَعُ مضارع مجہول۔ ھمزۃ اس کا مفعول قائم مقام فاعلہ۔
مصدر ہے اس کا نائب فاعل معمول۔ فعل مجہول اپنے اور نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ہفتہ ٣٢ — ١ — ١١ — ٢٠١٠ — ١٢ — ١٨

وَلَنْ لِتَاكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبَلِ مِثْلُ لَنْ تَرَانِيْ وَاَصْلُهَا لَا اَنْ عِنْدَ الْخَلِيْلِ حُذِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِيْفًا فَصَارَتْ لَانْ ثُمَّ حُذِفَتِ الْاَلِفُ لِاِلْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ فَبَقِيَتْ لَنْ

اور لن مستقبل کی نفی تاکید کے لیے ہے جیسے تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ اور خلیل کے نزدیک
اس کی اصل لا اَنْ ہے۔ پھر ہمزہ کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا۔ تو لَان ہو گیا۔ پھر التقائے
ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا گیا تو لن باقی رہ گیا۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لَنْ مبتدا۔ لام حرف جار۔ تاکید مضاف۔ نفی مضاف الیہ پھر مضاف
المستقبل مضاف الیہ۔ تاکید اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اور مجرور مل کر متعلق
ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب[2]۔ مِثْلُ مضاف۔ لَنْ تَرَانِیْ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف
مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[3]۔ لَنْ تاکید برائے نفی۔ تَرَا فعل



نبی ﷺ اس کا فاعل۔ الدین مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب ۳۔ واؤ حرف عطف۔ اَھلُ مضاف۔ ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مبتدا۔ لکا اَن خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ینذرا مفعول بہ
الخلیل۔ مبتدا موخر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۴۔ فا
فصیحہ۔ حُذِفَتْ فعل۔ الھمزۃُ اس کا نائب فاعل۔ تخفیفاً اس کا مفعول لہٗ۔ فعل اپنے
نائب فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۵۔ فصارت۔ فعل ناقص
اس میں ھی ضمیر اس کا اسم۔ لکا اَنْ اس کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۶۔ ثم حرف عطف۔ حُذِفَتْ فعل۔ الالف یہ اس کا
نائب فاعل۔ لام جار۔ التقاء مضاف۔ الساکنین مضاف الیہ۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا حذفت کے۔ حذفت فعل
اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ہر ۲۰۳۴۱ — ۱ — ۲۰ — ۲۰۱۰ — ۱۲ — ۲۷

وَلِیْ بِالسَّبَبِیَّۃِ اَیْ یَکُوْنُ مَا قَبْلَھَا سَبَبًا لِمَا بَعْدَھَا مِثْلُ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ
فَاِنَّ الْاِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ۔ اور کَیْ سببیت کے لئے ہے۔ یعنی اس کا ماقبل
مابعد کے لئے سبب ہوتا ہے۔ جیسے میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔
کیونکہ اسلام دخول جنت کے لئے سبب ہے۔ ترکیب ۔ واؤ حرف عطف۔ کَیْ مبتدا۔
لام حرف جار۔ السببیۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق
سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۲۔ اَیْ حرف
تفسیر۔ یکون فعل ناقص۔ ما موصولہ۔ قبل مضاف۔ ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا سبب فعل کا۔ سبب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوئی ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر
اسم ہوا فعل ناقص یکون کا۔ سبباً فعل۔ لام حرف جار۔ ما موصولہ۔ بعد مضاف
ھا ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا سبب فعل کا۔ سبب فعل
اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ

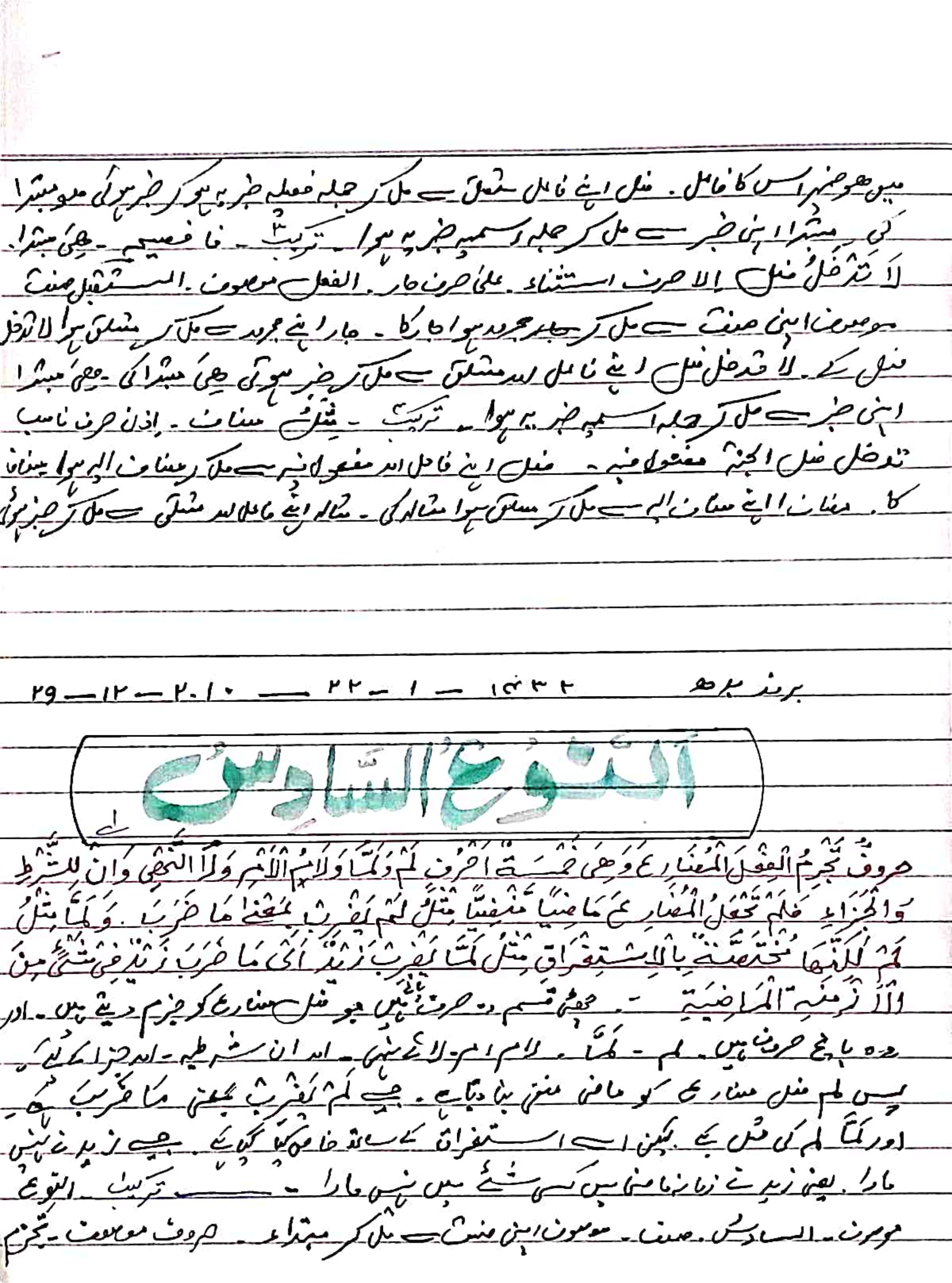
سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر
سبب فعل کا۔ سبب فعل اپنے موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا۔ یکون
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب مثال ثانی۔
اسلمت کی ادخل الجنۃ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف
ہذا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسلمت فعل کی فعل ناقص۔
ادخل فعل با فاعل۔ الجنۃ اس کا مفعول بہ۔ ادخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اسلمت کا مفعول ہوا۔ اسلمت فعل اپنے فاعل اور
مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[4] فا فصیحہ۔ ان مشبہ بالفعل۔ الدسم
اس کا اسم۔ سبب موصوف۔ لام حرف جار۔ دخول مضاف۔ الجنۃ مضاف الیہ۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔
ثابت اپنے متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوگی ان حرف مشبہ بالفعل
کی۔ ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

٢٨ — ٢٧ — ٢٦ — ٢٥ — ٢٤ — ٢٣ — ٢٢ — ٢١ — ٢٠ — ١٩ — ١٨ — ١٧ — ١٦ — ١٥ مشغل

وَاِذَنْ لِلْجَوَابِ وَالْجَزَاءِ وَهُوَ لَا يَتَحَقَّقُ اِلَّا فِي الزَّمَانِ الْمُسْتَقْبَلِ فَهِيَ لَا تَدْخُلُ
اِلَّا عَلَى الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبَلِ مِثْلَ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ اَسْلَمْتُ

اور اذن جواب وجزاء کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور یہ فقط زمانہ مستقبل میں ہی متحقق
ہوتا ہے پس وہ صرف فعل مستقبل پر ہی داخل ہوتا ہے جیسے پھر تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ
گے۔ اس شخص کے جواب میں جس نے کہا۔ میں نے اسلام قبول کر لیا۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ اِذَنْ مبتداء۔ لام حرف جار۔ الجواب مجرور۔ جار مجرور مل کر مشتق
ہو کے ثابت کے اور وہ اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
والجزاء۔ واؤ حرف عطف۔ الجزاء۔ معطوف۔ ————— ترکیب[2] واؤ حرف عطف۔ ھُوَ
مبتدا۔ لا یتحقق فعل مضارع۔ الا حرف استثناء۔ فی حرف جار۔ الزمان موصوف۔ المستقبل
صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ ہوا
ہوا۔ استثنیٰ۔ اپنے مستثنیٰ منہ سے مل کر متعلق ہوا فعل لا یتحقق کے۔ لا یتحقق فعل اس



میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی ھو مبتدا
کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۳۔ فا فصیحیہ۔ ھی مبتدا۔
لَا تَدْخُلُ فعل۔ اِلَّا حرف استثناء۔ علیٰ حرف جار۔ الفعل موصوف۔ المستقبل صفت
موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لا تدخل
فعل کے۔ لا تدخل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی ھی مبتدا کی۔ ھی مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ مِثْلُ مضاف۔ اِذَنْ حرف ناصب
تدخل فعل الجنۃ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف
کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا مثالہ کی۔ مثالہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی

بروز بدھ ۱۴۳۲ — ۱ — ۲۲ —— ۲۰۱۰ — ۱۲ — ۲۹

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ

حروف تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ وَهِيَ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ لَمْ وَلَمَّا وَلَامُ الْاَمْرِ وَلَا النَّهْيِ وَاِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ فَلَمْ تَجْعَلُ الْمُضَارِعَ مَاضِيًا مَنْفِيًّا مِثْلُ لَمْ يَضْرِبْ بِمَعْنٰى مَا ضَرَبَ وَلَمَّا مِثْلُ لَمْ لٰكِنَّهَا مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْتِغْرَاقِ مِثْلُ لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ اَيْ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ ۔ چھٹی قسم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ اور وہ پانچ حروف ہیں۔ لم۔ لمّا۔ لام امر۔ لائے نہی۔ اور ان شرطیہ۔ اور جزا کے لیے۔ پس لم فعل مضارع کو ماضی منفی بنا دیتا ہے۔ جیسے لَمْ يَضْرِبْ بمعنی مَا ضَرَبَ کے۔ اور لمّا لم کی مثل ہے۔ لیکن اسے استغراق کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔ جیسے زید نے نہیں مارا۔ یعنی زید نے زمانہ ماضی میں کسی شئے میں نہیں مارا۔ ترکیب۔ النوع موصوف۔ السادس صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء۔ حروف معطوف۔ تجزم

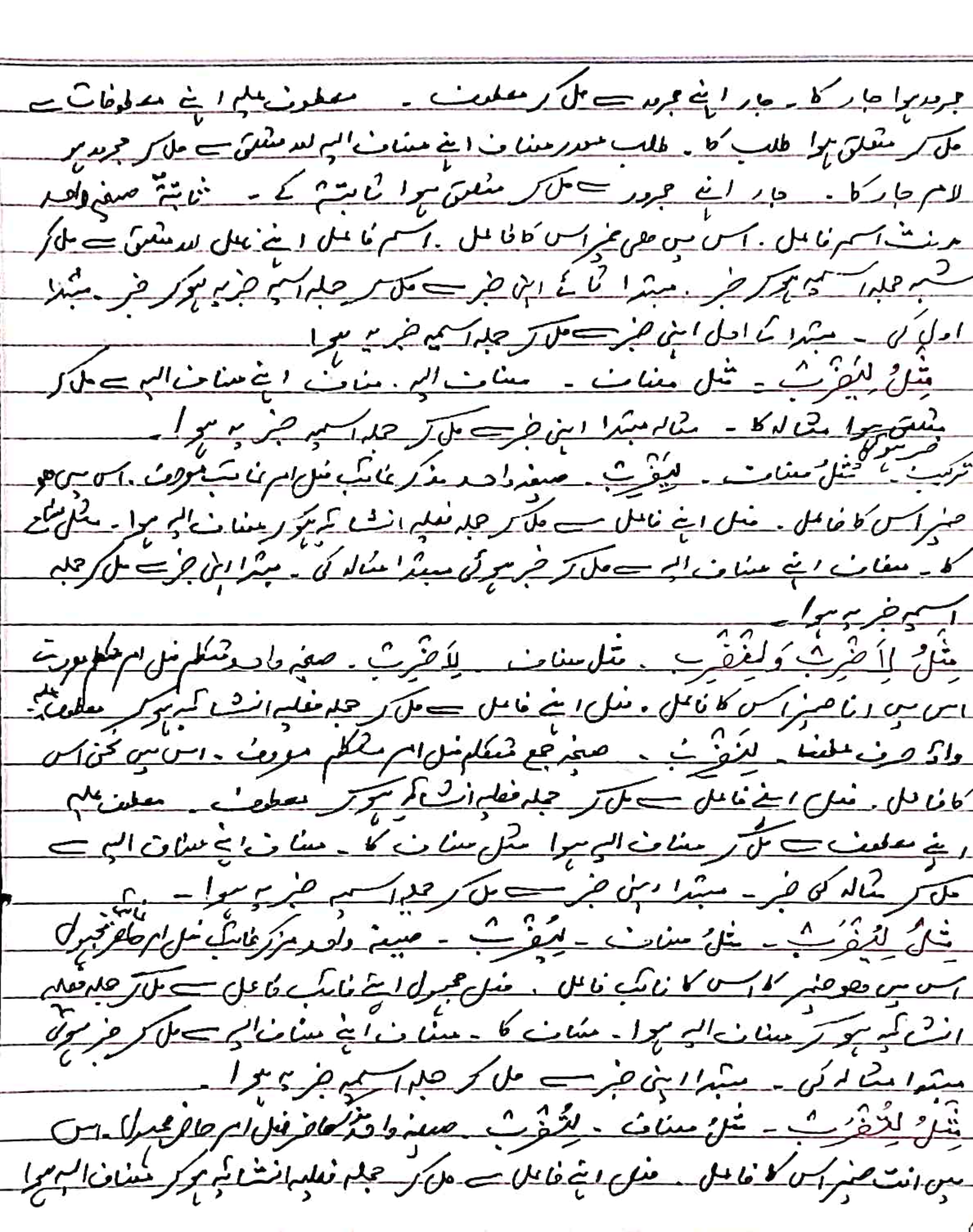
الفعل
فعل۔ المعتاد صفتیں موصوف۔ المضارع صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ہوا یجزم فعل کا۔
یجزم فعل اپنے فاعل۔ اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوا حروف موصوف کی۔
حروفًا موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[2] واؤ
حرف عطف۔ یعنی مبتدا۔ خمسة تمییز۔ احرف ممیز۔ ممیز اپنے تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[3]۔ واؤ حرف عطف۔ کلما = کلّ مبتدا۔ معطوف علیہ۔
کلّہا معطوف۔ ہمہ معطوف علیہ ۔۔۔۔۔ إنْ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر
مبتدا۔ لام حرف جار۔ الشرط۔ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت
فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ الجزاء معطوف۔ معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ ترکیب[4]۔ فا فصیحہ۔ لِمَ مبتدا۔ تجعل فعل۔ المضارع
اس کا مفعول اول۔ مضافًا موصوف۔ منقضیًا صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول ثانی۔ تجعل
فعل۔ اپنے فاعل ضمیر۔ اور ان دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[5]۔ مثلُ مضاف۔ لم یضرب۔ مقول۔ با حرف جار
معنیٰ مضاف۔ ما ضرب مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار
اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لم یضرب کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[6]۔ واؤ حرف عطف۔ کما
مبتدا۔ مثلُ مضاف۔ لم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب[7]۔ لکنّ حرف مشبہ بالفعل۔ ھا ضمیر اس کا اسم۔ مختصۃ
اسم مفعول۔ با حرف جار۔ الاستغراق مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا مختصۃ کے۔ مختصۃ
اپنے متعلق سے مل کر خبر لکنّ کی۔ لکنّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب[8] مثل مضاف۔ کما یضرب فعل زید اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر مفسَّر۔ ای حرف تفسیر۔ ما ضرب فعل۔ زید اس کا فاعل۔ فی حرف جار
شیٔ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا ما ضرب کے۔ من حرف جار۔ الازمنۃ موصوف۔ الماضیۃ
صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
ما ضرب کے۔ ما ضرب فعل اپنے فاعل اور اپنے ان دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

ہو کر مفسَّر۔ مفسِّر اپنی مفسَّر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ (بروز ہفتہ) ۱۴۳۲-۱-۲۵ — ۲۰۱۱-۱-۱

وَلَامُ الْاَمْرِ وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ اِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ مِثْلُ لِيَضْرِبْ اَوْ عَنِ الْفَاعِلِ
الْمُتَكَلِّمِ مِثْلُ لِاَضْرِبْ وَلِنَضْرِبْ اَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْغَائِبِ مِثْلُ لِيُضْرَبْ اَوْ عَنِ
الْمَفْعُوْلِ الْمُخَاطَبِ مِثْلُ لِتُضْرَبْ اَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْمُتَكَلِّمِ مِثْلُ لِاُضْرَبْ وَلِنُضْرَبْ

اور لام امر اور وہ طلب فعل کے لئے بنایا گیا ہے۔ (وہ طلب فعل) (۱) یا تو فاعل غائب سے
ہوگا۔ جیسے لِیَضْرِبْ۔ (چاہیے کہ وہ شخص مارے) (۲) یا فاعل متکلم سے جیسے لِاَضْرِبْ۔
چاہیے کہ میں ماروں) (۳) یا مفعول غائب سے جیسے چاہیے کہ وہ ایک شخص مارا جائے۔ (۴) یا مفعول
مخاطب سے جیسے لِتُضْرَبْ۔ چاہیے کہ تجھے مارا جائے۔ (۵) یا مفعول متکلم سے جیسے لِاُضْرَبْ
لِنُضْرَبْ۔ چاہیے کہ مجھے مارا جائے۔ اور چاہیے کہ ہمیں مارا جائے۔

(ترکیب) وَاؤ حرف عطف۔ لام مضاف۔ الامر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مبتدا اول۔ واؤ حرف عطف۔ ہِیَ مبتدا ثانی۔ لام جار۔ طلب مجرور۔ ~~طلب~~
لفظاً مضاف۔ اما حرف عاطفہ۔ عن جار۔ الفاعل موصوف۔ الغائب صفت۔ موصوف
اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ~~طلب مضاف~~
~~الیہ کا ساقط۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر مفعول لہ ہوا اپنے متعلق~~۔ معطوف علیہ
اَوْ حرف عطف عَنْ حرف جار۔ فاعل موصوف۔ المتکلم صفت۔ موصوف اپنی
صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف۔ (۳) اَوْ حرف
عطف۔ عَنْ حرف جار۔ مفعول موصوف۔ الغائب صفت۔ موصوف اپنی صفت
سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف۔ (۴) اَوْ حرف
عطف۔ عَنْ حرف جار۔ المفعول موصوف۔ مخاطب صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر
مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف۔ (۵) اَوْ حرف عطف۔ عَنْ
حرف جار۔ المفعول موصوف۔ المتکلم۔ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر



مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے
مل کر متعلق ہوا طلب کا۔ طلب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ لدمتعلق سے مل کر مجرور ہو
لام جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ صیغہ واحد
مؤنث اسم فاعل۔ اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل لدمتعلق سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا
اول کی۔ مبتدا ثانی اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
مِثَالُ لِيَضْرِبْ۔ مثال مضاف۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مبتدا ہوا مثالہ کا۔ مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب: مثال مضاف۔ لِيَضْرِبْ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معروف۔ اس میں ھو
ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مثال
کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔
مِثَالُ لِأَضْرِبْ وَلِنَضْرِبْ۔ مثل مضاف۔ لِأَضْرِبْ۔ صیغہ واحد متکلم فعل امر متکلم معروف
اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔
واؤ حرف عاطفہ۔ لِنَضْرِبْ۔ صیغہ جمع متکلم فعل امر متکلم معروف۔ اس میں نحن اس
کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مثالہ کی خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
مِثَالُ لِيُضْرَبْ۔ مثل مضاف۔ لِيُضْرَبْ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب مجہول
اس میں ھو ضمیر کا اس کا نائب فاعل۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ
انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی
مبتدا مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
مِثَالُ لِتُضْرَبْ۔ مثل مضاف۔ لِتُضْرَبْ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر مجہول۔ اس
میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا

محذوف

مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا مثالہ کا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مِثْلُ لِأَضْرِبْ وَلِنَضْرِبْ۔ مثل مضاف۔ لِأَضْرِبْ۔ صیغہ واحد متکلم فعل امر مجہول۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ لِنَضْرِبْ۔ صیغہ جمع متکلم فعل امر مجہول اس میں نحن ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَلَا النَّهْيِ وَهِيَ ضِدُّ لِلَّامِ الْأَمْرِ أَيْ لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ إِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ أَوِ الْمُخَاطَبِ أَوِ الْمُتَكَلِّمِ مِثْلُ لَا يَضْرِبْ وَلَا تَضْرِبْ۔ وَلَا أَضْرِبْ۔ وَلَا نَضْرِبْ۔ اور لائے نہی وہ لام امر کی ضد ہے یعنی اسے ترک فعل کی طلب کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور وہ ترک فعل یا فاعل غائب سے یا حاضر سے یا متکلم سے ہوگی۔ جیسے وہ ایک شخص نہ مارے۔ تو ایک شخص نہ مار۔ میں نہ ماروں ہم نہ ماریں۔ ترکیب ۱۔ واؤ حرف عطف۔ لا مضاف۔ نہی مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول۔ واؤ زائدہ۔ ھِیَ مبتدا ثانی۔ ضد مضاف۔ للام مضاف الیہ۔ پھر مضاف۔ امر مضاف الیہ۔ لام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ ضد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدائے ثانی کی۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۲۔ اَیْ حرف تفسیر لام حرف جار۔ طلب مضاف ترک مضاف الیہ مضاف فعل مضاف الیہ۔ ترک مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ اِمّا حرف تردد۔ عن حرف جار۔ فاعل موصوف۔ غائب صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ۔ او حرف عطف۔ المخاطب۔ معطوف۔

اور حرف عطف۔ المکلم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر صفت ہوئی الفاعل موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا طلب مصدر کے۔ طلب مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ کے۔ ثابتۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا ھی کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۳۔ مثل مضاف۔ لا تضرب معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ لا تضرب معطوف۔ واؤ حرف عطف۔ لا اضرب معطوف۔ واؤ حرف عطف۔ لا تضرب معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَاِنْ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ وَالْجُمْلَةُ الْاُوْلٰى تَكُوْنُ فِعْلِيَّةً وَالثَّانِيَةُ قَدْ تَكُوْنُ فِعْلِيَّةً وَقَدْ تَكُوْنُ اِسْمِيَّةً وَتُسَمَّى الْاُوْلٰى شَرْطًا وَالثَّانِيَةُ جَزَاءً فَاِنْ كَانَ الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ اَوِ الشَّرْطُ وَحْدَهُ فِعْلًا مُضَارِعًا مُثْبَتًا جَزَمَهُ اِنْ عَلٰى سَبِيْلِ الْوُجُوْبِ۔ اور اِنْ اور وہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلا جملہ فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی دوسرا فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ ہوتا ہے۔ اور پہلے جملے کا نام شرط اور دوسرے کا جزاء رکھا جاتا ہے۔ پس اگر شرط اور جزا دونوں یا صرف شرط فعل مضارع ہو تو اِنْ اسے وجوبی طور پر جزم دے گا۔

ترکیب۔ واؤ حرف استئناف۔ اِنْ معطوف علیہ۔ و حرف عطف۔ ھی معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ تدخل فعل مضارع اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل۔ علی حرف جار۔ جملتین مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخل کے۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ جملۃ موصوف۔ الاولیٰ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ تکون فعل ناقص۔ ھی ضمیر اس کا اسم۔ فعلیۃ اس کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۳ - واؤ حرف عطف ۔ الانبُ مبتدا ۔ قَدْ حرف تحقیق برائے تقلیل ۔ تکون فعل ناقص
هی ضمیر اس کا اسم ۔ فعلیۃً اس کی خبر ۔ فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

ترکیب۴ - واؤ حرف عطف ۔ قد حرف تحقیق برائے تقلیل ۔ تکون فعل ناقص اس میں هی ضمیر
اس کا اسم ۔ اسمیۃً اس کی خبر ۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب۵ - ~~واؤ حرف عطف ۔ تسمی فعل مضارع ۔ الاولیٰ معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف~~
~~الثانیۃ معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل ہوا فعل کا ۔ شرطا~~
واؤ حرف عطف ۔ تسمی فعل مضارع ۔ اولی اسم تفضیل اس میں هی ضمیر ~~اس~~ الجملۃ
(موصوف) محذوف اس کا فاعل ۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ موصوف
اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف ۔ ثانیۃ اسم فاعل ۔ اس میں
هی ضمیر مستتر موصوف الجملۃ کی طرف اس کا فاعل ۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر نائب فاعل ہوا تسمی کا ۔ واؤ حرف عطف ۔ جزءاً معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر مفعول بہ ثانی ۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

ترکیب۷ - فا تفصیلیہ ۔ اِن حرف شرط ۔ کان فعل ناقص ۔ شرط معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف
جزاءً معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ اور حرف عطف ۔ شرط
ذوالحال ۔ وحد مضاف ۔ ہ ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
حال ۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل
کان کا اسم ۔ فعلاً موصوف ۔ مضارعًا اسم مفعول ۔ اس میں ھو ضمیر موصوف کی طرف
اس کا نائب فاعل ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ موصوف
اپنی صفت سے مل کر خبر ۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر شرط ۔ فا جزائیہ ۔ تُجْزَمُ فعل مضارع ۔ ہ ضمیر فعلا مضارعا کی طرف
اس کا مفعول بہ ۔ اَن اس کا فاعل ۔ علی حرف جار ۔ سبیل مضاف ۔ وجوب
مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا

ترکیب فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

مِثْلُ إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ. وَإِنْ تَضْرِبْهُ ضَرَبْتُ. وَإِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ. وَإِنْ كَانَ الْجَزَاءُ وَشَرْطُهُ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهُ عَلَى سَبِيلِ الْجَوَازِ نَحْوَ إِنْ ضَرَبْتَ أَضْرِبْ۔ جیسے اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔ اور اگر تو مارے گا تو زید مارے گا۔ اور اگر صرف جزا فعل مضارع ہو تو اس سے جوازی طور پر جزم دے گا۔ جیسے اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔

ترکیب۱ ۔ مثل مضاف۔ ان حرف شرط۔ تضرب فعل مضارع مثبت معروف۔ اس میں انت ضمیر اس کا فاعل تضرب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اضرب فعل مضارع اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترکیب۲ ۔ واؤ حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ تضرب فعل مضارع اس میں انت ضمیر اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ ضربت۔ فعل ماضی اس ت ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترکیب۳ ۔ ان حرف شرط تضرب فعل مضارع اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ فا جزائیہ۔ زید مبتدا ضارب اس کا اسم فاعل۔ اس میں ھو ضمیر مبتدا کی طرف اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب۴ ۔ واؤ حرف عطف۔ ان کلمہ شرط۔ کان فعل ناقص جزاء ذوالحال وشرطہ مضاف ہ ضمیر اس کا مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر کان کا اسم۔ فعلاً موصوف۔ مضارعاً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر کان کی خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فا جزائیہ۔ تجزم فعل مضارع۔ اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ ہ ضمیر اس کا مفعول بہ

علیٰ حرف جار۔ سبیل مضاف جرا۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تجبر فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب۵۔ نحو۔ مضاف۔ ان حرف شرط۔ ضربتُ۔ فعل ماضی اس میں تُ ضمیر اس کا فاعل۔ ضربتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اضرب۔ واحد متکلم فعل مضارع۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا محذوف مثالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بروز بدھ ۔۔ ۱۴۳۲ — ۴ — ۲ — ۱۱-۲ — ۳ — ۹

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ

أَسْمَاءٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ حَالَ كَوْنِهَا مُشْتَمِلَةً عَلٰى مَعْنٰى إِنْ وَتَدْخُلُ عَلَى الْفِعْلَيْنِ وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ الْأَوَّلُ سَبَبًا لِلْفِعْلِ الثَّانِيْ وَيُسَمَّى الْأَوَّلُ شَرْطًا وَالثَّانِيْ جَزَاءً فَإِنْ كَانَ الْفِعْلَانِ مُضَارِعَيْنِ أَوْ كَانَ الْأَوَّلُ مُضَارِعًا دُوْنَ الثَّانِيْ فَالْجَزْمُ وَاجِبٌ فِي الْمُضَارِعِ وَهِيَ تِسْعَةُ أَسْمَاءٍ مَنْ وَمَا وَأَيٌّ وَمَتٰى وَأَيْنَمَا وَأَنّٰى وَمَهْمَا وَحَيْثُمَا وَإِذْمَا۔

ساتویں قسم وہ اسماء ہیں جو ان کے معنیٰ پر مشتمل ہونے کی حالت میں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور وہ دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں۔ اور فعل اول۔ فعل ثانی کے لئے سبب ہوتا ہے، اور پہلے کا نام شرط اور دوسرے کا نام جزا رکھا جاتا ہے اور اگر دونوں فعل مضارع ہوں یا اول مضارع ہو نہ کہ ثانی تو مضارع میں جزم واجب ہے۔ اور وہ نو اسماء ہیں۔ من ما۔ ای۔ متیٰ اینما۔ مہما۔ حیثما اذما۔

ترکیب۔ النوع۔ موصوف۔ السابع صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ اسماءٌ موصوف۔ تجزم فعل مضارع۔ فعل معروف۔ مضارع صفت۔ موصوف اپنی صفت

مفعول بہ حال مضاف ۔ کون مضاف الیہ ۔ ہم مضاف ۔ ھا ضمیر مضاف الیہ ۔ مشتملۃ اسم فاعل
اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل ۔ علی حرف جار معنیٰ مضاف ۔ اِنْ مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مشتملۃ کے ۔ مشتملۃ اسم
فاعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر کون مصدر کی خبر ۔ کون مصدر مضاف اپنے اسم
اسم اور خبر سے مل کر حال مضاف کا مضاف الیہ ۔ حال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تجرم
فعل کا مفعول فیہ ۔ تجرم فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت
اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ۲ ۔ واؤ حرف عطف ۔ تدخل فعل مضارع اس میں ھی ضمیر اس کا فاعل علی حرف جار
ھن مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخل فعل کے ۔ تدخل فعل اپنے فاعل
اور اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۔

ترکیب ۳ ۔ واؤ حرف عطف ۔ یکون فعل ناقص ۔ فعل موصوف ۔ اول اسم تفضیل اس میں
ھو ضمیر اس کا فاعل اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف
اپنی صفت سے مل کر یکون کا اسم ۔ شیئا موصوف ۔ لام حرف جار ۔ فعل موصوف
ثانی صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر صفت ہوا
شیئا موصوف کی ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر یکون کی خبر ۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور
خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۔

ترکیب ۴ ۔ واؤ حرف عطف ۔ تسمّٰی فعل مضارع مثبت مجہول ۔ اول اسم تفضیل اس
میں ھو ضمیر مستتر الفعل اس کا فاعل ۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر صفت ۔ موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف
ثانی اسم فاعل ۔ مستترًا معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف ۔ جزائہ معطوف ۔
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ۔ تسمّی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۔

ترکیب ۵ ۔ فا تفصیلیہ ۔ اِنْ حرف شرط ۔ کان فعل ناقص ۔ فعلہا کان کا اسم ۔
مضارعین اسم مفعول ۔ اس میں ھا ضمیر اس کا نائب فاعل ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل

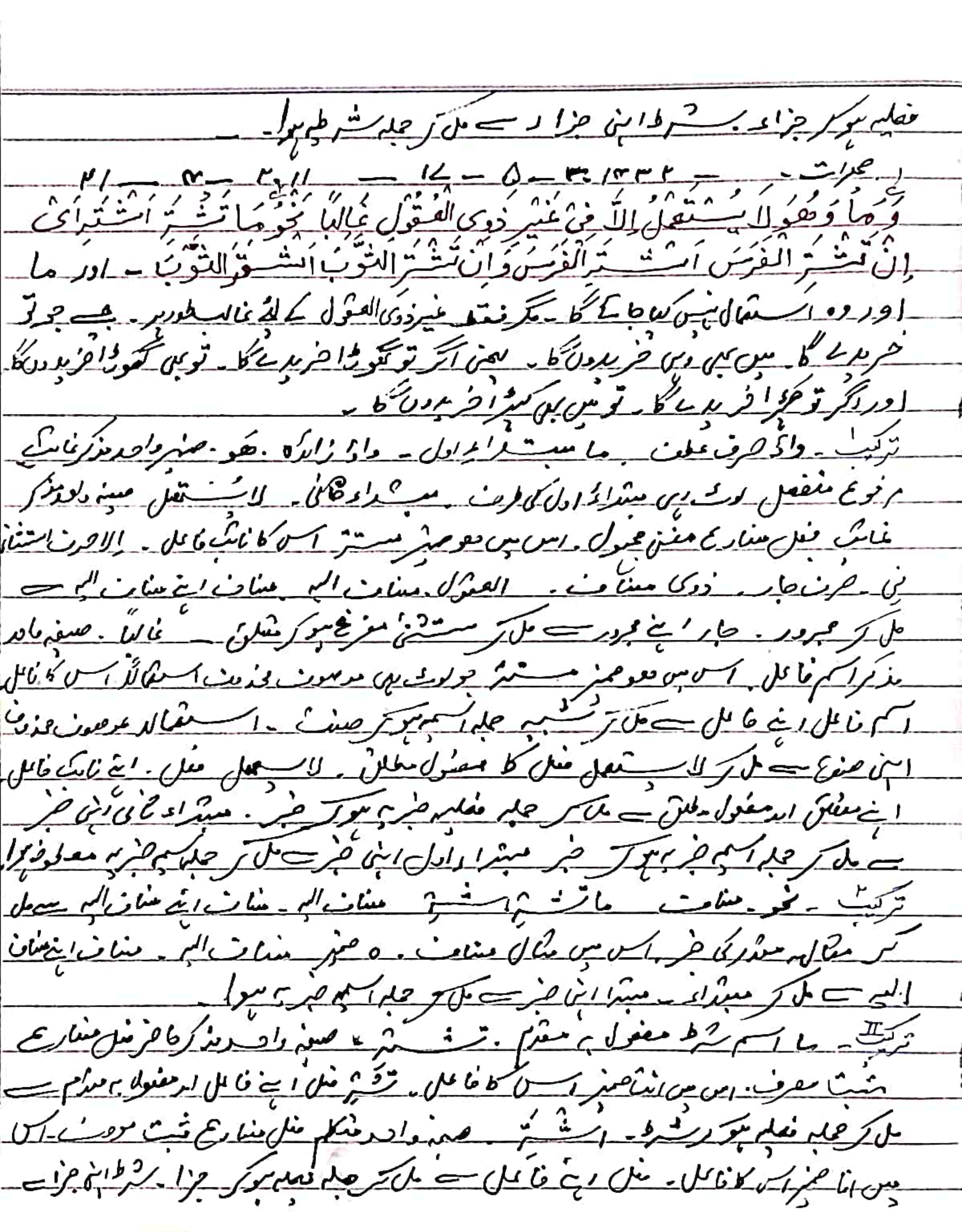
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر کان کی خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ او حرف عطف۔ کان فعل ناقص۔ اول اسم تفضیل اس میں ھو ضمیر اس کا موصوف محذوف۔ الفعل اس کا فاعل۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر کان کا اسم۔ مضارعا اسم فاعل۔ اس میں ھو ضمیر اس کا موصوف محذوف۔ فعلا اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر کان کی خبر۔ دون مضاف۔ ثانی مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کان کا مفعول فیہ۔ کان فعل ناقص اپنے اسم خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔ (ف) جزائیہ۔ جزم مبتدا۔ واجب اسم فاعل۔ اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل فی حرف جار۔ مضارع مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا واجب فاعل کا۔ واجب اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ ھیَ مبتدا۔ تسعۃ ممیز اسماء تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبدل منہ۔ مَنْ معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ ما معطوف واؤ حرف عطف۔ ای معطوف۔ واؤ حرف عطف ———— معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا ———

۱ ہر دو لفظ ۲ ۳ ۴ ۱ ـــ ۵ ـــ ۴ ـــ ۱۱-۲ ـــ ۴ ـــ ۹
فَمَنْ وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِيْ ذَوِي الْعُقُوْلِ نَحْوُ مَنْ يُكْرِمْنِيْ اُكْرِمْهُ اَيْ اِنْ يُكْرِمْنِيْ زَيْدٌ اُكْرِمْهُ وَاِنْ يُكْرِمْنِيْ عَمْرٌو اُكْرِمْهُ۔۔ پس مَنْ اور وہ نہیں استعمال کیا جائے گا مگر ذوی العقول کے لئے جیسے جو میری تعظیم کرے گا میں اس کی تعظیم کروں گا یعنی اگر زید میری تعظیم کرے گا تو میں اس کی تعظیم کروں گا۔ اور اگر عمر میری تعظیم کرے گا تو میں اس کی تعظیم کروں گا۔

ترکیب۔ فا تفصیلیہ۔ مَنْ مبتدا اول۔ واؤ حرف زائدہ۔ ھُوَ مبتدا ثانی۔ لا یستعمل

صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی مجہول ۔ اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل ۔ إلا حرف
استثناء ۔ من حرف جار ۔ ذوی مضاف العقول مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لا یستعمل فعل کا ۔ لا یستعمل
فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتداء ثانی کی ۔ مبتداء ثانی
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر مبتداء اول کی ۔ مبتداء اول اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا ۔
ترکیب ① نحو مضاف ۔ من یکرمنی اکرمہ مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ
مقدر کی خبر ۔ مثال مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔
ترکیب ② مَنْ اسم شرط مبتداء ۔ یکرم صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف
اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل ۔ ن وقایہ ۔ ی ضمیر واحد متکلم منصوب متصل مفعول بہ ۔ یکرم
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ۔ اکرم صیغہ واحد متکلم فعل مضارع
مثبت معروف ۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ ہ ضمیر اس مفعول بہ ۔ اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول
بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر ۔ مبتداء اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔
ترکیب ۳ ۔ ای حرف تفسیر ان حرف شرط ۔ یکرم صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت
معروف ۔ ن وقایہ ۔ ی ضمیر واحد متکلم ۔ مفعول بہ ۔ زید فاعل ۔ یکرم فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ۔ اکرم فعل صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت
معروف ۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ۔ ہ ضمیر اس کا مفعول بہ ۔ اکرم فعل اپنے فاعل
اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا ۔
ترکیب ۴ ۔ واؤ حرف عطف ۔ ان حرف شرط ۔ یکرم فعل واحد مذکر غائب مضارع مثبت معروف
ن وقایہ ۔ ی ضمیر واحد متکلم ۔ مفعول بہ ۔ عمر فاعل ۔ یکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول
بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ۔ اکرم صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف اس میں
انا ضمیر اس کا فاعل ہ ضمیر اس کا مفعول بہ ۔ اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ



فعلیہ ہو کر جزاء بشرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۶۔ عبارت۔

وَمَا وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ غَالِبًا نَحْوُ مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ
إِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ أَشْتَرِ الْفَرَسَ وَإِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ أَشْتَرِ الثَّوْبَ۔ اور ما
اور وہ استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔ مگر فقط غیر ذوی العقول کے لئے غالب طور پر۔ جیسے جو تو
خریدے گا۔ میں بھی وہی خریدوں گا۔ یعنی اگر تو گھوڑا خریدے گا۔ تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا
اور اگر تو کپڑا خریدے گا۔ تو میں بھی کپڑا خریدوں گا۔

ترکیب۱۔ واؤ حرف عطف۔ ما مبتدا اول۔ واؤ زائدہ۔ ھو۔ ضمیر واحد مذکر غائب کے
مرفوع منفصل لوٹ رہی مبتدا اول کی طرف۔ مبتدا ثانی۔ لا یستعمل صیغہ واحد مذکر
غائب فعل مضارع منفی مجہول۔ اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل۔ الا حرف استثنا
فی۔ حرف جار۔ ذوی کا مضاف۔ العقول۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر متعلق۔ غالبا۔ صیغہ واحد
مذکر اسم فاعل۔ اس میں ھو ضمیر مستتر جو لوٹ رہی ہے موصوف محذوف استعمالا اس کا فاعل
اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ استعمالا موصوف محذوف
اپنی صفت سے مل کر لا یستعمل فعل کا مفعول مطلق۔ لا یستعمل فعل۔ اپنے نائب فاعل
اپنے متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا ثانی اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیب۲۔ نحو۔ مضاف۔ ما تشتر اشتر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل
کر مثالہ مقدر کی خبر۔ اس میں مثال مضاف۔ ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب III۔ ما اسم شرط مفعول بہ مقدم۔ تشتر۔ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع
مثبت معروف۔ اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے
مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اشتر۔ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔ اس
میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزاء سے

مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔
ترکیب۔ أي حرف تفسیر ان حرف شرط۔ تشتر صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف
اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ الفرس مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط۔ اشتر صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔ اس میں انا ضمیر
اس کا فاعل۔ الفرس۔ مفعول بہ۔ اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔
ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ تشتر واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف۔
اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ الثوب۔ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط۔ اشتر واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔ اس میں انا ضمیر اس کا
فاعل۔ الثوب مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔
شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

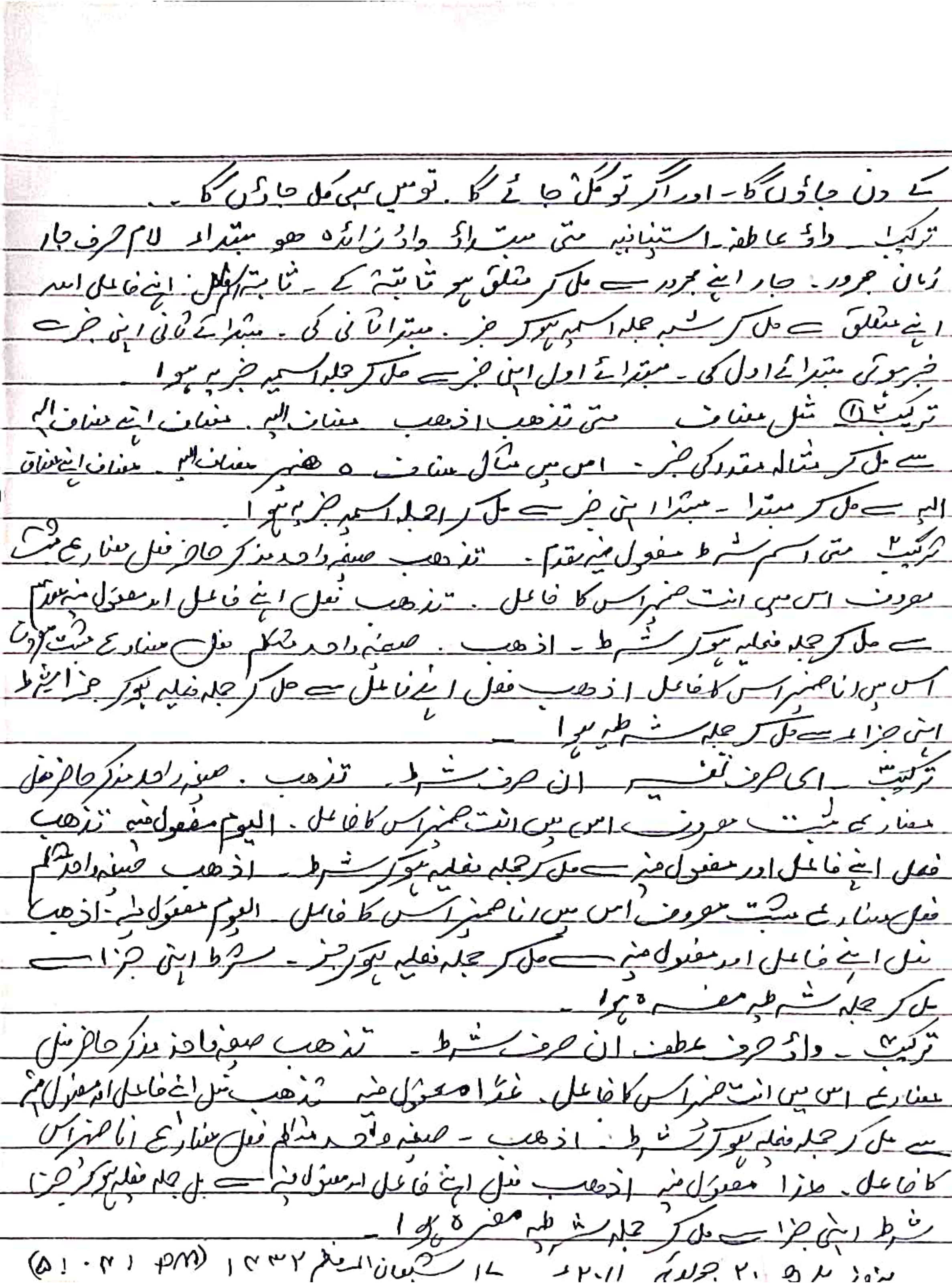
بروز ہفتہ ۲۳-۴-۲۰۱۱ — ۱۹-۵-۱۴۳۲ — ۸:۳۴ AM ۸۶۲

وَأَيٌّ وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي ذَوِي الْعُقُولِ وَتَلْزَمُهُ الْإِضَافَةُ مِثْلُ أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِي أَضْرِبْهُ أَيْ إِنْ يَضْرِبْنِي زَيْدٌ أَضْرِبْهُ وَإِنْ يَضْرِبْنِي عَمْرٌو أَضْرِبْهُ۔ اور ای اور نہیں
استعمال کیا جائے گا مگر ذوی العقول کے لئے۔ اور اسے اضافت لازم ہوتی ہے۔ جیسے ان
میں سے جو مجھے مارے گا۔ میں بھی اسے ماروں گا۔ یعنی اگر مجھے زید مارے گا تو میں بھی
اسے ماروں گا۔
ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ ای مبتدائے اول۔ واؤ زائدہ۔ ھو ضمیر واحد مذکر غائب مرفوع منفصل
مبتدائے ثانی۔ لا یستعمل صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی مجہول۔ اس میں ھو ضمیر اس کا نائب
فاعل۔ الا حرف استثناء۔ فی حرف جار۔ ذوی مضاف۔ العقول مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور ہوا فی حرف جار کا۔ فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ ہو کر متعلق ہوا
لا یستعمل فعل مجہول کا۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدائے
ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائے اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا معطوفہ ہوا۔ ترکیب ۲۔ واؤ حرف عطف۔ تلزم صیغہ واحد مؤنث غائب

فعل مضارع مثبت معروف۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ اس کا مفعول ہے۔ الاضافۃ فاعل۔
تلزم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترکیب ۳ (۱) فعل مضاف
ایہم یضربنی اضربہ۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء مقدر کی خبر۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب ۲) اَیُّ اسم شرط۔ مضاف۔ ھم ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مبتدا ہے۔ تضرب صیغہ واحد مذکر غائب۔ فعل مضارع مثبت معروف اس میں ھو ضمیر
اس کا فاعل۔ ن وقایہ۔ ی ضمیر مفعول بہ۔ تضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل
کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اَضرِبْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف اس میں
انا ضمیر اس کا فاعل۔ ہٗ ضمیر مفعول بہ۔ اُضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۴۔ اِی حرف تفسیر اِنْ حرف شرط۔ تضرب صیغہ واحد مذکر
غائب۔ فعل مضارع مثبت معروف ن وقایہ۔ ی ضمیر واحد متکلم مفعول بہ۔ زید فاعل۔
تضرب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اَضرب صیغہ واحد متکلم
فعل مضارع مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ ہٗ ضمیر اس کا مفعول بہ۔ اضرب فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔
ترکیب ۵ واؤ حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ تضرب صیغہ واحد مذکر غائب۔ فعل مضارع
مثبت معروف۔ ن وقایہ۔ ی ضمیر واحد متکلم مفعول بہ۔ عمرٌو فاعل۔ تضرب فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اضرب صیغہ واحد متکلم فعل مضارع
مثبت معروف۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ ہٗ ضمیر مفعول بہ۔ اضرب فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا

بروز منگل ۱۹ جولائی ۲۰۱۱ء ۱۶ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ (5:10 PM)

وَمَتٰی وَھُوَ لِلزَّمَانِ مِثْلُ مَتٰی تَذْھَبْ اَیْ اِنْ تَذْھَبِ الْیَوْمَ اَذْھَبِ الْیَوْمَ
وَاِنْ تَذْھَبْ غَدًا اَذْھَبْ غَدًا۔ اور متیٰ اور وھو استغراق زمان کے لئے آتا ہے
جب جب تو جائے گا تو میں بھی جاؤں گا۔ یعنی اگر تو آج کے روز جائے گا۔ تو میں بھی آج



سکے دن جاؤں گا۔ اور اگر تو کل جائے گا۔ تو میں بھی کل جاؤں گا۔

ترکیب ۔ واؤ عاطفہ۔ استینافیہ متی مبتدا۔ ئی واؤ زائدہ ھو مبتدا۔ لام حرف جار زمان مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہو ثابتۃ کے ۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا ثانی کی ۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے خبر ہوئی مبتدائے اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب نمبر ① مثل مضاف متی تذھب اذھب مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدر کی خبر۔ اس میں مثال مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترکیب ۲ متی اسم شرط مفعول فیہ مقدم۔ تذھب صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اذھب۔ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اذھب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب ۳ ۔ ای حرف تفسیر ان حرف شرط۔ تذھب۔ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف۔ اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ الیوم مفعول فیہ تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اذھب صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا فاعل الیوم مفعول فیہ۔ اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔

ترکیب ۴ ۔ واؤ حرف عطف ان حرف شرط۔ تذھب صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ غدا مفعول فیہ تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اذھب۔ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع انا ضمیر اس کا فاعل۔ غدا مفعول فیہ اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔

منگل ۲۰ جولائی ۲۰۱۱ء ۱۷ شعبان المعظم ۱۴۳۲ (5:01 PM)

وَأَيْنَمَا وَهُوَ لِلْمَكَانِ مِثْلُ أَيْنَمَا تَمْشِ أَمْشِ أَيْ إِنْ تَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ أَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَإِنْ تَمْشِ إِلَى السُّوقِ أَمْشِ إِلَى السُّوقِ - اور اینما اور وہ استغراق مکان کے لیے آتا ہے۔ جیسے جس جگہ تو چلے گا میں بھی چلوں گا۔ یعنی اگر تو مسجد کی طرف چلے گا۔ تو میں بھی مسجد کی جانب چلوں گا۔ اور اگر تو بازار کی جانب چلے گا۔ تو میں بھی بازار کی جانب چلوں گا۔

ترکیب ۱۔ واؤ حرف عطف۔ اینما مبتدائے اول۔ واؤ زائدہ۔ ھو مبتدائے ثانی۔ لام حرف جار۔ مکان مجرور۔ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل۔ اس میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدائے ثانی کی۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر خبر ہوئی مبتدائے اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۲۔ مثل مضاف۔ اینما اسم شرط مفعول بہ مقدم۔ تمش صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ تمش فعل اپنے فاعل اور مفعول مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ امش صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ امش فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف کی خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۳۔ أی حرف تفسیر۔ تمش صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ الی حرف جار۔ المسجد مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تمش فعل کا۔ تمش فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ امش صیغہ واحد متکلم حاضر مثبت معروف۔ انا ضمیر اس کا فاعل۔ الی حرف جار المسجد مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ امش فعل کے۔ امش فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔

ترکیب ۴۔ واؤ حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ الی حرف جار۔ السوق۔ تمش فعل انت



ضمیر اس کا فاعل۔ الی حرف جار السوق مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا تمش فعل کا۔ تمش
فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ امش فعل امر انا ضمیر اس کا
فاعل۔ الی جار۔ السوق مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا امش فعل کے۔ امش فعل اپنے
فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا
جمعرات ۲۱ جولائی ۲۰۱۱ء ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۳۲ (pm ۲۱ : ۵)

وَأَنَّى وَهُوَ أَيْضًا لِلْمَكَانِ مِثْلُ أَنَّى تَكُنْ أَكُنْ أَيْ إِنْ تَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ أَكُنْ فِي
الْبَلْدَةِ وَإِنْ تَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ أَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ۔

اور انّی اور وہ بھی استغراق مکان کے لئے آتا ہے جیسے جس جگہ تو ہوگا میں بھی ہوں گا۔
یعنی اگر تو شہر میں ہوگا۔ تو میں بھی شہر میں ہوں گا۔ اگر تو گاؤں میں ہوگا تو میں
بھی گاؤں میں ہوں گا۔

ترکیب۱۔ واؤ حرف عطف انّی مبتدائے اول واؤ زائدہ ھو مبتدائے ثانی۔
لام حرف جار۔ مکان مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اس
میں ھو ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
خبر مبتدائے ثانی کی۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدائے اول
کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

ترکیب۲۔ مثلُ مضاف انّی تکن اکن مضاف الیہ محذوف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مثالہ محذوف کی خبر۔ مثال مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

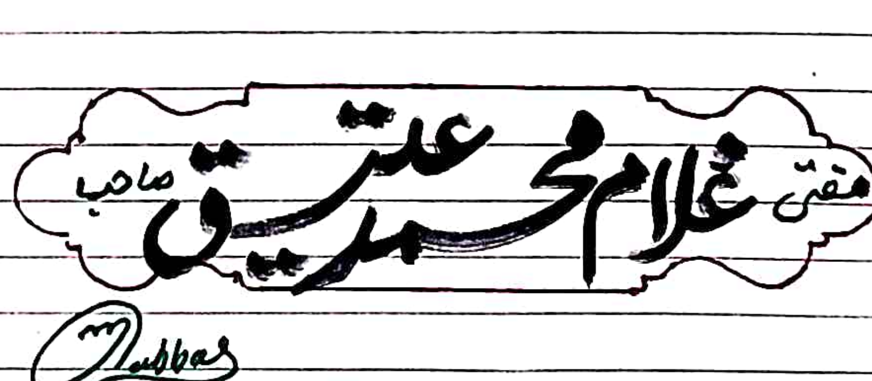
ترکیب۲ ایضاً۔ انّی حرف شرط مفعول فیہ مقدم۔ تکن صیغہ واحد مذکر حاضر فعل
مضارع مثبت معروف۔ انت ضمیر اس کا فاعل۔ تکن فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ
مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اکن صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔
انا ضمیر اس کا فاعل۔ اکن فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی
جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب۳ ۔ ای حرف تفسیر۔ ان حرف شرط۔ تکن ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع
مثبت معروف۔ انت ضمیر اس کا فاعل۔ فی حرف جار۔ بلدۃ مجرور۔ جار مجرور
مل کر متعلق ہوا۔ تکن فعل کے۔ تکن فعل اپنے فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
شرط۔ اکن۔ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف انا ضمیر اس کا فاعل
فی حرف جار۔ بلدۃ مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اکن فعل کے۔
اکن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے
مل کر جملہ شرطیہ مفردہ ہوا۔

ترکیب۴ ۔ واؤ حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ تکن فعل مضارع۔ انت ضمیر اس کا
فاعل۔ فی حرف جار۔ البادیۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا تکن فعل کا۔
تکن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اکن فعل۔
انا فاعل۔ فی حرف جار۔ البادیۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا اکن فعل کا
اکن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے
مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

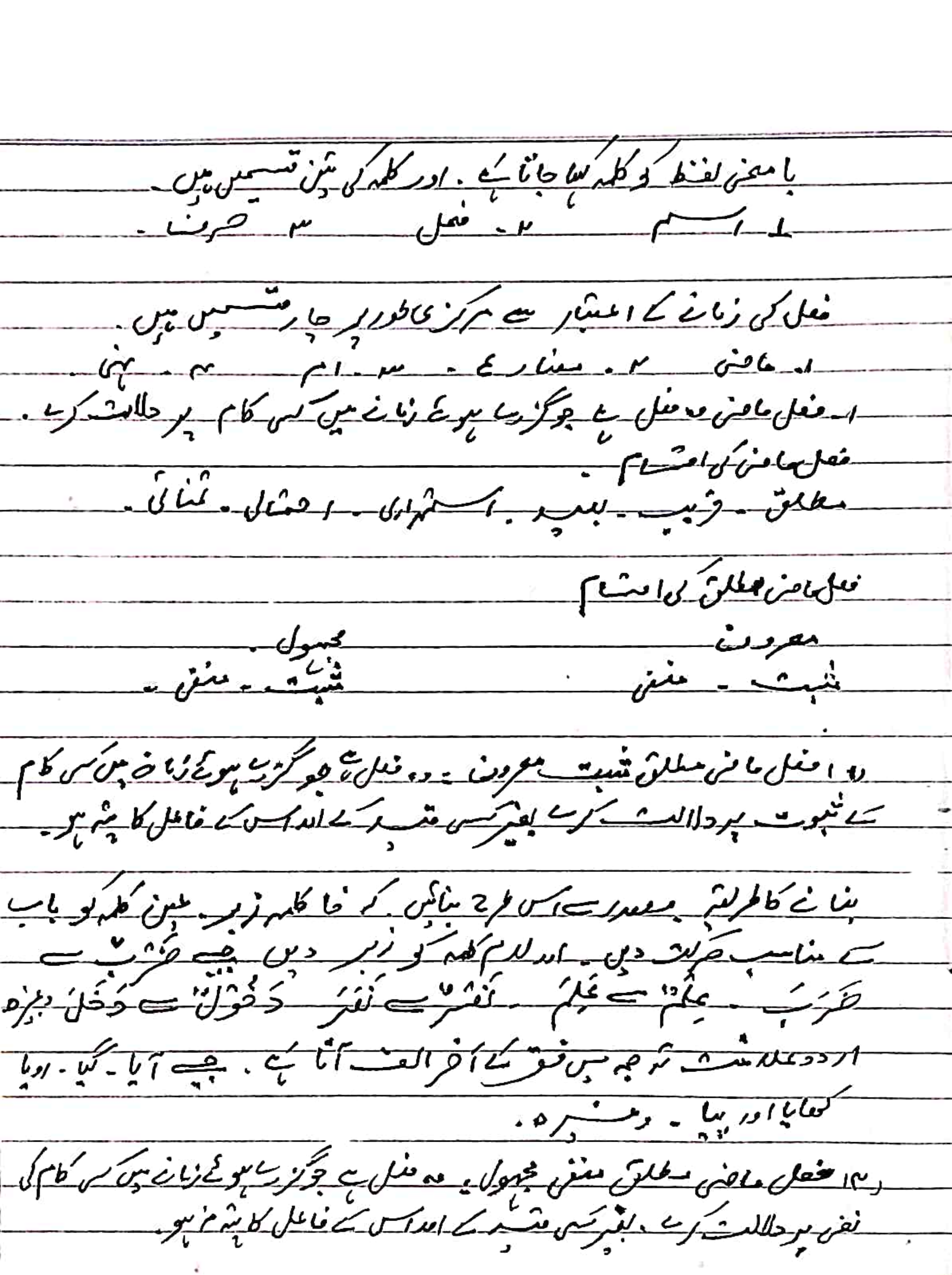
جمعرات ۲۸ جولائی ۲۰۱۱ء ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ ۲۶:۰۴ pm ۵۱

بیان الطرف



نقلہ

۱-۸-۲۰۰۹
۹-۸-۱۴۳۰



بامعنی لفظ کو کلمہ کہا جاتا ہے۔ اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف۔

فعل کی زمانے کے اعتبار سے مرکزی طور پر چار قسمیں ہیں۔

۱۔ ماضی ۲۔ مضارع ۳۔ امر ۴۔ نہی۔

۱۔ فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام پر دلالت کرے۔

فعل ماضی کی اقسام

مطلق ۔ قریب ۔ بعید ۔ استمراری ۔ احتمالی ۔ تمنائی ۔

فعل ماضی مطلق کی اقسام

معروف — مجہول۔

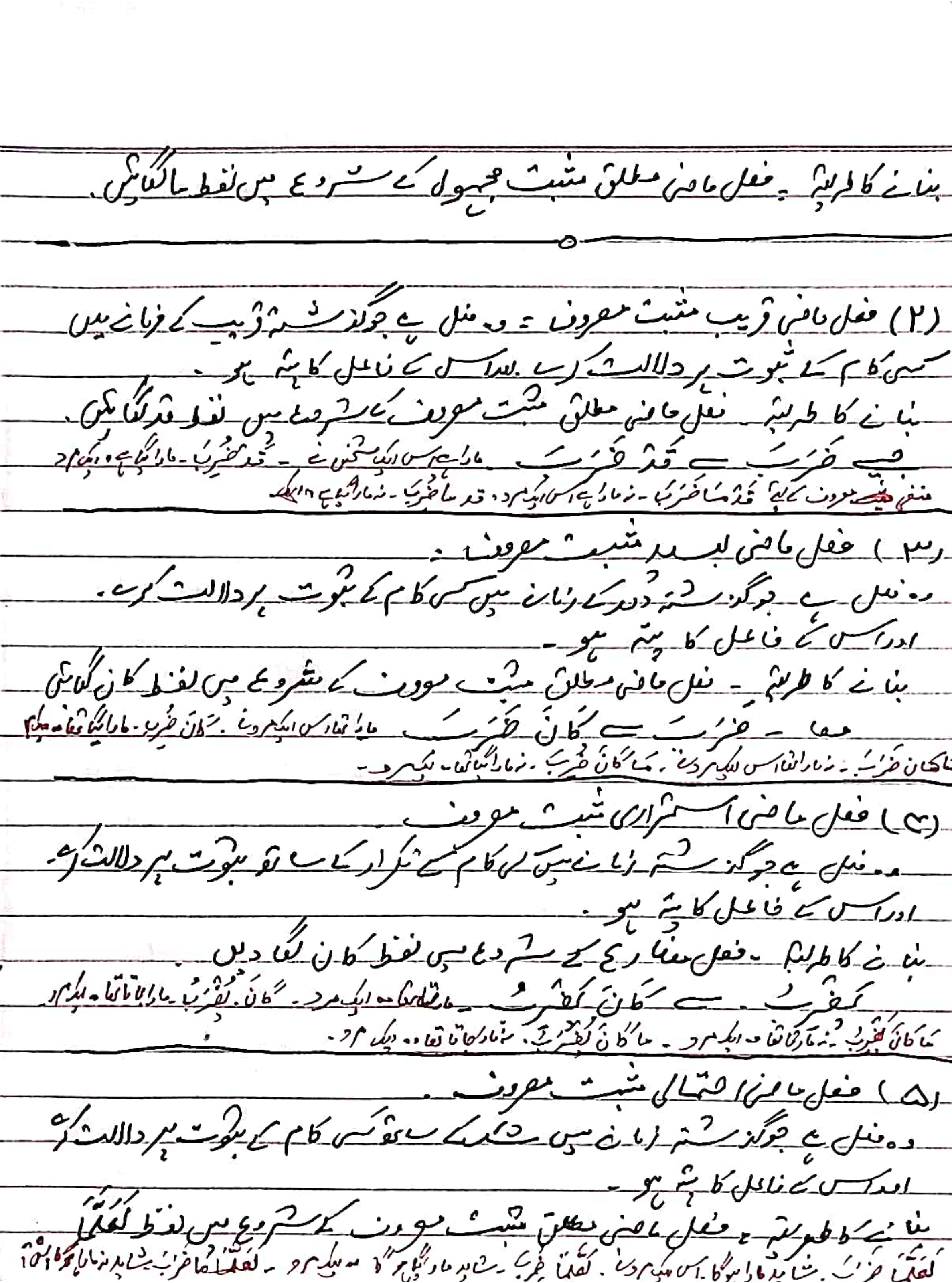
مثبت ۔ منفی — مثبت ۔ منفی ۔

(۱) فعل ماضی مطلق مثبت معروف: وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے بغیر کسی قید کے اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنانے کا طریقہ: مصدر سے اس طرح بنائیں کہ فا کلمہ زبر، عین کلمہ کو باب کے مناسب حرکت دیں۔ اور لام کلمہ کو زبر دیں جیسے ضَرْبٌ سے ضَرَبَ۔ عِلْمٌ سے عَلِمَ۔ نَصْرٌ سے نَصَرَ۔ دُخُوْلٌ سے دَخَلَ وغیرہ

اردو علامت: ترجمہ میں فعل کے آخر الف آتا ہے۔ جیسے آیا۔ گیا۔ اور کھایا اور پیا۔ وغیرہ۔

(۲) فعل ماضی مطلق منفی مجہول: وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرے۔ بغیر کسی قید کے اور اس کے فاعل کا پتہ نہ ہو۔



بنانے کا طریقہ ۔ فعل ماضی مطلق مثبت مجہول کے شروع میں لفظ ما لگائیں۔

(۲) فعل ماضی قریب مثبت معروف : وہ فعل ہے جو گزشتہ قریب کے زمانے میں کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے۔ اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں لفظ قد لگائیں۔

جیسے ضَرَبَ سے قَدْ ضَرَبَ مارا ہے اس ایک شخص نے ۔ قَدْ ضُرِبَ ۔ مارا گیا ہے وہ ایک مرد

منفی معروف کے لیے قَدْ مَا ضَرَبَ ۔ نہ مارا ہے اس ایک مرد ، قد ما ضُرِبَ ۔ نہ مارا گیا ہے وہ ایک

(۳) فعل ماضی بعید مثبت معروف :

وہ فعل ہے جو گزشتہ دور کے زمانے میں کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے۔ اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں لفظ کان لگائیں

جیسا ۔ ضَرَبَ سے کَانَ ضَرَبَ مارا تھا اس ایک مرد نے ۔ کَانَ ضُرِبَ ۔ مارا گیا تھا وہ ایک

ما کان ضرب ۔ نہ مارا تھا اس ایک مرد نے ۔ ما کان ضُرِبَ ۔ نہ مارا گیا تھا ایک مرد۔

(۴) فعل ماضی استمراری مثبت معروف

وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں کسی کام کے تکرار کے ساتھ ثبوت پر دلالت کرے۔ اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل مضارع کے شروع میں لفظ کان لگا دیں

یَضْرِبُ سے کَانَ یَضْرِبُ ۔ مارتا تھا وہ ایک مرد ۔ کَانَ یُضْرَبُ ۔ مارا جاتا تھا وہ ایک مرد

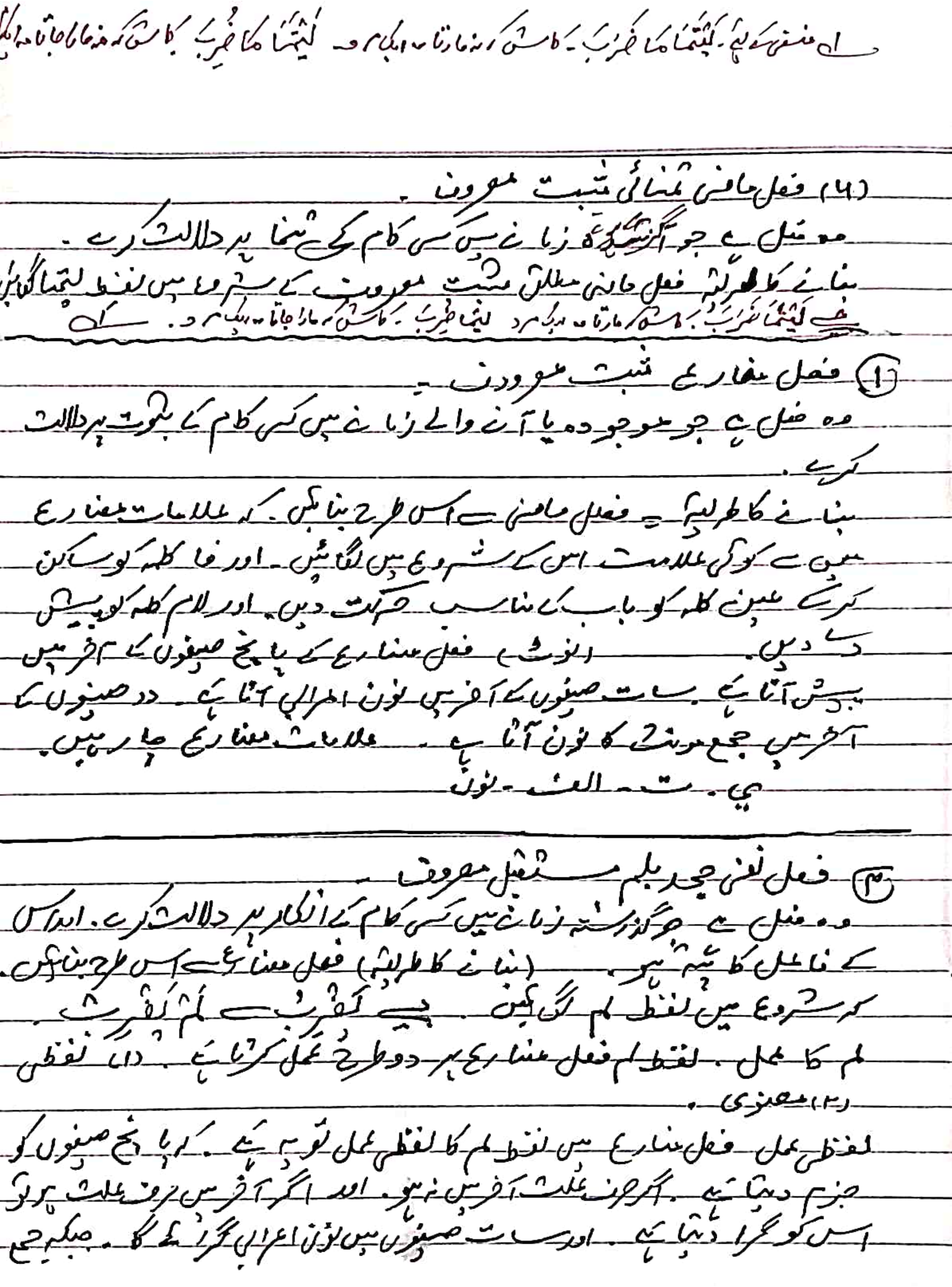
ما کان یضرب ۔ نہ مارتا تھا وہ ایک مرد ۔ ما کان یُضْرَبُ ۔ نہ مارا جاتا تھا وہ ایک مرد۔

(۵) فعل ماضی احتمالی مثبت معروف

وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں شک کے ساتھ کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں لفظ لَعَلَّمَا

لَعَلَّمَا ضَرَبَ ۔ شاید مارا ہوگا اس ایک مرد نے ۔ لعلما ضُرِبَ ۔ شاید مارا گیا ہوگا وہ ایک مرد ۔ لعلما ما ضرب ۔ شاید نہ مارا ہوگا اس نے



ے — اے منفی کہ لیا۔ لَیْتَمَا مَا ضَرَبَ۔ کاش کہ نہ مارتا وہ ایک مرد۔ لَیْتَمَا مَا ضُرِبَ کاش کہ نہ مارا جاتا وہ ایک

(۶) فعل ماضی تمنائی مثبت معروف۔

وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں کسی کام کی تمنا پر دلالت کرے۔
بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مطلق مثبت معروف کے شروع میں لفظ لَیْتَمَا لگا دیں۔
جیسے لَیْتَمَا ضَرَبَ کاش کہ مارتا وہ ایک مرد۔ لَیْتَمَا ضُرِبَ کاش کہ مارا جاتا وہ ایک مرد۔

(۱) فعل مضارع مثبت معروف۔

وہ فعل ہے جو موجودہ یا آنے والے زمانے میں کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے۔

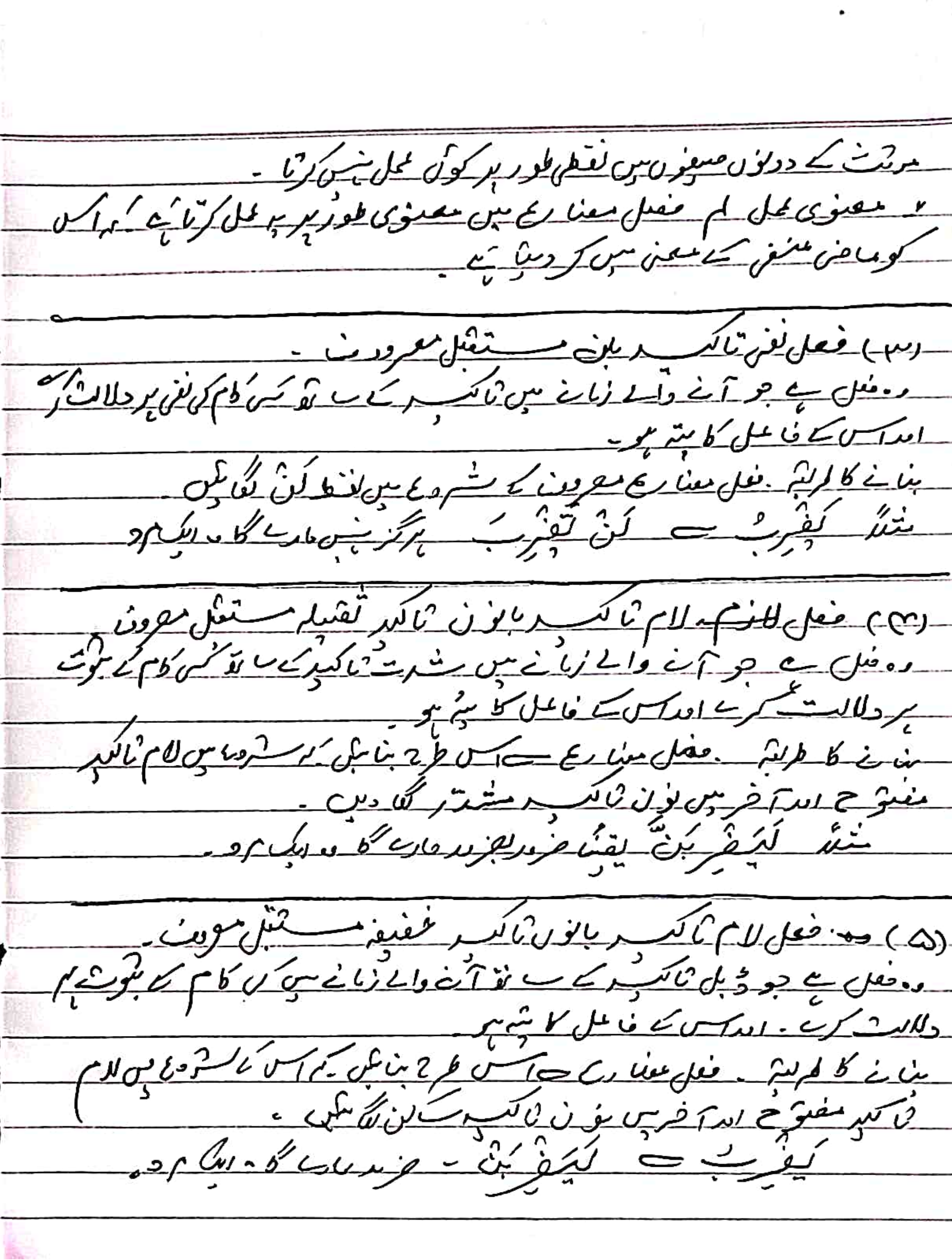
بنانے کا طریقہ: فعل ماضی سے اس طرح بنائیں کہ علامات مضارع میں سے کوئی علامت اس کے شروع میں لگا دیں۔ اور فا کلمہ کو ساکن کر کے عین کلمہ کو باب کے مناسب حرکت دیں۔ اور لام کلمہ کو پیش دے دیں۔ (نوٹ) فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں پیش آتا ہے۔ سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے۔ دو صیغوں کے آخر میں جمع مونث کا نون آتا ہے۔ علامات مضارع چار ہیں۔
ی۔ ت۔ الف۔ نون

(۲) فعل نفی جحد بلم مستقبل معروف۔

وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں کسی کام کے انکار پر دلالت کرے۔ اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔ (بنانے کا طریقہ) فعل مضارع سے اس طرح بنائیں۔ کہ شروع میں لفظ لم لگا دیں۔ جیسے یَضْرِبُ سے لَمْ یَضْرِبْ۔

لم کا عمل۔ لفظ لم فعل مضارع پر دو طرح عمل کرتا ہے۔ (۱) لفظی (۲) معنوی۔

لفظی عمل: فعل مضارع میں لفظ لم کا لفظی عمل تو یہ ہے۔ کہ پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے۔ اگر حرف علت آخر میں نہ ہو۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے۔ اور سات صیغوں میں نون اعرابی گرا دے گا۔ جبکہ جمع



مونث کے دونوں صیغوں میں لفظی طور پر کوئی عمل نہیں کرتا۔

۲۔ معنوی عمل: لم فعل مضارع میں معنوی طور پر یہ عمل کرتا ہے کہ اس کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

(۳) فعل نفی تاکید بلن مستقبل معروف۔

وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں تاکید کے ساتھ کسی کام کی نفی پر دلالت کرے اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع معروف کے شروع میں لفظ لَنْ لگا دیں۔

مثلاً یَضْرِبُ سے لَنْ یَّضْرِبَ ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد

(۴) فعل لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مستقبل معروف

وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں شدت تاکید کے ساتھ کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے اور اس کے فاعل کا پتہ ہو

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع سے اس طرح بنائیں کہ شروع میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون تاکید مشدد لگا دیں۔

مثلاً لَیَضْرِبَنَّ یقیناً ضرور بالضرور مارے گا وہ ایک مرد۔

(۵) فعل لام تاکید بانون تاکید خفیفہ مستقبل معروف۔

وہ فعل ہے جو ڈبل تاکید کے ساتھ آنے والے زمانے میں کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے۔ اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع سے اس طرح بنائیں کہ اس کے شروع میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون تاکید ساکن لگا دیں۔

یَضْرِبُ سے لَیَضْرِبَنْ ضرور مارے گا وہ ایک مرد۔

(٦) فعل امر حاضر معروف

وہ فعل ہے جو فاعل حاضر طلب سے شروع کام کے مطالبہ پر دلالت کرے آنے والے زمانے میں۔

بنانے کا طریقہ۔ فعل مضارع کے حاضر کے صیغوں سے اس طرح بنائیں کہ علامت مضارع گرا دیں۔ اگر فا کلمہ ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ وصل لگایا جاتا ہے اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوگا۔
تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ورنہ ہمزہ وصل مکسور لگائیں گے۔
تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ۔ آخر میں حرف علت ہو تو گرا دیں ورنہ ساکن دیں۔

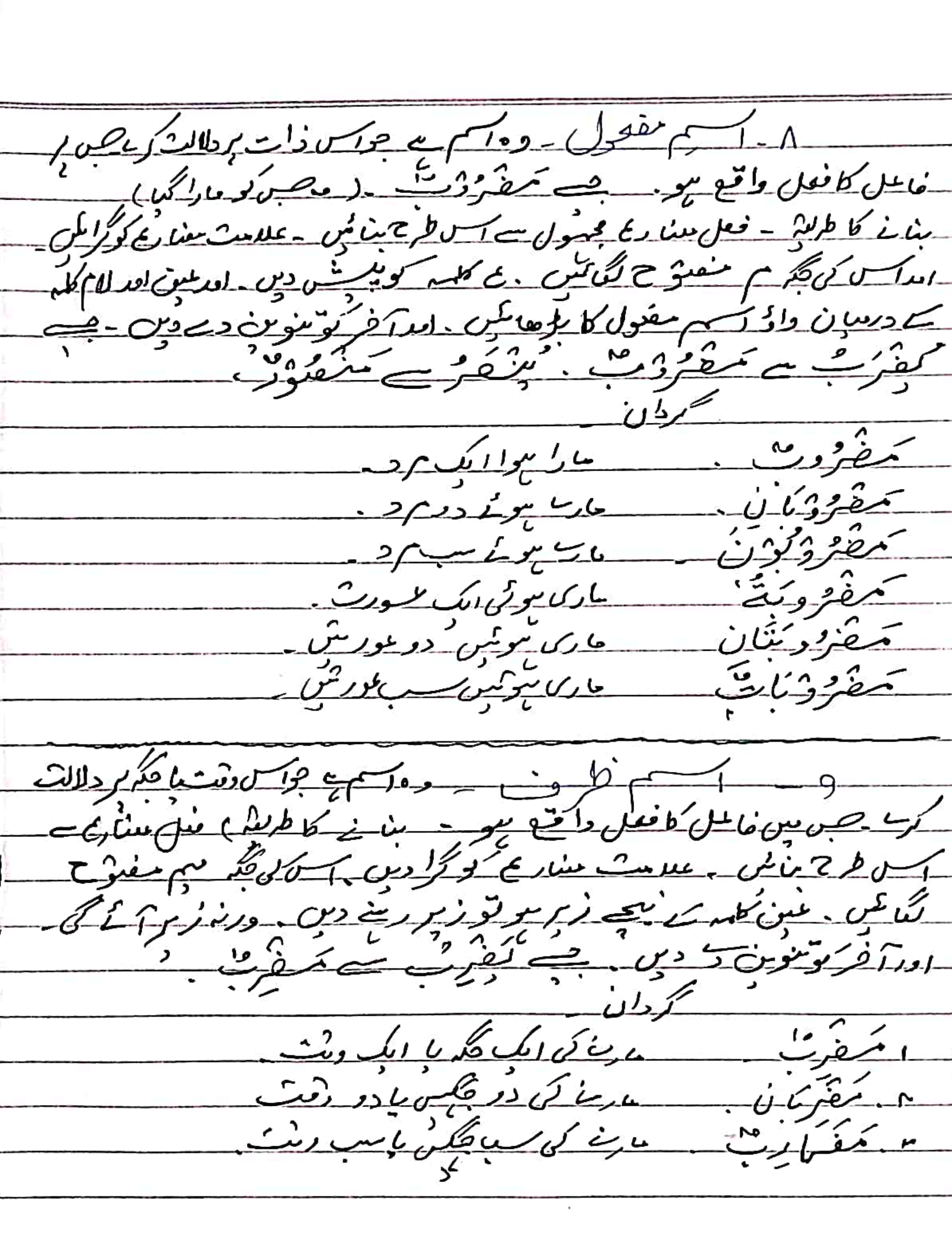
---

(٧) اسم فاعل

وہ اسم ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرے۔ (بنانے کا طریقہ)
فعل مضارع سے اس طرح بنائیں کہ علامت مضارع گرا دیں۔ ف کلمے کو زبر دیں اس کے بعد الف اسم فاعل کا بڑھائیں۔ عین کلمے کو زیر دیں۔ اور آخر کو تنوین دے دیں۔ يَضْرِبُ سے ضَارِبٌ۔ يَفْتَحُ سے فَاتِحٌ۔

گردان

ضَارِبٌ	مارنے والا ایک مرد۔
ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد۔
ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد۔
ضَارِبَةٌ	مارنے والی ایک عورت۔
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں۔
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں۔



۸۔ اسم مفعول ۔ وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے مَضْرُوْبٌ ۔ (وہ جس کو مارا گیا)
بنانے کا طریقہ ۔ فعل مضارع مجہول سے اس طرح بنائیں ۔ علامت مضارع کو گرائیں ۔ اور اس کی جگہ میم مفتوح لگائیں ۔ ع کلمہ کو پیش دیں ۔ اور عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ اسم مفعول کا بڑھائیں ۔ اور آخر کو تنوین دے دیں ۔ جیسے یُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ ۔ یُنْصَرُ سے مَنْصُوْرٌ

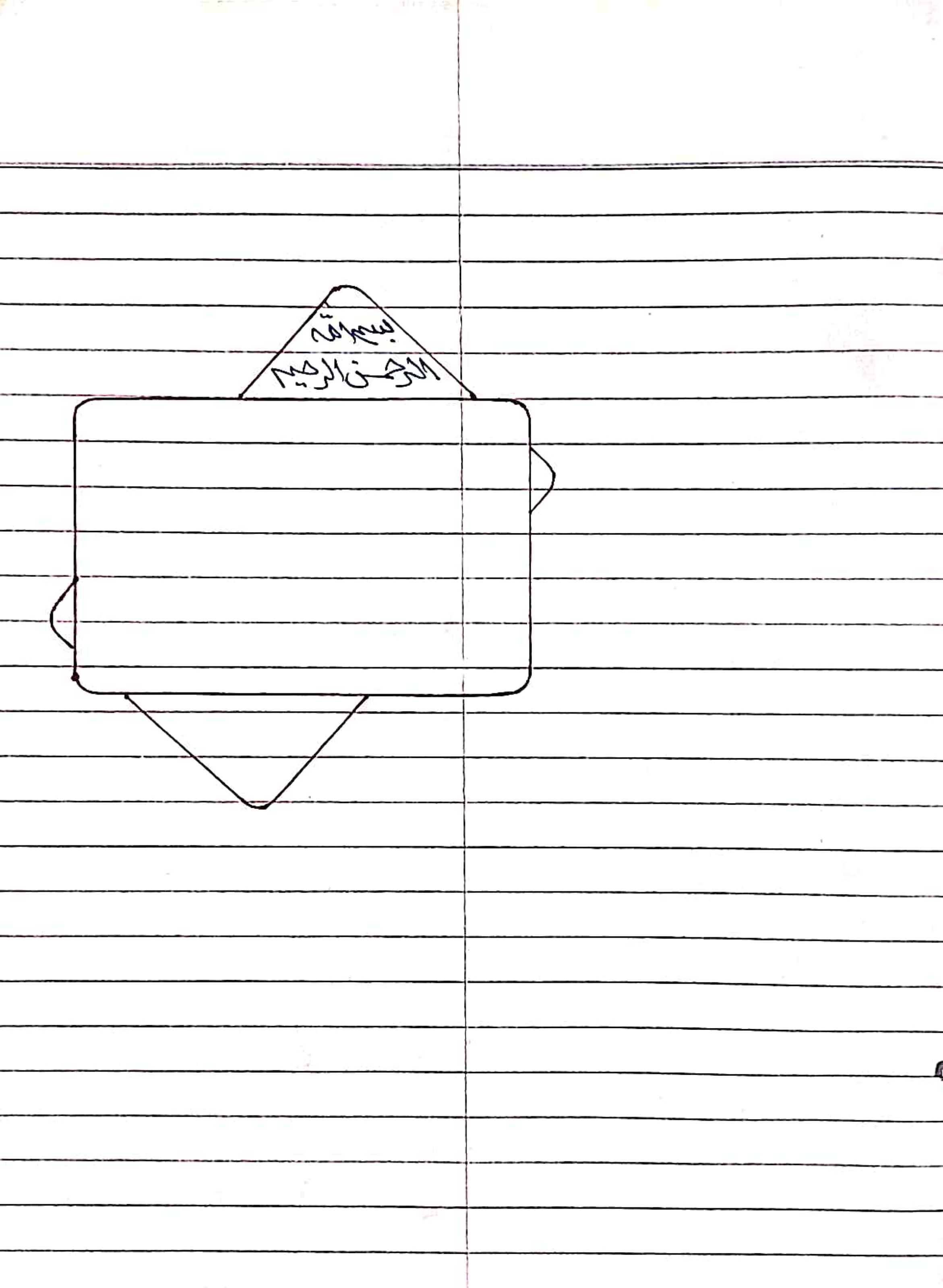
گردان

مَضْرُوْبٌ ۔	مارا ہوا ایک مرد۔
مَضْرُوْبَانِ ۔	مارے ہوئے دو مرد ۔
مَضْرُوْبُوْنَ ۔	مارے ہوئے سب مرد ۔
مَضْرُوْبَةٌ	ماری ہوئی ایک عورت ۔
مَضْرُوْبَتَانِ	ماری ہوئیں دو عورتیں ۔
مَضْرُوْبَاتٌ	ماری ہوئیں سب عورتیں ۔

۹۔ اسم ظرف ۔ وہ اسم ہے جو اس وقت یا جگہ پر دلالت کرے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو ۔ بنانے کا طریقہ) فعل مضارع سے اس طرح بنائیں ۔ علامت مضارع کو گرا دیں ، اس کی جگہ میم مفتوح لگائیں ۔ عین کلمہ کے نیچے زیر ہو تو زیر رہنے دیں ۔ ورنہ زبر آئے گی ۔ اور آخر کو تنوین دے دیں ۔ جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ ۔

گردان

۱۔ مَضْرِبٌ ۔	مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت ۔
۲۔ مَضْرِبَانِ ۔	مارنے کی دو جگہیں یا دو وقت
۳۔ مَضَارِبُ ۔	مارنے کی سب جگہیں یا سب وقت ۔



بسم الله
الرحمن الرحيم

علم صرف کی تعریف: صرف اس علم کو کہتے ہیں۔ جس سے ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بنانے کا قاعدہ معلوم ہو۔ کلمہ کی گردان اور تبدیلی اور تعلیل معلوم ہو۔

علم صرف کا موضوع = کلمہ گردان اور تبدیل و تعلیل کی حیثیت سے

ہے کی غرض = گردان اور تبدیل وغیرہ میں خطاء سے بچنا + بامعنی لفظ کو کلمہ کہا جاتا ہے۔ اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اسم (۲) فعل ۳ حرف۔

اسم وہ کلمہ ہے۔ جس کا مستقل معنیٰ ہو۔ اور اس میں کوئی زمانہ ماضی حال استقبال نہ پایا جائے۔ جیسے زاہد۔ عمر۔ انا عابدٌ وغیرہ۔

(۲) فعل وہ کلمہ ہے۔ جس کا مستقل معنیٰ ہو۔ اور اس میں کوئی زمانہ بھی جیسے ضَرَبَ اس نے مارا۔ (۳) حرف وہ کلمہ ہے۔ جس کا نہ مستقل معنیٰ ہو۔ اور نہ اس میں کوئی زمانہ ہو۔ جیسے مِنْ سے۔ الی طرف

زمانے کی اقسام = ماضی گزرا ہوا زمانہ (۲) حال موجودہ زمانہ (۳) مستقبل سے تو جو فعل گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے اُسے فعل ماضی کہا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ اس نے مارا۔ اور جو فعل موجودہ یا آنے والے زمانے پر دلالت کرے۔ اسے فعل مضارع کہا جاتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ وہ مارتا ہے یا مارے گا۔ فعل ماضی یا مضارع کے شروع اگر حرف نفی یعنی مَا یا لَا لگا دیا جائے۔ تو انہیں ماضی منفی اور مضارع منفی کہا جاتا ہے۔ جیسے مَا ضَرَبَ اس نے نہیں مارا۔ اور لَا یَضْرِبُ وہ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا۔ اور حرف نفی نہ لگایا جائے تو ان کو ماضی مثبت اور مضارع مثبت کہا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ۔ اور یَضْرِبُ۔ نیز جب ان کی نسبت فاعل کی کی طرف ہو تو ان کو معروف کہا جاتا ہے۔ اور گردان کی نسبت مفعول کی طرف ہو تو انہیں مجہول کہا جاتا ہے۔ جیسے کُتِبَ وہ لکھا گیا۔ یُکْتَبُ = لکھا جاتا ہے یا لکھا جائے گا۔

فائدہ = حروف اصلی اور زائدہ میں فرق کرنے اور کلمات کا وزن معلوم کرنے کے لئے حرفوں نے فا، عین اور لام کا مقابلے میں آئیں وہ اصل اور جو ان کے مقابلے میں نہ آئیں وہ زائد ہیں

مثلاً۔ ضَرَبَ بروزن فَعَلَ ہے۔ اور اَضْرَبَ بروزن اَفْعَلَ ہے چونکہ ضَرَبَ کے تمام حروف فا۔ عین۔ لام کے مقابلہ میں ہیں۔ لہٰذا اصلی ہوئے۔ اور اَضْرَبَ میں ہمزہ فا عین اور لام کے مقابلے میں نہیں لہٰذا وہ زائد ہے۔ فائدہ صرفیوں کے نزدیک حروف کو حرکات وسکنات کی ترتیب دینے سے جو شکل حاصل ہوتی ہے۔ اس شکل کو صیغہ کہتے ہیں۔

(۱) فعل ماضی کی اقسام

ماضی کی چھ قسمیں ہیں (۱) مطلق۔ (۲) قریب (۳) بعید (۴) استمراری (۵) احتمالی (۶) تمنائی ہے

(۱) ماضی مطلق۔ وہ ماضی ہے جس میں مطلق گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ اور اس کے قریب یا بعید ہونے کی کوئی قید نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ۔ اس نے مارا۔ فَعَلَ اس نے کیا۔

(۲) ماضی قریب۔ وہ ماضی ہے جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ ماضی مطلق کے شروع میں لفظ قَدْ زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ۔

(۳) ماضی بعید۔ وہ ماضی ہے جس میں دور کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے ماضی مطلق کے شروع میں کَانَ زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے کَانَ ضَرَبَ۔ اس نے مارا تھا۔

(۴) ماضی احتمالی۔ وہ ماضی ہے جس میں کسی کام کے اندر شک پایا جائے۔ اسے ماضی مطلق کے شروع میں لَعَلَّمَا زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے لَعَلَّمَا ضَرَبَ۔ شاید اس نے مارا ہوگا

(۵) ماضی تمنائی۔ وہ ماضی ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی تمنا پائی جائے۔ ماضی مطلق کے شروع میں لَیْتَمَا زیادہ کر کے بناتے ہیں جیسے لَیْتَمَا ضَرَبَ کاش کہ وہ مارا

(۶) ماضی استمراری۔ وہ ماضی ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا جاری رہنا سمجھا جائے اسے فعل مضارع کے شروع میں کَانَ زیادہ کر کے بناتے ہیں جیسے کَانَ یَضْرِبُ

(۲) فعل مضارع کا بیان

فعل مضارع وہ فعل ہے۔ جس میں موجودہ یا آئندہ آنے والا زمانہ پایا جائے۔ علامات مضارع چار ہیں۔ الف۔ تا۔ یا۔ نون۔ ان کا مجموعہ اتین ہے۔ اس کو ماضی مطلق سے بنائیں گے۔ شروع میں علامت مضارع مفتوح لاتے ہیں۔ فا کلمہ کو ساکن کرتے ہیں۔ عین کلمہ کو باب کی مناسبت سے حرکت دیتے ہیں۔ اور لام کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ

سے يَضْرِبُ۔ سَمِعَ سے يَسْمَعُ۔ نَصَرَ سے يَنْصُرُ۔ (علامات کی تقسیم)

مضارع کی چار علامتوں کو اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ (ی) چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔ تین مذکر غائب اور ایک جمع مونث غائب کا جیسے۔ يَضْرِبُ۔ يَضْرِبَانِ۔ يَضْرِبُوْنَ۔ يَضْرِبْنَ (ت) آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔ جیسے تَضْرِبُ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبِيْنَ تَضْرِبَانِ تَضْرِبْنَ۔ (الف) واحد متکلم کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے اَضْرِبُ (ن) جمع متکلم کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے نَضْرِبُ۔ (ضمہ) مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔ جیسے يَضْرِبُ۔ تَضْرِبُ۔ تَضْرِبُ۔ اَضْرِبُ۔ نَضْرِبُ۔ (نون اعرابی) فعل مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں آتا ہے جیسے يَضْرِبَانِ۔ يَضْرِبُوْنَ تَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبِيْنَ (نون مبنی) فعل مضارع کے دو صیغوں کے آخر میں نون مبنی آتا ہے۔ يَضْرِبْنَ تَضْرِبْنَ۔

(نون اعرابی اور مبنی میں فرق) فعل مضارع پر نواصب اور جوازم داخل ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گر جاتا ہے اور نون مبنی باقی رہتا ہے۔ (حروف نواصب) اَنْ۔ لَنْ۔ كَيْ۔ اِذَنْ۔ حروف جوازم لَمْ۔ لَمَّا۔ لامِ امر۔ لائے نہی۔ اِنْ شرطیہ مضارع منفی۔ مضارع مثبت کے شروع میں لائے نافیہ لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے وہ لائے نافیہ لفظی تبدیلی نہیں کرتا۔ بلکہ معنوی تبدیلی کرتا ہے۔ کہ مثبت کو نفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَا يَضْرِبُ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد۔

(۳) فعل نفی جحد بلم جازمہ

نفی جحد بلم کو فعل مضارع سے بنائیں گے۔ شروع میں حرف لم جازم لگائیں گے۔ پانچ صیغوں کے آخر سے ضمہ اعرابی کو ختم کرتا ہے ان کو ساکن کرے گا۔ سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی کو گرائے گا۔ اور دو صیغوں میں لفظی طور پر کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔ تو منفی بلم جازم بن جائے گا۔ جیسے يَضْرِبُ سے لَمْ يَضْرِبْ۔ لفظ لم کا / معنوی عمل۔ اس کا معنوی عمل یہ ہے۔ کہ فعل مضارع کو ماضی منفی میں کر دے گا۔

(۴) فعل نفی تاکید بلن ناصبہ

اس کو فعل مضارع سے بنائیں گے۔ فعل مضارع کے شروع میں لفظ لن ناصبہ لگائیں گے اور آخر سے ضمہ اعرابی کو گرا کر نصب دیں گے۔ جیسے یَضْرِبُ سے لَنْ یَضْرِبَ لن ناصبہ کا لفظی عمل فعل مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں ضمہ اعرابی آتا ہے۔ ان پانچ صیغوں کے آخر میں لفظ لن نصب دے گا۔ سات صیغوں کے آخر سے نون کو گرا دے گا۔ اور دو صیغوں کے آخر میں لفظ لن کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔ لن ناصبہ کا معنوی عمل فعل مضارع کو مستقبل منفی کے معنی میں کر دے گا۔ اور اس میں تاکید کا معنی پیدا کر دیتا ہے۔

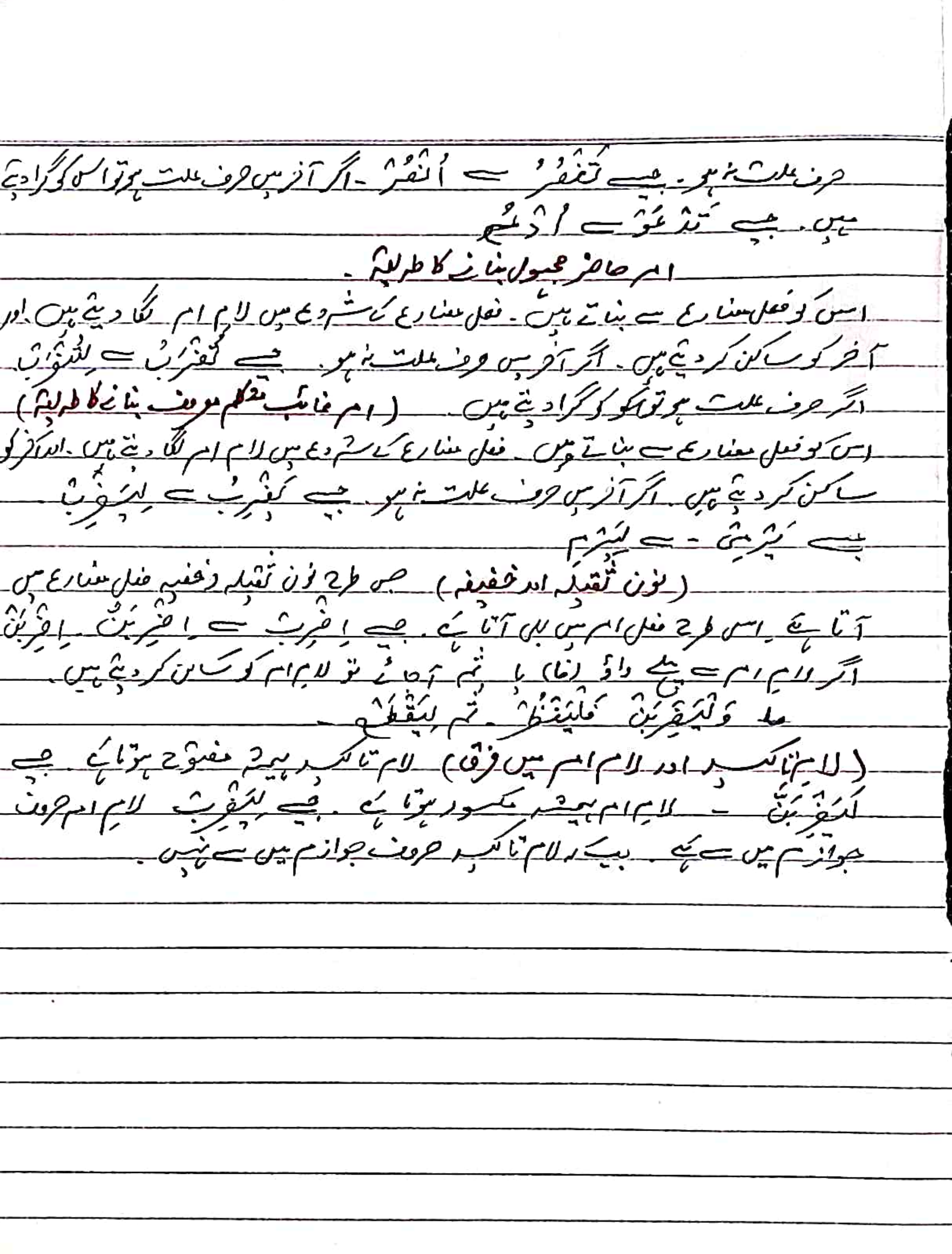
(۵) فعل مضارع لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ

اس کو فعل مضارع سے اس طرح بنائیں گے لام تاکید مفتوح شروع میں لگائیں گے اور آخر میں نون تاکید لگائیں گے۔ (فائدہ) نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نون تاکید ثقیلہ (۲) نون تاکید خفیفہ۔ نون تاکید ثقیلہ مشدد ہوتا ہے۔ اور نون تاکید خفیفہ ساکن ہوتا ہے۔ نون تاکید ثقیلہ چودہ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔ اور نون تاکید خفیفہ آٹھ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔ پانچ صیغوں میں نون تاکید ثقیلہ کا ماقبل مفتوح ہو گا۔

(۶) فعل امر کا بیان (یعنی حکم دینا)

فعل امر وہ فعل ہے۔ جس کے ذریعے فاعل مخاطب کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ فعل امر کو فعل مضارع سے بناتے ہیں۔ معروف کو معروف سے۔ مجہول کو مجہول سے۔ غائب کو غائب سے حاضر کو حاضر سے۔ متکلم کو متکلم سے۔

علامت مضارع کو حذف کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد والے حرف کو دیکھتے ہیں کہ وہ متحرک ہے یا ساکن۔ اگر متحرک ہو تو آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔ تَصِلُ سے صِلْ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرا دیتے ہیں۔ جیسے تَقِیْ سے قِ اگر علامت مضارع کے بعد والا حرف حرف ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھیں۔ اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصلی مکسور شروع میں لاتے ہیں۔ آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم لاتے ہیں۔ اگر آخر میں



حرف علت نہ ہو۔ جیسے تَنْصُرُ ← اُنْصُرْ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں۔ جیسے تَدْعُوْ ← اُدْعُ

امر حاضر مجہول بنانے کا طریقہ۔

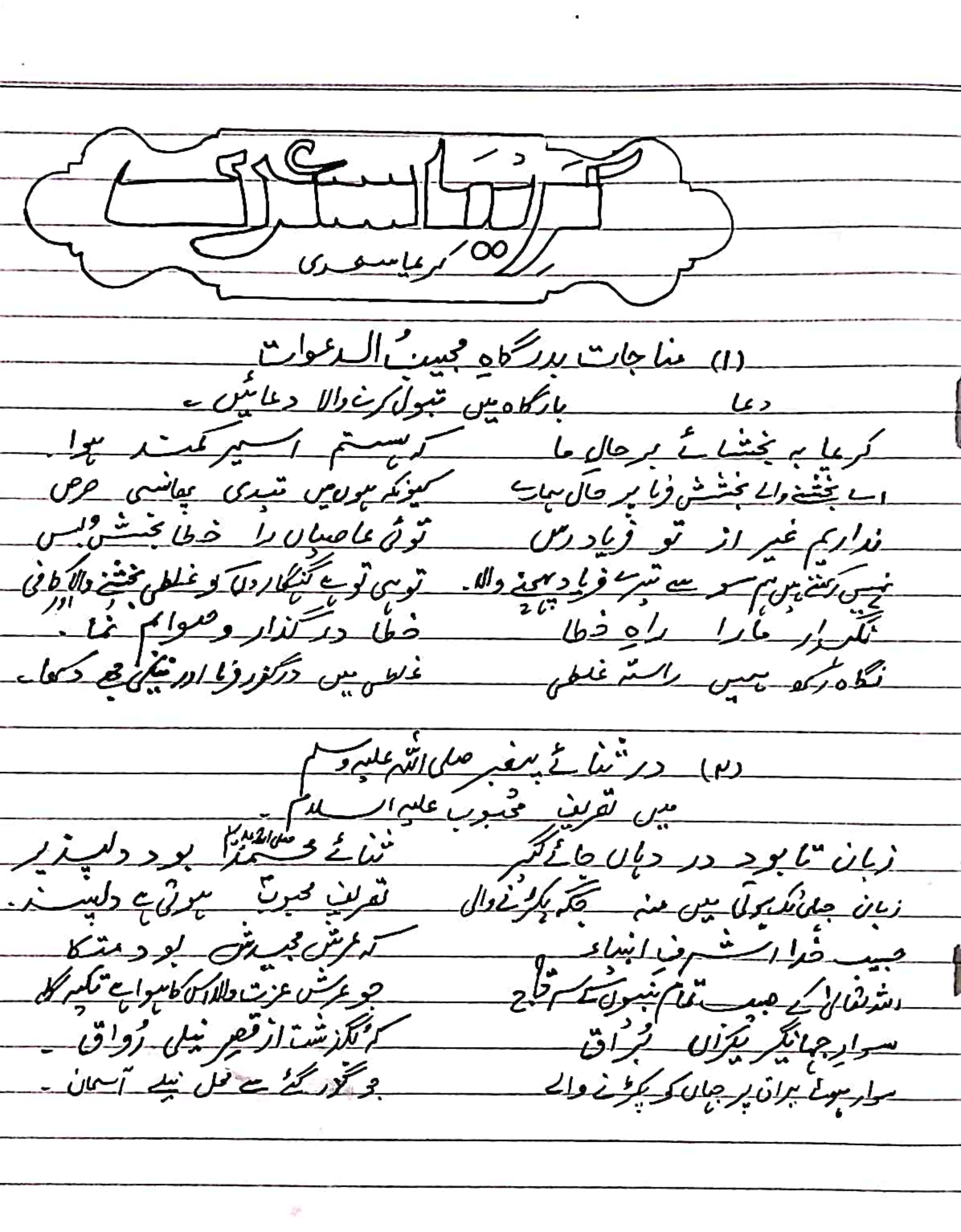
اس کو فعل مضارع سے بناتے ہیں۔ فعل مضارع کے شروع میں لام امر لگا دیتے ہیں اور آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے تُضْرَبُ ← لِتُضْرَبْ۔ اگر حرف علت ہو تو اسکو گرا دیتے ہیں۔

(امر غائب متکلم معروف بنانے کا طریقہ)

اس کو فعل مضارع سے بناتے ہیں۔ فعل مضارع کے شروع میں لام امر لگا دیتے ہیں۔ اور آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے یَضْرِبُ ← لِیَضْرِبْ۔ جیسے یَرْمِیْ ← لِیَرْمِ

(نون ثقیلہ اور خفیفہ) جس طرح نون ثقیلہ و خفیفہ فعل مضارع میں آتا ہے اسی طرح فعل امر میں بھی آتا ہے۔ جیسے اِضْرِبْ ← اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ۔ اگر لام امر سے پہلے واؤ (فا) یا ثم آجائے تو لام امر کو ساکن کر دیتے ہیں۔
مثلاً وَلْیَضْرِبْ، فَلْیَنْظُرْ، ثُمَّ لْیَقْطَعْ۔

(لام تاکید اور لام امر میں فرق) لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لَیَضْرِبَنَّ۔ لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ۔ لام امر حروف جوازم میں سے ہے۔ جبکہ لام تاکید حروف جوازم میں سے نہیں۔



کریما سعدی

کریما سعدی

(۱) مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات

دعا بارگاہ میں قبول کرنے والا دعائیں سے

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما — کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

اے بخشنے والے بخشش فرما پر حال ہمارے — کیونکہ ہوں میں قیدی پھانسی حرص

نداریم غیر از تو فریاد رس — توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

نہیں رکھتے ہیں ہم سوائے تیرے فریاد سننے والا — تو ہی تو ہے گنہگاروں کو غلطی بخشنے والا اور کافی

نگہ دار مارا ز راہِ خطا — خطا در گذار و صوابم نما

نگاہ رکھ ہمیں راستہ غلطی — غلطی میں درگزر فرما اور نیکی مجھے دکھا

(۲) در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

میں تعریف محبوب علیہ السلام

زبان تا بود در دہاں جائے گیر — ثنائے محمد ﷺ بود دلپذیر

زبان جب تک ہوتی میں منہ جگہ پکڑنے والی — تعریف محبوب ﷺ ہوتی ہے دلپسند

حبیب خدا اشرف انبیاء — کہ عرش مجیدش بود متکا

اللہ تعالیٰ کے حبیب تمام نبیوں کے سرتاج — جو عرش عزت والا اس کا ہوا ہے تکیہ گاہ

سوارِ جہانگیر یکراں براق — کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

سوار ہوئے براق پر جہاں کو پکڑنے والے — جو گزر گئے سے محل نیلے آسمان

(۳) خطاب بہ نفس ۔ نفس کے ساتھ کلام۔

چہل سال عمر عزیزت گذشت — مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت

چالیس سال عمر پیاری تیری گزر گئی — طبیعت تیری سے حال بچپن نہ پھری۔

ہمہ با ہوائے ہوس ساختی — دمے با مصالح نہ پرداختی

تمام خواہشِ نفسانی لالچ کے ساتھ گزار دی تو نے — ایک سانس نیکیوں کے ساتھ نہ مشغول ہوا تو

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار — مباش ایمن از بازیٔ روزگار

نہ کر بھروسہ نہ رہنے والی عمر پر — نہ ہو اطمینان سے زمانے کے کھیل سے

(۴) در مدح کرم بخشش کی تعریف میں

دلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم — بشد نامدارِ جہاں کترم

اے دل ہر جس نے رکھا بخشش کا دسترخوان — ہوا مشہور جہان بخشش

کرم نامدارِ جہانت کند — کرم کامگارِ امانت کند

بخشش کا جہان تجھے مشہور کرے گی — بخشش کامیاب امن میں تجھے رکھے گی۔

اور بخشش کے سوا جہان میں کام نہیں ہے۔ اور اس سے بارونق کوئی بازار نہیں ہے۔

بخشش سرمایہ خوشی کا ہوتا ہے — بخشش نتیجہ زندگی کا ہوتا ہے۔

جہان والوں کا دل بخشش سے تازہ رکھ — جہان کو بخشش سے بھرپور رکھ۔

تمام وقت بھی بخشش میں ثابت قدم ہو۔ کہ ہے پیدا کرنے والا جان کا بخشنے والا۔

(۵) سخاوت کی تعریف میں

سخاوت کرتا ہے نیک بخت قبول — کیونکہ مرد ہوتا ہے سخاوت سے تخت کا ساتھی

مہربانی اور سخاوت سے جہان کو پکڑنے والا ہو — مہربانی اور سخاوت کے ملک میں بادشاہ ہو۔

سخاوت ہوتا ہے کام دل والوں کا — سخاوت ہوتا ہے طریقہ کام مقبول لوگوں کا

سخاوت تانبے کے عیب کے لئے کیمیا ہے — سخاوت تمام تکلیفوں کیلئے علاج ہے۔

نہ ہو جہاں تک ہو سکے سخاوت سے دور — کیونکہ بھلائی کو گنجینہ سخاوت سے تولے جائے گا

(۶) کنجوس کی برائی میں

اگر آسمان پھرے کنجوس کے مقصد کے ساتھ — اگرچہ بخت ہو کنجوس کا غلام ۔

اگرچہ اس کے ہاتھوں میں قارون کا خزانہ ہو — اگرچہ اس کی اطاعت کرے ساری دنیا ۔

نہیں لائق کنجوس وہ جو نام اس کا لے تو — اگرچہ زمانہ اس کی کرے نوکری ۔

نہ کر توجہ کنجوس کے مال کی طرف — نہ لے کنجوس کے مال و اسباب کا نام

کنجوس اگرچہ ہو عبادت گذار خشکی اور تری کا — جنتی نہ ہوگا حدیث کے حکم کے مطابق

کنجوس اگرچہ ہو امیر مال کے ساتھ — ذلت کے ساتھ غریب کی طرح پاتا ہے سزا ۔

سخی مالوں سے پھل کھاتے ہیں — کنجوس غم سونے اور چاندی کا کھاتے ہیں ۔

(۷) عاجزی کی تعریف میں

اے دل اگر عاجزی پسند کرے تو — ہو گی دنیا تجھے دوست رکھنے والی

عاجزی زیادہ کرے گی مرتبے کو — کیونکہ روشنی ہوئی سورج سے چاند کیلئے ۔

عاجزی سرمایہ ہوتی ہے دوستی کا — کیونکہ بلند ہوتا ہے ستون دوستی کا ۔

عاجزی کرتی ہے آدمی کو بہت بلند — عاجزی ہوتی ہے بادشاہوں کے لیئے تاج

عاجزی کرتا ہے ہر جو انسان ہے ۔ — نہیں لائق انسان ہے انسانیت کے بغیر ۔

عاجزی کرتا ہے عقلمند قبول — رکھتی ہے شاخ پھل سے بھری ہوئی سر زمین پر ۔

عاجزی ہوتی ہے عزت بڑھانے والی تیری — کرے گی جنت میں بلند مقام تیرا ۔

عاجزی جنت کے دروازے کی چابی ہے — سر بلندی اور مرتبے کے لیئے خود ضروری ہے ۔

کسی کی جو گردن کھچی ہوئی سر میں ہے — عاجزی اس سے پانا خوش تر ہے ۔

کسی شخص کی جو عادت عاجزی ہوتی ہے ۔ — اس کے مرتبے اور عزت سے نفع ہوتا ہے ۔

عاجزی تجھے با عزت کرے گی جہان میں — ہوگا تو با عزت لوگوں کے دل کے سامنے جان کی طرح

عاجزی نہ رکھ مخلوق سے روک کر — کیونکہ اس سے گردن بلند کرے گا تو تلوار کی طرح

عاجزی سر بلندی سے اچھی ہے — فقیر اگر عاجزی کرے تو عادت اس کی ہے ۔

(۸) تکبر کی برائی میں۔

تکبر نہ کر ہرگز اے بیٹے — کیونکہ ایک دن اس سے ہاتھ سے آئے گا تو سر کے بل

تکبر عقلمند سے ناپسند ہوتا ہے۔ — عجب آئی ہے یہ تحقیق عقلمند سے

تکبر ہوتی ہے عادت جاہلوں کی — تکبر نہیں آتا دل والوں سے

تکبر نے شیطان کو ذلیل کیا۔ — لعنت کے قید خانہ میں گرفتار کیا۔

کسی شخص کی جو عادت تکبر ہوتی ہے۔ — سر اس کا دھوکے کے خیال سے بھرا ہوتا ہے۔

تکبر ہوتا ہے سرمایہ بد بختی کا — تکبر ہوتی ہے جڑ برائی کی۔

جب جانتا ہے تو تکبر کس لئے کرتا ہے تو — غلطی کرتا ہے تو اور غلطی کرتا ہے تو۔

27، 31، (9:13) تک

(۹) علم کی فضیلت میں

آدم علیہ السلام کی اولاد علم سے پاتی ہے کمال — نہ دبدبے اور مرتبے اور مال و اسباب سے

شمع کی طرح علم کے پیچھے پگھلنا چاہیئے — کیونکہ بے علم اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا۔

عقلمند ہوتا ہے علم کو طلب کرنے والا۔ — کیونکہ پر رونق ہے علم کا بازار

کسی شخص کا جو ہوا بخت ازل میں ساتھی — علم طلب کرنا اس نے اختیار کیا۔

علم طلب کرنا ہوا ہے تجھ پر فرض — اور واجب ہے اس کے پیچھے سفر کرنا۔

جا علم کا دامن مضبوط پکڑ — کیونکہ علم تجھے پہنچائے گا جنت میں

نہ سیکھ علم کے بغیر اگر تو عقلمند ہے۔ — کیونکہ بے علم ہونا ہوتا ہے غفلت

تجھے علم دین اور دنیا میں کافی ہے۔ — کیونکہ کام سارا علم سے پکڑتا ہے مضبوطی

(۱۰) جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کے بیان میں

اے دل اگر عقلمند ہوشیار ہے تو — نہ جاہلوں کی صحبت پسند

جاہل سے بھاگنے والا تیر کی طرح ہو — نہ ملا ہوا شکر اور دودھ کی طرح ہو۔

تیرا سانپ ہوا اگر ساتھی — اس سے بہتر ہے جو جاہل غم کھانے والا ہے۔

اگر تیری جان کا دشمن عقلمند ہو — بہتر ہے اس دوست سے جو جاہل ہو۔

جاہل کی طرح کوئی جہان میں ذلیل نہیں ہے۔ — کیونکہ بے سمجھ کو جاہلیت سے کام سدا ہے۔

جاہل سے نہیں آتے بُرے کاموں کے سوا — اور اس سے نہیں سنتا کوئی بری باتوں کے سوا
جاہل کی اخیر جہنم ہوتی ہے — کہ جاہل اچھی آخرت والا کم ہوتا ہے۔
جاہلوں کا سر سولی پر بہتر ہے — کیونکہ جاہل ذلت کے سبب مشہور بہتر ہے۔
جاہل سے پرہیز کرنا بہت بہتر ہوتا ہے — کیونکہ اس سے دنیا و آخرت میں ذلت ہوتی ہے۔

(۱۱) انصاف کی تعریف کے بیان میں

جب اللہ تعالیٰ نے تجھے کلام تمام مقصود دیئے ہیں — اس لئے پورا نہیں کرتا آخر کار انصاف
جب انصاف ہے بادشاہی کا زیور — اس لئے انصاف سے دل کو نہیں رکھتا تو مضبوط
تیرے لئے بادشاہی کو مضبوط کرے گا۔ — اگر انصاف تیری مدد کرے گا۔
جب نوشیرواں نے انصاف کیا پسند — اب تک اس سے نام زندہ ہے۔
انصاف کی تاثیر سے ملک کا آرام ہے۔ — کیونکہ انصاف سے حاصل ہوتا ہے ملک کا مقصد
جہان کو انصاف سے آباد رکھ — انصاف والوں کا دل خوش رکھ۔
جہان کیلئے انصاف سے بہتر کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ — کیونکہ انصاف سے بلند تر کوئی کام نہیں ہے۔
تجھے اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہوگا۔ — تیرا نام بڑا انصاف کرنے والا بادشاہ ہوگا۔
اگر چاہتا ہے تو نیک بخشی کی نشانی — ظلم کا دروازہ بند کردے تو جہان والوں پر۔
رعایا سے رعایت ترک کر نہ رکھ — انصاف چاہنے والوں کے دل کی مراد پوری کر۔

(۱۲) ظلم کی برائی کے بیان میں

تباہی ظلم سے دیکھتا ہے جہان — جیسے تازہ باغ خزاں کی ہوا سے
نہ دے اجازت ظلم کی کسی حال میں — کیونکہ تیرے ملک کا سوز نہیں پائے گا زوال
کوئی شخص لگاتا ہے ظلم کی آگ جہان میں — باہر لاتا ہے جہان والوں کی چیخ و پکار
مظلوم اگر ایک آہ دل سے باہر لاتا ہے — مارتی ہے اس سے شعلہ پانی اور مٹی میں
نہ کر کمزور بیچاروں پر ظلم — آخر حشر کو تنگی دیکھے گا اس سے۔
مظلوم کو ستانے کی طرف مائل نہ ہو — مخلوق کے دل کے دھوکوں سے غافل نہ ہو۔

نہ کر لوگوں کو ستانا اے بدمزاج   کیونکہ اچانک پہنچے گا تجھ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب

کمزور مسکینوں پر ظلم نہ کر   کیونکہ ظالم دوزخ میں جائے گا بے حساب۔

(16 : 23)

(۱۳) قناعت کے بیان میں

اے دل اگر تو قناعت ہاتھ میں لائے تو   آرام کے ملک میں تو کرے گا سیر حلقہ

اگر تنگ دست ہے تو سختی سے نہ رو   کیونکہ عقل کے سامنے گھٹیا ہے حال۔

نہیں رکھتا عقلمند فقیری کو باعث طعنہ   کیونکہ نبی اکرم ﷺ کیلئے تھا فقر سے فخر کرنا۔

مالدار کیلئے سونا اور چاندی خوبصورتی ہے۔   لیکن فقیر آرام سے اندر ہے

اگر مالدار نہیں ہے تو۔ تو پریشان نہ ہو   کیونکہ بادشاہ بنجر زمین سے نہیں لگاتا ٹیکس

قناعت ہر حال میں بہت بہتر ہے   قناعت کرتا ہے ہر وہ شخص جو نیک ستارے والا ہے۔

قناعت سے جان کو روشن کر۔   اگر چاہتا ہے تو نیک بختی کا نشان

(۱۴) جھوٹ کی برائی کے بیان میں

اے وہ شخص جو پھنسا ہوا ہے حرص کے جال میں   اور مست ہے حرص کے جام سے

نہ کر عمر برباد مال حاصل کرنے میں   کیونکہ نہیں ہم قیمت ہوتے موتی کنکریوں کے ساتھ

ہر وہ شخص جو حرص کی قید میں پڑا   کرتا ہے زندگی کا کھلیان برباد

مانا کہ اگر قارونوں کے سارے مال تیرے پاس ہیں۔ سے آخر ہوگا تو حرص کا مشیدا۔

بے چاروں کی طرح دردناک تکلیف میں۔

کس لئے بکتا ہے تو سونے کے خیال سے   کس لئے کھینچتا ہے تو بوجھ گدھے کی طرح

کس لئے کھینچتا ہے تو محنت مال کیلئے   جو جائے گا ہونا اچانک برباد

کس لئے دیا ہے تو نے درہموں کے نقش پر۔   ہوگا تو اس کے ذوق سے ندامت کا ساتھی۔

کس طرح سونے پر عاشق ہوا ہے تو   پریشان حال اور حیران ہے تو

کس طرح ہوا ہے شکاری شکار کیلئے   تجھے نہیں آتا قیامت کا دن یاد

خدا نہ کرے اس کمینے کا دل خوش   جو کرتا ہے دنیا کیلئے دین برباد

۲۰ == ۳۱

(۱۵) عبادت و اطاعت کی تعریف میں

کسی شخص کا جو ہوتا ہے بخت غلام — اس کی طبیعت کا ہوتا ہے میلان عبادت میں ہمیشہ
نہیں چاہئے بندگی سے سر پھیرنا — کیونکہ دولت فرمانبرداری کے ساتھ پائی جاسکتی ہے
نیک بختی عبادت سے میسر ہوتی ہے — دل فرمانبرداری کے نور سے منور ہوتا ہے۔
اگر تو فرمانبرداری کیلئے کمر باندھے — کھولے گا تو ہمیشہ دولت کا دروازہ۔
فرمانبرداری سے نہیں پھیرتا عقلمند سر — کیونکہ فرمانبرداری سے پہنچا کوئی ہنر نہیں۔
عبادت کا پانی سے وضو تازہ رکھ — تاکہ کل جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے تو۔
سچائی کا سر سے نماز قائم رکھو — کیونکہ حاصل کرے تو مستقل دولت
فرمانبرداری سے روشن ہوتی ہے جان کیلئے — جیسے سورج سے روشن ہوتا ہے جہان
پوجنے والا پیدا کرنے والے کا ہو — فرمانبرداری کے محل میں بیٹھنے والا ہو۔
اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرے تو — دولت کے ملک میں ہوگا تو بادشاہ۔
سر پرہیزگاری کے گریبان سے باہر لا — کیونکہ جنت پرہیزگار کی جگہ ہوتی ہے
تقویٰ سے روح کیلئے چراغ روشن کر — تاکہ نیک بختوں کی طرح نیک بخت ہو جائے تو
کسی شخص کیلئے شرلیث ہوتی ہے علامت — نہیں وہ زندہ قیامت کے دن عذاب سے۔

(۱۶) شیطان کی برائی میں

اے دل ہر وہ شخص جو شیطان کا فرمانبردار ہوتا ہے — رات اور دن گناہوں کی قید میں ہوتا ہے
کسی شخص کا جو ہوتا ہے شیطان راہ نما — کب واپس ہوگا اللہ تعالیٰ کے راستے میں۔
اے دل گناہوں کا ارادہ ہرگز نہ کر — تاکہ رحمت کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ۔
عقلمند گناہوں سے اجتناب کرتا ہے — کیونکہ پانی کے لئے ہوتا ہے شکر کا پگھلنا۔
کرتا ہے نیک بخت گناہ سے پرہیز — کیونکہ پوشیدہ ہو جاتا ہے سورج کا نور بادل سے
نہ کر برائی کا حکم دینے والے نفس کی پیروی — کیونکہ اچانک تو دوزخ میں گرفتار ہو جائے گا۔
اگر نہ پھرے تیرا دل گناہوں سے — ہوگی جہنم کی نچلی جگہ تیری منزل۔
نہ کر زندگی کا خانہ خراب — برسا اور تاجگر کا خون کے سیلاب میں۔
اگر دور ہو جائے تو فسق اور فجور سے — نہیں ہوگا تو جنت کے باغ سے دور

(۱۷) عشق و محبت کی شراب کے بیان میں

اے ساقی دے دے آگ کے لباس والا پانی جو مست کر دیتا ہے اہل دل کی آرزو کو
سرخ شراب سنہری پیالے میں ہوتی ہے روح پرور معشوق کے ہونٹوں کی طرح
کیا ہی اچھی ہے عشق والوں سے شوق کی آگ کیا ہی اچھی ہے عشق والوں کے درد کی لذت
اور وہ شراب جو آب حیات جیسی کیونکہ اس کی خوشبو سے دل پاتا ہے غم سے نجات
کیا ہی اچھا ہے وہ دل جو دوست کی تمنا رکھتا ہے کیا ہی اچھا ہے وہ شخص جو دوست کے خیال میں قید ہے
کیا ہی اچھا ہے وہ دل جو اپنے دوست کے چہرے پر شیدا ہے کیا ہی اچھا ہے وہ دل کہ جس کی منزل دوست کی گلی ہے
شراب بخشش اے یار معشوق کے ہونٹوں کی طرح صاف شراب جیسے معشوق کا چہرہ ۔
کیا ہی اچھی ہے شراب نوشی دل والوں سے کیا ہی اچھا ہے مستی کا ذوق دل والوں سے ۔

(۱۸) وفاداری کی تعریف میں

اے دل وفا میں ثابت قدم کیونکہ مہر سے نہیں چلنے والا ہوگا درہم
اگر نہ پھیرے تو وفا سے راستے سے لگام ہوگا دوست تو دشمنوں کے دلوں میں ۔
نہ موڑ وفا کی گلی سے دل کا چہرہ کیونکہ معشوق کے سامنے نہ ہو تو شرمندہ ۔
نہ رکھ پاؤں وفا کی گلی سے باہر کیونکہ دوستوں سے ظلم لائق نہیں ہے ۔
دوستوں سے جدائی کرنا خطا ہے دوستوں سے کاٹنا وفا کے خلاف ہے
بے وفا ہوتا ہے عادت عورتوں کی نہ سیکھ برا کام عورتوں سے

(۱۹) شکر کی تعریف میں

کسی شخص کا جو ہوتا ہے دل حق کو پہچاننے والا نہیں چاہیئے کہ وہ شکر کی زبان بند کرے ۔
سوائے اللہ تعالیٰ کے شکر کے سوا باہر نہ لا کیونکہ واجب ہوتا ہے پالنے والے کا شکر
تیرا مال و دولت بڑھے گا شکر سے تجھے نعمت حاصل ہوگی شکر سے ۔
اگر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے قیامت تک نہیں ہوگا تو ہزاروں حصہ میں ۔
لیکن شکر کرنا بہت بہتر ہے کیونکہ اس کے لیے اس کا شکر زیور ہے ۔
اگر اللہ تعالیٰ کے شکر سے نہ بند کرے تو زبان ہاتھ میں لائے گا تو ہمیشہ رہنے والی دولت

(۲۰) صبر کے بیان میں

تجھے اگر صبر حاصل ہو — تو ہاتھ میں لائے گا تو دولت مقصود رہنے والی

صبر ہوتا ہے پیغمبروں کا کام — نہیں پھیرتے اس سے منہ دیندار لوگ

صبر کھولتا ہے جان کے مقصد کا دروازہ — کیونکہ صبر کے سوا اس کی چابی ہی نہیں ہے

صبر پوری کر دیگا تیرے دل کی مراد — کہ چابیوں سے تیری مشکل حل ہو جائے گی۔

صبر آرزو کے دروازے کی چابی ہے — آرزو کے ملک کو کھولنے والی ہے۔

صبر ہر حال میں بہتر ہوتا ہے — کیونکہ اس کے ضمن میں کئی حقیقتیں ہوتی ہیں۔

صبر تجھے کامیابی دے گا — رنج اور مصیبت سے چھٹکارا دے گا۔

صبر کر اگر تجھے دین حاصل ہے — کیونکہ جلدی کرنا شیطانوں کا کام ہے۔

(۲۱) سچائی کے بیان میں

اے دل اگر سچ اختیار کرے تو — تو ہوگی دولت تیری ساتھی اور بخت مددگار

نہیں پھیرتا عقلمند سچائی سے سر — کیونکہ سچائی سے نام بلند ہوتا ہے۔

اگر سانس سچائی سے نکالو تو صبح و شام — تو جہالت کی تاریکی سے باہر نکل جائے گا تو

ہرگز سچائی کے سوا سانس نہ لے — کیونکہ رکھتا ہے فضیلت دایاں بائیں پر۔

سچائی سے بہتر جہان میں کام نہیں ہے — کیونکہ سچائی کے باغیچے میں کانٹا نہیں ہے

(۲۲) جھوٹ کی برائی میں

کسی شخص کا جو ہوتا ہے کام — کب ہوگا قیامت کے دن چھٹکارا پانے والا

کسی شخص کی جو زبان ہوتی ہے جھوٹی — اس کے دل کے چراغ کے لئے نہیں ہوتی روشنی

جھوٹ آدمی کو شرمسار کرتا ہے۔ — جھوٹ آدمی کو بے عزت کرتا ہے

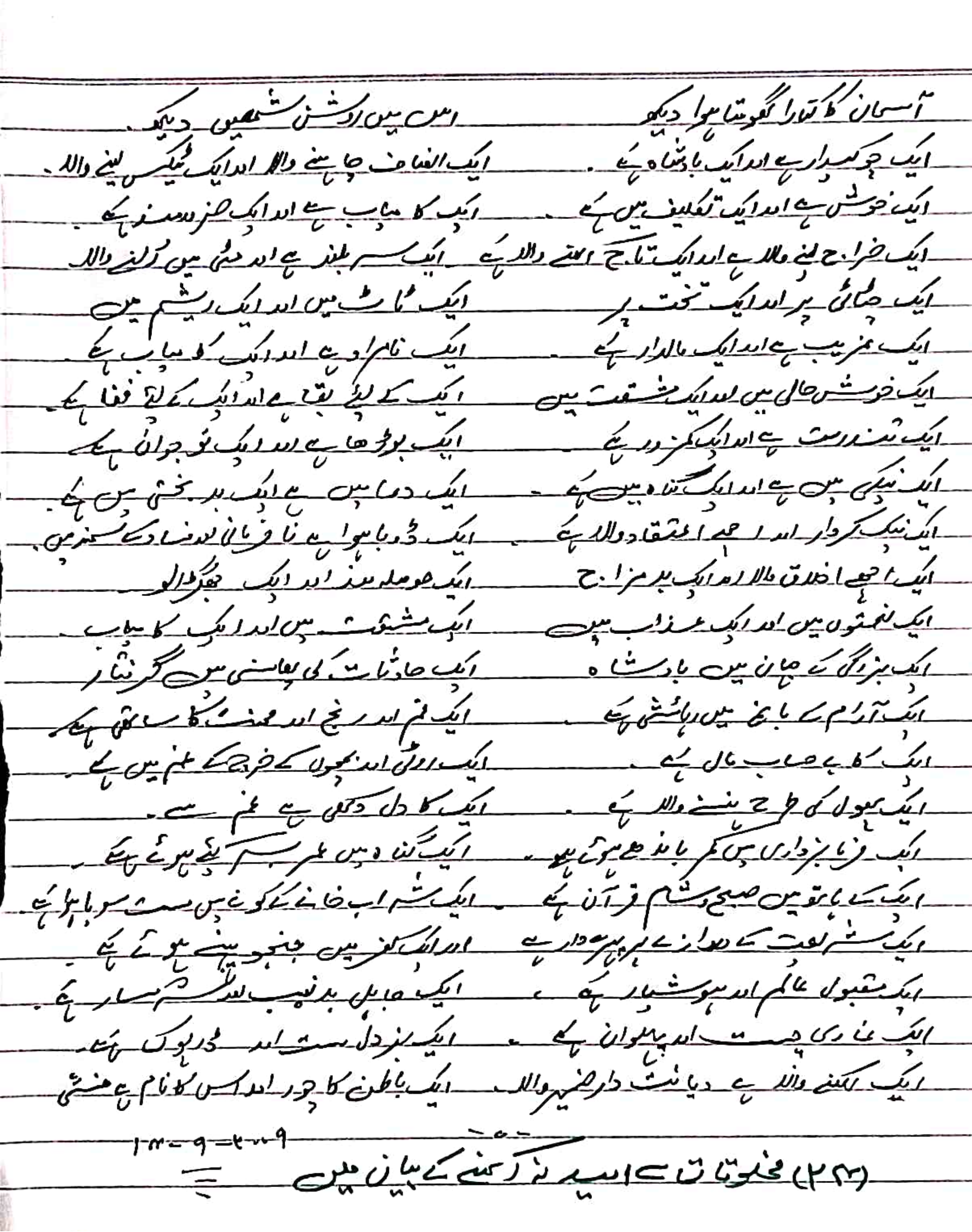
جھوٹ سے عقلمند پکڑتا ہے ذلت — کیونکہ اس کو نہیں لاتا کوئی شخص شمار میں۔

جھوٹ نہ بول اے بھائی کبھی بھی — کہ جھوٹا ہوتا ہے ذلیل اور بے اعتبار

جھوٹ سے نہیں بنتا کوئی کام — اس سے ضائع ہو جاتا ہے نام نیک اے بیٹے

۲۳۔ اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے بیان میں

دیکھو سنہری گنبد کو — کہ اس کی چھت ہے بغیر ستونوں کے



آسمان کا تارا گھومتا ہوا دیکھ — اس میں روشن شمعیں دیکھ

ایک چوکیدار ہے اور ایک بادشاہ ہے — ایک انصاف چاہنے والا اور ایک ٹیکس لینے والا

ایک خوش ہے اور ایک تکلیف میں ہے — ایک کامیاب ہے اور ایک شرمندہ ہے

ایک خراج لینے والا ہے اور ایک تاج اٹھانے والا ہے — ایک سر بلند ہے اور مٹی میں گرنے والا

ایک چٹائی پر اور ایک تخت پر — ایک ٹاٹ میں اور ایک ریشم میں

ایک غریب ہے اور ایک مالدار ہے — ایک ناکام ہے اور ایک کامیاب ہے

ایک خوشحالی میں اور ایک مشقت میں — ایک کے لیے بقا ہے اور ایک کے لئے فنا ہے

ایک تندرست ہے اور ایک کمزور ہے — ایک بوڑھا ہے اور ایک نوجوان ہے

ایک نیکی میں ہے اور ایک گناہ میں ہے — ایک دعا میں ہے ایک بدبختی میں ہے

ایک نیک کردار اور اچھے اعتقاد والا ہے — ایک ڈوبا ہوا ہے نافرمانی اور فساد کے سمندر میں

ایک اچھے اخلاق والا اور ایک بد مزاج — ایک حوصلہ مند اور ایک جھگڑالو

ایک نعمتوں میں اور ایک عذاب میں — ایک مشقت میں اور ایک کامیاب

ایک بزرگی کے جہان میں بادشاہ — ایک حادثات کی پھانسی میں گرفتار

ایک آرام کے باغ میں رہائشی ہے — ایک غم اور رنج اور محنت کا ساتھی ہے

ایک کا بے حساب مال ہے — ایک روٹی اور کپڑوں کے خرچ کے غم میں ہے

ایک پھول کی طرح ہنسنے والا ہے — ایک کا دل دکھی ہے غم سے

ایک فرمانبرداری میں کمر باندھے ہوئے ہے — ایک گناہ میں علم سر پر لئے ہوئے ہے

ایک کے ہاتھ میں صبح و شام قرآن ہے — ایک شراب خانے کے کونے میں مست سویا ہوا ہے

ایک شمع لعنت کے دروازے پر پہرے دار ہے — اور ایک کفر میں جنیو پہنے ہوئے ہے

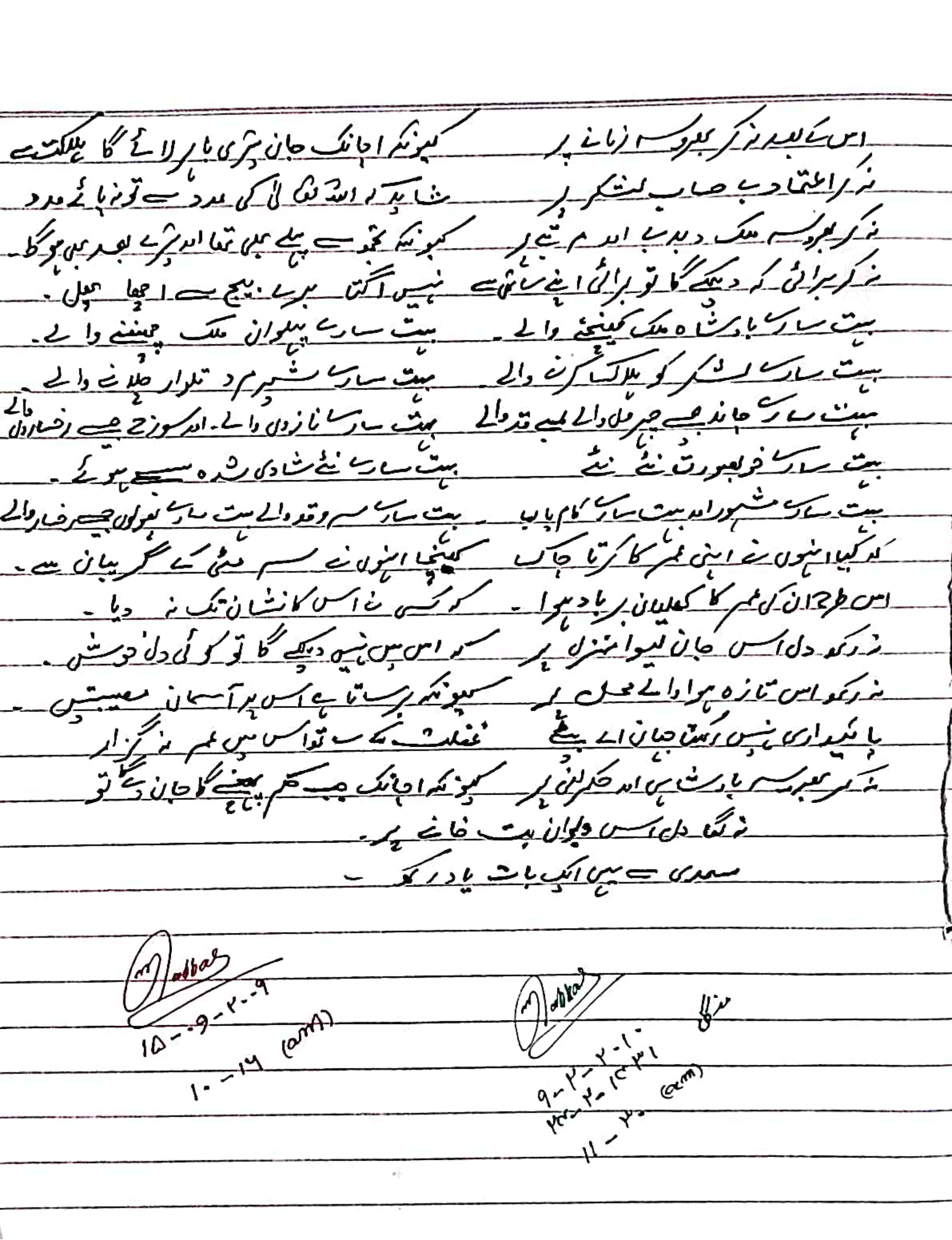
ایک مقبول عالم اور ہوشیار ہے — ایک جاہل بدنصیب اللہ سے شرمسار ہے

ایک عیاری کی چست اور پہلوان ہے — ایک بزدل سست اور ڈرپوک ہے

ایک لکھنے والا ہے دیانت دار ضمیر والا — ایک باطن کا چور اور اس کا نام ہے منشی

۱۴-۹-۲۰۰۹

(۲۴) مخلوقات سے امید نہ رکھنے کے بیان میں



اس کے بعد نہ کر بھروسہ زمانے پر   کیونکہ اچانک جان چڑی یار لائے گا ہلاکت سے

نہ کر اعتماد بے حساب لشکر پر   شاید کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے تو نہ پائے مدد

نہ کر بھروسہ ملک دبدبہ اور مرتبے پر   کیونکہ تجھ سے پہلے بھی تھا اور تیرے بعد بھی ہوگا۔

نہ کر برائی کہ دیکھے گا تو برائی اپنے ساتھ سے   نہیں اگتا برے بیج سے اچھا پھل۔

بہت سارے بادشاہ ملک کھینچنے والے۔   بہت سارے پہلوان ملک چھیننے والے۔

بہت سارے لشکر کو ہلاک کرنے والے   بہت سارے شیر مرد تلوار چلانے والے۔

بہت سارے چاند جیسے چہرے والے لمبے قد والے   بہت سارے نازوں والے۔ اور سورج جیسے رخسار والے

بہت سارے خوبصورت نئے نئے   بہت سارے نئے شادی شدہ سب ہو کے۔

بہت سارے مشہور اور بہت سارے کام یاب   بہت سارے سیم و قد والے بہت سارے پھولوں جیسے رخسار والے

کر گیا انہوں نے اپنی عمر کا کرتا چاک   کھینچا انہوں نے سر مٹی کے گریبان سے۔

اس طرح ان کی عمر کا کھلیان برباد ہوا۔   کہ کسی نے اس کا نشان تک نہ دیا۔

نہ رکھو دل اس جان لیوا منزل پر   کہ اس میں نہیں دیکھے گا تو کوئی دل خوش۔

نہ رکھو اس تازہ ہوا والے محل پر   کیونکہ برستا ہے اس پر آسمان مصیبتیں۔

پائیداری نہیں رہتی جان اے بیٹھے   غفلت تک ہے تو اس میں عمر نہ گزار

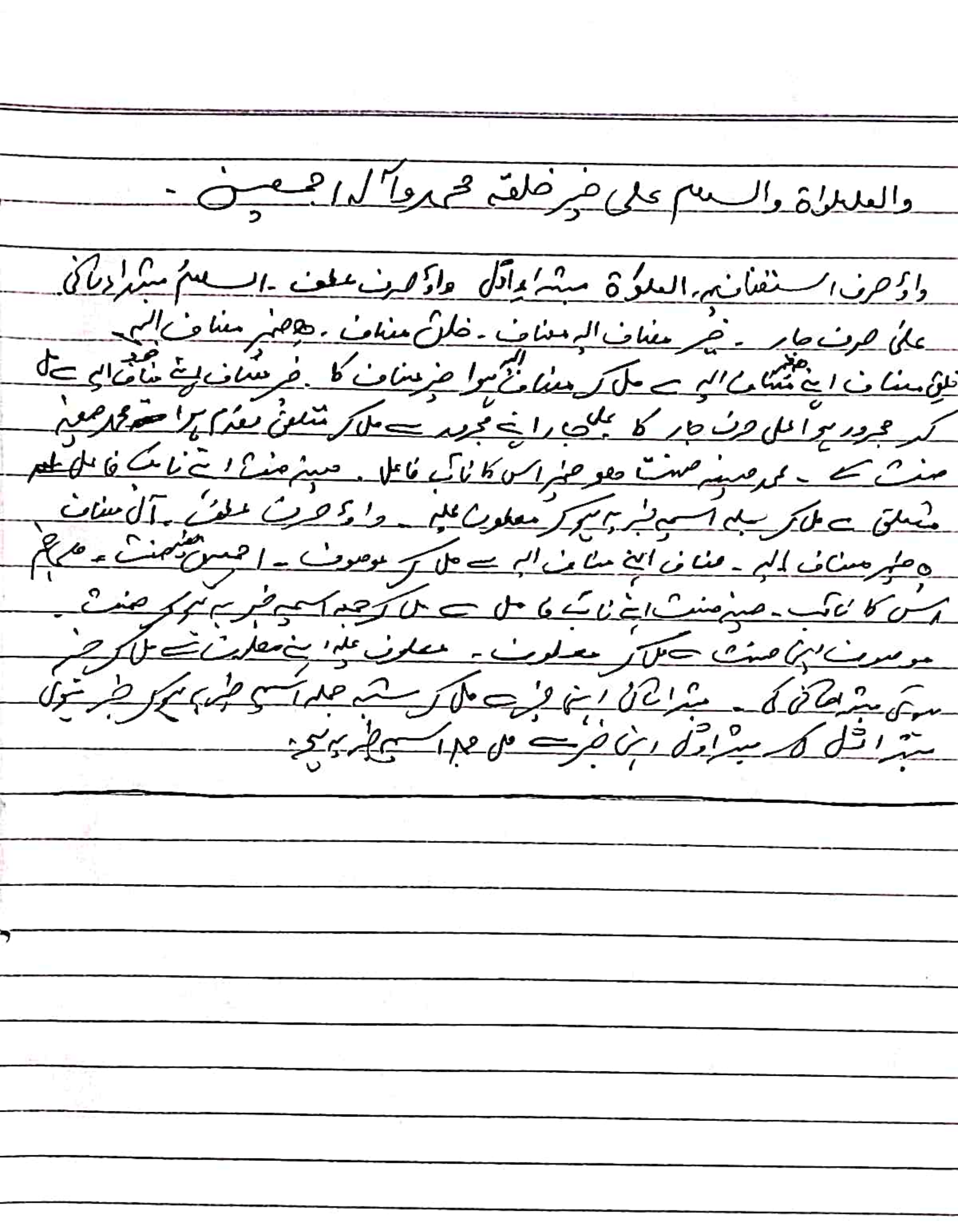
نہ کر بھروسہ بادشاہی اور حکمرانی پر   کیونکہ اچانک جب تم پھنسے گا جان دے گا تو

نہ لگا دل اس ویران بت خانے پر۔

سعدی سے میں ایک بات یاد رکھو۔

۱۵-۹-۲۰۰۹ (am)
۱۰-۱۶

منزل
۹-۲-۲۰۱۰
۲۳-۲-۱۴۳۱ (am)
۱۱-۲۳



والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

واؤ حرف استئنافیہ۔ الصلوٰۃ مبتدا اول۔ واؤ حرف عطف۔ السلام مبتدا ثانی۔
علی حرف جار۔ خیر مضاف الیہ مضاف۔ خلق مضاف۔ ہ ضمیر مضاف الیہ۔
خلق مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا خیر مضاف کا۔ خیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل
کر مجرور ہوا علی حرف جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق مقدم ہوا۔ محمد صیغہ
صفت ہے۔ محمد صیغہ صفت ھو ضمیر اس کا نائب فاعل۔ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور
متعلق سے مل کر شبہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ حرف عطف۔ آل مضاف
ہ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف۔ اجمعین صیغہ صفت۔ ھم ضمیر
اس کا نائب۔ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت۔
موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر
ہوئی مبتدا ثانی کی۔ مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی
مبتدا اول کی۔ مبتدا اول اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوئی۔

الشاملہ
جماعت

الحمد | لِ | اللہ | علیٰ | نعمائہٖ

جار — مجرور — مضاف — مضاف الیہ

جار — مجرور

ثابتٌ جملہ — متعلق — مجرور — متعلق اول — متعلق ثانی

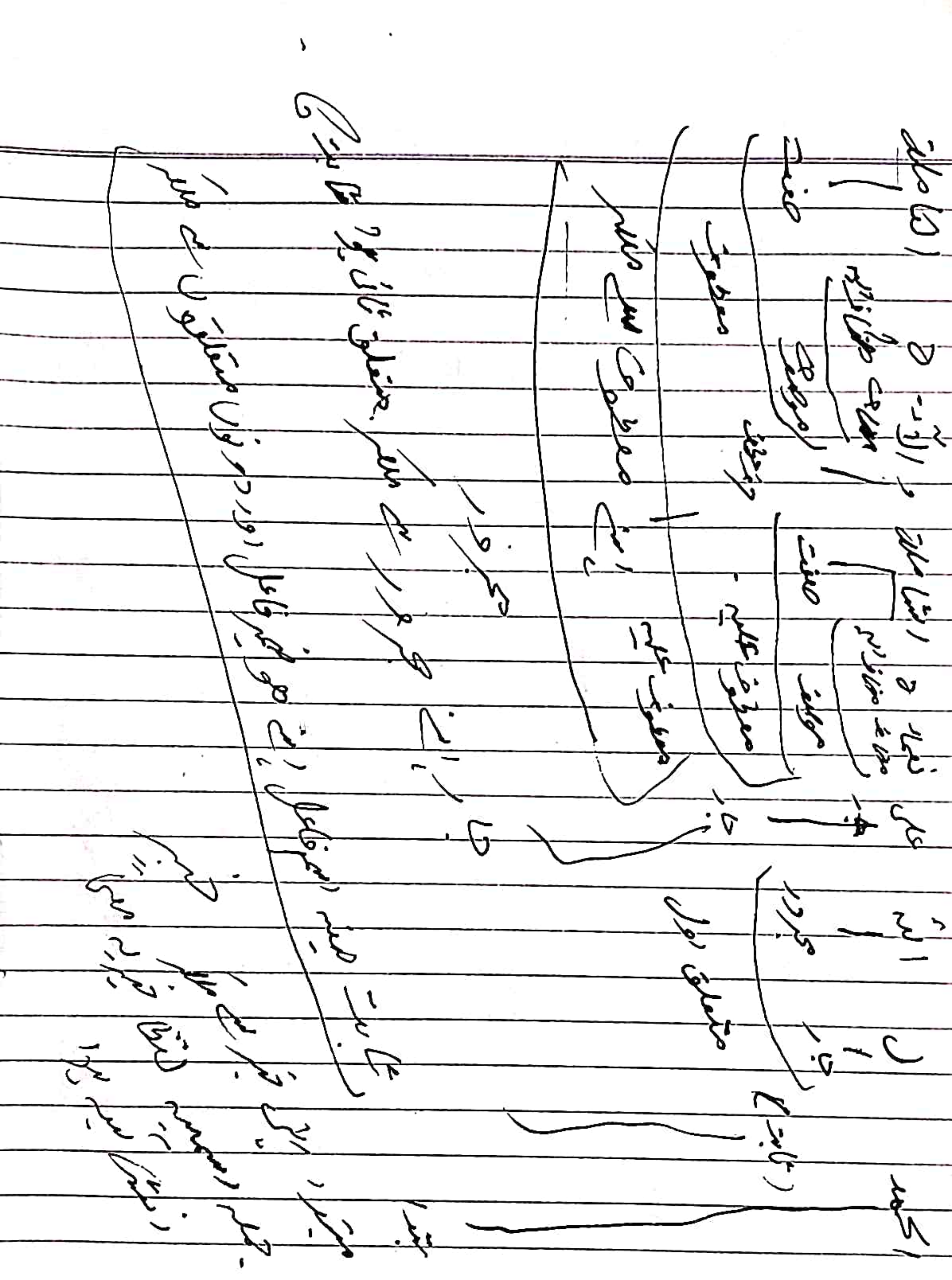
مبتدا

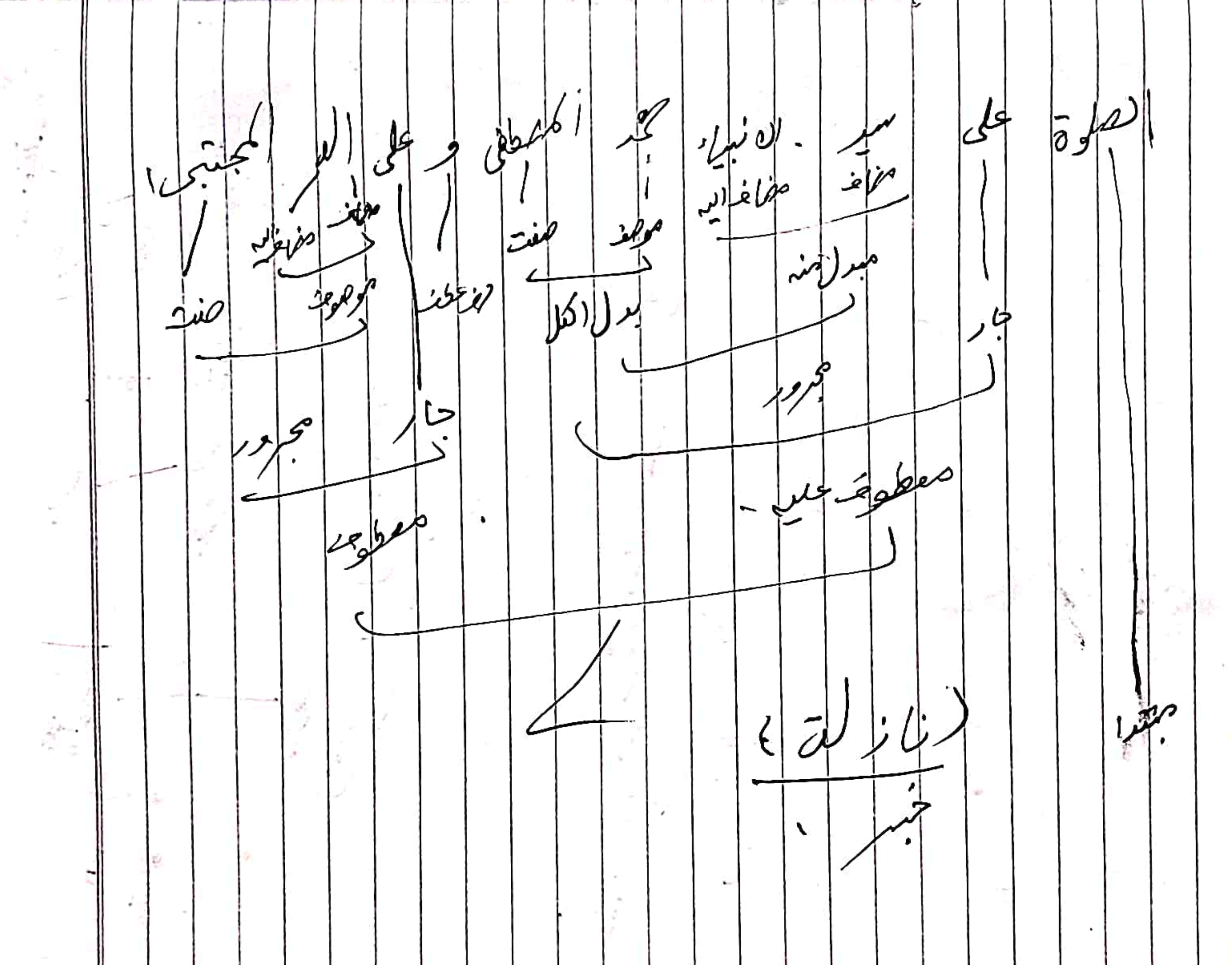
۱ — ۳

والصلوٰۃ والسلام	علیٰ خیر خلقہٖ	محمد و آلہ اجمعین

والصلوٰۃ مبتدا اول ۔ واؤ حرف عطف والسلام معطوف مبتدا ثانی ۔ علیٰ حرف جار خیر مضاف
مضاف ۔ خلقہٖ مضاف ۔ ہ ضمیر مضاف الیہ ۔ خلق مضاف اپنے ہ ضمیر مضاف سے مل کر مجرور
ہوا علیٰ حرف جار ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ۔ ثابتان فعل کے ۔ ثابتان فعل
اس میں ھما ضمیر اس کا فاعل ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
خبر اول ۔ مبتدا والسلام کی ۔

محمد صیغہ صفت ۔ اس میں ھو جو کہ ضمیر اس نائب فاعل ۔ صیغہ صفت اپنے نائب
فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ۔ واؤ حرف عطف آل مضاف
ہ ضمیر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف ۔ اجمعین صفت
اجمعین صیغہ اس میں ھو ضمیر اس نائب فاعل ۔ صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ثانی ۔ مبتدا ثانی اپنی دونوں
خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا اول الحمد کی
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔





الصلوة
على
سيد
الانبياء
محمد
المصطفى
و
على
الٓه
المجتبى
مبتدا
جار
مضاف
مضاف اليه
مبدل منه
موصوف
صفت
بدل الكل
مجرور
حرف عطف
مضاف
مضاف اليه
موصوف
صفت
جار
مجرور
معطوف عليه
معطوف
نازلة
خبر

هو الإيصال الشيء بالشيء اما حقيقة واما مجازا

مبتدا — مضاف — مضاف الیہ — متعلق (جار مجرور) — مفعول مطلق — مفعول

تمییز

ایصال مصدر اپنے مضاف الیہ، متعلق اور تمییز سے ملکر

خبر

مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

نحو دار (بل)

مضاف

جار مجرور

متعلق ثابت

خبر مقدم

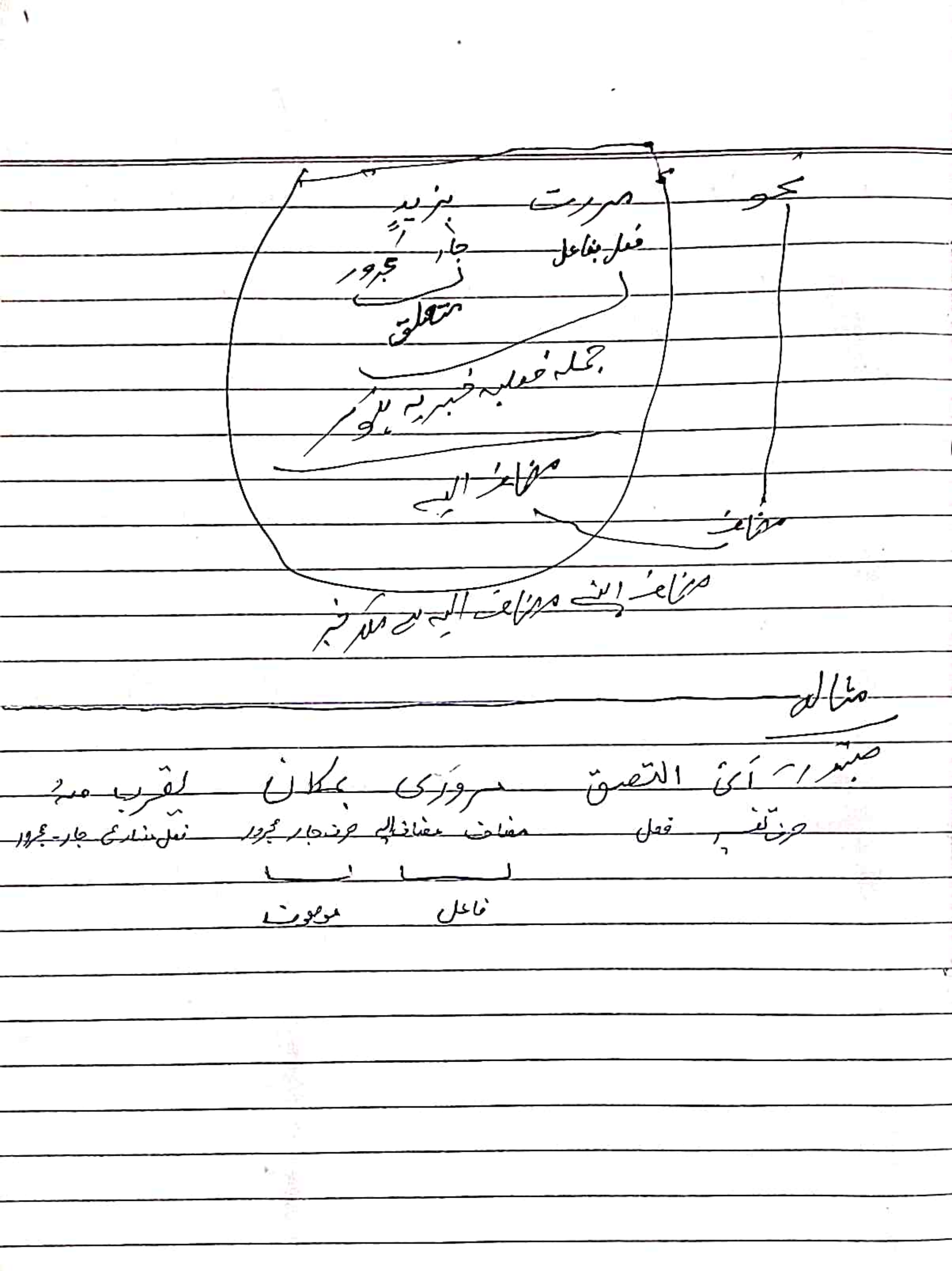
مبتدا مؤخر

جملہ اسمیہ خبریہ ملکر مضاف الیہ

مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر بن مبتدا محذوف هذا کا بس

مثال

مبتدا



نحو
مررت بزید
فعل بفاعل
جار مجرور
متعلق
جملہ فعلیہ خبریہ
مضاف الیہ
مضاف
مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر
مثال
ای التصق مروری بمکان
حرف تفسیر
فعل
مضاف
مضاف الیہ
حرف جار مجرور
جار مجرور
فاعل
موصوف

أي التشوق مروري بمكان يقربها منه زيد

حرف تفسیر ـ فعل ـ مضاف ـ مضاف الیہ ـ جار مجرور ـ فعل مضارع ـ جار مجرور ـ فاعل

موصوف

فاعل ـ موصوف ـ فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ (اور متعلق متعلق)

صفت

موصوف اپنی صفت ۱

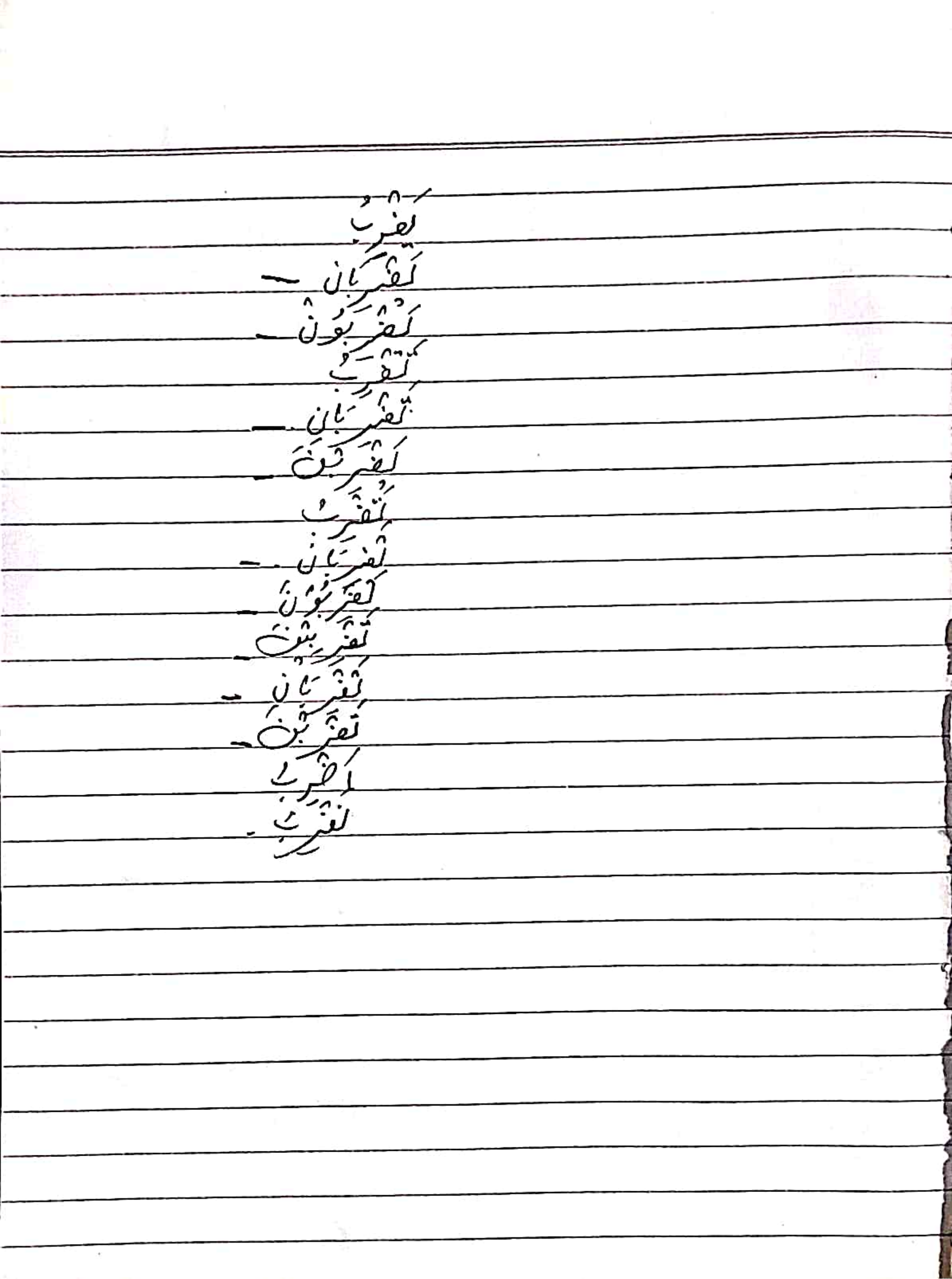
مجرور

جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا التشوق فعل کے

التشوق اپنے فاعل (فعل اور متعلق) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر

و بالاستعانہ ۔

حرف عاطفہ لام حرف جار مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتۃ فعل کے ثابتۃ اسم فاعل اس میں ھو ضمیر فاعل ۔ فاعل اپنے ... اور اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر



يَضْرِبُ

يَضْرِبَانِ

يَضْرِبُونَ

تَضْرِبُ

تَضْرِبَانِ

يَضْرِبْنَ

تَضْرِبُ

تَضْرِبَانِ

تَضْرِبُونَ

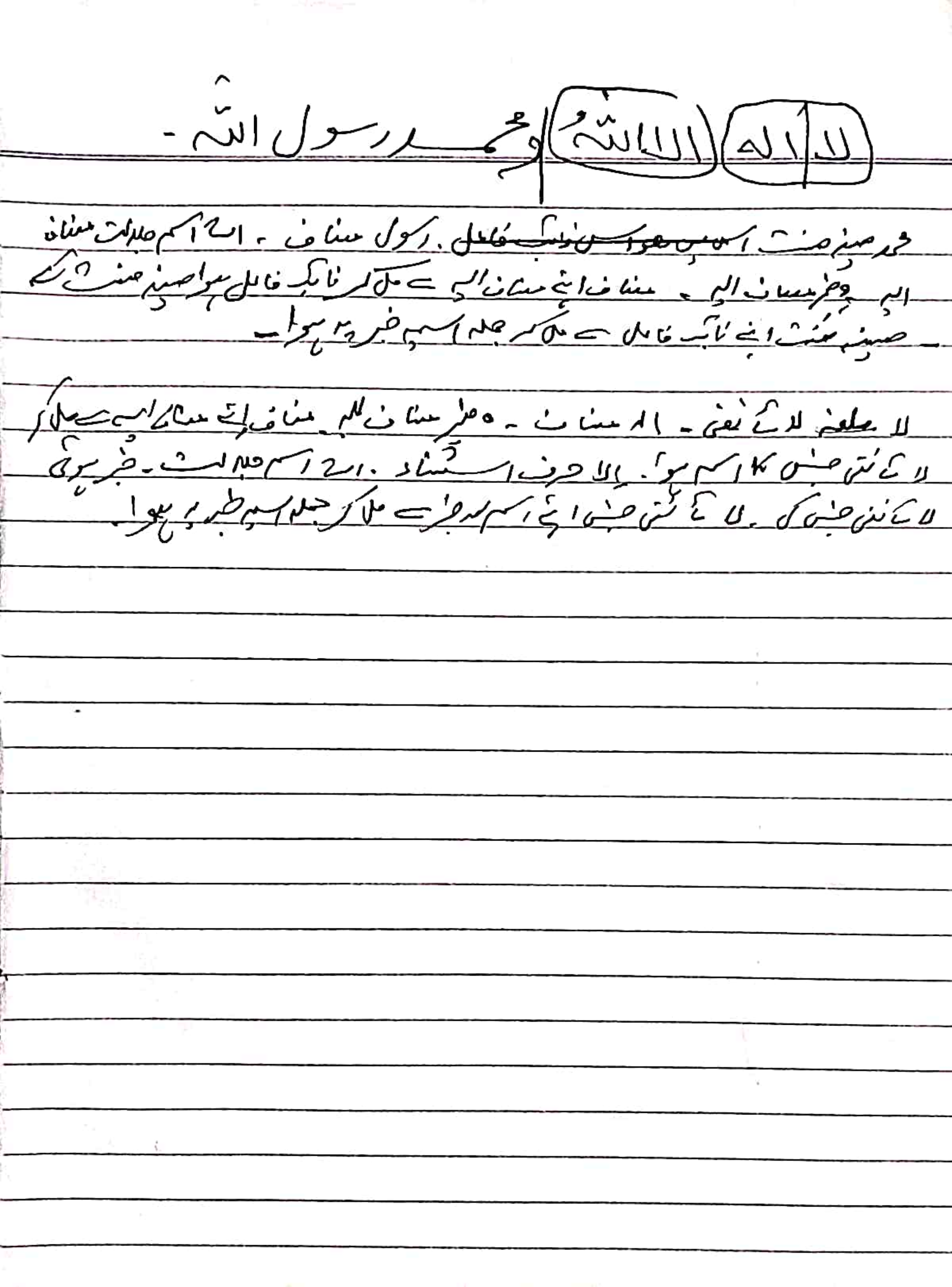
تَضْرِبِينَ

تَضْرِبَانِ

تَضْرِبْنَ

أَضْرِبُ

نَضْرِبُ



لا اله الا الله محمد رسول الله -

محمد صیغہ صفت ~~اس میں ہو اس نائب فاعل~~ . رسول مضاف - اسم جلالت مضاف الیہ ، وجہ مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل ہوا صیغہ صفت کا - صیغہ صفت اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا -

لا حرف لائے نفی - اله مضاف - ہ ضمیر مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لا نفی جنس کا اسم ہوا - الا حرف استثناء - اسم جلالت خبر ہوئی لا نفی جنس کی - لا نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا -

ابد کی انتہا ہوگی ہر اک خلقت فنا ہوگی ۔ بقا جس کو کہے گی وہ تجلی خدا ہوگی ۔

ازل سے قبل بھی یارب تری ہی ذات تھی تنہا ۔ ابد کے بعد بھی یارب فقط تجھ کو بقا ہوگی ۔

تو ہی معبود ہے مقصود ہے موجود ہے مولا ۔ عبادت ماسوا تیرے بھلا کس کی ادا ہوگی ۔

تری ہی ذات ہے ہر حال میں پیش نظر یارب ۔ ہمارا ہر عمل کی اصل تیری ہی رضا ہوگی ۔

ہویدا ہیں ترے جلوے بہاروں سے ستاروں سے ۔ تجلی تیری یارب جا بجا جلوہ نما ہوگی ۔

سر مقتل یارب سر میرا خم ہو ترے آگے ۔ نماز عشق زیر خنجر اس طرح ادا ہوگی ۔

زمانہ کر رہا ہوگا پرستش مہ جبینوں کی ۔ اب عابد پہ جاری حرف تیری ہی ثنا ہوگی ۔

ماہنامہ الفتح جلد ۲ محرم الحرام صفر المظفر ۱۴۳۱ شمارہ ۱ مطابق ۲۰۱۰ ص ۳

دفتر دار القلم راجہ بازار جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر گجرات

بروز منگل am ۱۰:۰۰ ۱۴۳۱-۱۰-۲۵ — ۲۰۱۰-۱۰-۶

ذرا سوچیئے اور جواب دیں۔

(۱) کیا آج آپ نے صبح کی نماز با جماعت ادا کی۔

(۲) کیا آج آپ نے تلاوت قرآن میں کچھ وقت گزارا۔

(۳) کیا آج آپ نے نماز کے بعد کچھ وقت ذکر و اذکار میں گزارا۔

(۴) کیا آج آپ نے کسی وقت موت اور قبر کو یاد کیا۔

(۵) کیا آج آپ نے فضول ہنسی اور طنز و مذاق سے پرہیز کیا۔

(۶) کیا آج آپ نے غصہ کی حالت میں زیادتی کرنے والے کو معاف کیا۔

(۷) کیا آج آپ نے ریاکاری اور تکبر سے بچنے کی کوشش کی۔

(۸) کیا آج آپ نے قیامت کی سختی اور ہولناکی کو یاد کیا۔

(۹) کیا آج آپ نے کسی یتیم لاوارث مسکین کو کھانا کھلایا۔

(۱۰) کیا آج آپ نے گناہ کبیرہ و صغیرہ سے توبہ کرنے کا ارادہ کیا۔

۵۵ : ۶ PM بروز جمعہ ۱۴۳۱ - ۷ - ۵ - ۲۰۱۰ - ۶ - ۱۸

اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے۔

میری طرف آ کر تو دیکھ — متوجہ نہ ہوں تو کہنا۔
میری راہ میں چل کر تو دیکھ — راہیں نہ کھول دوں تو کہنا۔
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ — بخشش کی حد نہ کر دوں تو کہنا۔
میرے لئے لٹ کر تو دیکھ — رحمت کا خزانہ نہ لٹا دوں تو کہنا۔
میرے کوچے میں بک کر تو دیکھ — انمول نہ کر دوں تو کہنا۔
مجھے اپنا رب مان کر تو دیکھ — سب سے بے نیاز نہ کر دوں تو کہنا۔
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ — مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا۔
وفا کی لاج نبھا کر تو دیکھ — عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا۔
میرے نام کی تعظیم کر کے تو دیکھ — تکریم کی انتہا نہ کر دوں تو کہنا۔
بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ — ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا۔

بروز ہفتہ ۹:۲۵ AM — ۲۸-۶-۱۴۳۱ — ۱۲-۶-۲۰۱۰

محبت کے ثمرات۔

(۱) محبت اگر خدا سے ہو تو بندگی بن جاتی ہے۔
(۲) محبت اگر اپنے نبی سے ہو تو تکمیلِ ایمان بن جاتی ہے۔
(۳) محبت اگر والدین سے ہو تو اطاعت بن جاتی ہے۔
(۴) محبت اگر وطن سے ہو تو ایمان کا جز بن جاتی ہے۔
(۵) محبت اگر استاد سے ہو تو روشنی بن جاتی ہے۔
(۶) محبت اگر کتاب سے ہو تو علم بن جاتی ہے۔
(۷) محبت اگر دنیا سے ہو تو آخرت کی رسوائی بن جاتی ہے۔
(۸) محبت اگر اولاد سے ہو تو تربیت بن جاتی ہے۔
(۹) محبت اگر دولت سے ہو تو مرض بن جاتی ہے۔
(۱۰) محبت اگر اپنے آپ سے ہو تو مصیبت بن جاتی ہے۔
(۱۱) محبت اگر رب وفا سے ہو تو معیت بن جاتی ہے۔

بروز ہفتہ AM ۹:۳۲ — ۲۸-۶-۱۴۳۱ — ۱۲-۶-۲۰۱۰

اللہ جانتا ہے۔

جو بھی برا بھلا ہے — اللہ جانتا ہے

بندوں کے دل میں کیا ہے

یہ فرش و عرش کیا ہے — پردوں میں کیا چھپا ہے

جا کر جہاں سے کوئی واپس — نہیں آتا ہے

وہ کونسی جگہ ہے — اللہ جانتا ہے

نیکی بدی کو اپنی کتنا — ہی کوئی چھپائے

اللہ کو پتہ ہے — اللہ جانتا ہے

یہ دھوپ چھاؤں دیکھو — یہ صبح شام دیکھو

سب کیوں یہ ہو رہا ہے — اللہ جانتا ہے

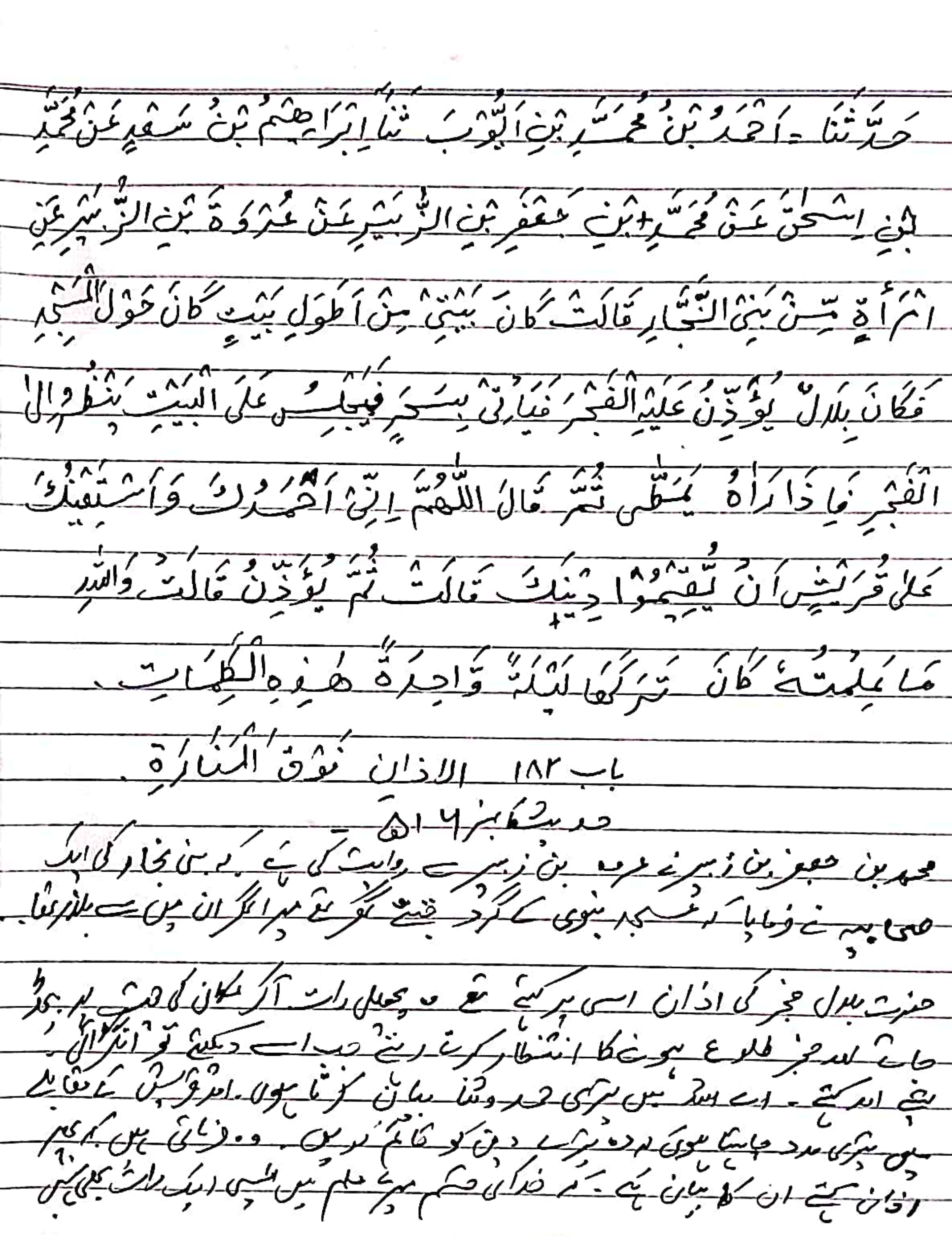
قسمت کے نام کو تو سب — جانتے ہیں لیکن

قسمت میں کیا لکھا ہے — اللہ جانتا ہے

جو بھی برا بھلا ہے اللہ جانتا ہے

بندے کے دل میں کیا ہے اللہ جانتا ہے

بروز ہفتہ ۹:۴۰ ۲۸-۹-۱۴۳۱ — ۱۲-۹-۲۰۱۰



حَدَّثَنَا - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ

امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ

فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى

الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ

عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ

مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ

باب ۱۸۲ الاذان فَوْقَ الْمَنَارَةِ

حدیث نمبر ۵۱۶

محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ نے فرمایا کہ مسجد نبوی کے گرد جتنے گھر تھے میرا گھر ان میں سے بلند تھا۔

حضرت بلال فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے وہ پچھلی رات آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے بعد فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے۔ اے اللہ میں تیری حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔ اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایک رات بھی نہیں

جبکہ اہلکاروں نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں۔

الصرف العزیز   محمد حسن لنک روڈ

ادارہ محمدیہ لاہور پاکستان   لاہور

جامع محمدیہ لنک روڈ نزد ہم جویری لاہور۔

Abbas

21026529

تعلیلات خلاصہ -

0305-5392672

عبدالرحمان 2150-